قانون مفرد اعضاء

البرکات دار الشفاء • فیضان البرکات

چک نمبر 5 ج۔ب، سرگودھا روڈ، فیصل آباد

0300-7674605, 0300-7613361, www.faizanulbarkat.com

قانون مفرد اعضاء
محقق
مجدد طب حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی
مصنف
البرکات دار الشفاء • فیضان البرکات
چک نمبر 5 ج۔ب، سرگودھا روڈ، فیصل آباد
0300-7674605, 0300-7613361, www.faizanulbarkat.com

نام مصنف: مبلغ اسلام حکیم محمد ظفر اللہ عفی عنہ

اشاعت اوّل: جنوری 2000ء

اشاعت دوم: مارچ 2014ء

تعداد: 1100

ناشر: فیضان البرکت پبلیکیشنز، فیصل آباد

قیمت: -/350 روپے

مقامِ اشاعت

البرکت دارالشفاء، فیضان البرکت چک نمبر 5 ج۔ب سرگودھا روڈ فیصل آباد

برائے رابطہ: 0300-7674605, 0300-7613361

www.faizanulbarkat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حرف اول	ا
2	حضرت ابو انیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز کے فرمودات	7
3	از قلم مجدد طب حکیم انقلاب جناب دوست محمد صابر ملتانیؒ	10
4	محققین فن کے تاثرات	11
5	محاسنِ قانون مفرد اعضاء	31
6	تجدید کی اہمیت	33
7	علم و فن طب میں تجدید و احیائے فن کی ضرورت	34
8	قانون تجدید و احیائے فن	37
9	علم و فن کی یقینی صورتیں	39
10	قانون مفرد اعضاء کی اساس	40
11	قانون مفرد اعضاء کی تشریح	41
12	قانون مفرد اعضاء کا نکتہ عروج	42
13	تخلیق کائنات	44
15	امور طبعیہ	52
16	کیفیات کی مفرد اعضاء سے تطبیق 'مزاج	56
17	ارکان	59
18	ارکان کی مفرد اعضاء سے تطبیق	64
19	اخلاط	65
20	الحاقی مادہ	69
21	خون 'اعضاء	70
22	ارواح	77
23	قویٰ	79

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
24	افعال	80
25	تشریح الابدان جسم انسان کے تخلیقی مراحل	81
26	تشریح مفرد انسجہ	82
27	مفرد اعضاء کا پھیلاؤ	83
28	علم منافع الاعضاء	84
29	محرکات زندگی۔ محرکات جسم انسان	86
30	مفرد افعال	87
31	رطوبت یعنی پانی کے افعال	88
32	حرارت کے فوائد	89
33	ہوا کے فوائد	91
34	قانون فطرت	92
35	مفرد اعضاء کے افعال	93
36	اعضائے رئیسہ کا عملی اشتراک	95
37	تطبیق کا کمال	96
38	غیر طبعی افعال	97
39	قانون مفرد اعضاء کے تحت جسم انسان کی تقسیم	100
40	دوران خون اور قانون مفرد اعضاء۔ جسم انسان کی تشخیصی تقسیم	101
41	مفرد اعضاء کی ظاہری تقسیم کی تشریح	103
42	قانون مفرد اعضاء میں تقسیم امراض کے اصول	106
43	تقسیم امراض با قانون مفرد اعضاء۔ مفرد اعضاء کی تقسیم	107
44	مفرد اعضاء کے افعال وباہمی تعلق	109
45	تحریکات کا خودکار فطری نظام	11[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
46	سائنس مجدد طب کی نظر میں	113
47	تحریکات میں مفرد اعضاء کے باہمی تعلق کی مزید وضاحت	114
48	مشینی اور کیمیاوی تحریک میں فرق	115
49	پیدائش امراض	116
50	ماہیت مرض	120
51	مواد یا رطوبات کا طریق اخراج۔نزلہ کے معنی میں وسعت	123
52	مرض اور علامت کا فرق	124
53	تحقیقات العلامات بالمفرد اعضاء	126
54	تحقیقات الامراض با قانون مفرد اعضاء	129
55	تشریح اعصابی عضلاتی تحریک	132
56	نزلہ وزکام کا فرق	134
57	دوسری تحریک عضلاتی اعصابی	137
58	تیسری تحریک عضلاتی غدی	141
59	چوتھی تحریک غدی عضلاتی	144
60	پانچویں تحریک غدی اعصابی	148
61	چھٹی تحریک اعصابی غدی	150
62	شرکی امراض	153
63	قانون مفرد اعضاء ایک مکمل طریقہ علاج	154
64	حفظان صحت کا خودکار فطری نظام	155
65	طریق تشخیص	156
66	اعصابی تحریک' سوزش اور ورم کی علامات	157
67	غدی اور عضلاتی تحریک وسوزش اور ورم کی علامات	158

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
68	بخار کی علامات اور تشخیص	159
69	تشخیص کے چند اہم نکات	160
70	تشخیص کی مروجہ خامیاں	161
71	نبض	163
72	قارورہ	166
73	صحیح اور فطری طریق علاج- قوتِ شفاء	171
74	قانون علاج اور اصول علاج	172
75	عارضی اور مستقل علاج کا فرق	174
76	علاج میں کامیابی کا راز	175
77	فوری علاج	176
78	تحریکات کے تحت علاج کی عملی صورتیں	177
79	فارماکوپیا قانون مفرد اعضاء	180
80	تشریح اصطلاحات	182
81	اعصابی عضلاتی مجربات	191
82	عضلاتی اعصابی مجربات	197
83	عضلاتی غدی مجربات	202
84	غدی عضلاتی مجربات	208
85	غدی اعصابی مجربات	213
86	اعصابی غدی مجربات	217
87	اعصابی عضلاتی تحریک کی اہم علامات کا علاج	221
88	سو بدلنے کے لیئے	223
89	عضلاتی اعصابی تحریک کی اہم علامات اور ان کا علاج	230

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
90	بواسیر	242
91	غدی عضلاتی تحریک کی اہم علامات اور ان کا علاج	247
92	سوزاک	255
93	حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز کا فرمان	263
94	غدی اعصابی تحریک کی اہم علامات کا علاج	264
95	مشینی و کیمیاوی اشیاء	266
96	اعصابی غدی تحریک کی اہم علامات کا علاج	267
97	آتشک کے سبب کی صحیح تحقیق	276
98	اصول علاج	283
99	مجربات بخار	288
100	مجربات قبض	290
101	مجربات ہضم	291
102	مجربات مسہلات	293
103	مجربات کھانسی	295
104	مجربات دمہ	297
105	جنسی امراض اور ان کا علاج	300
106	جلق	303
107	اغلام	306
108	جریان	308
109	احتلام	310
110	حقیقت حال	312
111	سرعت انزال	313

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
112	اعادۂ شباب کے لیے مجربات	315
113	خارجی استعمال کے لئے طلاء	317
114	بانجھ پن	320
115	حقیقتِ اٹھراہ	321
116	استقرار حمل	323
117	مجرباتِ لبن	324
118	مجربات برائے امراض اطفال	325
119	مقویات	326
120	متفرق مجربات	340
121	خاص الخاص	352
122	علاج بالغذا کی اہمیت	354
123	غذائی علاج میں فاقہ کی اہمیت	358
124	قانون مفرد اعضاء میں اغذیہ کی تقسیم	360
125	لطیف اور کثیف اغذیہ	364
126	علاج بالغذا اور پرہیز کا خلاصہ	365
127	حفظان صحت کا ایک منفرد انداز	366
128	اوسط درجہ حرارت اور نمی	367
129	معالج کے لئے اہم ہدایات	369
130	قانون مفرد اعضاء کے مشہور و معروف مطب	372
131	حکیم انقلابؒ کے حضور	379

حرف اول

علم الطب، تشخیص و علاج کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ بنی نوع انسان کی اپنی تاریخ۔ حکمت کے معنی ہیں دانائی اور الحکمت کو علم التشخیص والعلاج کے معانی بھی غالباً اسی لئے پہنائے گئے ہیں کہ یہ ایک ایسی عقل اور دانائی ہے جو جسمانی و روحانی آزار، بگاڑ اور فسادِ صحت کے اسرار و اسباب تک بھی پہنچتی ہے اور پھر اس کی اصلاح اور درستی کی تدبیر بھی اختیار کرتی ہے۔ ہر علم اپنے ارتقاء کی منزلیں طے کرتے کرتے کہیں کا کہیں پہنچ گیا ہے۔ مثلاً آج سے کچھ عرصہ پہلے صرف آواز کو محفوظ کر لینے اور پھر اسے جب جی چاہے سن لینے کو ایک محیر العقول کام یا ایجاد سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ آج طویل فاصلے سلکی شعاعوں کی مدد سے غیر مرئی ارتباط کے وسیلے سے نہ صرف بولنے والے کی آواز ہی سنی جا سکتی ہے بلکہ اسے دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ آج سے کچھ عرصہ بعد اسی میدان میں اور کیا کیا حیران کن صورتیں سامنے آئیں گی؟ اللہ ہی جانتا ہے۔

خوب سے خوب تر کی تلاش کا جذبہ ارضی و سماوی، فلکی و کائناتی ماحول میں نت نئے نئے عجائب و غرائب ظاہر کر رہا ہے اسرار منکشف ہو رہے ہیں اور بھید کھل رہے ہیں۔ اسی طرح علم الطب کا عالم ہے۔ تاریخ طب کا مطالعہ کریں تو اس میں جھاڑ پھونک، جادو منتر ٹونے ٹوٹکوں کے دور بھی ملتے ہیں اور جڑی بوٹیوں، شجر و حجر تک محدود و محیط علاج کے زمانے بھی۔ رفتہ رفتہ و جستہ جستہ ماہیت امراض و خواص الاشیاء پر عالمانہ کاوشیں ہوئیں اور علم و فن طب کو دلہن کی طرح سجانے سنوارنے کے سامان ہوئے۔ مصر، یونان، عراق، چین، ہندوپاک غرضیکہ تمام بلاد عرب و عجم جہاں جہاں سے بھی تہذیب و تمدن کا قافلہ گزرا وہاں وہاں علم و فن طب کے نقوش پا بھی ہمیں ملتے ہیں۔ اسلامی دور میں مسلمان سائنسدانوں کی روشن ضمیری سے مکمل ہو کر تمام عالم میں ایک نئی آب و تاب سے پھیلا۔ دنیائے طب کی تاریخ اطباء کے فنی کارناموں سے رنگین اور بھرپور ہے۔ یہ تاریخ کا ایک الگ باب ہے جسے بقراط، رازی، جالینوس اور بو علی سینا جیسے مشاہیر عالم نے رقم کیا جس سے عالم انسان طویل عرصہ سے مستفید ہوتا رہا ہے، ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ یورپی یونیورسٹیوں میں آٹھ سو سال تک قانون شیخ بو علی سینا پڑھایا جاتا رہا۔ کائناتی کیفیات بدلتی

از قلم مجدد طب حکیم انقلاب جناب دوست محمد صابر ملتانیؒ

مجھے اچھی طرح علم ہے کہ میں دنیا بھر کا طبی نظام بدل رہا ہوں اور جو کچھ پیش کر رہا ہوں وہ حق ہے اور حق کے متعلق مجھے یقین ہے کہ وہ باطل پر غالب آتا ہے اور حق کے ساتھ حق تعالیٰ کی تمام کائنات و عناصر اور فرشتے' نیک بندے ہوتے ہیں- پھر حق کی تبلیغ کے لئے حق کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا سنتِ الٰہیہ کے خلاف ہے-

ہم نے دنیا کے سامنے بالکل نیا فلسفہ پیش کیا ہے جن کی روشنی میں دنیا بھر کے وہ تمام فلسفے و نظریات و اصول غلط قرار دیئے ہیں- یا اس کے مقابل کوئی فلسفہ پیش کرے یہ صرف اللہ تعالیٰ کی دین ہے اور اس کی مشیت ہے ورنہ بندہ ایک مٹی کا پتلا ہے-

اس تحریک کو مرض کا صحیح ترین مداوا خیال کرتا ہوں اس سے بڑھ کر اور کوئی نافع الناس تحریک نہیں ہو سکتی-

حقیقت یہ ہے کہ اس امر میں حق الیقین کی حد تک پہنچ چکا ہوں کہ طب قدیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہے جو مختلف زمانوں میں رفتہ رفتہ ہوتا رہا ہے- اور رسول کریم ﷺ کے زمانے میں مکمل ہو چکا ہے اور قرآن حکیم اس کی پوری تصدیق کرتا ہے- اس لئے باقی ہر قسم کے علم العلاج غلط اور ان سائنٹفک ہیں لیکن اس کو سمجھنے کے لئے قانون فطرت اور سنت اللہ کی ضرورت ہے- اللہ تعالیٰ نے اس کے سمجھنے کا قانون فطرت اور سنت اللہ میرے ذہن نشین کر دیا ہے-

انشاء اللہ تعالیٰ زندگی باخیر تمام طب پاک و صاف ہو کر صحیح معنوں میں دنیا کے سامنے آ جائیگی- کیونکہ ہزاروں سالوں میں صحیح اور اصلی طب کے ساتھ بے حد خس و خاشاک بھی ملا ہوا ہے اس میں سے حقیقت اور صداقت کو دنیا کے سامنے رکھ کر ان کو چیلنج کرنا ہے کہ وہ اس کا مقابلہ کریں- انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی سامنے نہیں آئے گا- میرا چیلنج صرف پاک و ہند کے اطباء و حکماء اور وید صاحبان ہی کو نہیں بلکہ یورپ' امریکہ اور روس و چین کے صاحب علم و اہلِ فن سائنسدانوں کو بھی ہے-

قانون مفرد اعضاء کے متعلق محققین فن'

دانائے طب اور ماہرین علاج کے مشاہدات و تاثرات

مبلغ اسلام حکیم محمد ظفر اللہ عفی عنہ ایم ایس سی آنرز

دار الحکمت المعروف بہ دار الشفاء کیمپ دار الاحسان ۴۲ ر ب دسوہہ فیصل آباد

حکیم الانقلاب حضرت صابر ملتانیؒ کا وضع کردہ نظریہ مفرد اعضاء ایک ایسی تحقیق ہے کہ جس کا علم نہ یورپ و امریکہ کو ہے اور نہ روس' چین' جاپان و جرمنی اس سے واقف ہیں- بلکہ فن طب میں یہ ایک عظیم الشان اور فقید المثال انقلاب ہے اور دنیائے طب جلد ہی سر تسلیم خم کرے گی کہ صحیح طریقہ و فلسفہ علاج صرف اور صرف قانون مفرد اعضاء ہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب مجددِ طبؒ کی تحقیقات کا شہرہ اقوامِ عالم کے طبی حلقوں میں تہلکہ مچا دیگا اور انشاء اللہ نظریہ مفرد اعضاء قانون مفرد اعضاء کی صورت میں تمام طریقہ ہائے علاج کی ایک کسوٹی بن کر فن طب کا امام بن جائے گا بلکہ اس سے دیگر علوم میں بھی راہنمائی حاصل کی جائے گی-

اب ہمارا یہ فرض ہے کہ مجدد طبؒ کی تحقیقات پر ایمانداری سے غور و فکر کریں- ان کے جلائے ہوئے فانوس تحقیق و تجدید کے نور سے طبی دنیا کو منور کر دیں- اس حقیقت کو کون جھٹلانے کی جسارت کر سکتا ہے کہ قدیم اور سابقہ علم العلاج کی دنیا میں اس نظریے کا ہلکا سا اشارہ بھی نہیں ہے بلکہ یہ مجدد طبؒ کا طبع زادہ اور تحقیق و محنتِ شاقہ کا ثمر اور صحیح معنوں میں جدید نظریہ ہے- ماشاء اللہ- اس میں حیاتی ذرہ (Cell) کا بھی دل و دماغ اور جگر چیرتے ہوئے اس کے ایٹمی اثرات تک پہنچ کر انرجی پاور اور فورس کا پتہ چلایا جاتا ہے- گویا نظریہ مفرد اعضاء ایٹمی دور کی مکمل تصویر ہے- اس سے زیادہ جدید اور جامع قانون طب دقیق تشخیص سسٹمیٹک تقسیم امراض اور تجویز علاج نہ صرف بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے-

وہ دن دور نہیں جب قانون مفرد اعضاء کا سکہ تمام عالم میں چھا جائے گا- یہی وجہ ہے کہ اس مردِ مجاھد داعی حق دوست محمد صابر ملتانیؒ کو طبی دنیا اب مجددِ طب اور حکیم انقلاب کے نام سے یاد

قانون مفرد اعضاء کے تحت جسم انسان کی تقسیم

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ نے انسانی جسم کو مفرد اعضاء یا دوسرے الفاظ میں انسجہ (Tissues) میں تقسیم کر دیا ہے۔ جن کے مراکز اعضائے رئیسہ دل، جگر اور دماغ ہیں۔ یہ انسجہ یا بافتیں جسم انسان پر اوپر تلے اس طرح پھیلی ہوئی ہیں کہ جسم کے تمام اعضاء ان ہی کے ارتباط، اتحاد اور اتصال سے بنے ہوئے ہیں۔ ان تینوں حیاتی بافتوں میں باہمی طور پر بہت گہرا تعلق ہے اس لئے امراض کی صورت میں تینوں قسم کی حیاتی انسجہ متاثر ہوا کرتی ہیں۔ البتہ ان کی صورتیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ ہر عضو کی زیادہ سے زیادہ تین صورتیں ہو سکتی ہیں یعنی اس عضو میں (۱) تحریک ہو گی (۲) تحلیل ہو گی (۳) تسکین ہو گی۔ چوتھی حالت کا تصور تک محال ہے۔ کیوں کہ جسم میں کوئی چوتھا عضو رئیس نہیں ہے تین اعضائے رئیسہ ہیں اور تین ہی حالتیں پائی جائیں گی۔ اس لئے جب کسی ایک عضو میں تحریک پائی جائے گی تو باقی دو مفرد اعضاء میں دوسری دو حالتیں تحلیل و تسکین پائی جائیں گی۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لیں کہ جہاں پر تحریک ہے وہی مقامِ مرض ہے۔ مقام تحریک کے عضو مفرد و (نسیج) کا اثر جسم میں جہاں جہاں تک وسعت پذیر ہو گا وہ بھی اس تحریک کے تحت ہو گا یعنی اس کا تعلق بھی اسی تحریک کے ساتھ ہو گا۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جسم کے کسی مقام پر کسی ایک عضو میں کوئی اندرونی یا بیرونی تکلیف یا صدمہ پہنچ جاتا ہے اور وہ اس قدر شدت پذیر ہو جاتا ہے کہ اس عضوِ مفرد (نسیج) کے اصل مقام پر اس کا معمولی اثر ہوتا ہے اس لئے اصل مقام کے علاوہ جہاں پر کوئی تکلیف کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو وہ اس تحریک کے تحت شمار ہو گی۔ اور اس کا علاج بھی اس تحریک کے تحت ہی کیا جائے گا۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دورانِ خون کی گردش ہی قدرت نے کچھ اس طرح بنائی ہے کہ جہاں خون جا رہا ہے وہاں تحریک ہے۔ جہاں خون جا چکا ہے وہاں تحلیل ہے اور جہاں سے گذر چکا ہے وہاں تسکین ہے۔ اگر معالج دوران خون کو اچھی طرح سمجھ لے تو وہ امراض کی ماہیت کو آسانی سے ذہن نشین کر سکتا ہے۔

دورانِ خون اور قانون مفرد اعضاء:-

قانون مفرد اعضاء کے تحت دوران خون دل (عضلاتی انسجہ) (Muscular tissues) سے جسم میں دھکیلا جاتا ہے پھر شریانوں کی وساطت سے جگر (غدی انسجہ) (Epithelial tissues) سے گزرتا ہوا دماغ (اعصابی انسجہ)(Nervous Tissues) پر گرتا ہے۔ تمام جسم کی غذا بننے کے بعد پھر باقی رطوبات (غدد جاذبہ) کے ذریعے جو طحال کے تحت کام کرتے ہیں میں جذب ہو کر پھر خون میں شامل ہو کر دل (عضلات) کے فعل کو تیز کرتا ہے اور جو خون غدد سے چھننے سے رہ جاتا ہے وہ وریدوں کے ذریعے واپس قلب میں چلا جاتا ہے۔ یہی سلسلہ زندگی بھر قائم رہتا ہے۔ اس دوران خون میں جس مقام پر رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اسی جگہ پر مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں جس مفرد عضو (انسجہ) کے مقام پر تحریک یا سوزش ہو کر تکلیف ہو جاتی ہے اگر وہاں پر مرض قائم ہو جاتا ہے تو اس کا انجام ورم ہوتا ہے اور باقی سب اس کی علامات ہوتی ہیں۔ یہ قانون مفرد اعضاء کے تحت دوران خون اور مرض و علامات کی ماہیت ہے جس کو سمجھنے سے حقیقتِ مرض پر دسترس ہو جاتی ہے۔

جسم انسان کی تشخیصی تقسیم:-

امراض کی تشخیص کے لئے نبض، چہرہ اور بول و براز دیکھنے کو کافی ہیں۔ ایک قابل معالج ان کی مدد سے مریض کے جسم میں جو کیفیاتی و خلطی اور کیمیائی تبدیلیاں ہوتی ہیں اچھی طرح پہچان سکتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مفرد اعضاء (ٹشوز) کے افعال کی خرابیوں کو سمجھ سکتا ہے اور اس کے علاوہ دیگر رطوبات جن کا ذکر نزلہ کے بیان میں کیا گیا ہے کی مدد سے مفرد اعضاء کے افعال کو سمجھ کر امراض کا تعین کر سکتا ہے مگر مجددِ طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ نے زیادہ سہولت اور آسانی کے لئے جسم انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ مریض اپنے جس حصہ جسم پر ہاتھ رکھے معالج فوراً متعلقہ عضو کی خرابیوں کو جان جائے اور علاج یقین کے ساتھ کرے تاکہ قدرت کی قوتوں کے تحت فطری طور پر شرطیہ آرام ہو جائے

-قانون مفرد اعضاء میں جسم کو سر سے لے کر پاؤں تک دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پھر ہر حصے کے تین مقامات مقرر کر دیے ہیں اس طرح کل چھ مقام بن جاتے ہیں۔ چونکہ اعضائے رئیسہ تین ہیں اس لئے ہر عضو رئیس کے تحت دو دو مقام اپنا کام کرتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف ہر مفرد عضو کے حدود کا تعین ہو جاتا ہے اور دوسری طرف اس کے کیمیائی اثرات کا پتہ چل جاتا ہے۔ پس ان میں سے جس مقام پر کوئی تکلیف ہو گی وہ ایک ہی قسم کے مفرد عضو (نسیج) کے تحت ہو گی اور اس کا علاج بھی ایک ہی قسم کے مشینی اور کیمیاوی تبدیلیوں سے کیا جاسکتا ہے۔ جسم انسان کے دو حصوں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ سر کے درمیان میں جہاں پر مانگ نکلتی ہے وہاں سے ایک سیدھا فرضی خط لے کر بالکل ناک کے اوپر سے سیدھا منہ و ٹھوڑی اور سینہ اور پیٹ سے گزرتا ہوا مقعد کی لکیر تک پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح انسان دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

یہ تقسیم اس لئے کی گئی ہے کہ سالہاسال کے تجربات نے یہ بتایا ہے کہ قدرت نے جسم انسان کی تخلیق کچھ اس طرح فرمائی ہے کہ بیک وقت تمام جسم کسی مرض کے آزار سے دوچار نہ ہو بلکہ اس تقسیم کے طفیل اگر جسم کے ایک حصہ میں تحریک باعثِ اذیت ہو رہی ہوتی ہے تو قدرت اپنی حکمتِ کاملہ سے جسم کے کسی دوسرے حصے میں تقویت (تحلیل کی ابتدائی صورت) اور کسی تیسرے حصے میں تسکین یا رطوبت اور غذائیت کا اہتمام کئے ہوتی ہے اور یہ سعی بابرکت اس لئے جاری رہتی ہے کہ انسان کو تکلیف اور مرض سے اسی تکلیف کے مطابق بچایا جائے اور یہ کوشش اس وقت تک جاری وساری رہتی ہے جب تک کہ جسم بالکل بے کار اور ناکارہ ہو کر دوسرے حصوں سے اپنا تعلق منقطع نہ کر لے اور یوں موت واقع ہو جائے مثلاً جگر وغدد کے فعل میں تیزی اور تحریک ہو تو دوران خون دل (عضلات) کی طرف جا کر اس کی پوری حفاظت کرتا ہے اور دماغ واعصاب کی طرف رطوبت وسکون پیدا ہوتا ہے تاکہ تمام جسم صرف غدد وجگر کی بے چینی سے محفوظ رہے اور قوتیں اس کا مقابلہ کر سکیں۔ یہ خدائے بزرگ وبرتر کی رحمت کاملہ کا مظہر جلیل ہے۔

مرض کی ابتدا ہمیشہ ایک طرف سے ہوتی ہے۔ جب جسم انسان کے دائیں یا بائیں کسی حصہ

میں کوئی تکلیف یا مرض کی ابتدا ہو تو طبیعت مدبرہ بدن دوسرے حصے کو محفوظ رکھتی ہے۔ اور یہ اسی قانون مفرد اعضاء کے تحت ہوتا ہے مثلاً درد سر کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف ہوتا ہے کبھی سر کے پچھلے حصے میں اور کبھی پھیل کر سارے سر میں معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح کبھی دائیں آنکھ مبتلائے اذیت ہوتی ہے اور کبھی بائیں آنکھ۔ پھر تکلیف دونوں میں پھیل جاتی ہے۔ لیکن کمی بیشی ضرور قائم رہتی ہے۔ اسی طرح ناک میں بھی کبھی دائیں طرف سوزش ہوتی ہے اور کبھی بائیں طرف خشکی معلوم ہوتی ہے۔ کبھی بھی دونوں میں ایک سی حالت نہیں پائی جاتی۔ یہی صورت کانوں، دانتوں اور منہ کے باقی حصوں کی بھی ہوتی ہے۔

اسی صورت کو اگر وسعت دیتے چلے جائیں تو صاف پتا چلتا ہے کہ گردن کے دونوں طرف، دونوں شانوں اور دونوں بازوؤں میں بھی یہی صورت نظر آئے گی اس سے آگے بڑھیں تو سینہ، معدہ اور امعاء کے دونوں اطراف اپنے اپنے جدا اثرات رکھتے ہیں۔ پھر جگر، طحال اور دونوں گردے یہاں تک کہ مثانہ اور دونوں خصیے اور دونوں ٹانگیں اپنی اپنی تکالیف میں جدا جدا صورتیں رکھتی ہیں۔ یہ بالکل ناممکن ہے کہ دونوں بیک وقت ایک ہی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ البتہ رفتہ رفتہ دوسری طرف وہی مفرد عضو (نسیج) متاثر ہو کر اثر قبول کر لیتا ہے۔ یہ وہ راز ہے جو قانون مفرد اعضاء کے تحت دنیائے طب پر ظاہر کیا ہے اس سے قبل دنیائے طب میں کسی کو اس کا علم نہ تھا۔

مفرد اعضاء کی ظاہری تقسیم کی تشریح

ان دونوں حصوں کو مجدد طب حکیم انقلاب صابر ملتانی نے تین تین مقامات میں مزید تقسیم فرما دیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا مقام:۔ (اعصابی عضلاتی)

اس مقام کی ابتدا اعصاب کے نسیج سے شروع ہو کر عضلات کے نسیج تک پہنچتی ہے اس کا مزاج تر سرد ہے۔ اس مقام میں سر کا دایاں حصہ، دایاں کان

دائیں آنکھ ' دائیں ناک 'دائیاں چہرہ 'مع دائیں طرف کے دانت و مسوڑھے اور زبان اور گردن کے دائیں طرف کا حصہ شامل ہیں- گویا سر کے دائیں طرف سے دائیں شانہ تک جس میں شانہ شریک نہیں -جب بھی ان مقامات پر کہیں تیزی 'درد اور سوزش و ورم ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہو گی-

دوسرا مقام :-(عضلاتی اعصابی)

اس مقام کی ابتدا عضلات کے نسیج سے شروع ہوتی ہے اور اعصاب کے نسیج سے تعلق قائم رہتا ہے-اس کا مزاج خشک سرد ہے- خشکی مقدم اور سردی مئوخر -کیونکہ خشکی زیادہ ہے اس مقام میں دائیاں شانہ 'دائیاں بازو' دائیاں سینہ دائیاں پھیپھڑہ 'دائیاں معدہ شریک ہیں -گویا دائیں شانے سے لے کر جگر تک -اس میں جگر شریک نہیں ہے-جب بھی ان مقامات میں کسی عضو میں تیزی 'درد' سوزش و ورم ہو تو یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہو گی-

تیسرا مقام :-(عضلاتی غدی)

اس مقام کی ابتدا عضلات کے انسجہ سے شروع ہو کر غدد (جگر) کے انسجہ تک قائم ہے-اس میں عضلات کا تعلق غدد کے ساتھ قائم ہے اور تحریک غدد کی طرف جانا شروع ہو جاتی ہے اس کا مزاج خشک گرم ہے -خشک کا لفظ مقدم اس لئے کہ اس تحریک میں خشکی زیادہ اور گرمی کم ہوتی ہے -ظاہری طور پر اس مقام میں جگر 'دائیں طرف کی آنتیں 'دائیں طرف کا مثانہ 'دائیاں خصیہ 'دائیں طرف کی مقعد اور دائیں ساری ٹانگ کو بلبے سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک شامل ہیں -گویا جگر سے لے کر دائیں ٹانگ پیر کی انگلیوں تک شامل ہیں-جب بھی ان مقامات پر کسی ایک میں تیزی ہو گی تو عضلاتی غدی تحریک ہو گی- دائیاں نصف حصہ ختم ہو گیا-

چوتھا مقام :-(غدی عضلاتی)

اس مقام کی ابتدا غدد (جگر) کے انسجہ سے شروع ہو کر عضلات کے انسجہ تک قائم

ہے-یعنی تحریک غدد سے شروع ہوتی ہے مگر اس کا تعلق عضلات ہی سے قائم رہتا ہے-اس کا مزاج گرم خشک ہے- یہ بائیں نصف حصہ سے شروع ہوتا ہے اس میں سر کا بائیاں حصہ 'بائیاں کان 'بائیں آنکھ 'بائیں ناک 'بائیاں چہرہ مع بائیں طرف کے دانت و مسوڑھے زبان اور گردن کا بائیاں حصہ شامل ہے- گویا بائیں جانب سر سے لے کر بائیں شانہ تک جس میں شانہ شریک نہیں ہے-جب بھی ان مقامات پر کہیں تیزی ہو گی تو غدی عضلاتی تحریک ہو گی-اس مقام کی ابتدا غدی (جگر) انسجہ ہی سے شروع ہوتی ہے اور اعصاب کے انسجہ کی طرف جاتی ہے-اس کا مزاج گرم تر ہے-اس میں گرمی زیادہ اور رطوبت بہت کم ہوتی ہے-

پانچواں مقام :-(غدی اعصابی)

اس مقام میں بائیاں شانہ 'بائیاں بازو 'بائیاں سینہ 'بائیاں پھیپھڑہ اور بائیاں معدہ شریک ہیں -گویا بائیں شانے سے لے کر طحال تک -جس میں طحال شامل نہیں ہے-جب بھی ان مقامات میں سے کسی میں تیزی ہو گی تو غدی اعصابی تحریک ہو گی-

چھٹا مقام :-(اعصابی غدی)

اس کی ابتدا اعصابی انسجہ سے شروع ہوتی ہے لیکن اس کا تعلق جگر و غدد سے قائم رہتا ہے-اس کا مزاج تر گرم ہے-اس مقام میں طحال و لبلبہ 'بائیں طرف کی آنتیں 'بائیں طرف کا شانہ 'بائیاں خصیہ 'بائیں طرف کا مقعد اور بائیں ساری ٹانگ کو بلبے سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک شریک ہے-یاد رکھیں اس میں جو غدد شریک ہیں ان کے اعصابی انسجہ متاثر ہوتے ہیں-یہ تقسیم دوران خون کی گردش کے مطابق ہے جو دل (عضلات) سے شروع ہو کر جگر و غدد سے گزرتا ہوا دماغ (اعصاب) اور طحال (غدد جاذبہ) سے گزر کر پھر دل (عضلات) میں شامل ہوتا ہے-اس کا بیان عضلاتی غدی سے شروع کر کے ترتیب وار چھ مقام بیان کرنے چاہئیں جو عضلاتی اعصابی پر ختم ہوتے ہیں-لیکن مجدد طب حکیم انقلابؒ نے ایک سرے کو مد نظر رکھتے ہوئے دائیں طرف سے شروع کر کے بائیں طرف کی ٹانگ پر ختم کر دیا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے-

یہ چھ مقام صرف تحریک کے ہیں لیکن اس امر کو نہ بھولیں کہ یہ چھ مقام دراصل تین مفرد اعضاء کے تعلقات اور تشخیص کو سمجھنے کے لئے ہیں کہ جسم اور خون کی تحریکات کس طرف چل رہی ہیں۔اس لئے اس امر کو یاد رکھیں کہ جس ایک مفرد عضو میں تحریک' باقی دو میں تحلیل اور تسکین ترتیب وار ساتھ ساتھ ہوں گی اور ان کا دیگر مفرد اعضاء پر یہی اثر ہوگا۔

قانون مفرد اعضاء میں تقسیم امراض کے اصول

کسی بھی طریقہ علاج میں امراض کی تقسیم بالمفرد اعضاء نہیں کی گئی۔اعضاء کے افعال اور ان کے کیمیائی تغیرات کو قطعی طور پر مد نظر نہیں رکھا گیا۔امراض کے تعین میں مفرد اعضاء کو مدِ نظر رکھنا مجدد طب حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانیؒ کی جدید تحقیق اور عالمگیر کارنامہ ہے۔ مفرد حیاتی اعضاء صرف تین ہیں۔اعصاب' غدد اور عضلات۔ان اعضاء میں خرابی کی بھی صرف تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔عضو کے فعل میں تیزی یا سستی یا ضعف اور ان کے مدارج وغیرہ۔ان کو امراض کے نام دئے جائیں اور ہر مرض کے ساتھ جو علامات مخصوص ان کو انہی امراض کے تحت مخصوص کر دینا چاہئے۔اس طرح امراض کی فوج ظفر موج کم ہو کر صرف تین رہ جاتی ہے اعصابی' غدی اور عضلاتی۔ان تینوں حیاتی اعضاء میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو غیر طبعی تکلیف دہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔کیونکہ علامات کا تعلق انسانی اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے ان علامات کو مفرد اعضاء کے ساتھ مخصوص کر دینا چاہئے قانون مفرد اعضاء کا کمال یہ ہے کہ اس میں اس سے بھی اگلا قدم یہ کہ ان علامات اور امراض کا تعلق عام اعضاء کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اعضائے رئیسہ تک کے ساتھ قائم کر دیا گیا ہے اس طرح تشخیص اور علاج کے دوران کم از کم امراض اور علامات یا دوسرے الفاظ میں کم از کم اعضاء باقی رہ جاتے ہیں۔اعضائے رئیسہ صرف تین ہیں۔اس لئے تقسیم امراض' تشخیص و علاج میں بہت سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں چونکہ علامات کا تعلق انسانی اعضاء کے ساتھ ہے اس لئے قانون مفرد اعضاء میں ان علامات کو اعضاء کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ اعضاء کی خرابی کی جس قدر صورتیں ہو سکتی ہیں ان صورتوں پر علامات کو مفرد اعضاء کے تحت تقسیم کر دیا گیا ہے۔اس

طرح ایسے امراض و علامات جو بے معنی اور فضول صورت رکھتے ہیں ختم ہو گئے جیسے وبائی امراض' غذائی امراض اور موسمی امراض وغیرہ وغیرہ۔بس ایسے امراض و علامات کا تعلق کسی نہ کسی مفرد عضو سے جوڑ دیا گیا ہے۔اعضاء کی خرابی کو امراض اور باقی سب کو علامات قرار دے دیا گیا ہے۔گویا کیمیاوی و دموی تغیرات کو بھی اعضاء کے تحت کر دیا گیا ہے دموی اور کیمیائی تغیرات بھی اپنے اندر حقیقت رکھتے ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جسم انسان میں خون کی پیدائش اور اس کی کمی بیشی بھی انسان کے کسی نہ کسی عضو کے ساتھ متعلق ہے۔اس لئے ثابت ہوا کہ جسم انسان میں دموی اور کیمیائی تبدیلیاں بھی اعضائے جسم کے تحت آجاتی ہیں۔ اس امر میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ جسم میں ایک بڑی مقدار میں زہریلی ادویہ اور اغذیہ سے موت واقع ہو جاتی ہے لیکن ایسے کیمیائی تغیرات بھی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک جسم کا کوئی عضو بالکل باطل نہ ہو جائے۔

تقسیم امراض با قانون مفرد اعضاء

قانون مفرد اعضاء میں تقسیم امراض کا کمال یہ ہے کہ اس میں تقسیم کی ابتدا واحد خلیہ (Cell) اصل حیوانی ذرہ سے شروع ہوتی ہے جس سے نسیج (ٹشو) بنتا ہے اور پھر یہی مختلف انسجہ (ٹشوز) اعضاء کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔اس تقسیم امراض کی انتہاء یہ ہے کہ اس میں حیوانی ذرہ کا بھی دل چیرتے ہوئے اس کے ایٹمی اثرات تک پہنچ کر اس کی انرجی' پاور اور فورس کا پتہ چلاتے ہیں۔ گویا قانون مفرد اعضاء ایٹمی دور کی مکمل تصویر ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس سے دقیق تشخیص اور تقسیم امراض ناممکن و محال ہے۔

مفرد اعضاء کی تقسیم

مجدد طب حکیم انقلابؒ نے جسم انسان کو تین اہم حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) بنیادی اعضاء (۲) حیاتی اعضاء (۳) خون۔

پھر انہیں مزید تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱)بنیادی اعضاء :-(۱) ہڈیاں (۲) رباط (۳) اوتار -

یہ تینوں نسیج الحاقی سے بنے ہوئے ہیں-یہ جسم انسان کی بنیاد ہیں- یعنی ان سے ڈھانچہ بنا ہوا ہے اس کے علاوہ یہ اعضاء کو آپس میں جوڑنے باندھنے اور سہارا دینے کی ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں کیونکہ ان کا تعلق ارکان اربعہ میں سے مٹی سے ہے یہ حیاتی عضو نہیں ہے ان کے افعال وامراض بھی حیاتی اعضاء ہی کے ماتحت ہیں-

(۲)حیاتی اعضاء :-

۱-اعصاب جن کا مرکز دماغ ہے اور یہ نسیج اعصابی سے تیار ہوتے ہیں اور احساسات کا مرکز اور ذریعہ ہیں-

۲-عضلاتی اعضاء جن کا مرکز دل ہے یہ نسیج عضلاتی سے بنتے ہیں اور جسم انسان میں حرکت کا ذریعہ اور مرکز ہیں-

۳-قشری وغدی اعضاء جن کا مرکز جگر ہے یہ نسیج قشری سے پیدا ہوتے ہیں اور جسم انسان میں غذا کا ذریعہ ہیں-

(۳)خون :-

سرخ رنگ کا ایک کیمیائی مرکب ہے جس میں حرارت 'رطوبت اور ریاح پائے جاتے ہیں یا ہوا 'حرارت اور پانی سے تیار ہوتا ہے اخلاط کے اعتبار سے سودا'صفرا اور بلغم کا حامل ہے-جو غذا ہم کھاتے ہیں اور آب وہوا ہمیشہ انسانی جسم میں حرارت 'رطوبت اور ریاح تیار کرتے رہتے ہیں-جب ہمارے جسم میں بطور غذا مناسب اجزاء داخل نہیں ہوتے یا کیفیاتی اور نفسیاتی طور پر ہمارا خون یا اعضاء متاثر ہوتے ہیں تو ان کے افعال میں خرابیاں واقع ہو جاتی ہیں جن کا نام امراض ہے اور ان کے افعال کی خرابی سے جو اثرات باقی جسم پر پیدا ہوتے ہیں ان کے نام علامات ہیں-گویا جسم انسان کے تمام امراض انہی تین حیاتی اعضاء کے تحت آجاتے ہیں-یہ ہے مفرد اعضاء کی تقسیم اور ان سے پیدائش امراض اور علامات کی صورت -جو طبیب وحکیم ان پر حاوی ہو جائے گا وہ اپنے زمانے کا بہترین معالج ہو گا-

مفرد اعضاء کے افعال

مفرد اعضاء کے افعال کو اس لئے بار بار دھرایا جارہا ہے کہ فن طب کے مبتدی ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں-

ہر حیاتی عضو کے تین افعال ہیں-

۱-تحریک یعنی عضو کے فعل میں تیزی جو ریاح کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے-

۲-تسکین عضو کے فعل میں تسکین یعنی سستی جو رطوبت اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے-

۳-تحلیل یعنی کسی عضو میں ضعف جو حرارت کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے-قدرت نے تینوں حیاتی اعضاء کو اس طرح بنایا ہے کہ اعصاب باہر کی طرف ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ غدد کا تعلق ہے پھر ان کے بعد عضلات متعلق ہیں اور عضلات کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے -گویا تینوں حیاتی اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح منسلک ہیں جس طرح کیفیات باہم مرکب ہیں-

مفرد اعضاء کا باہمی تعلق

مفرد اعضاء کا آپس میں گہرا باہمی تعلق ہے-اسی تعلق کی وجہ سے جسم انسانی میں تحریکات ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہیں-مثلاً جب غدد میں تحریک ہوگی تو لازمی طور پر اس کا تعلق عضلات کے ساتھ ہوگا یا اعصاب کے ساتھ ہوگا-کیونکہ عضو متحرک کا تعلق کسی نہ کسی دوسرے مفرد عضو سے ہونا ضروری ہے اس کی قوی ترین دلیل یہ ہے کہ مزاجاً بھی کبھی کوئی کیفیت مفرد نہیں ہوا کرتی -جس طرح ایک کیفیت کا تعلق بھی لازمی طور پر کسی نہ کسی دوسری کیفیت سے ضرور ہوتا ہے-جیسے گرمی یا سردی کبھی تنہا نہیں پائی جائے گی وہ ہمیشہ گرمی تری یا گرمی خشکی اس طرح سردی تری یا سردی خشکی کی شکل میں پائی جائے گی-

یہی صورت اعضاء میں بھی قائم ہے-یعنی اگر غدد میں تحریک ہے تو لازمی طور پر اس کا تعلق عضلات سے ہوگا یا اعصاب سے-اس طرح تحریک غدی عضلاتی (گرم خشک) ہوگی یا پھر غدی

اعصابی (گرم تر) وغیرہ وغیرہ۔

البتہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ تحریک میں جس مفرد عضو کا لفظ پہلے بولا جائے گا وہ مشینی (مکینکل) کہلائے گی اور جس مفرد عضو کا نام بعد میں لیا جائے گا وہ خلطی یا کیمیاوی (کیمیکل) ہوگی۔ یعنی دوسرے مفرد عضو کی تحریک کے یہ معنی ہیں کہ خون میں کیفیاتی و خلطی طور پر اس کا اثر یقینی طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ ضرورت سے زیادہ ہے اور طبیعت مدبرہ بدن نے اس کو اعتدال پر لانے کے لئے دوسرے عضو کے فعل کو تیز کردیا ہے۔ اور جس عضو میں مشینی فعل تیز ہوتا ہے طبیعت مدبرہ بدن اس کو تیز کرکے خون کے کیفیاتی و خلطی اور کیمیائی اثرات کو اعتدال پر لارہی ہے۔ مثلاً غدی عضلاتی تحریک ہے تو خون میں کیفیاتی و خلطی اور کیمیائی طور پر گرمی، خشکی، صفراء اور گندھک کی زیادتی ہوگی۔ اسی طرح جب غدی اعصابی تحریک پائی جائے گی تو خون میں کیفیاتی و خلطی اور کیمیائی طور پر گرمی تری و حرارت اور ملاحت کی زیادتی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ یہی سلسلہ تمام مفرد اعضاء میں قائم رہتا ہے۔ یہی باہمی تعلق کے قائم رہنے کی اصل حقیقت ہے۔

مفرد اعضاء کے تعلق کی چھ (۶) صورتیں

حیاتی مفرد اعضاء صرف تین ہیں لیکن ان کے باہمی تعلق سے چھ صورتیں وجود میں آتی ہیں۔

(۱) اعصابی غدی (۲) اعصابی عضلاتی (۳) عضلاتی اعصابی

(۴) عضلاتی غدی (۵) غدی عضلاتی (۶) غدی اعصابی۔

یاد رکھیں جو لفظ مقدم ہو گا وہ عضو کی تحریک ہے اور لفظ موء خر کیفیاتی، خلطی اور کیمیائی تحریک کہلائے گی۔ چونکہ صحت کا دارومدار کیفیات واخلاط اور خون کے کیمیائی اعتدال پر قائم ہے۔ جو ست مفرد عضو کے افعال کو تیز کردینے سے درست ہوجاتا ہے بس اسی کا نام شفاء ہے۔ یہ علاج دراصل قوت مدبرہ بدن کے ساتھ معاونت کے اصولوں پر قائم ہے۔ اس سے قلیل سے قلیل بلکہ اقل مقدار میں دی گئی دوائی صرف مفید ہوتی ہے بلکہ اکسیر اور تریاق کا کام دیتی ہے۔

تحریکات کا خودکار فطری نظام

جسم انسان میں یہ چھ تحاریک

(۱) اعصابی عضلاتی (۲) عضلاتی اعصابی (۳) عضلاتی غدی۔

(۴) غدی عضلاتی (۵) غدی اعصابی (۶) اعصابی غدی۔

خودکار فطری نظام کے تحت بدلتی رہتی ہیں جس سے صحت و توانائی برقرار رہتی ہے۔ اعصابی عضلاتی تحریک میں تری سردی کا غلبہ ہوتا ہے۔ یہ دراصل خالص اعصابی تحریک ہے اس میں عضلات میں تسکین ہوتی ہے۔ یہ تسکین انتہاء کثرت بول کا روپ دھار کر رطوبات کے اخراج کا باعث بنتی ہے۔ تو تری سردی میں سے سردی باقی رہ جاتی ہے اور تری ختم ہوکر خشکی کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ جیسا کہ ہیضہ اعصابی عضلاتی مرض ہے کثرت اسہال اور قے سے ڈی ہائیڈریشن ہوکر مزاج خشک سرد ہوجاتا ہے۔ کیمیاوی طور پر تسکین کی وجہ سے عضلات میں سودا رک کر وہاں پر عضلات کی کیمیاوی تحریک عضلاتی اعصابی پیدا کردیتا ہے۔ رطوبات کے اخراج اور کچھ رطوبات میں خمیر پیدا ہوکر ترشی پیدا ہوتی ہے تو خشکی میں عضلات کی تحریک کا باعث بن جاتی ہے گویا فطرت نے قدرتی طور پر نظام جسم میں ایک باقاعدگی بخش دی ہے۔ تاکہ جسم امراض سے خودکار نظام کے تحت محفوظ رہے۔ یہاں پر یہ بات بہت قابل ذکر ہوگی کہ اگر ان تحریکات میں سے کوئی ایک تحریک ایک ہی حالت میں مدت تک قائم رہ جائے تو اس سے اس تحریک کے امراض اور علامات ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

دراصل کیمیاوی طور پر اس کی بنیادی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ بلغم جب عضلات میں رک کر خمیر پیدا ہوجاتا ہے تو یہ خمیر ترشی کو جنم دیتا ہے ترشی بلغم کو سودا میں بدلنا شروع کردیتی ہے۔ سودا کی پیدائش عضلات میں تحریک پیدا کردیتی ہے اس طرح اعصابی عضلاتی تحریک خودکار نظام فطرت کے تحت عضلاتی اعصابی تحریک میں بدل جاتی ہے۔ اب اس تحریک کا مزاج خشک سرد اور خلط سوداوی ہوگی۔ یہی تحریک اگر اپنی مناسب حیثیت سے کام کرتی رہی تو درست ورنہ اعتدال سے بڑھ گئی تو سوداوی امراض پیدا ہونا شروع ہوجائیں گے۔ سوداوی تحریک کی شدت

سے جسم میں ہر طرف خشکی ہی خشکی پائی جائے گی۔ لیکن اگر یہ عضلاتی اعصابی تحریک اپنی اعتدالی حالت میں چلتی رہی تو صاف ظاہر ہے کہ عضلات میں تیزی سے حرارت کی پیدائش شروع ہو جائے گی۔ حرارت کی پیدائش کی وجہ سے عضلات کا تعلق اعصاب سے ختم ہو کر غدد سے قائم ہو جائے گا اس طرح عضلاتی اعصابی تحریک عضلاتی غدی تحریک میں بدل جائے گی۔ یہی احسن الخالقین کا کمال ہے کہ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے انسانی فطرت میں ایک باقاعدگی بخش دی ہے جس سے اسباب صحت خود بخود صحت کو قائم رکھتے ہیں۔

عضلاتی غدی تحریک سے جسم میں خشکی گرمی کے اثرات پیدا ہونا شروع ہو جائیں گے۔ یہ تحریک دراصل قوت و شباب کی تحریک ہے۔ اگر یہ اعتدال پر رہے تو قلب میں قوت' معدہ میں بھوک کی زیادتی اور قوتِ باہ میں تیزی ہوتی ہے۔ اگر یہی تحریک غیر معمولی شدت اختیار کر جائے تو امراض کا باعث بن جاتی ہے ان امراض کو ان تحریکات میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اس تحریک کے مکمل ہو جانے سے جسم میں گرمی بھی بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے غدد میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح عضلاتی غدی تحریک غدی عضلاتی تحریک میں بدل جاتی ہے اس بات کو یاد رکھیں کہ اس تحریک میں حرارت یا صفراء کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ان کا اخراج نہیں ہوتا بلکہ جسم' جگر اور خون میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے جب جسم کی ضرورت کے مطابق پورا ہو جاتا ہے جس سے خشکی کم ہونے لگتی ہے اور رطوبات کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر غدی عضلاتی تحریک بدل کر غدی اعصابی تحریک کا روپ دھار لیتی ہے۔ یہی تحریک کا خود کار فطری طریقہ ہے اس تحریک میں گرمی زیادہ اور رطوبات قدرے کم ہوتی ہیں۔ صفرا کی پیدائش اور اخراج کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ رطوبات مسلسل بڑھتی رہتی ہیں۔ بڑھتے بڑھتے جب حرارت کا زور توڑ دیتی ہیں تو اعصاب کو تحریک میں لے آتی ہیں اس طرح غدی اعصابی تحریک اعصابی غدی تحریک میں تبدیل ہو جاتی ہے یہ تحریک تری گرمی کی کیفیات سے مرکب ہے مگر اس میں رطوبات زیادہ اور گرمی اس کی نسبت کم ہوتی ہے کیونکہ اعصاب کے متحرک ہو جانے سے رطوبات کی پیدائش میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ رطوبات کے مسلسل اضافہ سے گرمی ختم ہو کر سردی کا دور شروع ہو جاتا ہے اس طرح یہ تحریک بھی خود کار نظام کے تحت اعصابی عضلاتی تحریک میں

بدل جاتی ہے۔ یہی ہماری پہلی تحریک ہے اور یہی فطری نظام ہے۔ اسی کو مدِ نظر رکھ کر علاج کرنا فطری طریقہ علاج کہلائے گا۔ ان تحریکات کا اپنے فطری نظام کے تحت چلتے رہنا صحت کا ضامن ہے ان میں سے کسی تحریک کے طوالت اور شدت اختیار کر جانے کا نام مرض ہے۔ ان کو اپنے فطری نظام کے مطابق کر دینے کا نام صحیح' یقینی اور بے خطاء علاج ہے۔

سائنس مجددِ طب کی نظر میں

سائنس ایک سچائی اور حقیقت نمائی ہے سائنس مشاہدات اور تجربات کا دوسرا نام ہے اور اعمال فطرت کا اظہار ہے۔ ہر سائنسی مسئلہ جو زیر تکمیل ہے سائنس نہیں ہے۔ سائنس اور فطرت کسی زمان و مکاں اور قوم و ملک کے لیے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زماں و مکاں میں رہی۔ ہر قوم و ملک میں اس کے اثرات اب بھی قائم ہیں۔ سائنس سچائی کی تلاش کرتی ہے اور جہاں بھی اسے سچائی ملتی ہے اس پر مہر ثبت کر دیتی ہے۔

تحریکات میں مفرد اعضاء کے باہمی تعلق کی مزید وضاحت

تحریک کے جو یہ چھ مقام بیان کئے گئے ہیں ان میں اس حقیقت کو نہ بھولیں کہ دراصل یہ تین مفرد اعضاء کی تین تحریکیں ہیں -جب ان کا تعلق جوڑا جاتا ہے تو چھ صورتیں بن جاتی ہیں - یہ تین مفرد اعضاء (انسجہ) دماغ و دل اور جگر (اعصاب، عضلات اور غدد) کی ابتدائی بافتیں نشوز ہیں -اعصاب (دماغ) کا تعلق ایک طرف عضلات (دل) سے ہے دوسری طرف غدد (جگر) سے ہے بالکل ایسے ہی غدد (جگر) کا تعلق ایک طرف عضلات (دل) سے ہے اور دوسری طرف اعصاب (دماغ) کے ساتھ ہے -یہ تینوں تعلق انہی مفرد اعضاء (انسجہ) کے ذریعے ہیں گویا ہر مفرد عضو کی دو تحریکیں ہیں اس طرح یہ چھ صورتیں بن جاتی ہیں -بالکل اسی طرح جیسے ایورویدک ہیں تین دوشوں وات، پت، کف کے باھمی تعلقات مل کر ان کی چھ صورتیں (۱) وات پت (۲) وات کف (۳) پت وات (۴) پت کف (۵) کف وات (۶) کف پت - یہی صورتیں طب یونانی میں بھی پائی جاتی ہیں یعنی ان کے اخلاط کی کیفیات بھی مرکب ہیں جن کا باقی دیگر خلطوں سے باہمی تعلق ہے -جیسے گرمی خون میں بھی ہے اور صفراء میں بھی ہے - اسی طرح سردی بلغم میں بھی ہے اور سوداء میں بھی ہے -بالکل ایسے ہی خشکی صفراء میں بھی ہے اور سوداء میں بھی -یہی صورت تری کی بھی ہے وہ خون میں بھی ہے اور بلغم میں بھی پائی جاتی ہے جس طرح دوشوں اور اخلاط کی ان مرکب صورتوں سے مزاج قائم ہوتے ہیں -بالکل اسی طرح مفرد اعضاء (انسجہ) کی مرکب صورتوں سے انسانی مزاج بنتے ہیں -

لیکن یہ بات پھر یاد رکھیں کہ حیاتی مفرد اعضاء (نسیج) صرف تین ہیں -چوتھا مفرد عضو نسیج بھی ہے جس کو نسیج الحاقی کہتے ہیں لیکن اس کا تعلق بنیادی اعضاء ہڈی وغیرہ کے ساتھ ہے چونکہ اعضائے رئیسہ تین ہیں -اس لئے حیاتی مفرد اعضاء بھی تین ہیں ان کو ذہن نشین کرنا ہی راز زندگی ہے -

اس حقیقت کو بھی ذہن نشین رکھیں کہ جس مفرد عضو میں تحریک ہوگی دیگر دونوں اعضاء میں ترتیب کے لحاظ سے اس کے بعد والے مفرد عضو میں تحلیل ہوگی اور تیسرے مفرد عضو میں

تسکین ہوگی -مثلاً اعصاب میں تحریک ہوگی تو ان کے بعد کیونکہ غدد ہوتے ہیں ان میں تحلیل ہوگی اور غدد کے بعد جسم میں عضلات ہیں ان میں تسکین ہوگی -اسی طرح تمام مفرد اعضاء میں تحریک، تحلیل اور تسکین ہوگی یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ جو اثر جسم کے کسی ایک مقام پر ہوگا یہی اثر رفتہ رفتہ تمام جسم میں پھیل جائے گا یہی وجہ ہے کہ تکلیف و درد اور دانے و سوزش رفتہ رفتہ تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں -ساتھ ہی یہ بھی ذہن نشین رکھیں کہ مختلف مقامات پر جو مختلف اقسام کی سوزشیں و اورام اور پھوڑے اور ابھار ہوتے ہیں وہ مقامات کا مختلف ہونا ہے -

مشینی اور کیمیاوی تحریک میں فرق

عضو کی ایسی تحریک جس میں وہ خلط تو پیدا کرتا ہے لیکن خلط جسم سے خارج نہیں کر رہا ہوتا کیمیاوی تحریک کہلاتی ہے جیسے غدی عضلاتی تحریک جگر کی کیمیاوی تحریک ہے اس سے جسم میں صفراء پیدا تو ہوتا ہے مگر اخراج نہیں پا رہا ہوتا جس سے جسم میں ہر طرف زردی غالب آجاتی ہے -اسی طرح قلب کی عضلاتی اعصابی کیمیاوی تحریک میں سودا پیدا تو ہو رہا ہوتا ہے مگر اخراج نہیں پا رہا ہوتا جس سے جسم میں ہر طرف سیاہی ظاہر ہو جاتی ہے -

بعینہٖ ہی دماغ کی اعصابی غدی تحریک میں بلغم و رطوبات پیدا تو ہوتی رہتی ہیں لیکن اخراج نہیں پاتیں جس سے جسم میں ہر طرف سفیدی غالب آجاتی ہے -

معلوم ہو کیمیاوی تحریک میں عضو کی متعلقہ خلط پیدا ہو کر خون میں بڑھتی رہتی ہے اس طرح عضو کی متعلقہ خلط خون میں ضرورت سے زیادہ بڑھ کر تکلیف کا باعث بن جاتی ہے -لیکن اس کے برعکس اعضاء کی مشینی تحریک میں متعلقہ خلط پیدا ہو کر شدت سے اخراج پا رہی ہوتی ہے -جس کو مجدد طب نے عضو کی مشینی تحریک قرار دیا ہے -مثلاً یرقان جگر کی کیمیاوی تحریک اور پیچس جگر کی مشینی تحریک ہے -ذیابیطس دماغ کی کیمیاوی تحریک ہے اور ہیضہ دماغ کی مشینی تحریک ہے - خارش قلب کی کیمیاوی تحریک ہے اور بواسیر خونی قلب کی مشینی تحریک ہے -چند الفاظ میں یہ کہ جب اخلاط پیدائش کے ساتھ اخراج بھی پاتی ہیں تو یہ مشینی تحریک ہوتی ہے لیکن جب اخلاط اخراج کی بجائے جسم میں اکٹھی ہوتی رہتی ہیں تو یہ عضو کی کیمیاوی تحریک ہوتی ہے -

پیدائش امراض

انسانی جسم ایک مشین کی طرح ہے جس میں چند پرزے لگے ہوئے ہیں جن کو ہم اعضاء کا نام دیتے ہیں-جب کبھی ان اعضاء میں سے کسی بھی عضو میں کوئی خرابی واقع ہو جاتی ہے مجریٰ جسم میں مادے رکتے ہیں جس سے ایک طرف تو خون کی مخصوص حرارت 'خون کے اجزائے ہوائیہ اور خون کی رطوبت کے طبعی میزان میں کمی بیشی اور تغیرات رونما ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف مفرد اعضاء کے افعال میں خرابی واقع ہو جاتی ہے جس وجہ سے غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو امراض کا نام پاتی ہیں-

طب یونانی نے اسباب مرضہ کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے-

(۱) بادیہ (۲) سابقہ (۳)واصلہ -

اسبادیہ :-

یہ اسباب صرف کیفیات اور نفسیات سے تعلق رکھتے ہیں جیسے گرمی تری 'خشکی اور سردی-

قانون مفرد اعضاء کے تحت سردی کا تعلق ڈھانچہ اور الحاقی نسیج کے ساتھ ہے جو کہ حیاتی عضو نہیں ہے-حیاتی عضو صرف دل 'دماغ اور جگر ہیں یہی اعضائے رئیسہ ہیں-ان کے افعال کی درستی تندرستی پر دلالت کرتی ہے اور ان کے افعال میں خرابی مرض کی صورت اختیار کر لیتی ہے-

یاد رکھیں جسم پر حرارت اثر کرے گی تو جگر و غدد کے فعل میں تیزی پیدا کر دے گی جس سے قلب و عضلات میں ضعف پیدا ہو جائے گا اور دماغ و اعصاب میں سستی رونما ہو جائے گی-اسی طرح اگر جسم پر خشکی کے اثرات کا غلبہ ظاہر ہوا تو قلب و عضلات کے فعل میں تیزی آجائے گی جس سے دماغ و اعصاب میں ضعف واقع ہو جائے گا اور جگر و غدد ست ہو کر رہ جائیں گے -

عین اسی طرح جب رطوبت بڑھے گی اعصاب و دماغ کے فعل میں تیزی پیدا کر دے گی جس سے جگر و غدد ضعف کا شکار ہو جائیں گے اور قلب و عضلات سستی میں مبتلا ہو جائیں گے -

نفسانی اسباب کا اعضاء پر اثر انداز ہونا :-

مسرت سے قلب و عضلات میں تیزی پیدا ہوتی ہے-

غصہ سے جگر و غدد کا فعل تیز ہو جاتا ہے-خوف سے دماغ و اعصاب میں تیزی آجاتی ہے- ان جذبات کے دیگر اعضاء پر اثرات سے قانون مفرد اعضاء کے اطباء خوبی واقف ہیں-

۲-اسباب سابقہ :-

ایسے اسباب جن کا اثر ہمارے جسم پر ان کے مادے کی وجہ سے ظاہر ہو یعنی کسی شے کے کھانے پینے کے بعد جو اثرات پیدا ہوں-طب اسلامی نے ان کی بھی بھرپور وضاحت کی ہے گرم اشیاء و اغذیہ مسلسل کھانے سے خون میں صفراء کی مقدار بڑھ جائے گی جس سے صفراوی امراض جنم لیں گے جس سے جگر و غدد کا فعل تیز ہو جائے گا-خشک اشیاء و اغذیہ کا مسلسل استعمال خون میں سودا کی مقدار بڑھا دے گا جس سے سوداوی امراض ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گی-اس سے قلب و عضلات کے فعل تیز ہو جاتے ہیں-اسی طرح تر اشیاء و اغذیہ بار بار کھانے سے خون میں رطوبت کی مقدار بڑھ جائے گی جس سے بلغمی امراض ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے اور اعصاب و دماغ کے فعل میں تیزی پیدا ہو جائے گی-

۳-اسباب واصلہ :-

ایسے اسباب جن کے بعد معاً مرض نمودار ہو جاتا ہے-یعنی یہ براہ راست مرض پیدا کر دیتے ہیں-دراصل اسباب واصلہ 'اسباب بادیہ اور اسباب سابقہ سے علیحدہ نہیں ہیں بلکہ ان دونوں میں سے جو بھی مرض کا باعث ہو جاتا ہے اسے واصلہ کہہ دیا جاتا ہے-دوسرے الفاظ میں یہ سمجھ لیں کہ جب یہی دونوں اسباب بادیہ اور سابقہ اپنی شدت اختیار کر لیتے ہیں جس سے کہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے یہی اسباب واصلہ کہلاتے ہیں-گویا ہم ان کو اسباب واصلہ اس وقت قرار دیں گے جب ان کے بعد معاً مرض پیدا ہو جس کی بہترین مثال امتلاء (مواد کا اجتماع) ہے جو بخار کا موجب ہوتا ہے گویا امتلاء بلاواسطہ بخار پیدا نہیں کرتا بلکہ اسکے اور بخار کے درمیان عفونت واسطہ بنتی ہے-امتلاء سے ابتدا میں عفونت لاحق ہوتی ہے اور پھر عفونت سے بخار ہو

جاتا ہے اس صورت میں عفونت سبب واصلہ ہے جس کے ہوتے ہی بخار آجاتا ہے اور امتلاء سبب سابقہ کہلائے گا۔ طب یونانی میں سبب واصلہ مزاج اور اخلاط کی خرابی ان کی کمی بیشی اور ان کا جل جانا ہے۔ ایک اور انداز میں اعضاء کی خرابی اسباب واصلہ ہیں اور خون کے اندر کیمیاوی تغیرات کو اسباب سابقہ کہنا درست ہے۔

صفراء جگر کے فعل میں تیزی' سودا قلب کے فعل میں تیزی اور بلغم دماغ کے فعل میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں اور یہی اعضاء کی خرابی اسباب واصلہ کی اصل ہے۔ ایسی سہل و آسان تفصیلات قانون مفرد اعضاء ہی سے ممکن ہو سکتی ہیں۔

خلاصہ بحث:۔

امراض و علامات کو رفع کرنے کے لئے یعنی کامیاب علاج کے لئے اسباب کا معلوم ہونا بے حد ضروری ہے۔ اسباب کے سمجھے بغیر علاج کرنا اندھیرے میں تیر چلانا ہے اور اسی کو عطایانہ علاج کہتے ہیں۔ طب اسلامی میں اسباب تین ہیں۔(۱) بادیہ (۲) سابقہ (۳) واصلہ۔ اسباب بادیہ کیفیاتی اور نفسیاتی اثرات ہیں اور اسباب سابقہ مادی اور خلطی صورتیں ہیں اور انہی کیفیات اور اخلاط پر طب یونانی کی بنیاد ہے۔ کیونکہ طب یونانی کی اکثریت نے ان صورتوں کو نظر انداز کر دیا ہوا ہے یہی وجہ ہے اکثر فاضل طب والجراحت ایلوپیتھی کی پیروی میں بغیر کیفیات اور اخلاط کے تعین کے علاج کرتے ہیں۔ ایسے معالج نہ صرف طب یونانی سے اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہیں بلکہ فن علاج کی حقیقت سے کورے اور ناواقف ہیں۔ جہاں تک جراثیم کا تعلق ہے اس نام سے بھی اطباء دھوکہ کھاتے ہیں۔ دراصل وہ اسباب سابقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ جو بغیر اسباب واصلہ کے عمل سے بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یعنی جب تک اعضاء کے افعال درست ہیں کوئی مادہ یا جراثیم نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں اعضاء جسم کو بیمار اور خراب ہونے سے بچا لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ علاج میں اسباب واصلہ کو مدِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے اور اسباب واصلہ صرف اعضاء کے افعال میں خرابی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ شیخ الرئیس نے فرمایا ہے کہ جب مجری جسم میں خرابی واقع ہوتی ہے تو اس حالت کو مرض کہتے ہیں۔

کیا اسباب کو اس آسان انداز میں کسی اور طریقہ علاج میں بیان کیا گیا ہے ؟ ہر گز نہیں۔ معلوم ہوا قانون مفرد اعضاء پر مکمل دسترس رکھنے والا علم الابدان' منافع الاعضاء' علم الاسباب اور علم العلاج پر مکمل دسترس حاصل کر لیتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں مزاج' اخلاط کو مد نظر رکھ کر اعضاء کے افعال کی خرابیوں کو دیکھا جاتا ہے پھر علاج کی صورت میں اعضاء کی انہی خرابیوں کو انہی کے مطابق ادویہ و اغذیہ کے استعمال سے دور کیا جاتا ہے۔ جن سے نہ صرف اعضاء کے افعال درست ہو جاتے ہیں بلکہ اسباب اور علامات بھی رفع ہو جاتی ہیں۔ بس یہی صحیح اور فطری طریق علاج ہے۔

مجددِ طب نے کیفیات' مزاج اور اخلاط و کیمیاوی تبدیلیوں کو مفرد اعضاء کے ساتھ تطبیق دے دیا ہے۔ اسی طرح نفسیاتی اور مادی اثرات کا بھی مفرد اعضاء کے ساتھ تعلق قائم کر دیا ہے۔

جس سے امور طبیعہ' اسباب اور مفرد اعضاء لازم و ملزوم ہو گئے ہیں دوسرے الفاظ میں جب جسم میں کیفیات' امزجہ' نفسیاتی و مادی اثرات' اخلاط و کیمیاوی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں تو فوراً ان کے اثرات مفرد اعضاء پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں جس سے اعضاء کے افعال و اعمال میں تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی حالت کا نام مرض ہے۔ انہی تبدیلیوں کو اعتدال پر لانے کا نام شفاء اور جن طریقوں سے لائی جاتی ہیں ان کا نام علاج ہے۔

سیدھی سی بات ہے کہ طب قدیم نے علامات و امراض کو کیفیات' امزجہ' اخلاط و کیمیاوی تبدیلیوں سے واضح کیا ہے۔ مجددِ طب نے تمام امور طبیعہ اور اسباب امراض' تشخیص اور علاج کی بنیاد مفرد اعضاء پر رکھی ہے۔

مجددِ طب نے ہمیں ایک اصول اور قانون دے دیا کہ اخلاط ہی مجسم ہو کر مفرد اعضاء کا روپ دھار لیتی ہیں۔ اس طرح طب قدیم نے تجدید کے سانچہ میں ڈھل کر طب جدید پر بھی فوقیت حاصل کر لی ہے۔ تحقیقات سوزش و اورام میں ان سب پر مفصل بحث ہے اس کو پڑھنے کے بعد فاضل طب والجراحت کے نصاب پر بھی مکمل دسترس حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ فاضل طب والجراحت کا فارغ التحصیل جب تک قانون مفرد اعضاء کو نہیں پڑھے گا احساس کمتری کا شکار رہے گا۔

کرتی ہے کوئی انہیں ابنِ سینائے وقت، کوئی لقمانِ حکمت، کوئی مسیحِ طب، کوئی محققِ طب، کوئی مولائے طب، کوئی دانائے طب، کوئی استاذ الحکماء اور کوئی فخر الاطباء کا خطاب دیتا ہے اور کوئی انہیں طب کا بے تاج بادشاہ کہتا ہے۔ یہ مردِ مجاہد دنیائے طب پر یہ واضح کرنے کے لئے میدان طب میں کودا کہ طب اسلامی مغربی طب سے برتر واعلیٰ اور قانون فطرت پر قائم ہے۔

آپؒ نے عملی طور پر ثابت کر دکھایا کہ تحقیق و تدقیق اور ریسرچ صرف یورپ، امریکہ اور چین ہی کا حق نہیں بلکہ ہر قوم کا حق ہے۔ آپؒ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ تسلیم کر لینا کہ جس سچائی اور حقیقت کو فرنگی سائنس نہ پرکھے اور اس پر اپنی مہر ثبت نہ کرے وہ سائنس نہیں ہے سراسر غلط ہے بلکہ آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ جو علم و سائنس قرآن و حدیث شریف کے مطابق نہیں وہ غلط اور نامکمل ہے۔ علم طب غیر منطبق تھا مجددِ طب صابر ملتانیؒ نے منطبق کیا۔ ظنی تھا حکیمِ انقلاب صابر ملتانیؒ نے یقینی بنا دیا۔

آپ نے پے در پے تقریباً ۱۹ کتب تصنیف فرمائیں جو ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ ہر ایک کتاب تحقیقاتی علوم سے مالا مال ہے۔ حکمت اور فن طب کے ایسے ایسے رموز منصۂ شہود پر لائے گئے جن سے ابھی تک اقوامِ عالم کے طبی سائنسدان بے خبر تھے۔ یہ کتب طبی علوم کا بحرِ بے کراں ہیں جن سے دنیائے طب ہمیشہ سیراب ہوتی رہے گی۔

حکیم غلام رسول بھٹہ صدر تحریک تجدیدِ طب پاکستان

صادق دواخانہ رسول روڈ منڈی بہاؤالدین

طب یونانی نے دنیائے طب پر سینکڑوں نہیں ہزاروں سال تک راج کیا۔ ایسے ایسے دانائے راز پیدا کئے کہ دیگر جدید و قدیم فلسفہ ہائے امراض و علاج میں ان کا کوئی مدِمقابل پیدا نہ ہو سکا۔ پھر حالات نے رخ بدلا نئے نئے مکاتبِ فکر متعارف ہوئے۔ ان کی وقتی چکاچوند نے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ طبِ قدیم نہ صرف شاہی درباروں سے نکال کر باہر کی بلکہ عوام الناس بھی اس سے اعراض کرنے لگے۔ البتہ ہر زمانے میں اسے معدودے چند صاحبِ دل اور خلوص و وفا کے پیکروں نے اسے ضرور سینے سے لگائے رکھا۔ بو علی سیناؒ کے بعد اس کا حسن و جمال ماند پڑتا گیا۔

جستہ جستہ اس پر تحقیق و ارتقاء کے سبھی دروازے تقریباً بند کر دیئے گئے ایسے میں ممکن تھا کہ اس کا دم گھٹ جاتا لیکن بیسویں صدی کے وسط میں اللہ تعالیٰ نے صابر ملتانیؒ کی صورت میں طب کا مجدد الف ثانی پیدا فرمایا جس نے طب کی عظمتِ رفتہ کو بحال کرنے، اس کا جمال و جلال واپس لوٹانے اور اس کا چھنا ہوا مقام واپس دلانے کے لیئے طویل محنت شاقہ سے کام لیا۔ طب کے جو گوشے نا تمام تھے نظریہ مفرد اعضاء کی تحقیق و تعارف سے ان کی تکمیل شروع سے ہی فرماتے ہوئے طب قدیم یا طبِ اسلامی کی نشاۃ ثانیہ کا اہتمام فرمایا۔ اس مردِ مجاھد نے طبِ قدیم کی اس طرح تجدید فرمائی کہ ماڈرن میڈیکل سائنس کا کوئی جگادھری ان کے کسی چیلنج کا جواب نہ دے سکا کوئی اپنا ہو یا پرایا حق ہر ایک سے اپنا آپ منواتا ہے۔ انڈیا نے ٹی بی سینی ٹوریم بنایا۔ مین گیٹ کی پیشانی پر اکابر دانائے طب کے نام لکھنے کا سوچا تو سرِ فہرست صابر ملتانیؒ کا نام منتخب کیا۔

حکیم ڈاکٹر چوہدری شبیر احمد راں۔ چیف ایڈیٹر ماہنامہ علاج بالغذا

یہ تو تھے پاکستانی وہ سائنسدان جنہوں نے فرنگیوں کے رائج کردہ سائنسی علوم و فنون میں ان کو ہی مات دے کر دینِ حق کی سربلندی کے لئے راہ ہموار کر دی ہے لیکن ان تینوں سائنسدانوں سے بھی بہت پہلے 1958ء میں پاکستان بلکہ پوری امت مسلمہ کے ایک عظیم سائنسدان محقق و مجدد طب جناب حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ نے قرآنِ حکیم احادیثِ نبوی ﷺ اور مسلمان حکماء و اطباء کی تعلیمات و افکار و بیان کی روشنی میں علم و طب میں از سر نو تجدید و اصلاح کر کے اور علمی و تحقیقی انداز میں دنیا کے تمام طبی علوم و فنون کو دلائل سے ادھورا اور نامکمل ثابت کر کے طبِ اسلامی کی برتری ثابت کروا دی ہے۔ یہاں تک کہ ایلوپیتھی طریقۂ علاج جو کہ پوری دنیا پر نا سمجھ حکمرانوں کی وجہ سے حکمرانی کر رہا ہے۔ اس طریقۂ علاج کو بھی حکیم انقلابؒ نے فرنگیوں کی اپنی سائنس کے ذریعے غیر علمی اور غلط ثابت کر کے دنیا کو حقیقی، فطری، سائنسی، اصولی اور تحقیقی فن کی طرف راغب کر کے ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ آپؒ نے دنیا کے تمام علوم و فنون کو سمجھنے اور ان میں تجدید و اصلاح کرنے کے لیے قانون مفرد اعضاء کو مدِ نظر رکھنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ حکیمِ انقلابؒ کی شخصیت نے اکیلے ہی طبی میدان میں جہاد شروع کر کے دورِ اول

ماہیت مرض

ہر مشین کے کاریگر کو یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس مشین میں کون کون سے پرزے کہاں کہاں پر ہیں- ایک دوسرے سے ان کا کیا رابطہ' لگاؤ اور تعلق ہے- اس کے ہر ایک پرزہ کے جدا جدا افعال کیا ہیں وہ ایک دوسرے کی مدد کس اصول کے تحت کرتے ہیں- اس مشین کے تمام پرزے انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر صحت کی حالت میں کون کون سے افعال سرانجام دے رہے ہیں- مرض کی حالت میں ان اعضاء میں کیا اور کہاں خرابی واقع ہوتی ہے- اعضاء کے طبعی افعال کے بگاڑ سے پیدا ہونے والی حالت کا نام مرض ہے-

سب سے اہم راز یہ ہے کہ حیوانی ذرہ (کیسہ) کے افعال اور عضو کے افعال میں مماثلت اور ان کے افعال میں جو اختلاف ہے ان کا جاننا نہایت ہی ضروری ہے- اس کے ساتھ ساتھ اس امر پر بھی وضاحت کی ضرورت ہے کہ اعضاء کے افعال اپنے انسجہ (نشوز) کے ماتحت ہیں یا ان سے جدا ہیں یا انسجہ کے افعال اپنے عضو کے ماتحت کام کرتے ہیں- یہ بہت ہی اہم باتیں ہیں جن کا انسانی تندرستی اور تشخیص و علاج کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے- مگر اس قدر اہم باتوں کا علم کسی طریقہ ء علاج میں نہیں ملتا- یاد رکھیں جب تک خلیہ یعنی کیسہ (Cell) کے افعال کو عضو کے افعال کے ساتھ تطبیق نہیں دیا جائے گا- تو اس وقت تک سوزش و ورم تو رہے ایک طرف دیگر امراض کی ماہیت بھی پوری طرح سمجھ نہیں آسکتی-

جب کیسہ یعنی خلیہ (Cell) انسانی زندگی کا ابتدائی (فرسٹ یونٹ) ہے اور یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اس میں زندگی ہے- اس کے افعال ہیں' اس میں نشوونما ہے' اس میں تولید ہے اور اس میں قوت بھی موجود ہے ایسی صورت میں یہ لازمی امر ہے کہ وہ غذا لیتا ہے' اپنی غذا کے فضلات کو صاف کرتا ہے اور باقاعدہ سانس لیتا ہے- گویا خلیہ کا تغذیہ' تصفیہ اور تنسیم ایسے ہی ہے جیسے کہ انسانی جسم کا ہے- جو مرکب اعضاء سے بنا ہوا ہے اور مرکب اعضاء مفرد اعضاء کی ایک خاص ترکیب سے وجود میں آتے ہیں اور مفرد اعضاء نسیج سے اور نسیج انہی خلیات کے ملاپ کا نام ہے- گویا تمام جسم کی بنیاد خلیہ یعنی حیوانی ذرہ پر رکھی گئی ہے- اس لئے ان کی درمیانی کڑیوں کو

کیوں مد نظر نہ رکھا جائے اور پھر ان کے باہمی تعلق و ربط کو کیوں نہ سمجھا جائے- سب سے اہم بات یہ ہے ان کے افعال کو بالمقابل بھی سمجھ لیا جائے کیونکہ ہر مشین باہمی عمل اور رد عمل کے تحت محو عمل ہے اگر کیسہ (Cell) اور انسانی زندگی کے افعال میں ایک خاص تعلق و ربط پایا جاتا ہے تو پھر کیسہ کو جو کہ انسان کی ابتدائی ترکیب (فرسٹ یونٹ ہے) کو سامنے رکھ کر صحت اور مرض کو تعین کیا جائے اور ان سے جو افعال الاعضاء پر اثر پڑتا ہے ان کو ذہن نشین کیا جائے- مختلف طریقہ ہائے علاج میں جب کوئی محقق و مفکر ان کی فنی غلطیوں کو دیکھتا ہے تو وہ افسوس کے سوا اور کیا کر سکتا ہے- ذرا غور تو کریں ایک طرف تو ماڈرن میڈیکل سائنس انسانی جسم کی تشریح اور افعال کو کیسہ (Cell) تک بیان کرتی ہے مگر دوسری طرف امراض کا تعین کرتے وقت صرف مرکب اعضاء کو سامنے رکھا جاتا ہے- طبی کتب کا جتنا گہرا مطالعہ بھی کر لیں ہر زمانہ' ہر ملک اور طریقہ ء علاج میں ہر مرض کا علاج مرکب اعضاء کو مد نظر رکھ کر کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں- مثلاً اگر معدہ' امعاء اور سینہ وغیرہ میں نقص ہو تو معدہ' امعاء اور سینہ کی مناسبت سے نام رکھ دیے گئے ہیں اور اس اعتبار سے امراض کا تعین کا کیا گیا ہے جیسے درد معدہ' ورم امعاء وغیرہ- حالانکہ معدہ' امعاء اور دیگر اسی قسم کے اعضاء مفرد اعضاء سے مرکب ہیں ہر مفرد عضو کے افعال دوسرے مفرد عضو کے افعال سے اسی طرح مختلف ہیں جس طرح ان کے کیسے (Cells) جدا جدا ہیں- ان سب میں افراط و تفریط اور ضعف بیک وقت ایک جیسا نہیں ہوتا- مثلاً اگر معدہ کے عضلات میں سوزش ہوگی تو معدہ کے غدد اور اعصاب میں اس وقت سوزش نہ ہوگی- مگر دیگر طبوں میں اس کو سوزش معدہ ہی کہا جاتا ہے جو قطعاً ناممکن اور غیر علمی بات ہے- جہاں ہر مرض و سوزش کی ماہیت بیان کرنے میں بہت شدید غلطیاں کی گئی ہیں وہاں نسیجی تبدیلیوں' کیمیائی اثرات اور اعضاء کے افعال کو ان کی اپنی حیثیت سے جدا جدا کر کے بیان نہیں کیا گیا- چاہئے تو یہ تھا کہ کیسہ (Cell) سے شروع کیا جاتا کیونکہ وہ بذات خود ایک حیوانی ذرہ ہے' اس میں احساس ہے' غذائی نظام ہے اور قوت اور ضعف کے احساس کے ساتھ ساتھ زندگی اور موت کی صورتیں بھی نظر آتی ہیں- اس کی زندگی کے افعال کو اول اس کی ذاتی نسیج کو اور پھر اسی بافت سے بنے ہوئے مفرد عضو کو سامنے رکھا جاتا اور پھر خلیہ سے لے کر مفرد عضو تک کی

تبدیلیوں کی مناسبت اور فرق کو بیان کیا جاتا پھر اس کی روشنی میں امراض اور علامات کا تعین کیا جاتا تو مرض کی اصل حالت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی - قانون مفرد اعضاء میں ماہیت امراض، تشخیص الامراض، تقسیم الامراض اور اسماء الامراض کا تعین مفرد اعضاء کے تحت کیا گیا ہے - قانون مفرد اعضاء میں طب یونانی کی کیفیات واخلاط کو اول مفرد اعضاء کے ساتھ تطبیق دی ہے اور پھر ان کے تحت امراض وعلامات کی ماہیت اور حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے پھر انہی مفرد اعضاء کو ہی بنیاد (فرسٹ یونٹ) قرار دے کر ان کے تحت ماہیت امراض وعلامات بیان کر کے سہل طریق پر ذہن نشین کرا دیا ہے-

مثال کے طور پر نزلہ پر غور کریں - اگر نزلہ پانی کی طرح رقیق بہہ رہا ہے تو یہ اعصابی (دماغی) ہے یعنی اعصاب کے فعل میں تیزی ہے - اس وقت ناک، گلے اور دماغ کے اعصاب میں سوزش ہو گی اس کو زکام یا نزلہ بارد کا نام دیا جاتا ہے اس کی کیفیت سرد اور رنگ سفید ہو گا - اور جب ناک، گلے اور دماغ کے غشائے مخاطی میں تیزی و سوزش ہو گی تو نزلہ لیسدار جو ذرا کوشش اور تکلیف اور جلن سے خارج ہوتا ہے یہ نزلہ غدی (کبدی) نزلہ ہو گا - عام طور پر اس کا رنگ زرد اور کیفیت گرم ہو گی اس کو نزلہ حار کہتے ہیں - جب نزلہ بند ہو اور انتہائی کوشش اور تکلیف سے بھی اخراج کا نام تک نہ لے تو یہ نزلہ ناک، گلے اور دماغ کے عضلاتی نظام کی تیزی اور سوزش کی وجہ سے ہو گا - اول صورت میں جسم میں رطوبات سرد (بلغم) کی زیادتی ہو گی - دوسری صورت میں صفرا (گرمی خشکی) کی زیادتی ہو گی - تیسری صورت میں سوداویت (خشکی سردی) اور ریاح کی زیادتی ہو گی اور انہی اخلاط و کیفیات کی تمام علامات پائی جائینگی - گویا نزلہ کی یہی تین صورتیں ہونگی ان کو اسی مقام پر اچھی طرح ذہن نشین کرلیں چوتھی صورت کوئی نہ ہو گی اور کبھی نہ ہو گی - البتہ ان تینوں صورتوں میں کمی بیشی اور انتہائی شدت ہو سکتی ہے - انتہائی شدت کی صورت میں انہی اعضاء کے اندر درد و سوزش یا ورم پیدا ہو جائے گا - انہی شدید علامات کے ساتھ بخار، ہضم کی خرابی، کبھی قے، کبھی اسہال، کبھی پیچش اور کبھی قبض ہمراہ ہوں گے - لیکن یہ سب علامات انہی اعضاء کی مناسبت سے ہوں گی - اسی طرح کبھی معدہ وامعاء، سینہ اور کلیہ وغیرہ کے انہی اعضاء میں کمی بیشی اور شدت کی وجہ سے ان کی خاص علامات پائی جائیں گی -

مواد یا رطوبات کا طریق اخراج

رطوبات (لمف) یا مواد (میٹر یا سکریشن) کا اخراج ہمیشہ خون سے ہوتا ہے - ان کو پوری طرح سمجھنے کے لئے پورے طور پر دوران خون کو ذہن نشین کر لینا چاہئے - دل سے صاف شدہ خون بڑی شریان اور طحال سے چھوٹی شریانوں میں سے عروق شعریہ کے ذریعے غدد اور غشائے مخاطی میں سے ہوتا ہوا جسم کی خلاؤں پر ترشح پاتا ہے - یہ ترشح کبھی زیادہ ہوتا ہے کبھی کم - کبھی گرم ہوتا ہے، کبھی سرد، کبھی رقیق اور کبھی غلیظ اور کبھی سفید ہوتا ہے اور کبھی زرد وغیرہ - اس سے ثابت ہوا ترشح یا نزلہ (سکریشن) کا اخراج ہمیشہ ایک صورت میں نہیں ہوتا - مختلف صورتیں، کیفیتیں اور رنگ پائے جاتے ہیں - گویا نزلہ جو ایک علامت ہے وہ بھی اپنے اندر کئی انداز رکھتا ہے اس لئے اس کو ام العلامات کہتے ہیں -

نزلہ کے معنی میں وسعت

نزلہ کے معنی گرنا ہے اگر اس کے معنی کو ذرا وسعت دے کر اس کے مفہوم کو پھیلا دیا جائے جسم کی جملہ رطوبات اور مواد کو نزلہ کہہ دیا جائے تو ان سب کی نزلہ کی طرح تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ان کے علاوہ چوتھی صورت نظر نہیں آئے گی - مثلاً اگر پیشاب پر غور کریں تو اس کی بھی تین صورتیں ہوں گی -

۱- اگر اعصاب میں تیزی ہو گی تو پیشاب زیادہ اور بغیر تکلیف کے آئے گا -

۲- اگر غدد میں تیزی ہو گی تو پیشاب جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ آئے گا -

۳- اگر عضلات میں تیزی ہو گی تو پیشاب بند ہو گا یا بہت کم آئے گا -

یہی صورتیں پاخانہ پر بھی وارد ہوں گی - اعصابی صورت میں اسہال - غدی صورت میں پیچش اور عضلاتی صورت میں قبض پائی جائے گی - اسی طرح لعاب دہن آنکھ، کان اور پسینہ وغیرہ ہر قسم کی رطوبات پر غور کریں - البتہ خون کی صورت رطوبات سے مختلف ہے یعنی اعصاب کی تیزی میں رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے تو خون کبھی نہیں آتا - جب غدد میں تیزی ہوتی ہے تو خون تکلیف سے

تھوڑا تھوڑا آتا ہے لیکن جب عضلات کے فعل میں تیزی ہوتی ہے تو شریانیں پھٹ جاتی ہیں اور کثرت سے خون آتا ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ جب خون آتا ہے تو رطوبات کا اخراج بند ہو جاتا ہے اور اگر رطوبات کا اخراج زیادہ کر دیا جائے تو خون کی آمد بند ہو جاتی ہے۔

مرض اور علامت کا فرق

تقسیم الامراض سے قبل ضروری ہے کہ مرض اور علامت کے فرق کو سمجھ لیا جائے کیونکہ اکثر معالج ایسے ہیں جو ماہیت مرض کا صحیح علم تو کجا مرض اور علامت میں فرق تک کا شعور نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے جگادری اطباء و معالج علاج و معالجہ میں ناکام رہتے ہیں۔ ایلوپیتھی تو جراثیم کے چکر میں پھنس کر رہ گئی ہے۔ طب یونانی میں بھی امراض کی تقسیم میں یہاں تک فضول اضافے کر دئے گئے ہیں کہ کیفیات و نفسیات و مادی اثرات کو بھی امراض کا نام دے دیا گیا ہے۔ امراض و علامات کے سلسلہ میں کسی بھی طریقہ علاج میں فیصلہ کن صورت نظر نہیں آتی ۔ تشریح الابدان اور منافع الاعضاء میں رگ و پٹھا اور غشاء و حجاب کو جدا جدا بیان کیا گیا ہے مگر ماہیت امراض اور علاج الامراض میں پورے پورے عضو کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ کیا کسی طریقہ علاج میں یہاں تک کہ ماڈرن میڈیکل سائنس میں بھی نظامِ عصبی کی طرح نظامِ غشاء 'نظامِ حجاب یا عضلات اور نظامِ غدد کے باہمی تعلق اور ان کے امراض کا ذکر کیا گیا ہے ؟ بالکل نہیں۔ جب ماہیت امراض یقینی نہیں تو علاج الامراض کیسے یقینی ہو سکتا ہے۔

مرض :-

جب اعضاء کے افعال اپنی صحیح حالت پر نہ ہوں تو اس حالت کا نام مرض ہے۔
جسم انسانی اعضاء سے مرکب ہے جن کے افعال غذا اور خون پر قائم ہیں۔

علامت :-

جسمِ انسان کے جو مجری اپنے افعال صحیح انجام نہیں دے رہے ان سے جسمِ انسانی کی طرف جو صورتیں دلالت کرتی ہیں بس وہی علامات ہیں۔ مثلاً معدہ و امعاء کے امراض میں

قبض 'پیچش یا اسہال وغیرہ علامات ہیں جن کو امراض کا نام دیا گیا ہے۔

تشریح :-

ہر عضو مختلف مفرد اعضاء سے مرکب ہے جیسے معدہ میں اعصاب 'عضلات اور غدد بھی شریک ہیں اور ہر مفرد عضو کے نقص سے ایک مختلف قسم کا مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ معدہ و امعاء کے عضلات میں تیزی ہو گی تو قبض پیدا ہو جائیگی۔ اب معدہ و امعاء کے عضلات میں تیزی مرض ہے اور قبض اس کی علامت ہے۔ اسی طرح معدہ و امعاء کے غدد میں تیزی و سوزش ہو گی تو پیچش لگ جائیں گے یہاں پر بھی معدہ و امعاء کے غدد کی تیزی مرض کہلائے گی پیچس اس کی علامت ہے۔ اور جب معدہ و امعاء کے اعصاب میں تیزی و سوزش ہو گی تو اسہال کی شکایت ہو گی۔ اعصاب میں تیزی اور سوزش مرض ہے اور اسہال اس کی علامت ہے اسی طرح اگر سب علامات کو ان کے متعلقہ مفرد اعضاء کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے جن کے افعال میں خرابی سے وہ علامات ظاہر ہوتی ہیں تو تقسیم امراض 'تشخیص اور علاج الامراض میں سے بہت ساری خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ علم الامراض ایسے علم کا نام ہے جس سے انسان کی غیر طبعی حالت میں اعضاء کی ہیئت و ترکیب اور ترتیب و افعال میں کیا کیا خرابیاں رونما ہو گئی ہیں۔ یعنی یہ وہ علم ہے جو بدنی اعضاء کی غیر طبعی تشریح اور افعال سے بحث کرتا ہے۔ جہاں تک علامات کا تعلق ہے یہ جسم انسانی کی اس مجموعی کیفیت کا نام ہے اثر و متاثر 'فعل و انفعال اور کسر و انکسار سے پیدا ہوتی ہے یعنی جب کوئی سبب اعضائے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے تو رد و قبول اور دفع و جذب میں جو حالات اور صورتیں پیدا ہوتی ہیں ان کا نام علامات ہے۔ مرض کی پوری واقفیت و حقیقت حاصل کرنے کا نام ماہیت الامراض ہے۔ دراصل علم الامراض (Pathology) غیر طبعی تشریح اور غیر طبعی افعال الاعضاء کا نام ہے۔ کسی علامت کا نام سنتے ہی مریض کے ہاتھ میں دوائی تھما کر بھیج دینا کسی بھی طرح درست علاج نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ ایک ہی علامت کئی کئی مریضوں میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً کھانسی نہ صرف امراض شش 'مثلاً برانکائیٹس 'ذات الجنب 'سل اور ذات الریہ میں پائی

جاتی ہے بلکہ امراض قلب 'امراض معدہ 'امراض گردہ اور دوسرے دور دراز کے اعضاء کی
بیماریوں کی وجہ سے بھی پائی جاسکتی ہے۔اگرچہ کھانسی سینے اور شش میں پیدا ہوتی ہے مگر کھانسی
فی نفسہ اس بات کا ثبوت نہیں ہو سکتی کہ مرض شش کے اندر ہے اور کہیں نہیں۔یہی وجہ ہے کہ
علاماتی علاج ہمیشہ ناقص اور ناقابل اعتبار ہوتا ہے۔اس قسم کی علامات بہت کم ہیں جو صرف ایک
ہی مرض میں دیکھنے میں آئیں اور کسی دوسرے مرض میں نہ پائی جائیں اگر ہوں تو اس قسم کی
علامات کو مشخصہ علامات کہتے ہیں۔

تحقیقات العلامات بالمفرد اعضاء

علامات کی حقیقت :-

علامات ایسے نشانات ہیں جن سے حالتِ صحت یا مرض کا پتہ چلتا ہے۔
طبی اصطلاح میں علامات تکالیف کی ان کیفیات کو کہتے ہیں جو مرض کے ساتھ جسم کے مختلف
مقامات پر ظاہر ہوا کرتی ہیں۔یہ علامات اکثر امراض کو سمجھنے ان کے فروق اور تشخیص کے لئے
دلائل بنائے جاتے ہیں اور انہی کی رہنمائی میں امراض کی ماہیت و نامِ امراض اور تقسیم
امراض کئے جاتے ہیں۔
چونکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مرض اس حالت کا نام ہے جب اعضاء کے افعال میں اعتدال نہ
ہو یعنی ان میں افراط و تفریط و ضعف پایا جاتا ہے۔اس لئے اعضاء کی خرابیوں کو جاننے کے لئے ان
علامات کو دیکھیں گے جو ان پر دلالت کرتی ہیں یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم امراض اور ان کی
علامات کو الگ الگ ذہن نشین کرلیں۔ورنہ جب تک کوئی امراض و علامات کا فرق ہی نہ سمجھتا ہو
اور ہر مرض کو علامت اور ہر علامت کو مرض کہتا رہے گا۔جیسے کہ ہچکی اور چھینک تک کو بھی
مرض کا نام دیا گیا۔

اھم علامات :-

نزلہ کی طرح دیگر علامات بھی چند اہم علامات میں تقسیم ہو جاتی ہیں اگر ان علامات

کو ذہن نشین کرلیا جائے تو نزلہ کی طرح جن مفرد اعضاء سے ان کا تعلق ہو گا تو ان کے ساتھ ہی
وہ ایک مرض کی صورت اختیار کرلیں گے۔ورنہ تنہا ان علامات کو مرض کا نام نہیں دیا جاسکتا۔وہ
اہم علامات درج ذیل ہیں۔
۱-سوزش '۲-ورم '۳-بخار '۴-ضعف '۵-تخدیر '۶-استرخاء '۷-تشنج '۸-اختلاج '
۹-خون آنا '۱۰-رطوبات کا گرنا۔ان کی مختصر تشریح درج ذیل ہے۔

(۱) سوزش :-

سوزش ایک ایسی جلن ہے جو کیفیاتی و نفسیاتی اور مادی تحریکات سے جسم کے کسی
عضو مفرد میں پیدا ہو جائے۔سوزش میں سرخی و درد اور حرارت لازم ہوتی ہے۔تحریک سے سوز
ش تک چند حالتیں درج ذیل ہیں۔
۱-لذت '۲-بے چینی '۳-سوزش۔کبھی طبیعت انہی علامات میں سے کسی ایک پر رک جاتی ہے
اور کبھی ان سے گزر کر سوزش بن جاتی ہے۔

(۲) ورم :-

ورم کی علامت سوزش کے بعد پیدا ہوتی ہے۔اس میں سوزش کی علامات کے
ساتھ سوجن بھی ہوتی ہے۔اور جب سوجن زیادہ ہو جائے یا شدت اختیار کرلے تو حرارت بخار
میں تبدیل ہو جاتی ہے۔جسم کے پھوڑے پھنسیاں بھی اورام میں شریک ہیں۔

(۳) بخار :-

بخار ایک ایسی عارضی اور غیر معمولی حرارت ہے جس کو حرارت غریبہ (بیرونی)
بھی کہتے ہیں۔جو خون کے ذریعے قلب سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔جس سے بدن کے
اعضاء میں تحلیل اور ان کے افعال میں نقصان واقع ہو جاتا ہے۔غصہ اور تھکان کی معمولی گرمی
بخار کی حد سے باہر ہے۔کیونکہ اس سے کوئی غیر معمولی تبدیلی بدن انسان میں لاحق نہیں ہوتی۔

(۴) ضعف :-

جسم کی ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں گرمی کی زیادتی سے کسی مفرد عضو میں تحلیل پیدا ہو جائے- ضعف کے مقابلے میں طاقت کا تصور کیا جا سکتا ہے-

(۵) تخدیر :-

کسی مفرد عضو کا سن ہو جانا- اس علامت میں احساسات اعضاء ختم ہو جاتے ہیں- تسکین و تبرید اسی میں شامل ہے - تخدیر کی صورت بدن میں بلغم اور رطوبت کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے-

(۶) استرخاء :-

کسی مفرد عضو کا ڈھیلا ہو جانا- یہ استرخا تحلیل سے واقع ہوتا ہے- لقوہ اور فالج اس میں شریک ہیں- تحلیل تینوں مفرد اعضاء میں ہو سکتی ہے- اس لئے استرخا صرف عصبی مرض نہیں ہے- بلکہ یہ عضلات اور غدد میں بھی پیدا ہوتا ہے- اس لئے لقوہ و دیگر کسی عضو کے استرخا کے ساتھ عرضاً اور طولاً (کبھی دائیں کبھی بائیں) استرخا ہو جاتا ہے- جس کو فالج کہتے ہیں-

تشنج :-

کسی مفرد عضو کا ایک طرف یا دونوں طرف سکڑ جانا- اس کی وجہ حرارت ' رطوبت کا ختم ہو جانا اور سردی اور خشکی کا بڑھ جانا ہے- کبھی ریاح کبھی سوزش اور شدت برودت سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے- یہ بھی عصبی نسیج کے علاوہ عضلاتی اور غدی انسجہ میں بھی ہوتا ہے-

اختلاج :-

کسی مفرد عضو کا پھڑکنا- کسی مواد یا ریاح یا سوزش سے اس عضو کے فعل میں تیزی آ جاتی ہے- بعض دفعہ معمولی اعضاء پھڑکنے سے بڑی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں-

خون آنا :-

جسم کے کسی مخرج آنکھ 'ناک' کان 'منہ' مقعد اور احلیل سے خون خارج ہو یا کسی پھوڑے

پھنسی یا ورم و زخم سے خون دفعتہً یا رفتہ رفتہ آئے اس کی وجہ عضلاتی انسجہ میں تحریک ہوتی ہے- اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں- اگر معدہ سے اوپر کی طرف سر تک کسی مخرج سے خارج ہو تو یہ عضلاتی اعصابی تحریک (سردی خشکی) ہوتی ہے اور اگر جگر سے لے کر پاؤں تک اگر کسی مخرج یا مجری سے خارج ہو تو یہ عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے-

رطوبات کا گرنا :-

رطوبات یا رطوبتی مواد یا بلغم کا اخراج پانا- البتہ یہ ذہن نشین کر لیں کہ جب کسی جسم سے رطوبات اخراج پا رہی ہوں تو وہاں سے خون کا اخراج نہیں ہوتا اور جب خون کا اخراج ہو رہا ہو تو رطوبات بند ہوتی ہیں- گویا دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں- اس لئے ایک دوسرے کا علاج سمجھنا چاہیے-

جسم کے کسی مخرج یا مجرا سے کسی قسم کی بو کا ہونا مثلاً ناک 'منہ' بغل 'بیخ ران یا کسی مادہ کے اخراج کے ساتھ اس کی زیادتی کا احساس ہو تو یہ وہاں کی رطوبات کے رکنے اور متعفن ہونے سے ہوا کرتا ہے- رطوبات کا رکنا تسکین کی علامت ہے-

تحقیقات الامراض با قانون مفرد اعضاء

مجدد طب حکیم انقلاب صابر ملتانی نے مفرد اعضاء کو کیفیات و امزجہ اور اخلاط و کیمیائی تبدیلیوں کے ساتھ تطبیق دے دیا ہے جس سے دونوں لازم و ملزوم ہو کر گویا ایک حیثیت اختیار کر گئے ہیں یعنی جب جسم میں کیفیات و امزجہ اور اخلاط و کیمیائی تبدیلیاں معمولی یا غیر معمولی تاثر حاصل کرتی ہیں تو فوراً مفرد اعضاء اس سے متاثر ہونا شروع ہو جاتے ہیں- پھر ان کے افعال و اعمال میں تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں- اسی حالت کا نام مرض قرار دیا گیا ہے انہی تبدیلیوں کو اعتدال پر لانے کا نام شفاء اور جن طریقوں سے لائی جاتی ہیں ان کا نام علاج ہے-

طب قدیم میں علامات اور امراض کو کیفیات 'امزجہ' اخلاط و کیمیائی تبدیلیوں سے واضح کیا گیا ہے- مجدد طب نے ان کو بالمفرد اعضاء واضح کر دیا ہے اس طرح وہ سب ایک تعلق اور رشتہ میں منسلک ہو گئے ہیں- علامات و امراض کی مفرد اعضاء کے ساتھ تطبیق دے کر مجدد طب نے علم طب کو

کمال تک پہنچا دیا ہے-

طبِ قدیم میں جو امراض و علامات سوئے مزاج سادہ کے تحت بیان کی گئی ہیں ان میں اخلاطی وکیمیائی تبدیلیاں اور ان اعضاء میں کسی مادے کا اثر نہیں ہوتا وہاں پر صرف کیفیاتی اثرات میں کمی وبیشی پائی جاتی ہے ان کیفیاتی اثرات کو ہم مفرد اعضاء سے بہت آسانی سے معلوم و محسوس کر سکتے ہیں- یہی وہ مقام ہے جہاں پر ایلوپیتھی والے ٹیسٹ پر ٹیسٹ کرتے تھک جاتے ہیں لیکن وہ سب نارمل ہوتے ہیں- مریض مرض سے چلا رہا ہوتا ہے اور لیبارٹری رپورٹس نارمل نتائج دیتی ہیں- معالج پریشان ہوتے رہتے ہیں اب کیا کریں یہ مسئلہ حل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ کیفیاتی امراض وعلامات کو تسلیم کر لیا جائے-

قانون مفرد اعضاء میں تقسیم امراض کی تین صورتیں:-

قانون مفرد اعضاء کے تحت تقسیم امراض تین صورتوں میں ہو سکتی ہے-

(۱) اول صورت یہ کہ امراض کو علامات پر تقسیم کر کے ان کی تحریک بیان کر دی جائے اور یہ ترتیب سر سے لے کر پاؤں تک لکھ دی جائے جیسا کہ مجدد طب حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ نے تحقیقات الامراض والعلامات کے صفحات ۱۰۷ تا ۱۳۶ میں تحقیقات علامات بالمفرد اعضاء لکھ دی ہیں- یہ درست تو ہے مگر اس میں طوالت اور تکرار قائم رہتا ہے-

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ ایک مفرد اعضاء کے تحت اس کے تمام امراض اور ساتھ ہی علامات بیان کر دیئے جائیں- مثلاً اعصاب کے تمام امراض پہلے تحریک کے تحت پھر تسکین کے تحت اور بعد میں تحلیل کے تحت بیان کر کے ان کی اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریکوں کو واضح کر دیا جائے جیسے کہ مجدد طب نے تحقیقات حمیات میں بخاروں کے تحت بیان کی ہیں- یہ تقسیم بھی درست ہے اگرچہ اس میں طوالت کم ہے مگر پھر بھی طوالت ہے اور ہر مرض و علامت کی تحریک و تسکین و تحلیل یاد کرنی پڑتی ہے-

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ ہر تحریک کے تحت اس کی تمام امراض بیان کر دی جائیں اور ساتھ ہی اس کے مطابق تسکین و تحلیل کا ذکر بھی کر دیا جائے تاکہ امراض و علامات تسبیح کے

دانوں کی طرح ایک لڑی میں پروئے ہوئے معلوم ہوں یہ اس صورت میں اختصار بھی ہے اور تشخیص وعلاج میں آسانیاں اور سہولتیں بھی زیادہ پیدا ہو جاتی ہیں- اس میں نبض و قارورہ کی حالتیں بھی بیان کر دی گئی ہیں تقسیم جسم و علامات ان تحاریک کے مطابق بیان کر دیئے ہیں- اس مختصر ترین تقسیم امراض میں انتہا کی خوبیاں اور کامیابیاں حاصل ہو جاتی ہیں-

تحریک اعصابی عضلاتی (دائیاں نصف سر سے شانہ تک)-

اس تحریک کی ابتدا کی وجہ مجدد طب حکیم انقلابؒ فرماتے ہیں ہم اعصابی عضلاتی تحریک سے شروع کر رہے ہیں- جس کا کیفیاتی مزاج تر سرد اور خلط بلغم کی زیادتی ہوتی ہے-

دراصل ہم کو عضلاتی غدی تحریک سے شروع کرنا چاہیے تھا کیونکہ ہماری تحریک کی ابتدا دوران خون کے ساتھ دل سے جگر (عضلات سے غدد) کی طرف پھر جگر سے دماغ (غدد سے اعصاب) اور بعد میں دماغ سے دل (اعصاب سے عضلات) کی طرف چلتی ہے- کیمیائی صورت میں خون کی پیدائش جو معدہ میں ہوتی ہے دل کی طرف جاتی ہے اس وقت اس میں ترشی اور ریاح کی زیادتی ہوتی ہے اس وقت خون کے دباؤ میں تیزی بھی ہوتی ہے- دل سے عضلات کے دباؤ کے ساتھ جگر (غدد) کی طرف پختگی کے لئے جاتا ہے جہاں پر اس میں حرارت اور سرخی پیدا ہوتی ہے مگر ترشی اور ریاح کم ہو جاتے ہیں- اس پختہ خون میں اگر ریاح غالب رہیں تو اس کی طرف حرارت صفراء کی صورت میں قائم رہتی ہے اور اگر حرارت غالب ہو جائے تو پھر اس میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اور یہی خالص خون ہے جب خون میں رطوبات بڑھ جائیں تو وہ دماغ (اعصاب) کی طرف رجوع کرتا ہے جس کی تحریک سے خون انہی رطوبات کو بلغم کی صورت میں جسم پر شبنم کی صورت میں گرانا شروع کر دیتا ہے- جو جسم میں خرچ ہونے کے بعد بقایا رطوبات غددِ جاذبہ کی مدد سے جو طحال کے تحت کام کرتے ہیں- کیمیائی طور پر پھر دل (عضلات) میں گرتی ہیں- انہی غددِ جاذبہ کی رطوبات کو جو ان سے اخراج پاتی ہیں سودا کا نام دیتے ہیں- جس میں ترشی اور کاربن غالب ہوتی ہے- اسی طرح یہ چکر قائم رہتا ہے- اس دوران خون کے بیان سے ہمارا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ فطرت خود ہی صفراء کی گرمی خشکی کو خون کی گرمی تری سے بدلتی رہتی ہے اور

خون کی گرمی تری بلغم کی تری سردی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔اسی طرح بلغم کی تری سردی سودا کی خشکی سردی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور آخر میں سودا کی خشکی سردی کا خاتمہ صفراء کی گرمی خشکی سے ہو جاتا ہے۔ہر مقام پر ایک ایک کیفیت ختم ہوتی ہے اور دوسرے ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یا دوسرے الفاظ میں خون میں جو کیفیت غالب ہو جاتی ہے وہ اپنے عضو کو تیز کر دیتی ہے۔ اس طرح مزاج اور اخلاط میں کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔اس کے معنی یہ ہیں کہ جو تحریک چل رہی ہے اس کی کیفیت اور خلط خون میں غالب ہے اور ساتھ ہی دوسری کیمیائی تحریک تیار ہو رہی ہوتی ہے۔اس طرح یہ دوران خون کا چکر خودکار (آٹومیٹک) اور باقاعدہ (سسٹومیٹک) اپنا کام کر رہا ہے اور جس مقام پر رکتا ہے گویا وہاں پر کسی مفرد عضو میں تحریک شدید یا سوزش پیدا ہو گی۔بس اسی کا نام مرض ہے۔یہ جب شدت اختیار کر جائے تو پھر ورم و بخار اور ضعف کی منزلوں تک پہنچ جاتا ہے۔۔جس مقام یا عضو مفرد میں مرض یا علامت پیدا ہو اسی کی نسبت سے قائم رہتی ہے۔

تشریح اعصابی عضلاتی تحریک :۔

یہ تحریک خالص اعصابی ہے۔یہ کیفیاتی طور پر تری سردی کی زیادتی یا خلطی طور پر بلغم کے بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے۔مادی طور پر تر سرد اغذیہ کا کثرت سے استعمال بھی اس تحریک کا باعث بن جاتا ہے۔نفسیاتی طور پر خوف کی زیادتی بھی اسی تحریک میں شدت پیدا کر دیتی ہے۔اس تحریک میں جسم میں رطوبت اور بلغم کی ہر طرف بہتات ہوتی ہے اس تحریک میں غدد و جگر میں تحلیل پیدا ہو جاتی ہے اور عضلات میں کثرت رطوبت کی وجہ سے سستی و سکون پیدا ہو جاتا ہے۔جو بڑھ کر عضلاتی استرخاء تک پہنچ سکتا ہے۔
یہ اعصاب کی مشینی تحریک ہے اس کی اہم علامات و امراض درج ذیل ہیں۔

سر :۔

صداع بلغمی۔صداع بارد ساذج۔دردِ ال۔عصابہ۔سرسام بلغمی۔سدر و دوار (چکر آنا)۔
سدر کی علامت میں جب آدمی کھڑا ہوتا ہے تو آنکھوں کے سامنے اندھیر چھا جاتا ہے۔اس میں

دراصل بینائی منتشر ہو جاتی ہے۔دوار چکر آنے کو کہتے ہیں۔اس میں سر گھومتا معلوم ہوتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا گردو پیش گردش کر رہا ہے۔
قوما (حواس باختہ ہونا)۔سبات (غفلت کی نیند)۔جمود۔نسیان (بھول جانا)۔خدر۔بائیں طرف کا عصبی فالج۔صداع کرم (صداع دودی) یعنی کیڑوں کی وجہ سے درد۔ام الصبیان۔اختلاج۔ صداع ضربی و سقطی (چوٹ یا گرنے کا درد)۔سکتہ (مثل مردہ)۔ تشنج۔

صرع (مرگی) :۔

صرع کے معنی گر پڑنا ہے اسی علامت میں مریض بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اعضاء میں تشنج، منہ سے کف اور تنفس سے خرخراہٹ جاری ہو جاتی ہے۔اس کے دورے پڑتے ہیں چمکدار شے دیکھ کر فوراً دورہ بڑھ جاتا ہے۔جاہل لوگ اس کو جادوگری کا مرض کہتے ہیں۔ دراصل اعصاب میں سوزش کی شدت سے رطوبات کی زیادتی ہو جانے پر اعصاب کی رو گزرنی رک جاتی ہے اور دورہ پڑ جاتا ہے پھر جب تشنج دور ہوتا ہے تو ہوش ٹھکانے آ جاتا ہے۔ اطباء نے صرع کی تین اقسام لکھی ہیں۔صرع دماغی، صرع معدی اور صرع اطرافی حقیقت یہ ہے کہ صرع معدی اور صرع اطرافی دونوں کا تعلق صرف اعصاب کے ساتھ ہے اور مادہ سر میں ہوتا ہے۔صرع معدی دراصل صرع عضلاتی اعصابی اور صرع اطرافی درحقیقت اعصابی غدی ہوتی ہے۔ہر تحریک کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

آنکھیں :۔

رمد بلغمی (آنکھ دکھنا)۔عشا (رتوندی شب کوری)۔آشوب چشم۔سفید موتیا بند۔پھولا ضعفِ بصر۔دھند۔

کان :۔

وجع الاذن بارد (کان کا درد)۔دیدان الاذن (کان کے کیڑے) سیلان الاذن (کان بہنا)۔

تاکید

اس درد کان میں کیفیات (ساذج) اور مادی (بلغمی) دو شریک ہیں۔یہ دونوں درد کان کی

ابتدائی صورتیں ہیں-ان میں رطوبات اور سردی کی زیادتی سے اعصاب پر دباؤ پڑنے سے درد ہوتا ہے-لیکن جب اعصاب میں سوزش بڑھ جائے تو خارش و پھنسیاں اور اورام بارد کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی رطوبات میں تعفن پیدا ہو کر ورم ہو جاتا ہے-اسی طرح سر آنکھ ناک اور منہ میں بھی اس تحریک سے درد ہو تو کان میں بھی درد ہو جاتا ہے-اس کے بعد کان سے پیپ آنا اور اس میں کیڑے پیدا ہو جانا بھی اسی تحریک میں شامل ہیں-ان کو الگ الگ بیان کرنے کی ضرورت نہیں البتہ یہی سمجھ لینا ہی کافی ہے- فرق صرف مواد کی کمی بیشی ہے-البتہ جب ایک تحریک کیمیائی طور پر اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو ساتھ ہی عضوی تحریک بدل جاتی ہے- تحریک بدلنے پر علاج و غذا بھی بدل جاتا ہے-

ہونٹ :-

عظم الشفت (ہونٹوں کا بڑا ہونا)-

ناک :-

زکام یا نزلہ بارد-سیلان الانف (ناک سے پانی بہنا)-عطاس (چھینکیں)-دیدان الانف (ناک کے کیڑے)-

نزلہ اور زکام کا فرق :-

جمہور اطباء کے نزدیک دماغی فضلات کا ناک کی طرف گرنا زکام کہلاتا ہے اور جب یہی فضلات حلق کی طرف گرتے ہیں تو ان کو نزلہ کہتے ہیں-

یہ فرق بالکل غلط ہے- حقیقت یہ ہے کہ سردی تری یا بلغم سے جب مواد گرتا ہے تو اس کو زکام کہتے ہیں-چاہے وہ ناک سے گرے یا حلق سے گرے چونکہ نزلہ بارد میں ناک کا خصوصاً دائیاں نتھنا پہلے متاثر ہوتا ہے اس لئے اس کو زکام کہتے ہیں-اسی زکام کی شدت سے دوسرے نتھنے اور حلق سے بھی سرد تر یا بلغمی مواد گر سکتا ہے-اسی طرح گرمی سے جو مواد گرتا ہے اس کو نزلہ کہتے ہیں-یہی نزلہ حلق کی جائے ناک سے بھی گرتا ہے-البتہ اس کی ابتدا ہمیشہ بائیں نتھنے سے شروع ہوتی ہے-گویا زکام اعصابی تحریک ہوتی ہے اور نزلہ غدی تحریک ہوتی ہے-

ہم نے نزلہ کی تین اقسام بیان کی ہیں

(اول) اعصابی نزلہ-سردی کا نزلہ جس کو زکام کہتے ہیں چاہے وہ ناک سے گرے یا حلق سے گرے (دوسرا) غدی نزلہ-گرمی کا نزلہ جس کو نزلہ حار کہتے ہیں-چاہے وہ حلق سے شروع ہو یا ناک سے گرے-

(تیسرا) عضلاتی نزلہ-یہ خشکی کا نزلہ ہے چاہے گرمی خشکی ہو یا سردی خشکی ہو یہ نزلہ بہتا نہیں بلکہ بند رہتا ہے ان کی تفصیل تحقیقات نزلہ وزکام اور تحقیقات نزلہ وزکام وبائی میں دیکھیں-

نزلہ وزکام علامات کو بعض اطباء نے دماغی امراض میں بیان کیا ہے- حقیقت میں نزلہ بارد یا زکام دماغی مرض ہے اور نزلہ حار کبدی مرض ہے-لیکن مقام تکلیف کی وجہ سے ان کو ناک اور حلق میں ہی بیان کرنا چاہیے- حلق کا تعلق بھی ناک سے بالکل قریب کا ہے-ہم یہاں پر نزلہ بارد یا زکام کا ذکر کر رہے ہیں جو اعصابی عضلاتی تحریک میں تیزی سے جاری ہوتا ہے-

منہ و گلا :-

کثرت بزاق (منہ سے پانی گرنا) قلاع (منہ آنا)-بثور فم-اکلہ (منہ کا گلنا)-بخر الفم (منہ سے بو آنا)-

زبان :-

زبان پر چھالے-لکنت (ہکلانا)-عظم اللسان (زبان کا بڑا ہو جانا)-بطلان ذوق-

دانت :-

دانتوں کا ہلنا-دانتوں کا گرنا-

حلق و نرخرہ :-

استرخائے لہات (کوا)-استرخائے مری (غذا کی نالی کا ڈھیلا ہونا)-

پھیپھڑے :-

بلغمی دمہ - کھانسی - استرخائے ریہ (پھیپھڑوں کا ڈھیلا پن) -

دل :-

عظم القلب (دل کا بڑھ جانا) - غروب القلب (دل کا ڈوبنا) - تسکین قلب دل کا کم حرکت کرنا - قلب کی حرکات کا بند ہو جانا -

پستان :-

کثرت اللبن (دودھ کی زیادتی) - عظم پستان (پستانوں کا بڑا ہو جانا) - پستانوں کا لٹک جانا -

معدہ و آنتیں :-

قراقر معدہ (معدہ میں گڑ گڑ ہونا) معدے کا ٹھنڈا ہو جانا - سقوط اشتہا (بھوک کا مر جانا) - جوع البقر - قے اور ہیضہ - دست آنا -

جگر و طحال :-

عظم جگر (جگر کا بڑا ہو جانا) - عظم طحال (تلی کا بڑھ جانا) - ضعفِ جگر - استسقاء لحمی - یاد رکھیں یہ غدی تحریک میں بھی بوجہ تحلیل عضلات ہو جایا کرتا ہے -

مقعد :-

استرخائے مقعد (مقعد کا ڈھیلا پڑ جانا) -

گردہ و مثانہ :-

ضعفِ گردہ و کلیہ - بول فی الفراش (بستر میں پیشاب کر دینا) - سلس البول - ذیابیطس -

خصیئے :-

ضعفِ خصیہ - مادہ منویہ کا پتلا ہو جانا - خصیوں کا لٹکنا -

عضوِ تناسل :-

عضو کا بہت لمبا اور موٹا ہونا - انتشار میں کمی - آتشک - جریان - نامردی -

رحم :-

حیض کی بندش - استرخائے رحم (رحم کا ڈھیلا ہونا) - اسقاطِ حمل (حمل کا گرنا) - سیلان الرحم (لیکوریا) -

جوڑ :-

جوڑوں کا درد - عرق النساء بائیں طرف کا -

بخار :-

تمام ایسے بخار جن میں قارورہ کا رنگ سفید - چیچک - محرقہ دماغی - جذام (کوڑھ یا دار الاسد) بالوں کا سفید ہونا - برص - موٹاپا -

دوسری تحریک عضلاتی اعصابی (دائیں شانہ سے معدہ تک)

یہ خالص عضلاتی تحریک ہے - اس تحریک کا کیفیاتی مزاج خشک سرد ہے اور اس میں خلط سودا کی زیادتی ہوتی ہے - جسم میں سیاہی اور ریاح غالب ہوتی ہیں - کیونکہ یہ تحریک عضوی طور پر عضلاتی ہے اور کیمیائی طور پر اعصابی ہے اس تحریک میں قلب و پھیپھڑے اور معدہ و خون کی عروق شریک ہیں - ان کا باہمی تعلق عضلات کے ان میں مشترک ہونے کی وجہ سے ہے - ان کے اشتراک کی وجہ یہ بھی ہے کہ قلب عضو رئیس ہے پھیپھڑے اور معدہ اس کے معاون ہیں جن کی معرفت اس کو خون ملتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور خونی عروق جو اس کی خادم ہیں جو اس کے حکم کی تعمیل کرتی ہیں یعنی جسم کا خون ان کے ذریعے قلب کی طرف آتا ہے اور پھر اس کی طرف سے خون تمام جسم میں بھی پہنچایا جاتا ہے -

اس تحریک میں عضلات کی بلغم 'ریشہ اور رطوبت خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اعصاب کی طرف دوران خون کے بڑھ جانے 'وہاں پر خون کی زیادتی سے تحلیل کا عمل شروع ہو جاتا ہے - یہی تحلیل شدت اختیار کر کے اعصاب میں ضعف پیدا کر دیتی ہے - غدد میں دوران خون کی کمی کی بدولت تسکین پیدا ہو جاتی ہے وہاں پر رطوبات آکر رکنا شروع کر دیتی ہیں جس سے وہاں کی

رارت رفتہ رفتہ ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے جو بڑھتے بڑھتے خدر تک پہنچ سکتی ہے۔اس تحریک کے مکمل ہونے پر جسم میں ہر طرف خشکی ہی خشکی غالب آ جاتی ہے۔

اس تحریک میں کیفیاتی طور پر خشک سرد اور خلطی طور پر تمام سوداوی اور ریاحی امراض آ جاتے ہیں لہذا ریاح کو کسی دیگر عضو (طحال) وغیرہ سے تطبیق دیکر کسی نئی تحریک کا دعوی کرنا سرا سر غلط اور خلافِ فطرت ہے۔تفصیل علامات درج ذیل ہیں۔

سر :-

صداع سوداوی-صداع ریحی-صداع قوت حس (دماغی)-صداع خماری-صداع ضربی و سقطی عضلاتی - سرسام سوداوی-سہر و بے خوابی-مالیخولیا-سدر و دوار - سکتہ دموی-کابوس-صرع معدی-صرع سوداوی-لقوہ (چہرے کا دائیں طرف ٹیڑھا ہو جانا-چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا نہیں ہوتا اگر ہو جائے تو بائیں طرف کا فالج بھی ضرور ہو گا)۔

آنکھ :-

کالا موتیا-ناخونہ-سوداوی ضعفِ بصر-پتلیوں کا سکڑنا-طرفہ-سبل-ظفرہ-بیاض العین-انتفاع ملتحمہ-سبل-آنکھ کی خشکی-آنکھ کی سوزش-آنکھ کی خارش-دھند غبار-رتوندی (دن کے وقت نظر نہ آنا)-مولی (بھینگا پن)۔

پلکیں :-

سلاق-بابھنی-گوہانجنی (انجن ہاری)-پلکوں کی خارش-شترہ (پپوٹوں کا چھوٹا ہو جانا)۔

کان :-

کان کا درد-کان بجنا-کانوں کی خشکی-کانوں کی سوزش وورم سوداوی وریحی-سیلان الدم۔

ناک :-

بند نزلہ-رعاف (نکسیر) سوزش ورم-زخم-بواسیر الانف-ناک کی خشکی۔

ہونٹ :-

ہونٹوں کا پھٹنا-بواسیر الشفت (ہونٹوں کی بواسیر)-ہونٹوں کا ورم-ہونٹوں کی خشکی-عطاس-

منہ وزبان :-

قلاع سوداوی-ورم لسان-زبان کی سوزش-زبان کی سختی-زبان کا کھردرا ہونا-زبان کی جلن-زبان کا پھٹنا-منہ سے خون آنا-

دانت :-

دانت درد-دانتوں کا گندا ہونا-دانت پیسنا-دانتوں کا ریزہ ریزہ ہونا-

حلق ومری :-

کوے کی سوجن (خناق) - مشکل سے نگلنا-مری کا ورم-

پھیپھڑے :-

(خشک دمہ) ضیق النفس یبسی-دمہ قلبی-خشک کھانسی-ذات الریہ (نمونیا) درد شش-ذات الجنب-پھیپھڑوں کا ورم-حجاب حاجز کا ورم-سینہ کی جکڑن-دق-خون تھوکنا-خون آنا-قے الدم-

قلب :-

وجع القلب (دل کا درد)-دل سے دھواں اٹھنا-دل کا سرطان-اختلاج قلب-تصغیر القلب

پستان :-

پستانوں کا سرطان-قلت اللبن (دودھ کی کمی)-پستان کی خارش-پستان کا سکڑنا-ورم ثدی دائیں طرف-

معدہ :-

کے مسلمانوں کی یاد تازہ کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ تحریک تجدید طب کے ہر ہر رکن اور ذمہ داران کو حکیم انقلابؒ کی پیروی کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

حکیم محمد شریف صدر تحریک تجدید طب فیصل آباد

مطب علاج بالغذا اڈہ بلہ کوہالہ سرگودھا روڈ فیصل آباد

طب یونانی کے اصول جلدی میں مرتب نہیں کئے گئے بلکہ ہزاروں سالوں میں بار بار کے تجربات کی روشنی سے حقائق نکھرتے چلے گئے اور قانون بنتے گئے۔ ان تحقیقات و تدقیقات اور انکشافات میں صرف مادی جدوجہد ہی کو دخل نہیں بلکہ روحانی طور پر الہام و کشف اور قرآن کریم اور حدیث شریف سے بھی استفادہ حاصل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فن طب کے کمالات میں اب بھی کوئی دیگر طریق علاج اس کا ثانی نہیں بن سکا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ طب قدیم اپنے بیادی اصولوں پر بالکل صحیح ہے جن قوانین پر اس کی بیاد رکھی گئی ہے وہ فطرت کے عین مطابق ہیں۔

طب قدیم کی بیاد امور طبیعہ پر رکھی گئی ہے اور امور طبیعہ ایسے قوانین کا مجموعہ ہے کہ ان میں سے اگر کسی ایک کی بھی نفی کردی جائے تو انسانی صحت اور زندگی قائم نہیں رہ سکتی ان قوانین ہی نے زندگی اور صحت کو ہم آہنگ کر دیا ہے۔ کسی طب کے اصولی پن' باقاعدہ اور فطری طریق علاج ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں عضوی اور کیمیاوی دونوں صورتیں ساتھ ساتھ پائی جائیں۔ لیکن طب یونانی کا کمال یہ ہے کہ اس میں کیمیاوی و مشینی (اخلاطی و عضوی) صورتوں کے علاوہ کائنات کے ارکان و امزجہ اور قویٰ و ارواح کی تمام صورتیں بھی ساتھ ساتھ بیان کردی گئی ہیں گویا کائنات کا ذرہ بھی حرکت کرے تو زندگی پر اثر انداز ہو اور اگر زندگی کے ذرے میں بھی حرکت پیدا ہو تو کائنات تک اثر کرے۔ ان امور کا تعلق ایک طرف کائنات کے ساتھ ہے اور دوسری طرف صحت و زندگی کے حقائق کے ساتھ۔ طب یونانی کی بیاد ان ہی پر استوار ہے۔ نہ ان کو چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کا متبادل مل سکتا ہے۔ جس طب اور طریق علاج کے قواعد و ضوابط' اصول و قوانین فطرت کے زیادہ قریب ہوں وہی طریقہ علاج یا طب دوسری طبوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ وہی بہتر اور افضل ثابت ہو گی۔

قانون مفرد اعضاء میں کیفیات و مزاج اور اخلاط پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے۔

علامات کی فوج ظفر موج کو صرف تین اعضائے رئیسہ اعصاب (دماغ)' عضلات (قلب) اور غدد (جگر) کے تحت تقسیم کر دیا گیا ہے۔

امراض و علامات اور علاج کو مزاج کے ساتھ تطبیق دے دی گئی ہے۔ اغذیہ کے مزاج میں بھی یقینی صورتیں پیدا کی گئی ہیں۔ علاج کی صورت میں مجربات کے صرف مزاج ہی مقرر نہیں کئے گئے بلکہ ان کے مفرد و مرکب اعضاء کے افعال پر اثرات کے علاوہ دوران خون اور قوام خون میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو بھی کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ ہر علامت کے لئے جدا جدا مجربات تیار کرنے کی بجائے عضو کی خرابی کو درست کرنے کے اصول و قوانین مقرر کر دیئے گئے ہیں جن کا کمال یہ ہے کہ ایک ہی دوائی اپنے مزاج کے تحت سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ تکلیف دہ علامات کو رفع کر دیتی ہے اور مرض ختم ہو کر شفاء ہو جاتی ہے اور صحت بحال ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت تمام جسم کا نقشہ شیشہ کی طرح آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جس سے تشخیص اور علاج کی تمام مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔

حکیم شفیق احمد فاضل الطب والجراحت

نائب صدر تحریک تجدید طب فیصل آباد۔

مجدد طب صابر ملتانیؒ نے اخلاط کی اعضاء سے تطبیق پیدا کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ طب میں علاج کی بیاد نہ صرف اخلاط پر بلکہ اعضاء پر بھی ہے۔ آپؒ نے یہ کہہ کر دنیائے طب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ جس خلط کی کمی ہو اسی خلط پر منطبق عضو کو تحریک دینے سے ایک طرف خون میں مطلوبہ خلط کی کمی پوری ہو جاتی ہے اور دوسری طرف مسکن عضو تحریک میں آکر فوراً شفاء کا مژدۂ جانفزا سنا دیتا ہے۔ عضو مسکن کے تحریک میں آنے سے عضو متورم کا ورم بھی درست ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عضو ضعیف تسکین پا کر قوت پکڑ لیتا ہے۔ گویا یہ علاماتی علاج نہیں بلکہ عضوی اور دموی اصلاح کی بہترین منطقی صورت ہے۔ تشخیص و علاج میں نبض کا نہائیت اہم بلکہ کلیدی کردار ہے۔ ستم ظریفی یہ کہ اتنا اہم باب بھی کتابوں ہی میں بند تھا۔ اسے سمجھنے والے اور

وجع المعدہ (درد معدہ)۔ نفخ معدہ۔ ریاح معدہ۔ جوع الکلب۔ ہچکی۔ احتراق المعدہ (معدے کی جلن)۔ تبخیر معدہ۔ استسقائے طبلی۔ بے چینی۔

جگر و طحال :۔

عظم کبد۔ تصغیر الطحال۔ ورم طحال۔ یرقان سوداوی۔

آنتیں :۔

شدید قبض۔ کیچوے۔ قولنج۔

گردہ و مثانہ :۔

درد گردہ ریحی۔ سنگ کلیہ (گردے کی پتھری)۔ احتباس البول (بندش بول)۔

مقعد :۔

بادی بواسیر۔

عضو خاص :۔

عضو کی کجی۔ عضو تناسل کا چھوٹا ہونا۔

رحم :۔

رحم کا درد۔ رحم و شرم گاہ کی خارش۔ صلابت رحم (رحم کی سختی)۔ سعالات رحم (رحم کی رسولیاں)۔

جوڑ :۔

تحجر المفاصل (جوڑوں کا پتھرا جانا)۔ نقرس۔ کولھے کا درد۔ دائیں طرف کا عرق النساء۔

بال :۔

داء الثعلب۔ بال جھڑ۔ بالوں کا پھٹنا۔ بھوسی جھڑنا۔

ناخن :۔

ناخنوں کا بیٹھ جانا۔ ناخنوں کا پتلا ہونا یا پھٹ جانا۔

جلد :۔

خارش۔ قوبا (داد)۔ چنبل۔ تقشر جلد (جلد سے چھلکے اترنا)۔ جلد کا پھٹنا۔ جلد کی خشکی۔ رگڑ۔ سرطان۔ دبیلہ (بڑا پھوڑا)۔ دبلا پن۔

تیسری تحریک عضلاتی غدی (خشک گرم)

یہ قلب و عضلات کی مشینی تحریک ہے۔ اس کا مقام جگر سے لے کر دائیں طرف پاؤں تک ہے۔ اس کا مزاج خشک گرم ہے۔ خشک کا لفظ پہلے اس لئے ہے کہ اس میں خشکی زیادہ اور گرمی کم ہوتی ہے۔ اس تحریک میں جسم کے مختلف اعضاء سے متعلق امراض و علامات درج ذیل ہیں۔

سر :۔

صداع معدی شرکی۔ صداع دموی (اس میں خون کا دباؤ بہت زیادہ ہوتا ہے)۔ مالیخولیا مراقی۔ تشنج عضلاتی۔ نچلے دھڑ کا فالج۔ شدید بے خوابی۔

آنکھ :۔

آنکھ کا خونی حلقہ۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔ آنکھوں کا اندر کو دھنس جانا۔

پلکیں :۔

پلکوں کے بالوں کا جھڑنا۔ پلکوں کی خارش۔ چم جوئیں پڑنا۔

کان :۔

کان کا درد۔ کن پیڑے۔ کان سے خون بہنا۔ کان کی خشکی۔ کان میں شائیں شائیں ہونا۔

ناک :۔

نکسیر آنا۔ بند نزلہ۔ بواسیر الانف۔

ہونٹ :-

ہونٹوں کا ورم - ہونٹوں کی بواسیر - لبوں کی خشکی - ہونٹ پھٹنا -

منہ اور گلا :-

زبان کی سکڑن - زبان کی خشکی - زبان کا سرطان - زبان کا پھٹنا - آواز کا بیٹھ جانا -

دانت :-

دانت درد - دانت پیسنا - ماخورہ - مسوڑھوں کا ورم - دانتوں کی آب کا زائل ہو جانا -

حلق و مری :-

آواز کا بیٹھ جانا - خناق - گلے کی خشکی -

پھیپھڑے :-

پھیپھڑوں سے خون آنا - دمہ - خشک کھانسی - سینہ کی خشکی -

دل :-

اختلاج قلب - دل کا سکڑنا - دل کے کانوں کا ورم -

پستان :-

دودھ کی کمی - پستان سے خون آنا - دائیں پستان کا ورم - پستان کی سکڑن -

معدہ :-

درد معدہ - ورم معدہ - معدے کی جلن - ناف ٹلنا - قولنج سوداوی -

جگر اور تلی :-

جگر اور تلی کا بڑھ جانا - صفرا کی کمی -

آنتیں :-

شدید قبض - خونی دست - استسقائے طبلی - کدو دانے کیڑے -

مقعد :-

خونی بواسیر - ناسور مقعد - ورم مقعد -

گردہ و مثانہ :-

پیشاب میں خون آنا - درد گردہ ریاحی - سنگ کلیہ و حالبین و مثانہ وغیرہ -

عضوِ خاص :-

عضو خاص کا ورم اور کجی - احتلام -

خصیئے :-

فتق (آنت اترنا) - ورم خصیہ (خصیہ کی سکڑن) - خصیہ میں ریاح بھرنا -

رحم :-

رحم کی رسولیاں - اختناق الرحم (رحم کا گھٹ جانا) - صلابت رحم (رحم کی سختی) - بانجھ پن -

جوڑ :-

دائیں طرف کا عرق النساء - نقرس - گھٹنے کا درد - خراج (بڑا پھوڑا) -

جلد :-

کیل مہاسے -

اس تحریک میں عضلات کا تعلق اعصاب سے ختم ہو کر غدد سے قائم ہو جاتا ہے - اس طرح خشکی سردی کی جائے جسم میں خشکی گرمی کا اثر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے - اس تحریک میں عضلات میں شدید تحریک ہوتی ہے غدد کی تسکین تحریک کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتی ہے یعنی جب سوداویت خشک ہو کر ریاح کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اس کا تعلق قدرتی طور پر اعصاب سے ختم ہو کر غدد (جگر) سے قائم ہو جاتا ہے اور غدد میں کیمیاوی صورت پیدا ہو جاتی ہے - عضلاتی غدی تحریک کی شدت میں اعصاب میں انتہائی ضعف واقع ہو جاتا ہے -

غدی عضلاتی (گرمی خشکی)

یہ تحریک مقام کے اعتبار سے بائیں سر سے شروع ہو کر بائیں شانے تک جاتی ہے۔ اس کا تعلق عضلات سے رہتا ہے۔ اس میں عضلات میں رفتہ رفتہ ریاح ختم ہو کر حرارت بڑھنے لگتی ہے۔ اس میں جسم کے تمام غدد سکڑنا شروع ہو جاتے ہیں' عضلات پھیلنے لگتے ہیں اور اعصاب میں تسکین ظاہر ہونے لگتی ہے۔

عضلات کے پھیلنے اور پھولنے کی دونوں حالتوں کو اچھی طرح ذھن نشین کرنا ضروری ہے۔ جب عضلات میں تسکین ہوتی ہے تو وہ گیند کی طرح پھول جاتے ہیں۔ شک پڑتا ہے کہ پھولنا ورم کی وجہ سے ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ ورم میں تو سوزش ہوتی ہے اس میں عضلات سکڑ جاتے ہیں اور بخار لازم ہوتا ہے۔

یاد رکھیں جسم کا کوئی بھی حصہ جب پھولے گا مثلاً گلے پڑنا۔ زبان کا موٹا ہونا۔ دل کا بڑھ جانا۔ یا عظم جگر و عظم طحال وغیرہ یا خصیوں کا بڑھ جانا یہ سب عضلات میں رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن کسی عضو کا پھیلنا وہاں پر حرارت کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ غدی تحریک سے عضلات میں تحلیل ہو کر وہ پھیل جاتے ہیں۔

غدی عضلاتی تحریک کے امراض :۔

اس تحریک میں جسم کے تمام مرکب اعضاء میں امراض کی صورت میں بیمار اعضاء کے غدد یا غدی پردوں میں تیزی شروع ہو کر بڑھتے بڑھتے سوزش اور ورم تک واقع ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان اعضاء کے غدد میں تحریک (تیزی) ہونے کی وجہ سے ان کے عضلات میں تحلیل (ضعف) اور اعصاب میں تسکین (سستی) واقع ہو جائے گی۔ اس تحریک میں خاص طور پر جگر' گردوں' پستان اور آنتوں وغیرہ میں تحریک اور تمام جسم کے عضلات خصوصاً قلب میں تحلیل اور اعصاب خصوصاً دماغ میں تسکین ہوتی ہے۔

سر کے امراض :۔

صداع حار ساذج مادی (صفراوی)۔ ضعف دماغ (غدی)۔ صداع ضربی دسقطی (غدی)۔ درد شقیقہ۔ سرسام صفراوی۔ ورم سوزش دماغ نخاعی (غدی)۔ سر چکرانا جنون۔ استرخاء اور فالج (دائیں طرف)۔ ماشرہ (چہرے کا ورم)۔ تشنج غدی۔

آنکھیں اور پلکیں :۔

صفراوی آشوب چشم۔ یرقان اصفر۔ صفرا کے سبب آنکھ درد۔ ناسور چشم صفراوی۔ پپوٹے کے دانے۔ رمد صفراوی۔

کان :۔

کان کی سوزش۔ کان سے پیپ آنا۔ کان کا زخم اور ناسور۔

ہونٹ :۔

ہونٹوں پر صفراوی چھالے۔

دانت :۔

دانتوں کی آب کا زائل ہو جانا۔

ناک :۔

سوزشی نزلہ۔ نکسیر پھوٹنا۔ ناک کی صفراوی پھنسیاں۔ نزلہ کبدی۔

منہ اور گلا :۔

منہ آنا بوجہ غلبہ صفراء۔ گلے کے غشائے مخاطی کا ورم۔ منہ کی پھنسیاں۔

پھیپھڑے :۔

دمہ کبدی۔ کھانسی صفراوی۔ پھیپھڑوں کا ورم۔ پھیپھڑوں کے پردہ میں سوزش۔ ذات الجنب یعنی پلورسی۔ سل۔ پھیپھڑوں میں پیپ پڑنا۔ ضعف شش۔ پہلو کا درد۔

دل :-

غشی - ضعفِ قلب - عظم قلب (دل کا پھیل جانا) - غلاف قلب کی سوزش -
خفقان قلب - خون کا دباؤ بڑھ جانا - کبھی کبھار خون کا دباؤ کم بھی ہو جاتا ہے بوجہ ضعفِ قلب -

معدہ و آنتیں :-

ضعف معدہ - سوزش معدہ (غدی) - صفراوی قے - کانچ نکلنا - زحیر (پیچس) - مروڑ
ورم امعاء - استسقاء زقی - قولنج صفراوی -

جگر :-

استسقائے زقی - کدو دانے - یرقان اصفر - جگر کی سوزش و سدہ - ورم جگر - تصغیر الکبد
صلابت جگر -

مقعد :-

کانچ نکلنا - مقعد کے زخم اور ناسور - چنچنے کیڑے -

گردہ و مثانہ :-

سوزش مثانہ - گردے کی پتھری - درد گردہ - تصغیر الکلیہ - صلابت الکلیہ - بول الدم -

عضوِ خاص :-

سرعتِ انزال - انتشار کے ساتھ رکاوٹ نہ ہونا -

خصیے :-

استسقائے خصیہ - (خصیہ میں پانی بھر جانا) - احتراق البول (پیشاب کا جل کر آنا) -
تقطیر البول (پیشاب کا رک کر قطرہ قطرہ آنا) - سوزاک -

رحم :-

عسرتِ طمث (حیض کا تکلیف سے آنا) - رحم کا باہر نکل آنا - رحم کی سوزش - رحم کا ورم -

نزف رحم (رحم سے خون بہنا) - بانجھ پن - اسقاط حمل (حمل کا گر جانا) - اختناق الرحم -

جوڑ :-

جوڑوں کی سوجن - جوڑوں کا درد - حدبہ (کوب) - ریاح فراسہ -

جلد :-

جلد کا زرد پڑ جانا - صفراوی خارش - دمل (پھوڑا) جمرہ (سرخ رنگ کی چوڑی چوڑی
جلن دار پھنسیاں) - خسرہ - نارہ (جلد پر آبلہ نما دانہ) -

عظم الاعضاء :-

کسی عضو جسم کا اپنے حجم میں بڑا ہو جانا مثلاً دل و دماغ کا بڑا ہو جانا یا جگر و طحال کا عظیم ہو
جانا - معدہ و جوڑوں کا بڑھ جانا اور گلوں کا پڑ جانا وغیرہ - یہ رطوبات کی زیادتی سے ہوتا ہے اور
تسکین اعضاء کی علامت ہے کبھی ریاح سے بھی پیٹ پھول جاتا ہے - یہ عارضی ہوتا ہے - ہوا
خارج ہو جانے پر پیٹ اپنی جگہ آجاتا ہے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ ریاح پیٹ کو سکیڑتی ہے اور
پھیلاتی نہیں ہے - یہی وجہ ہے ریاح سے پیٹ یا کسی اور عضو میں درد ہوتا ہے مگر عظم میں درد
نہیں ہوتا یاد رکھیں کہ اس عضو کا علاج تحریک سے کرنا چاہئے - تحلیل سے ہرگز نہیں کرنا
چاہئے -

تصغیر الاعضاء :-

عظم الاعضاء کے برعکس کسی عضو کا چھوٹا ہو جانا - یہ وہاں پر ریاح کی پیدائش
اور سوزش سے ہوتا ہے - یہ کسی عضو کی تحریک ہے - اس کا علاج وہاں پر رطوبات پیدا کرنا نہیں
ہے بلکہ وہاں پر تحلیل کرنا چاہئے تاکہ وہاں سے ریاح دور ہو جائے اور سوزش ختم ہو جائے - کسی
مخرج یا مجاری میں سدہ پیدا ہو جانا سردی خشکی کی علامت ہے - یہ عضو میں عضلاتی اعصابی تحریک
ہے جس سے وہاں کا مواد سدہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے -

پانچویں تحریک غدی اعصابی (مشینی تحریک)

یہ تحریک کیفیاتی طور پر گرم تر مزاج رکھتی ہے۔ خلطی طور پر قانون مفرد اعضاء میں اس کو دموی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کا مقام بائیں شانہ سے شروع ہو کر بائیں گردہ تک ہے۔ طحال اس میں شامل نہیں ہے البتہ بائیں طرف کی امعاء (آنتیں) اور لبلبہ ضرور اس میں شریک ہیں۔ ان مقامات پر جب کبھی تکلیف و تیزی ہو گی تو غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہو گی۔ اس تحریک میں خون میں جوش اور حرارت کافی زیادہ ہوتی ہے۔ اس تحریک میں غدد میں انتہائی تحریک، عضلات میں انتہائی تحلیل اور اعصاب میں انتہائی تسکین ہوتی ہے۔

اس تحریک میں غدی عضلاتی تحریک کی تمام علامات و امراض انتہائی شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ اس کا اثر خاص طور پر پھیپھڑوں، معدہ و امعاء کے غدی پردوں اور گردہ و لبلبہ پر بہت شدت سے ہوتا ہے۔ تفصیل کے لئے اعضاء کی ترتیب وار علامات و امراض درج ذیل ہیں۔

سر:-

سرسام دموی۔

آنکھیں:-

نزول الماء۔ ناسور چشم۔ اتساعِ حدقہ (پتلی کا پھیل جانا)۔

ناک:-

نزلہ۔ غشائے مخاطی کی سوزش۔

منہ اور زبان:-

صفراوی قلاع (منہ آنا)۔ منہ کی پھنسیاں۔ زبان کا استرخاء۔

دانت اور مسوڑھے:-

دانت کا درد۔ مسوڑھوں کا ورم۔

حلق اور مری:-

مری (غذا کی نالی) کی سوزش۔ عسر البلع (نگلنے میں دقت محسوس کرنا)۔

پھیپھڑے:-

کبدی کھانسی۔ غدی دمہ۔ بائیں طرف کا ذات الجنب۔ بلغم کا اخراج مشکل سے کرپانا۔ سینہ میں کھانسی کی بدولت شدید سوزش۔

چہرہ:-

ماشرا (چہرے کا خونی ورم)۔

دل:-

دل کا پھیل جانا۔ شدید ضعفِ قلب۔ فشار الدم (ہائی بلڈ پریشر)۔

پستان:-

پستان کی سکڑنی۔ پستان کا ورم (خصوصاً بائیں طرف کا)۔ پستان کی سوزش۔

معدہ و امعاء:-

آنتوں کا ورم۔ شدید پرانی پیچس۔ صفراوی قے۔ جوع البقر۔ پیاس (العطش)۔

جگر:-

جگر کی سوزش۔ جگر کا درد۔ جگر کا ورم۔

گردہ و مثانہ:-

سوزش بول۔ احتراق البول۔ پیشاب میں پتھری کا اخراج۔ سنگِ مثانہ۔ سنگِ کلیہ۔ بائیں گردے کا درد۔ مثانہ کی جلن۔ عرق النساء (بائیں ٹانگ کا درد)۔

عضو خاص:-

سرعتِ انزال۔ غدی ضعفِ باہ۔ سوزاک۔ عضو خاص کا بائیں طرف کو ٹیڑھا ہو جانا۔

خصیئے :-

بائیں خصیہ کا درد-دائیں خصیہ کا سکڑ جانا-

رحم :-

سوزشِ رحم-سوزشِ خصیۃ الرحم-وقتِ حیض (حیض کا تکلیف سے آنا)-سوزاک-سوزشی سیلان الرحم-رحم کا درد-خروج رحم-وقتِ ولادت-ذکاوت حس-اختناق الرحم-

مقعد :-

کانچ نکلنا-چنونے-بواسیر کاذب-

جلد :-

ہر قسم کا ناسور-صفراوی چھپاکی-زرد رنگ کی پھنسیاں-جلد کی جلن دار پھنسیاں-
شری (پتی اچھلنا) -غلہ-چیچک -

بخار :-

بخار بوجہ سوزشِ امعاء-بخار بوجہ ورمِ جگر-طاعون کا بخار-

چھٹی تحریک اعصابی غدی (کیمیاوی تحریک)

اس تحریک کا مزاج کیفیاتی طور پر تر گرم ہے اور خلطی طور پر دموی کہلاتی ہے-یہ تحریک طحال سے شروع ہو کر بائیں ٹانگ کی انگلیوں تک پہنچتی ہے-اس میں رطوبت کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے-گرمی موجود تو ہوتی ہے مگر رطوبت سے قدرے کم ہوتی ہے-اس تحریک میں اعصاب میں سوزش ،غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین ہوتی ہے-دراصل یہ مقامات تحریک کی ابتدائی منبع پر نشاندھی کے لئے ہیں اگرچہ بعد میں بھی ان مقامات پر اثرات باقی رہتے ہیں مگر یہ نہ سمجھ لیں اس کے امراض صرف انہی حدود تک محدود رہیں گے بلکہ تمام جسم میں اس کی علامات رونما ہو سکتی ہیں-جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ ہر تحریک میں جسم کے تمام اعضاء سر سے لے کر پاؤں تک کی علامات کو بیان کر دیا گیا ہے-

سر :-

صداع ساذج-صداع نزلہ-سدر و دوار (سر چکرانا)-نسیان-داء الکلب (باؤلے کتے کاٹے کا جنون)-مرگی-ام الصبیان-صرع اطرافی-صداع دموی-صداع جماعی-سرسام دموی-

کان :-

اونچا سنائی دینا-کانوں میں بھاری پن-کان میں کچھ پھنسا ہوا محسوس ہونا-

ناک :-

ناک کے کیڑے-ناک سے گرم رطوبات کا گرنا-سونگھنے کی طاقت میں کمی-

آنکھ :-

بلغمی آشوبِ چشم-تکدر (گدلاہٹ) بلغمی-سرد ہوا لگنے سے آنکھوں سے پانی آنا-

دانت :-

دانتوں کا بڑا ہو جانا-

منہ اور زبان :-

بخر الفم (منہ سے بدبو آنا)-پیاس کی زیادتی-زبان کا پھول جانا-ذائقہ کا بطلان-کوا پھول جانا-

پھیپھڑے :-

پھیپھڑوں کا ڈھیلا پڑ جانا-سینہ کی گھٹن-سوزشی کھانسی-منہ کا ذائقہ شیریں ہونا-

دل :-

بلغمی ضعفِ قلب-جسم اور دل کے عضلات کا پھول جانا-

پستان :-

پستان کا بڑا ہو جانا-دودھ کی زیادتی بائیں طرف-

جگر :-

ضعفِ جگر-ضعفِ طحال-

معدہ اور آنتیں :-

قے-قولنج بلغمی -

گردہ ومثانہ :-

ذیابیطس شکری-بول فی الفراش (بستر پر پیشاب کر دینا)-ضعفِ گردہ ومثانہ-

عضو خاص :-

جریانِ منی-عضو خاص کا ڈھیلا پڑ جانا-ضعفِ باہ-

جوڑ :-

بائیں طرف کا عرق النساء-وجع المفاصل (بلغم کے سبب جوڑوں میں درد)-
دار الفیل (دوالی) -

رحم :-

سیلان الرحم -بندش حیض-نتو الرحم (رحم کا باہر نکل پڑنا یا کسی قدر نیچے اتر آنا)-
فم رحم کی فراخی-

بخار :-

خسرہ-تورکی (مبارکی)-جدری (چیچک)-طاعون-خنازیر-پھنسیاں (باریک اور سفیدی مائل)-موٹاپا-

نوٹ :-

ہر تحریک میں جسم کے تمام اعضاء پر اثرات مرتب ہوتے ہیں جس طرح ہر قوت میں تمام مفرد اعضاء انسجہ برابر کے شریک ہیں لیکن تحریکات کے جن مقامات کی تقسیم کا ذکر کیا ہے ان کے امراض اور علامات کی ہمیشہ انہی مقامات سے ابتدا ہوا کرتی ہے-یہ تقسیم وتفصیل تشخیص مرض اور تجویز علاج کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے ان تحریکات کو سمجھ لینا امراض وعلامات اور ان کے علاجات کی کنجی کو حاصل کر لینا ہے-

شرکی امراض

شرکی امراض کبھی بھی نہیں ہوتیں بلکہ امراض کی شرکی علامات ہوا کرتی ہیں-یہ کوئی جدا امراض نہیں ہوتیں بلکہ انہی مفرد اعضاء (انسجہ-ٹشوز) کے اثرات کو تمام جسم میں ظاہر کرتی ہیں جیسے اعصاب تمام جسم میں پھیلے ہوئے ہیں-جب جسم میں کسی مقام پر ان میں تحریک یا سوزش ہوگی تو ان کا اثر تمام جسم میں کم وبیش ضرور ظاہر ہوگا بلکہ مرکز تک پہنچ جائے گا-اس طرح مرکز سے جسم میں ظاہر ہوجایا کرتا ہے-مثلاً جسم میں کسی اعصاب میں سوزش ہوگی تو اس کا اثر دماغ تک جائے گا-اور دماغ میں سوزش ہوگی تو اس کا اثر تمام جسم کے اعصاب خصوصاً دائیں بائیں کے حصوں میں ضرور ظاہر ہوگا-یہی اعصاب کی شرکی علامات ہیں-البتہ بعض مقامات پر یہ علامات شدت سے ظاہر ہوتی ہیں-ان کو غلطی سے امراض کہہ دیا جاتا ہے-یہی صورتیں عضلات اور غدی امراض کی بھی ہونگی-ان کے ساتھ یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ اعصاب میں چونکہ تحریک کے بعد غدی تحلیل اور عضلات کی تحریکات میں دیگر مفرد اعضاء میں بھی اس قسم کی شرکی علامات پیدا ہوسکتی ہیں-

شرکی علامات کے خاص مقام

ہر مفرد عضو کی تحریک کی علامات اسی مفرد عضو میں تمام جسم کے اندر پائی جاتی ہیں لیکن خاص خاص مقامات ایسے ہیں جہاں پر نمایاں ہوتی ہیں-مثلاً اعصابی امراض میں دماغ 'ناک اور مثانہ میں

رطوبت کی زیادتی کے ساتھ بے چینی اور خارش جو کبھی بڑھ کر درد کی صورت ہو جاتی ہے۔ غدی امراض میں حلق، گلے آنتوں اور پیشاب میں جلن جو شدید صورتوں میں درد تک پہنچ جاتی ہے۔ عضلاتی امراض میں قلب وشش اور معدہ وجوڑوں میں خشکی وریاح کی زیادتی معلوم ہوتی ہے جو بڑھ جانے پر درد کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء ایک مکمل طریق علاج ہے

طب یونانی کی سوئے مزاج، امراض ترکیب، تفرق اتصال کے علاوہ کیفیاتی، نفسیاتی امراض وغیرہ بھی انہیں تین مفرد اعضاء کے تحت آجاتی ہیں۔ ضرورت صرف ایک بات کی ہے صاحبِ فن نظریہ مفرد اعضاء کے مبادیات پر اچھی طرح عبور رکھتا ہو۔

سوئے مزاج:

ہر حیاتی عضو کا مزاج بیان کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے قانون مفرد اعضاء میں اس کے بارے مکمل رہنمائی موجود ہے۔

امراض ترکیب:

تمام مفرد اعضاء اور ان سے ترکیب پانے والے مرکب اعضاء کی شکل وصورت اور تعداد وغیرہ میں کمی بیشی کا نام امراض ترکیب ہے۔

ہر عضو کی بیماری میں کیفیت پائی جانی ضروری ہے علاج کی صورت میں مسکن عضو ہی کو تحریک میں لانا ضروری ہوتا ہے مثلاً مجاری کا تنگ ہو جانا، شریانوں، وریدوں وغیرہ کا سکڑ جانا یا ان کا پھول جانا۔ مجاری سکڑ جائیں تو یہ عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مجاری کا پھول جانا اعصابی تحریک ہوتی ہے جس طرح طب یونانی میں شکل میں بگاڑ کا نام امراض ترکیب کے تحت آتا ہے جیسے استسقائے دماغ (دماغ کا بڑا ہو جانا)، اسی طرح استسقائے کبدی سے پیٹ کا بڑا ہو جانا قانون مفرد اعضاء میں غدی مرض ہے، زبان کا موٹا ہو جانا بھی امراض شکل میں شامل ہے جو اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔

اسی طرح عضو کا پتھرا جانا اور حرکت نہ کر سکنا اور اسی طرح عضو کا حرکت کرتے رہنا حالانکہ وہاں سکون ضروری ہوتا ہے جیسے رعشہ یہ دونوں عضلاتی امراض ہیں جو غدی تحریک سے درست ہو جاتی ہیں۔

امراض تفرق اتصال:

جیسے ہڈی کا ٹوٹ جانا۔ عضلاتی اعصابی ہے اور اس کا علاج عضلاتی غدی تحریک پیدا کرنا ہے۔ گوشت وغیرہ کا پھٹ جانا بھی عضلاتی ہے جس کا علاج غدی ادویہ واغذیہ سے کیا جا سکتا ہے۔ نفسیاتی امراض بھی کوئی جدا امراض نہیں وہ بھی قانون مفرد اعضاء کے تحت بہت وضاحت سے تشخیص وعلاج کی جا سکتی ہیں۔

ماہرین قانون مفرد اعضاء خوب جانتے ہیں کہ اعصابی عضلاتی تحریک میں خوف غالب ہوتا ہے، عضلاتی اعصابی تحریک میں لذت اور عضلاتی غدی تحریک میں مسرت، غدی عضلاتی تحریک میں غصہ اور غدی اعصابی تحریک میں غم کارفرما ہوتا ہے۔ نفسیاتی اثرات کی اس قدر واضح عضوی حالت کسی طریق علاج میں بیان نہیں کی گئی۔ اسی طرح خلطی امراض کی بھی کوئی جدا صورت نہیں ہے۔ ہر مفرد عضو کو ایک خلط سے تطبیق دے دی گئی ہے جس کے تحت اخلاط کا میزان درست کیا جا سکتا ہے۔ ان علوم کی تفصیلات سوزش واورام میں دیکھیں۔

گویا قانون مفرد اعضاء ایک مکمل طریقِ علاج ہے جو معالج کی ہر طرح سے مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

حفظان صحت کا خودکار فطری نظام

مفرد اعضاء کے افعال میں کمی بیشی اور خرابی کا نام مرض ہے اور جب ان کے افعال میں اعتدال پیدا کیا جائے تو اس کا نام علاج ہے۔ صحت فطرت ہے اور مرض فطرت نہیں ہے۔ جب اعضاء کے فطری افعال اور دوران خون میں غیر فطری رکاوٹ سے کسی مرض کا ظہور ہونے لگتا ہے تو اس کا علاج خود فطرت ہی کرتی ہے۔ جب بھی کسی عضو میں تیزی اور دوران خون اس طرف بڑھتا ہے تو فطرت کے قانون کے مطابق دوران خون کے اعتبار سے اس کے بعد جو مفرد عضو ہے اسکے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔ جس سے جسم میں وہ صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے پہلے عضو کا فعل

اعتدال پر آجاتا ہے۔ مثال کے طور پر عضلات کے فعل میں تیزی پیدا ہوتی ہے تو جسم میں حرکات وریاح بڑھ جاتے ہیں۔ تو قدرتی طور پر حرکات کی تیزی اور ریاح کی کثرت سے خون میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ یہی تیزابیت غدد و جگر کے افعال کو تیز کرنا شروع کر دیتی ہے۔ رفتہ رفتہ صفراء پیدا ہونا اور بڑھنا شروع ہو جاتا ہے جس کی زیادتی سے فطری طور پر حرکات عضلات اور ریاح کی زیادتی کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہی فطری علاج ہے۔ اس طرح جب جسم میں جگر اور غدد کے افعال میں تیزی سے صفراء کے امراض پیدا ہوں گے تو فطری علاج اعصاب کے فعل کو تیز کر دینا ہے۔ کیونکہ دوران خون کے اس طرح چلنے سے جسم میں بلغم اور رطوبات بڑھ جائیں گی۔ جو صفراوی امراض کو دور کر دیں گی۔ پس یہی صفراوی امراض کا صحیح اور فطری علاج ہے۔ بالکل اسی طرح جب جسم میں اعصاب کی تیزی سے بلغم اور رطوبات کے امراض پیدا ہونے لگتے ہیں تو فطرت رفتہ رفتہ عضلات کے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔ جس سے آہستہ آہستہ بلغم اور رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ یہی فطرت کا طریق علاج اور یہی قانون علاج ہے۔

طریق تشخیص

مریض جب مطب میں آئے تو اس کو چند منٹ آرام کرنے دیں تاکہ اس کے دوران کی تیزی معمول کے مطابق ہو جائے اور وہ کچھ سکون محسوس کرے۔ پھر اس کا معائنہ شروع کر دیں۔ اول اس کی نبض دیکھیں اگر مریض قارورہ ساتھ لایا ہو تو وہ بھی دیکھ لیں جو مریض خود مطب پر نہ آیا ہو اس مریض کا قارورہ دیکھے بغیر نسخہ نہ لکھیں۔ نبض اور قارورہ دیکھ کر یہ معلوم کریں کہ کون سا مفرد عضو مشینی طور پر متاثر ہے اور کس خلط میں کیمیاوی طور پر خرابی ہے۔ پھر دونوں کو آپس میں تطبیق دیں یعنی اس مفرد عضو کی خرابی سے خون میں جس خلط کا اضافہ ہونا چاہئے کیا وہ پائی جاتی ہے۔ جب اس کا یقین ہو جائے تو پھر علامات جسم کی طرف رجوع کریں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) ہر مفرد عضو کی تیزی اور خلط کی زیادتی کی علامات اور مقام ذہن نشین ہونا چاہئے۔ ان کو دیکھ کر آپس میں ملا لیں۔ ان علامات اور مقام کو ذہن میں رکھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ نبض اور قارورہ دیکھنے کے بعد جب مریض کو کسی عضو کی خرابی اور خلط کی زیادتی کے ساتھ دیگر علامات

بتائی جاتی ہیں تو مریض اور اس کے لواحقین معالج کی حذاقت پر عش عش کر اٹھتے ہیں۔ ایسا معالج مریض اور لواحقین کو نہ بولنے دیتے ہیں اور نہ ہی مرض بیان کرنے دیتے ہیں۔ بلکہ اس کی قابلیت کا ان پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ساتھ ہی نفسیاتی طور پر مریض اپنے آپ کو تندرست خیال کرنا شروع کر دیتا ہے اور یہ افضل صورت ہے۔

دوسرے مریض کے جسم کی علامات کا معائنہ کریں۔ یعنی چہرہ زبان اور دیگر اعضاء علامات کا معائنہ کر کے ان کو مفرد عضو کی تحریک اور خلط کی خرابی سے تطبیق دیں۔ جب تینوں ایک ہی صورت میں نظر آئیں تو پھر مریض کو اس کی بیماری سمجھا کر ترکیب نسخہ میں مشغول ہو جائیں۔ اس دوران اگر مریض کچھ بیان کرنے کی کوشش کرے تو سنتے رہیں تاکہ اس کے جذبات کی تسکین ہو جائے اور اس طرح بعض اوقات اس کے لطیف جذبات کا علم ہو جاتا ہے جس سے علاج میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی تشخیص کا نتیجہ حیرت انگیز ہوگا۔ اس طرح اسی وقت سے مریض کا مرض اور علامات رفع ہونا شروع ہو جائیں گی۔ مرض خواہ کتنا پرانا ہو شفاء ہونا شروع ہو جائے گی قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں غذا اور دوا سے معالج علاج کے کرشمے اور جادوگری دکھا سکتا ہے بغیر تشخیص کے صرف مریض کی حقیقت پر علاج کرنا حکمت نہیں عطایانہ پن ہے بلکہ گناہ ہے۔ ہر حقیقت اپنا لوہا منوا لیا کرتی ہے اگر قانون مفرد اعضاء میں خوبیاں فوائد اور قوت شفاء ہے تو یہ بہت جلد مقبولیت کا درجہ پائے گا۔

اعصابی تحریک وسوزش اور ورم کی علامات

اس حالت میں جسم میں رطوبات و بلغم کی زیادتی ہوتی ہے۔ اعصاب کے فعل میں کچھ زیادتی ہوتی ہے تو جسم میں لذت کا احساس ہوتا ہے۔ جب کچھ زیادہ تیزی ہوتی ہے تو خارش کی صورت بن جاتی ہے۔ جب بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے تو درد ہونے لگتا ہے۔ دماغ ناک اور مثانہ میں رطوبت کی زیادتی کے ساتھ بے چینی سر بوجھل ہونا طبیعت کا سست ہونا سردی کی شدت کا احساس بدن میں کھچاؤ اور تناؤ کی صورت بخار ہو تو ساتھ ہی پیاس کی شدت ہوگی آنکھیں سرخ پانی سے بھری ہوئی ناک بہتی ہوگی مریض ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہوگا منہ میں پانی آنا جی متلانا ابکائیاں آنا کبھی

قے بھی ہو جاتی ہے آنکھوں کی گہرائی میں درد' کھاری بھس ڈکاریں' نیند کی زیادتی۔

غدد اور غشائے مخاطی میں تحریک و سوزش اور ورم کی علامات

جسم میں صفراء کا غلبہ ہو گا۔ جسم میں جلن' چبھن اور سوزش بڑھ جاتی ہے۔ جو خصوصاً گلے و سینہ' آنتوں اور پیشاب و پاخانہ میں نمایاں ہو گی۔ جو بڑھ کر درد کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جسم میں تیزی و گھبراہٹ۔ زبان کا کھردرا ہونا سر میں کھچاؤ اور درد۔ آنکھیں سرخ کبھی سوزشی نزلہ۔ سردی لگ کر بخار چڑھ جانا۔ دوران خون کا تیز ہونا۔ تشنج کے ساتھ بخار میں تیزی۔ ضعف اشتہا۔ پیاس میں شدت۔ قبض۔ پیچش۔ ابتداً میں منہ کا ذائقہ تلخ ہونا۔ جی متلانا۔ قے بھی ہو جاتی ہے۔ بار بار خشک ابکائیاں۔ جسم کا رنگ زرد۔ قارورہ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے۔

عضلاتی تحریک و سوزش اور ورم کی علامات

عضلات کے فعل میں تیزی ہو جائے تو ان کی حرکات میں تیزی آجاتی ہے مثلاً ہاتھ پاؤں کی حرکات میں تیزی ہو جاتی ہے۔ زیادہ بولنا باتیں کرنا دل اور دوران خون کی تیزی۔ جسم میں ریاح کی زیادتی حتی کہ بخار تک ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی گھبراہٹ عضلات کے فعل میں تیزی سے ہوتی ہے۔ قلب و عضلات اور شش' معدہ و جوڑوں میں خشکی و ریاح کی زیادتی جو بڑھ کر درد کی صورت بن جاتی ہے۔ جسم میں تناؤ اور کھچاؤ تمام کے تمام مخرجوں پر مسے وغیرہ جن میں مقعد' رحم اور ناک و لب شامل ہیں۔ ذائقہ تلخ و ترش۔ منہ ناک اور سر میں خشکی۔ بند نزلہ۔ گردوں اور جگر پر دباؤ۔ جوڑوں و عضلات میں درد۔ اشتہائے کاذب۔ غور و فکر کی زیادتی۔ جسم کا رنگ سرخ نیلگوں۔ پیشاب و پسینہ کم۔ بھوک بند۔ نبض تیز و مشرف۔ قارورے کا رنگ سرخ زردی یا سیاہی مائل ہوتا ہے۔ المختصر یہ کہ اعصابی تحریک میں عضلات کے فعل میں کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے حرکات جسم سست ہو جاتی ہیں۔ غدد میں تحریک سے اعصاب کے فعل میں کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے احساسات میں کمی' یہ کمی حواس خمسہ ظاہری میں ہو یا حواس خمسہ باطنی میں ہو ہر جگہ محسوس اور ادراک ہوتی ہے۔

کمی احساسات کے بعد سنسناہٹ اور سن ہو جانے کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ساتھ ہی بلغم میں

کمی واقع ہو جاتی ہے۔ عضلاتی تحریک میں غدد' جگر اور غشائے مخاطی کے افعال میں کمی ہو جاتی ہے جس سے جسم میں سردی اور ٹھنڈک کا احساس بڑھ جاتا ہے۔

اعصابی بخار کی علامات :-

رطوبات کی زیادتی۔ بلغم۔ تھوک۔ زکام۔ قے۔ اسہال اور پیشاب کی زیادتی وغیرہ۔

عضلاتی بخار کی علامات :-

بے خوابی' بے چینی' غشی' بڑبڑانا' خشکی' سانس کی تنگی' نزلہ بند' منہ اور گلا خشک' ریاح و نفخ کی زیادتی' قبض' پیشاب میں کمی۔

غدی بخار کی علامات :-

کبھی نیند' کبھی بیداری' عام طور پر غنودگی' کمزوری زیادہ' ہوش و حواس درست' رطوبات کی بہت کمی' نزلہ حار' منہ' گلا' اور سینہ و معدہ میں جلن' ابکائی' پیچش اور پیشاب میں جلن وغیرہ۔

بخاروں کی تشخیص کا ایک اور انداز :-

(۱) بلغمی بخاروں کی باری روز آتی ہے۔

(۲) صفراوی بخار ایک روز آتا ہے' ایک روز نہیں۔

(۳) سوداوی بخار کی باری چوتھے روز آیا کرتی ہے۔

جراثیم کی مفرد اعضاء سے تطبیق :-

(۱) عصبی :-

جس کو بیسی لائی کہتے ہیں اور ڈنڈا نما ہوتے ہیں بالکل اعصابی شکل و جہت' جسم اور صفت و ماحول رکھتے ہیں' یہ ایسے زہر و امراض اور علامات پیدا کرتے ہیں جن میں اعصابی انسجہ میں تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے چاہے وہ جسم کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہوں وہاں پر رطوبات کی

سمجھانے والے دونوں ہی ناپید ہو گئے - طبیہ کالجوں سے فارغ التحصیل ہونے والے ہم سب اور ہمارے سابقہ ہمدرس کالج فیلوز اس حقیقت کو جانتے اور سمجھتے ہیں - کہ نبض جیسے اہم ترین موضوع پر تشنگی ختم کسی کی نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے - مجدد طبؒ نے نبض کی بند گرہ ایسی کھولی کہ اس بحر بیکراں کو سمجھنے سے کوزے میں بند کر دیا - ہم اس خط میں اس مسئلہ پر بحث میں نہیں الجھنا چاہتے - صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ آپ کسی فاضل قانون مفرد اعضاء کے مطب پر چلے جائیں وہ مریض کی نبض دیکھ کر فوراً اس کی عضوی اور دموی حالت بیان کر دیگا کہ خون میں سودا ٗصفرا یا بلغم میں سے کس خلط کی زیادتی ہے اور عضوی طور پر کس مفرد عضو میں ورم ٗکس میں ضعف اور کونسا مفرد عضو سست ہو گیا ہے - اور پھر عضوِ مسکن کا بٹن دبا کر سر سے لے کر پاؤں تک جملہ تکلیف دہ علامات کو بڑے سے بڑے ٹیکہ لگانے والے سے پہلے درست کر سکتا ہے -

طبی تاریخ میں قارورہ سے تشخیص نے بھی بڑا نام پایا ہے مگر اب اس کی شناخت کا باب بھی برائے نام ہے - قارورہ لیبارٹری میں لے جائیں یا ڈاکٹر اور حکیم کے پاس اس کی زبان حال کوئی نہ سمجھے گا - ماسوائے قانون مفرد اعضاء کے معالج کے - دراصل مجدد طبؒ نے یہ راز کھولا کہ نبض عضوی کیفیت اور قارورہ دموی کیفیت بیان کرتا ہے -

حکیم و ڈاکٹر احسان علی واہلہ فاضل الطب والجراحت - ڈی ایچ ایم ایس جنرل سیکرٹری تحریک تجدید طب فیصل آباد - مطب علاج بالغذا اڈہ ٹلکہ کوہالہ سرگودھا روڈ فیصل آباد -

میرے خیال میں قانون مفرد اعضاء ہی ایک اصولی ٗفطری اور باقاعدہ طریق علاج ہے - اخلاط ٗمفرد اعضاء اور مجربات کے مزاج مقرر ہیں - مقوی ہر سہ اعضائے رئیسہ اور مسہل ہر سہ اخلاط جیسی غلط اصطلاحات کی جو مکھی پر مکھی ماری جا رہی تھی ان کا خاتمہ ہو گیا ہے - مقوی دماغ ٗمقوی جگر اور مقوی قلب ادویات اور اغذیہ کی امتیازی تقسیم کر دی گئی ہے - بلغم ٗصفرا اور سودا کے علیحدہ علیحدہ مسہلات ترتیب دیئے گئے ہیں - بلغمی ٗصفراوی اور سوداوی اغذیہ پر مکمل

روشنی ڈالی گئی ہے - غذا اور پرہیز کی ظنی صورتوں کو ختم کر کے یقینی اور بے خطا صورتیں سامنے لائی گئی ہیں -

مفرد اعضاء میں سوزش و اورام کا کہیں تصور تک نہ تھا - مرکب اعضاء ہی کی سوزش کی روش چلی آ رہی تھی مجدد طب ہی نے بتایا معدہ ایک مرکب عضو ہے اس کے اعصابی انسجہ ٗغدی انسجہ اور عضلاتی انسجہ میں سے کسی ایک میں سوزش ہو گی - تینوں میں بیک وقت سوزش نہیں ہو سکتی - اسی طرح دیگر مرکب اعضاء میں بھی جداگانہ صورتیں ہوں گی - سوزش و اورام میں دوران خون کا نظارہ خوب سے خوب تر انداز میں بیان کیا گیا ہے - تحریک ٗتسکین اور تحلیل کے اسرار و رموز دنیائے طب میں پہلی مرتبہ منظر عام پر لائے گئے ہیں -

جسم کے کسی مرکب عضو کے اعصابی حصہ میں سوزش و ورم ہو گا تو اس کا علاج محرک عضلات اور مؤلد سوداادویہ و اغذیہ دے کر اعصاب میں تحلیل پیدا کر دیں گے جس سے اعصابی سوزش و اورام تحلیل ہو کر شفا ہو جائیگی - معدہ کے غدد میں سوزش و ورم ہو گا تو محرک اعصاب ادویہ اور مؤلد بلغم اغذیہ دے کر غدد میں تحلیل پیدا کر دیں گے جس سے غدد و جگر کے اورام درست ہو جائیں گے - معدہ کے عضلات میں سوزش و ورم کو محرک جگر ادویہ اور مؤلد صفرا اغذیہ دے کر عضلات میں تحلیل پیدا کر دیں گے جس سے عضلاتی اورام ختم ہو جائیں گے دیگر اعضاء کے اورام کا علاج بھی اسی اصول کے تحت کیا جا سکتا ہے گویا محلل اعصاب ٗمحلل غدد اور محلل عضلات کی جداگانہ صورتیں قانون مفرد اعضاء ہی کا انکشاف ہے - قوامِ خون کی درستی میں قانون بھی کیا خوب ہے بلغم و رطوبات کی زیادتی ہے تو سودا پیدا کرو ٗسودا کی زیادتی ہے تو صفرا پیدا کرو اور اگر صفرا بڑھا ہوا ہے تو بلغم (رطوبات) پیدا کرو - قوامِ خون یقیناً اپنے فطری میزان کا روپ دھار لے گا - اعصاب میں سوزش سے غدد و عضلات کی حالت ٗغدد میں سوزش سے عضلات اور اعصاب کی حالت اور عضلات میں سوزش سے غدد و اعصاب کی حالت کی وضاحت اسی طریقہ علاج کا خاصہ ہے - جسم کی مجموعی حالت کو عضلات کے ساتھ بھی مخصوص کیا گیا ہے - کیونکہ جسم کا بھاری بھر کم حصہ عضلات سے بنا ہوا ہے جو عضلات کی حالت ہو گی وہی جسم کی مجموعی حالت ہو گی -

زیادتی بلغم اور ریشہ (سکریشن و لعف) کا غلبہ ہوگا جن کا اثر منہ سے لے کر مقعد تک اور تھوک سے لے کر ادرار تک زیادتی ہوگی۔

(۲) جراثیم کرویہ:-

ایسے زہر و امراض اور علامات پیدا کرتے ہیں جن میں غدی انسجہ میں تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ چاہے وہ جسم کے کسی حصہ میں کیوں نہ پائے جائیں۔ وہاں سوزش و جلن اور حرارت و صفراء کی زیادتی ہوگی۔ ناک و منہ سے لے کر پیشاب و پاخانہ تک جلن و صفراء کا اثر نظر آئے گا۔

(۳) جراثیم حلزونیہ:-

اس قسم کے جراثیم ایسا زہر و علامات پیدا کرتے ہیں جن سے عضلاتی انسجہ میں تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے چاہے وہ جسم کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہوں وہاں پر ترشی وریاح اور خشکی کی زیادتی ہوگی جن کا اثر سر سے لے کر پاؤں تک ظاہر ہوگا۔

خلاصہ کے طور پر یہ سمجھیں جراثیم عصی جہاں اعصابی ہیں وہاں غیر طبعی بلغم پیدا کرتے ہیں اور بلغم کے جس قدر اقسام ہیں ان سے تطبیق دے لیں۔ جراثیم کرویہ بھی قشری ہونے کی وجہ سے غیر طبعی صفراء پیدا کرتے ہیں۔ جراثیم حلزونیہ عضلاتی ہونے کی وجہ سے غیر طبعی سوداور ترشی پیدا کرتے ہیں۔

تشخیص کے چند اہم نکات

(۱) حرکاتِ جسم کی زیادتی سے تکلیف:-

جسم کے بعض امراض و علامات میں ذرا بھی اِدھر اُدھر حرکت کی جائے تو ان میں تکلیف پیدا ہو جاتی ہے یا شدت ہو جاتی ہے ایسی صورت میں عضلات و قلب میں سوزش ہوتی ہے۔ حرکت سے جسم میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) آرام کی صورت میں تکلیف:-

جب آرام کیا جائے تو تکلیف جسم بڑھ جاتی ہے اور طبیعت حرکت کرنے سے آرام پاتی ہے۔ ایسی صورت میں اعصاب و دماغ میں سوزش و تیزی ہوتی ہے۔ آرام سے جسم میں رطوبات کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

(تحقیقات الامراض والعلامات صفحہ نمبر ۱۱۱ تا ۱۱۲)

خون آنا:-

اگر معدہ سے لے کر اوپر کی طرف سر تک کسی مخرج سے خارج ہو تو یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی اور اگر جگر سے لے کر پاؤں تک کسی مخرج یا مجریٰ سے خارج ہو تو یہ عضلاتی غدی تحریک ہوگی۔

ضروری نوٹ:-

تشخیص الامراض میں عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی اور غدی اعصابی وغیرہ تحریکات میں فرق اگر وقتی طور پر معلوم نہ ہو سکے تو کسی قسم کا فکر کئے بغیر اصول علاج کے تحت عضو مسکن میں تحریک پیدا کر دینا کافی و شافی و یقینی علاج ہے۔

تشخیص کی مروجہ خامیاں

طب یونانی و طب اسلامی میں تشخیص کا پیمانہ نبض و قارورہ ہے۔ ملک بھر کے لاکھوں مطب کا چکر لگالیں گنتی کے چند مطب ملیں گے جن کو چلانے والے اطباء نبض و قارورہ سے تشخیص کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور نہ ہی یہ علم اب طبیہ کالجوں میں پوری توجہ سے پڑھایا جاتا ہے۔ شاید ہی ملک کا کوئی طبی ادارہ نبض و قارورہ سے اعضاء کے غیر طبعی افعال اور اخلاط کی کمی بیشی کی پہچان پر دسترس کی تعلیم دیتا ہو۔ اب تک تو طب یونانی کا ایسا کوئی ادارہ دیکھا نہیں دیکھنے کی خواہش ضرور ہے۔ اعتراف حقیقت بھی حسن اخلاق کی اصل ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے اداروں سے تعلیم و تربیت یافتہ اطباء نبض و قارورہ سے تشخیص پر کافی حد تک دسترس رکھتے ہیں۔

اسی طرح مذاکرہ ذوال متعرف ماتقدم جو کہ مریض و معالج میں اعتماد کی روح رواں ہیں مگر اس دور کے معالجین ان حقائق سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔ مریض نے جس علامت کا نام لیا اسی کو مرض قرار دے کر بنے بنائے مجربات کا بنڈل اس کے ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی ادارہ تشخیص کا دعوی بھی کرتا ہے اس کی تشخیص کا جو انداز ہے اس پر بھی ذرا غور کریں۔ تمام طریقہ ہائے علاج میں پیٹ میں نفخ ہو یا قے بھوک کی شدت ہو یا بھوک بند، تبخیر ہو یا ہچکی۔ بس یہی کہا جائے گا کہ پیٹ میں خرابی ہے۔ ان علامات میں اعضائے غذایہ کی بہت کم تشخیص کی جائے گی۔ اگر کسی اہل فن نے پیٹ کی خرابی میں معدہ، امعاء، جگر، طحال اور لبلبہ و دندان کی تشخیص کر بھی لی تو اس کو بہت بڑا کمال خیال کیا جائے گا۔ لیکن اس امر کی طرف کسی کا دھیان نہیں جائے گا کہ معدہ و امعاء وغیرہ خود مرکب اعضاء ہیں اور ان میں بھی اپنی جگہ پر عضلات، اعصاب اور غدد واقع ہیں مگر یہاں پر بھی صرف معدہ کو مریض کہا جاتا ہے جو ایک مرکب عضو ہے۔ یہاں پر بھی معدہ کے مفرد اعضاء کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا حالانکہ معدہ کے ہر مفرد عضو کی علامات بالکل مختلف اور جدا جدا ہیں۔ مگر تشخیص ہے کہ کلی عضو کی جا رہی ہے اور علاج بھی کلی طور پر معدہ کا کیا جا رہا ہے۔ نتیجہ اکثر صفر نکلتا ہے۔ ناکام ہو کر نئی مرض ایجاد کر دی جاتی ہے ایک نئی مرض معلوم کرنے کا کارنامہ شمار کر لیا جاتا ہے۔

فاعلم جب معدہ کے اعصاب میں سوزش ہوتی ہے تو اس کی صورتیں اور علامات معدہ کے عضلات کی سوزشوں سے بالکل جدا ہوتی ہیں اسی طرح جب معدہ کے غدد میں سوزش ہوتی ہے تو اس کی علامات ان دونوں مفرد اعضاء کی سوزشوں سے بالکل الگ الگ ہوتی ہیں۔ پھر سب کو صرف معدہ کی سوزش شمار کرنا تشخیص اور علاج میں کس قدر الجھنیں پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ، امریکہ کو بھی علاج میں ناکامیاں ہوتی ہیں اور وہ پریشان اور بے چین ہیں اور اس وقت تک ہمیشہ ناکام رہیں گے جب تک کہ علاج اور امراض میں کسی مرکب عضو کی جائے مفرد عضو کو سامنے نہیں رکھیں گے۔ امراض میں مفرد اعضاء کو مدنظر رکھنا مجدد طب حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ کی جدید تحقیق اور عالمگیر کارنامہ ہے۔ مجدد طب کا یہ نظریہ مفرد اعضاء (Simple organ theory) فطرت اور قانون قدرت سے مطابقت رکھتا ہے۔

اس سے نہ صرف تشخیص میں آسانیاں پیدا ہوئی ہیں بلکہ ہر مرض کا علاج یقینی صورت میں سامنے آ گیا ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرکب عضو میں جس قدر امراض پیدا ہوتے ہیں ان کی جدا جدا صورتیں سامنے آ جاتی ہیں۔ ہر صورت میں ایک دوسرے سے جدا ہیں اور ان کی علامات جدا ہیں۔ فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ اس عضو کا کون سا حصہ بیمار ہے۔ پھر صرف اسی حصہ کا آسانی سے علاج ہو سکتا ہے۔

اب ٹی بی کو لیجئے کہ یہ کوئی بیماری نہیں ہے یہ تو اصل بیماری کی ایک علامت ہے۔ انسان میں آخر کونسا پرزہ خراب ہے۔ جب معالج کو پتہ تک ہی نہیں کہ کون سا پرزہ خراب ہے تو وہ کیسے ٹھیک کرے گا۔ انسانی جسم بھی تو ایک مشین ہے اس میں بھی تو پرزے ہیں جب یہ مشین خراب ہوتی ہے تو دراصل کوئی پرزہ ہی تو خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ کوئی امراض نہیں ہیں بلکہ کسی نہ کسی پرزے کی خرابی کی علامات ہیں۔ اس لئے صحیح اور کامیاب معالج وہی ہو گا جو صرف علامات کی بجائے پر علاج کرنے کی بجائے اجزائے خون، دوران خون اور افعال الاعضاء کے بگاڑ کو سمجھ کر تشخیص و علاج کرے گا۔ اس کی ایک دوائی ہی سر سے لے کر پاؤں تک کی تکلیف دہ علامات کو ختم کر دے گی۔ انشاء اللہ۔

نبض

(۱) :- اگر نبض پہلی انگلی کے نیچے حرکت کرے اور باقی انگلیوں کے نیچے حرکت نہ کرے تو یہ نبض اعصابی عضلاتی ہو گی اس کی علامات میں رطوبات و بلغم اور پیشاب کی زیادتی ہو گی اور نزلہ و زکام اکثر ہو گا۔

(۲) :- اگر نبض پہلی اور دوسری انگلی کے نیچے حرکت کرے اور باقی انگلیوں کے نیچے حرکت نہ کرے تو یہ نبض عضلاتی اعصابی ہو گی اس کی علامات میں سوداویت غالب ہو گی مگر جسم میں رطوبات و بلغم کا اثر ہو گا۔

(۳) :- اگر نبض پہلی و دوسری اور تیسری انگلی کے نیچے حرکت کرے اور چوتھی انگلی کے نیچے

حرکت نہ کرے تو یہ نبض عضلاتی غدی ہوگی اس میں خشکی اور نفخ ہوگا۔

(۴) :-اگر نبض چاروں انگلیوں کے نیچے حرکت کرے تو یہ نبض عضلاتی غدی شدید ہوگی۔ ان چاروں انگلیوں کے نیچے قرحہ کی حرکت کے ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ نبض میں شرف ہونا ضروری ہے۔اگر شرف کی بجائے شرف اور منخفض کے درمیان معتدل چلی جائے تو صرف عضلاتی کی بجائے غدی ہو جائے گی یعنی غدی عضلاتی ہو جائے گی۔

(۵) :-اگر معتدل یعنی غدی کا رجوع منخفض کی طرف ہو تو یہ غدی اعصابی ہو جائے گی

(۶) :-اگر نبض منخفض ہو جائے تو پھر یہ اعصابی غدی ہو جائے گی۔اس کے بعد پہلی نبض شروع ہو جائے گی۔

مرد اور عورت کی نبض میں فرق

عورت کی نبض کبھی عضلاتی نہیں ہوتی۔کیونکہ عضلاتی نبض سے خصیۃ الرحم میں اور دیگر غدد میں سکون ہو کر جسم اور بچے کو مکمل غذا نہیں ملتی۔اگر عورت کی نبض عضلاتی ہو جائے تو اس کو یا حمل ہوگا یا اس میں مردانہ اوصاف پیدا ہو جائیں گے۔جیسے آج کل کی تہذیب میں لڑکیاں گیند بلا وغیرہ کھیلتی ہیں یا اس قسم کے دیگر کھیل کھیلتی ہیں یا جن میں شرم و حیاء کم ہو جاتا ہے۔اس طرح جن عورتوں کے رحم میں رسولی ہوتی ہے ان کی نبض بھی عضلاتی ہو جاتی ہے۔اور ورم رحم کی نبض کا عضلاتی ہونا ضروری ہے۔

(ماھنامہ رجسٹریشن فرنٹ مارچ ۱۹۷۰ء صفحہ نمبر ۹ تا ۱۰)

اہمیت نبض :-

جو لوگ نبض شناسی سے آگاہ ہیں اور اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں ان کے لئے نبض دیکھ کر امراض کا بیان کر دینا بلکہ ان کی تفصیلات کا ظاہر کر دینا کوئی مشکل بات نہیں۔ایک نبض شناس معالج نہ صرف اس فن پر پوری دسترس حاصل کر لیتا ہے بلکہ وہ بڑی عزت و وقار کا مالک بن جاتا ہے۔یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ نبض سے صرف قلب کی حرکات ہی کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس میں خون کے دباؤ، خون کی رطوبات اور خون کی حرارت کا بھی علم ہوتا ہے۔ہر حال میں دل کی

حرکات بدل جاتی ہیں جس کے ساتھ نبض کی حرکات اس کے جسم اور اس کے مقام میں بھی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں جس سے انسانی جسم کے حالات پر حکم لگایا جا سکتا ہے۔

راز کی بات :-

دل ایک عضلاتی عضو ہے مگر اس پر دو عدد پردے چڑھے ہوئے ہیں۔دل کے اوپر پردہ غشائے مخاطی اور غدی ہے اور اس کے اوپر بلغمی اور اعصابی پردہ ہوتا ہے۔جو شریانیں دل اور اس کے دونوں پردوں کو غذا پہنچاتی ہیں ان میں تحریک یا سوزش سے تیزی آجاتی ہے جس کا اثر حرکات قلب اور افعال شرائین پر پڑتا ہے۔جس سے ان میں خون کے دباؤ، خون کی رطوبت اور خون کی حرارت میں کمی بیشی ظاہر ہو جاتی ہے۔

یہ راز اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ :-

(۱) شریان میں خون کا دباؤ قلب کی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔جو اس کی ذاتی اور عضلاتی تحریک ہے۔

(۲) خون کی رطوبات میں زیادتی دل کے بلغمی اعصابی پردے میں تحریک سے ہوتی ہے۔

(۳) خون کی حرارت قلب کے غشائی غدی پردے میں تحریک سے پیدا ہوتی ہے ۔اس طرح دل کے ساتھ اعصاب و دماغ اور جگر و غدد کے افعال کا علم ہو جاتا ہے۔یہ وہ راز ہے جس کو دنیائے طب میں حکیم انقلاب نے پہلی بار ظاہر کیا۔اس سے نبض کے علم میں بے انتہا آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

نبض دیکھنے کا طریقہ :-

طبیب اپنی چار انگلیاں مریض کی کلائی کے ساتھ اس طرف رکھے جس طرف انگوٹھا ہوتا ہے۔شہادت کی انگلی اس طرح رکھیں کہ وہ نیچے کی ہڈی کے ساتھ نیچے کی طرف ہو اور شریان کی طوالت، حرکت اور شرف پر غور کریں۔

(۱) طویل :-

جس کی لمبائی چار انگلیوں تک ہوتی ہے یہ حرارت پر دلالت کرتی ہے۔اگر لمبائی

تین انگلیوں تک ہو تو معتدل اور تین انگلیوں سے کم ہو تو اس کو قصیر کہتے ہیں۔

(۲) عریض :-

جس کی چوڑائی معتدل شخص کی نسبت زیادہ محسوس ہو یہ نبض رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ جو نبض عریض نہیں ہوتی تنگ ہو گی جس کو ضیق کہتے ہیں ان کے درمیان والی معتدل ہو گی۔

(۳) مشرف :-

جس کی بلندی سطح پر محسوس ہو یہ نبض حرکت پر دلالت کرتی ہے اور جس کی گہرائی بازو کی ہڈی تک چلی جائے وہ پست ہو گی اس کو منخفض کہتے ہیں۔

نوٹ :-

یاد رکھیں طویل اور ضیق نبض ہمیشہ غدی تحریک کا اظہار کرتی ہے۔ مشرف نبض عضلاتی تحریک کا اظہار کرتی ہے۔ عریض اور منخفض نبض اعصابی تحریک کا اظہار کرتی ہے۔

مفرد اعضاء اور نبض :-

یاد رکھیں جو نبض حرارت پر دلالت کرتی ہے چاہے وہ طویل ہے چاہے مشرف اور منخفض کے درمیان معتدل اور چاہے ضیق ہو وہ غدی ہو گی۔ جو نبض مشرف ہو وہ حرکت پر دلالت کرتی ہے وہ عضلاتی ہو گی اور عریض نبض جو رطوبت پر دلالت کرتی ہے وہ اعصابی ہو گی۔

قارورہ :-

بعض اطباء خیال کرتے ہیں کہ قارورے سے صرف گردے اور جگر کے امراض کا پتہ چلتا ہے اور قارورہ باقی امراض اور اعضاء کی خرابی پر روشنی نہیں ڈال سکتا۔ لیکن یہ خیال غلط اور ناواقفی پر مبنی ہے۔ قارورہ سے سر سے لے کر پاؤں تک تمام اعضاء کی ہر قسم کی جسمانی و کیمیاوی تبدیلی کا پتہ چلتا ہے جس کی تفصیلات کا مطالعہ مبادیات طب سے کریں۔

قارورہ دیکھنے کا طریقہ :-

قارورہ دیکھنے کے لئے یہ چیز نہایت اہم ہے کہ قارورہ صبح کا پہلا ہونا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ قارورہ تمام لیا جائے اور قارورہ دیکھنے میں تین چیزیں نہایت اہم ہیں۔

(۱) رنگت (۲) قوام و بو (۳) رسوب

قارورہ سے تشخیص :-

اگر عضلات کے فعل میں تیزی ہو گی تو رنگت میں سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱) اگر عضلات (قلب) کا تعلق اعصاب (دماغ) سے ہو گا تو قارورہ کا رنگ سرخ نیلاہٹ مائل یا سفیدی مائل ہو گا۔ جسم میں ترشی و ریاح اور خشکی سردی (سودا) کی زیادتی ہو گی۔ تحریک عضلاتی اعصابی ہو گی۔

(۲) اگر عضلات (قلب) کا تعلق غدد (جگر) کے ساتھ ہو گا تو رنگت میں سرخی کے ساتھ زردی ہو گی جسم میں ترشی و ریاح اور خشکی گرمی (خون میں تیزی) بڑھی ہو گی۔ تحریک عضلاتی غدی ہو گی۔ جب اعصاب (دماغ) کے فعل میں تیزی ہو گی تو رنگت میں نیلاہٹ یا سفیدی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱) اگر اعصاب (دماغ) کا تعلق عضلات (قلب) سے ہو گا تو قارورہ کا رنگ سفید یا نیلا سرخی مائل ہو گا۔ جسم میں ریشہ کھاری پن اور تری سردی (بلغم) کی زیادتی ہو گی اور تحریک اعصابی عضلاتی ہو گی۔

(۲) اگر اعصاب (دماغ) کا تعلق غدد (جگر) سے ہو گا تو قارورہ کا رنگ سفید یا نیلا زردی مائل ہو گا۔ جسم میں کھاری پن و ریشہ اور تری گرمی (خون) کی زیادتی ہو گی اور تحریک اعصابی غدی ہو گی۔ جب جگر و غدد کے فعل میں تیزی ہو گی تو رنگت میں زردی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱) اگر جگر و غدد کا تعلق عضلات و قلب سے ہو گا تو قارورہ کا رنگ زرد سرخی مائل ہو گا۔ جسم میں جلن، بے چینی اور گرمی خشکی (صفراء) کی زیادتی ہو گی اور تحریک غدی عضلاتی کہلائے گی۔

(۲) اگر غدد (جگر) کا تعلق اعصاب (دماغ) سے ہو گا تو قارورہ کا رنگ زرد سفیدی مائل ہو گا۔

جسم میں ضعف ، بے چینی اور گرمی تری (صفراء) کی زیادتی ہوگی اور تحریک غدی اعصابی ہوگی۔

قارورہ کے مشینی و کیمیاوی اثرات :۔

جس رنگ میں زیادتی ہے وہ اعضاء کے مشینی افعال ہیں۔
اور جس رنگ میں کمی ہے وہی خون کے کیمیاوی اثرات ہیں مثال کے طور پر اگر کسی مزاج میں گرمی تری ہے تو پہلا لفظ مشینی فعل کو ظاہر کرتا ہے اور دوسرا لفظ کیمیاوی اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔اس سے معالج کو ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ ایک طرف مریض کے اعضاء کی مشینی صورتیں بیان کر سکتا ہے تو دوسری طرف خون کی کیمیاوی صورتیں اور اثرات بیان کر سکتا ہے۔یہ ہے تحقیقات اور تجدیدِ طب کا کمال جو دنیائے طب کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔

قارورہ کے رنگوں میں تطبیق :۔

علم وفن طب میں قارورہ سے تشخیص کو پہلی بار مفرد اعضاء کے تحت بیان کیا جا رہا ہے۔

حمرت (سرخ رنگ) :۔ اس کے چار درجے ہیں۔

(۱) اصہب (پیازی) وہ رنگ جس میں تھوڑی سی سرخی اور زیادہ سفیدی ہوتی ہے۔
(۲) وردی (گلابی)۔
(۳) احمر قانی :۔وہ جو قدرے سرخی مائل سیاہ ہو۔
(۴) احمر اقتم :۔وہ سرخی جس میں سیاہی زیادہ ہو ان میں سے ہر ایک علی الترتیب پہلے کی نسبت خون کی تیزی پر دلالت کرتا ہے۔سرخ رنگ کا قارورہ سردی اور خشکی پر دلالت کرتا ہے۔
اکثر اطباء اس کو گرمی کی علامت خیال کرتے ہیں جو کہ غلط ہے۔البتہ اگر قارورہ میں زردی شریک ہو تو پھر کسی قدر گرمی کی علامت کی جا سکتی ہے لیکن اس میں ریاح اور ترشی کی زیادتی ضرور شامل ہوگی۔

صفرت (زرد رنگ) :۔ اس کے چھ درجے ہیں۔

(۱) تبنی :۔

ایسا قارورہ سفید شفاف قدرے زردی مائل ہوتا ہے۔یہ اس پانی سے مشابہت رکھتا ہے جس میں بھوسہ بھگو دیا گیا ہو۔اس میں رطوبت کی زیادتی اور حرارت کی کمی ہوتی ہے۔ایسا قارورہ اعصابی غدی ہوتا ہے۔یہ ضعف جگر و غدد اور خرابی ہضم پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) اترجی :۔

یہ قارورہ ترنج کے چھلکے کی مانند ہوتا ہے اور تبنی کی نسبت زیادہ زرد ہوتا ہے اس میں حرارت پہلے کی نسبت قدرے زیادہ ہوتی ہے۔یہ بھی اعصابی غدی ہوتا ہے۔مگر اس میں غدی اثر زیادہ ہوتا ہے اس میں ضعفِ جگر و ضعفِ غدد اور معدہ پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہوتا ہے

(۳) اشقر (زرد قدرے سرخی مائل) :۔

یہ حرارت اور صفراء کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔اس میں صفراء اور حرارت کی پیدائش تو ہوتی ہے مگر اس کا اخراج نہیں ہوتا۔اس میں سوزش جگر و غدد اور معدہ ہوتی ہے اور قلب میں ضعف شروع ہو جاتا ہے۔یہ غدی عضلاتی ہوتا ہے۔

(۴) نارنجی (۵) ناری (۶) زعفرانی وغیرہ ان میں سے ہر ایک علی الترتیب پہلے سے زیادہ صفراء اور سوزش پر دلالت کرتا ہے۔

خضرت (سبز رنگ) :۔

یہ رنگ مفرد نہیں ہے بلکہ زرد اور نیلے رنگ سے مرکب ہے اس لئے خضرت میں دونوں رنگوں کو مدِنظر رکھنا چاہئے اس کے پانچ درجے ہیں۔

(۱) فستقی (پستہ کے رنگ کا) :۔

اس میں حرارت کے ساتھ رطوبت بھی ہے یہ قارورہ غدی اعصابی ہوتا ہے۔

(۲) آسمان گونی یعنی خفیف۔

(۳) نیلگی :۔ان میں سے ہر ایک اپنے سے پہلے کی نسبت رطوبت پر دلالت کرتا ہے جس میں گرمی کم ہوتی ہے گویا یہ اعصابی غدی ہوا۔

(۴) کراثی (گندھنے کے رنگ کا قارورہ) :۔

جو سبز ہوتا ہے۔یہ احتراق شدید پر دلالت کرتا ہے کیونکہ صفراء میں خمیر پیدا ہو کر یہ رنگت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) زنگاری (سفیدی مائل سبز) :۔

یہ گزشتہ رنگ سے بھی زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہے۔

بیاض اور سواد (سفیدی اور سیاہی) :۔

کبھی سفیدی سیاہی مائل ہوتا ہے اور کبھی سیاہی سفیدی مائل ہوتا ہے۔لیکن اس میں سرخی اور زردی کا غلبہ نہیں ہوتا۔دونوں رنگ کم وبیش سردی پر دلالت کرتے ہیں البتہ سفیدی سردی تری پر اور سیاہی سردی خشکی پر دلالت کرتی ہے۔قارورے کی سفیدی برودت یا مواد کے نضج نہ پانے پر دلالت کرتی ہے۔بیاض کی دو اقسام ہیں۔

(۱) بیاض حقیقی :۔

جیسے دودھ کا رنگ۔یہ رنگ بلغمی وبرودت کے ساتھ چربی اور اعضائے اصلیہ کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے۔جیسے دق کے آخری درجے میں اسی طرح گردے کی انتہائی سوزش انڈے کی سفیدی کی طرح رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۲) بیاض غیر حقیقی :۔

جیسے پانی۔یہ اعصابی ہوتا ہے اور ضعف جگر اور گردوں کے ضعف پر دلالت کرتا ہے۔

صحیح اور فطری طریق علاج

علامات کو رفع کر دینا کوئی علاج نہیں بلکہ اعضاء کے افعال، قوام خون اور دوران خون کو اعتدال پر لانا ہی درست اور صحیح طریقہ علاج ہو سکتا ہے۔قانون مفرد اعضاء میں کیفیات واخلاط کو مد نظر رکھ کر اعضاء کے افعال کی خرابیوں کو دیکھا جاتا ہے۔پھر اعضاء کی ان خرابیوں کو انہی کے مطابق ادویہ اور اغذیہ استعمال کر کے علاج کیا جاتا ہے۔جن سے نہ صرف اعضاء کے افعال درست ہو جاتے ہیں بلکہ اسباب وعلامات بھی رفع ہو جاتے ہیں۔یہی اصولی علاج کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے صحیح اور درست علاج وہی ہو سکتا ہے جس میں غذائی علاج پر مکمل قانون وکلیات واصول موجود ہوں۔جسم انسان اعضاء سے مرکب ہے۔اعضاء اخلاط سے بنتے ہیں اور اخلاط غذا سے بنتے ہیں۔جب جسم انسان کے وجود کا دارومدار ہی غذا پر ہے تو پھر غذا سے علاج ہی درست علاج ہو سکتا ہے۔نسخہ تجویز کرتے وقت اس میں کمال کی صورت یہ ہے دوائی کا جو مزاج ہو وہ اسی مفرد عضو کو تحریک دے جو خلط پیدا کرے جس کے نتیجہ میں صرف پانچ منٹ کے اندر مریض کی طبیعت صحت کی طرف لوٹ آتی ہے۔یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مریض کی تمام علامات کو جمع کر کے اس کے اس مفرد عضو کے افعال کے ساتھ تطبیق دے دیا جائے۔

قوتِ شفاء

صحت کسی علامت واثر اور تکلیف کے رفع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ صحت کی اس حالت کو لوٹانے کا نام ہے جس سے خون کی صحیح کیمیاوی ترکیب (مرکب) قائم ہو جائے یہی قوتِ شفاء ہے۔جب قوتِ شفاء قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس سے نہ صرف اعضاء کے مشینی افعال اور خون کی کیمیاوی ترکیب درست ہو جاتی ہے بلکہ مادی وکیفیاتی اور نفسیاتی علامات واثرات اور تکالیف بھی دور ہو جاتی ہیں بس اسی کا نام صحت ہے۔

طب اسلامی قانون فطرت کے تحت عمل کرتی ہے یعنی جب تک اخلاط (خون، بلغم، صفراء

اور سودا) اور کیفیات (گرمی وسردی اور تری وخشکی) اعتدال پر رہیں تو کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی مرض پیدا ہو تو جسم میں ان کا اعتدال قائم کر دیا جائے فوراً مرض رفع ہو جاتا ہے۔ یہی قوت شفاء ہے۔

قانونِ علاج

صحت کا قیام بھی قانون فطرت کے عین مطابق ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان بھی فطرت کے مطابق پیدا ہوا ہے۔ صحت کا فطری قانون یہ ہے کہ وہ مشینی طور پر اعضائے جسم کے صحیح افعال اور کیمیاوی طور پر خون کے مکمل قوام اور مقدار پر منحصر ہے اور جب بھی مشینی طور پر کسی عضو کے افعال میں افراط و تفریط اور ضعف پیدا ہو جائے یا کیمیاوی طور پر خون کے قوام و مقدار اور مزاج میں خرابی واقع ہو گی تو مرض پیدا ہو جائے گا اور جو طریق علاج بھی مشینی اور کیمیاوی طور پر جسم کو اعتدال پر قائم کر دے گا وہی طریق علاج بہتر اور کامیاب ہے بلکہ یقینی اور بے خطاء ہے۔

طب اسلامی میں صحت کی بنیاد اخلاط کیفیات اور مزاج پر رکھی گئی ہے جب تک ان میں اعتدال قائم ہے اس کا نام صحت ہے ان کے اعتدال کے بگڑ جانے کا نام مرض ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں مشینی اور کیمیاوی عضوی اور دموی طور پر کیفیات 'مزاج 'اخلاط 'اعضاء اور ان کے افعال کو باہمی تطبیق دے کر صحت کا فطری قانون بیان کر دیا گیا ہے۔ مرض کی حالت میں انہی اصولوں کے مطابق تشخیص اور علاج کر کے عضوی اور دموی خرابیوں کو اعتدال پر لانے کا نام قانون علاج ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں ایک طرف اخلاط کا اعتدال قائم کیا جاتا ہے اور دوسری طرف اعضاء کے افعال کو درست کر دیا جاتا ہے بس یہی یقینی اور بے خطا علاج ہے۔ ماشاء اللہ۔

قانون مفرد اعضاء میں اصول علاج

قانون مفرد اعضاء میں علاج کی بنیاد اعضاء پر رکھی گئی ہے۔ جس پرزہ میں خرابی ہے اس کو درست کر دینے سے مرض خود بخود دور ہو جاتا ہے۔ جب تک اعضاء کے افعال درست ہیں کوئی مادہ اور جراثیم وغیرہ نقصان نہیں پہنچا سکتے اس صورت میں اعضاء جسم کو خراب و بیمار ہونے سے

چالیتے ہیں۔ اول یہ معلوم کریں کہ تحریک، تحلیل اور تسکین کس مقام پر ہیں اس تشخیص کے بعد جس مقام پر سکون (تسکین) ہو وہاں پر تحریک پیدا کر دیں۔ جب وہاں پر تحریک ہو جائے گی تو جہاں پر تحریک ہے وہاں پر حرارت (تحلیل) آجائے گی اور وہاں سے تحریک و سوزش اور ورم ختم ہو جائیں گے اور جس مقام پر تحلیل یا ضعف ہو گا وہاں پر رطوبات جسم گر کر سکون پیدا کر دیں گی۔ گویا تسکین والے عضو کو تحریک دینے سے تمام مفرد اعضاء کے افعال درست ہو جاتے ہیں اور صحت بحال ہو جاتی ہے۔ اس کو اس طرح ذہن نشین کر لیں کہ جب اعصاب میں تیزی ہوتی ہے تو جسم میں بلغم اور رطوبت اور کف بڑھ جاتی ہے اس کا کیمیاوی اثر عضلات کی طرف جاتا ہے ہم عضلات کو تیز کر دیتے ہیں جب عضلات میں تیزی ہوتی ہے تو سودا' ریاح اور وات بڑھ جاتے ہیں اس کا کیمیاوی اثر غدد کی طرف ہوتا ہے ہم غدد کے فعل میں تیزی کر دیتے ہیں۔ جب غدد میں تیزی ہوتی ہے تو صفراء 'حرارت اور پت بڑھ جاتا ہے جس کا کیمیاوی اثر اعصاب کا تیز ہونا ہے ہم اعصاب میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں اس طرح جسم کے یہ مشینی و کیمیاوی اعمال 'عمل ورد عمل اور مرض و شفاء کی صورتیں فطری طور پر قائم ہو جاتی ہیں۔

مجدد طب حکیم انقلابؒ نے ثابت کیا ہے کہ اخلاط جب مجسم ہوتے ہیں تو اعضاء بن جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دلیل یہ ہے کہ مخصوص خلط کی افزائش سے مخصوص عضو میں تحریک (تیزی) پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی مخصوص عضو کی تحریک (تیزی) سے اسکی متعلقہ خلط بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً اگر بلغم پیدا کرنے والی یا بڑھانے والی ادویہ اور اغذیہ استعمال کی جائیں گی تو دماغی قوت میں شدت اور اسکے افعال میں تیزی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر صفراء بڑھا دیا جائے تو جگر کے فعل میں تیزی اور جگر کو قوت ملتی ہے۔ یا اگر جگر کو قوت دینے والی ادویہ استعمال کریں تو وہی صفراء کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اس طرح مجدد طبؒ نے اخلاط مفردہ سے مفرد اعضاء کا بننا ثابت کر دیا ہے۔ اعضاء کے امزجہ مقرر ہیں اور جسم انسان میں صرف تین ہی حیاتی اعضاء پائے جاتے ہیں اور یہی حیاتی اعضاء دماغ' جگر اور قلب اعضائے رئیسہ ہیں اور اعصاب' غدد اور عضلات بالترتیب ان اعضائے رئیسہ کے تحت ہیں۔ انہی تینوں اعضاء کی درستی و خرابی ہر نظام حیات' صحت و مرض و موت واقع ہوتی ہے اور مرض یا موت کی صورت میں ان

کے افعال میں خلل' کسی کا ضائع ہونا یا کمزور ہونا یا ٹوٹنا شامل ہیں- حصول صحت کے لئے ان کے جس نظام میں خرابی ہو اسے درست کرنا ہے- اگر مریض کے جسم میں تری بڑھی ہوئی ہو گی تو معالج کی توجہ کا مرکز اعضائے بارد اعصاب و دماغ ہوں گے- اگر جسم میں گرمی بڑھی ہوئی ہو گی تو گرم مزاج کے اعضاء جگر و غدد کو دیکھا جائے گا اور خشکی کا غلبہ ہو گا تو قلب و عضلات پر توجہ دی جائے گی علامات کو ختم کر دینا کوئی علاج نہیں حقیقی علاج تو یہ ہے کہ پرزہ کی خرابی کو درست کر دیا جائے- طب میں کیفیات واخلاط کا تعلق اعضاء کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کیفیات و مزاج کا دوا کے ساتھ لیکن مرکب اعضاء کے علاج میں ان کے مفرد اعضاء کے بگاڑ اور افعال کو سمجھے بغیر تمام عضو کی خرابی سمجھ کر علاج کرنے سے فن میں رکاوٹ آگئی تھی- جس کو قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں سمجھا اور دور کر دیا گیا ہے جیسے دماغ کا مزاج تر سرد ہے لیکن چہرہ جو دماغ سے متعلق ہے مختلف مفرد اعضاء سے مرکب ہے اور اس کا مجموعی مزاج سرد تر نہیں ہے نہ ہی معدہ و امعاء مفرد ہیں اس لئے دوران علاج یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ کس مفرد عضو کی خرابی ہے جب تک یہ نہ سمجھا جائے گا اس وقت تک اکسیر' ہاضم وتریاق وغیرہ جیسے مرکبات بالکل بے اثر ثابت ہوں گے-

عارضی اور مستقل علاج کا فرق

عارضی اور مستقل علاج کے فرق میں بھی بہت سے اسرار و رموز پوشیدہ ہیں- مرض کو وقتی طور پر روک دینے والی ادویہ کا کثرت سے استعمال کیا جا رہا ہے- ماہیت الامراض سمجھ کر علاج کرنے والے معالج صرف گنتی کے ہیں- وقتی طور پر مرض کو روک دینے سے کچھ دیر بعد پھر وہی مرض اس سے زیادہ شدت کے ساتھ حملہ آور ہو جاتا ہے- اسی طرح جراثیم کش ادویات بھی مواد کے تعفن کو وقتی طور پر روک کر علامات کو دبا دیتی ہیں- طبیعت مدبرہ بدن رکے ہوئے ردی مواد میں تعفن پیدا کر کے ختم کرنے اور جلانے میں مصروف ہوتی ہے- جراثیم کش ادویات اس فطری عمل کو روک دیتی ہیں- اس سے مواد اپنی جگہ قائم رہتا ہے مگر جسم کی حرارت گر جاتی ہے- مرض کا فطرت اپنی قدرت سے خود علاج کر رہی تھی غیر فطری عمل سے یہ صورت ختم ہو جاتی ہے- مریض کے جسم میں مادہ باقی رہ کر مستقل اور مزمن مرض بن جاتا ہے یا کبھی فوری علاج سے

جسم کا کوئی عضو بے کار ہو جاتا ہے- طبیعت مدبرہ بدن پھر جب موقع پاتی ہے وہ شفاء دینے کی خاطر پھر علامت کو قائم کر دیتی ہے مگر جسم میں حرارت بہت حد تک ختم ہو چکی ہوتی ہے- جس کے نتیجہ میں موت واقع ہو جاتی ہے یا وہ مریض ہمیشہ کے لئے بے کار ہو کر رہ جاتا ہے- جسم میں امراض کی جو صورت بھی پیدا ہو گی وہ خون میں کیفیاتی واخلاطی اور کیمیائی اثرات کی زیادتی کی وجہ سے ہو گی یہ حالت خاص مفرد عضو کے تحت پیدا ہوتی ہے اور قائم ہو جاتی ہے اور جن مفرد اعضاء نے خون کے ان اثرات کو اعتدال پر رکھنا ہے ان میں سے کسی ایک مفرد عضو میں سکون (سستی) پیدا ہو گیا ہے- سکون کی وجہ سے وہاں مواد رکتا ہے اور باعث امراض بن جاتا ہے اور یہی عضو کی سستی جراثیم کے حملے کے حالات پیدا کر دیتی ہے طب اسلامی میں ہم اس عضو کے انفعال کو جس میں سستی و سکون پیدا ہو گیا ہے اعتدال پر لاتے ہیں- بس مسکن اور ست عضو کو تیز کر دینے سے نہ صرف علاج یقینی بن جاتا ہے بلکہ اس طرح مستقل اور شرطیہ کیا جا سکتا ہے-

علاج میں کامیابی کا راز

کامیاب علاج کا راز صرف اور صرف یہ ہے کہ مرض خواہ نیا ہو یا پرانا (حاد یا مزمن) ان میں کیفیاتی و خلطی اور کیمیائی حالت کو مد نظر رکھیں- جس کا اظہار جسم کے اعضاء کرتے ہیں جو ست ہو گئے ہیں یا تیز ہو گئے ہیں جیسا کہ شیخ بو علی سینا نے کہا ہے کہ مرض اس حالت کا نام ہے جب مجریٰ جسم کے افعال اعتدال پر نہیں رہتے بس اس کا آسان علاج یہ ہے کہ جن اعضاء اور مجریٰ کے افعال میں سکون اور سستی ہو ان کو تیز کر دیں- جس کے نتیجہ میں ایک طرف خون میں جن کیفیات و اخلاط اور کیمیائی اثرات کی زیادتی ہو گی وہ کم ہونا شروع ہو جائیں گے اور دوسری طرف اس کی تیزی سے جن ضروری اثرات و عناصر کی ضرورت ہو گی وہ پورے ہونے شروع ہو جائیں گے- اس طرح خواہ جراثیم ہی کیوں نہ ہوں جراثیم کش ادویات کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ اعضاء کی تیزی ان کو ہلاک کر کے جسم سے خارج کر دے گی- ایسے ہمارے روزمرہ کے تجربات ہیں اگر یہ بات کسی سائنس کے حامل کے معائنے میں نہیں آتی تو آزمائش شرط ہے ہم عملی مظاہرہ سے اس حقیقت کو ثابت کر کے دکھائیں گے- ایلوپیتھی میں بہت سی امراض جن کو جراثیمی قرار

دیا گیا ہے۔ہم نے غیر جراثیم کش ادویات مثلاً شیرہ جات و شربت اور عرقیات کی صورت میں دے کر ان کا کامیابی سے علاج کیا ہے۔

جراثیم کے بارے میں صرف اتنا یاد رکھیں کہ جن مقامات پر رطوبات رک جاتی ہیں وہاں متعفن ہو کر جراثیم پیدا کر دیتی ہیں۔جب اعضاء کی تیزی ان رطوبات کو خشک یا خارج کر دیتی ہے تو ساتھ ہی جراثیم بھی مر کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔اس کی مثال اس طرح سمجھ لیں کہ مکان میں اگر غلاظت پڑی ہو اور اس میں تعفن شدید ہو تو اگر اس پر دافع تعفن دوائی ڈال دی جائے تو تعفن فوراً رک جائے گا لیکن چند دنوں بلکہ چند پہروں میں پھر شروع ہو جائے گا۔اس کے برعکس اگر وہ گندگی اور غلاظت اٹھا کر باہر پھینک دی جائے اور وہ جگہ خشک کر دی جائے تو وہاں پر نہ صرف گندگی و تعفن ختم ہو جائیگا بلکہ ساتھ ہی جراثیم بھی دور ہو جائیں گے۔یہ ہے وہ علاج جس کا جواب کسی دیگر طریقہ علاج کے پاس نہیں ہے۔

فوری علاج

فوری علاج میں بھی وہی اصول کار فرما ہو گا جو صحیح اور فطری علاج میں کار فرما ہے کہ مسکن اور سست عضو کو تحریک دے کر اس کو تیز کر دیں۔جتنی جلدی آپ کر سکیں گے اتنی جلدی آرام ہو جائے گا اس طریقہ سے فوراً ہی خون میں کیفیاتی ،خلطی اور کیمیائی اثرات اعتدال پر آنا شروع ہو جائیں گے۔ یقین جانیئے اس طرح کے صحیح علاج سے بعض اوقات پانچ منٹ کے اندر تحریک بدل جاتی ہے جس کے ساتھ ہی آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔دنیا بھر کی تمام طبی سائنسیں اس سے بہتر اور صحیح طریق علاج پیش نہیں کر سکتیں۔

تحریکات کے تحت علاج کی عملی صورتیں

مریض کی تشخیص نبض و قارورہ سے کریں۔جس کی وضاحت پچھلے صفحات پر بڑی تفصیل سے کر دی گئی ہے۔علامات بھی تفصیل سے لکھ دی گئی ہیں۔اعصاب میں تحریک کی دو صورتیں ہیں۔ اعصابی غدی (تر گرم) اور اعصابی عضلاتی (تر سرد)۔

اس حالت میں اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین ہو گی۔

علاج:۔

اعصابی غدی تحریک کو اعصابی عضلاتی تحریک میں بدل دیں۔اس تحریک کا علاج حسب ضرورت عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی تحریکات پیدا کر کے بھی آسانی سے کیا جا سکتا ہے اعصابی عضلاتی تحریک ہو تو اسے عضلاتی اعصابی میں بدل دیں۔اس تحریک کا علاج مزمن صورتوں کی وجہ سے عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی مجربات سے بھی کیا جاتا ہے۔یہ بات معالج کی اپنی مہارت پر ہے کہ وہ مریض کی حالت دیکھ کر اس کے مطابق علاج تجویز کرے۔غذا بھی انہی تحریکات کے مطابق تجویز کریں۔آرام کے بعد علاج کے مطابق مقویات بھی استعمال کر سکتے ہیں تاکہ صحت بحال اور قائم رہے۔

اسی طرح اگر غدد میں تحریک ہو تو دیکھو کہ یہ غدی عضلاتی ہے یا غدی اعصابی۔اگر غدی عضلاتی تحریک ہے تو اس کو غدی اعصابی میں بدل دیں۔اگر غدی اعصابی تحریک ہے تو اس کو اعصابی غدی تحریک میں بدل دیں۔محرک ' شدید اور ملینات سے علاج کریں۔بوقت ضرورت مسہلات 'اکسیرات اور تریاقات کو کام میں لائیں جن کی وضاحت فارماکوپیا میں کر دی گئی ہے۔ غدی عضلاتی اور غدی اعصابی تحاریک میں مفرد اعضاء کی صورت یہ ہو گی کہ غدد میں تحریک ' عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین۔کیمیاوی حالت کی صورت میں صفراء کی پیدائش زیادہ ہو گی مگر تسکین کے مقام پر تعفن نہیں ہو گا۔گویا اس پہلی حالت میں گرمی اور صفراء کی پیدائش ہو گی لیکن ان کا اخراج بند ہو گا۔دوسری غدی اعصابی صورت میں گرمی اور صفراء کی پیدائش کے ساتھ ان کا اخراج بھی جاری ہو گا۔دونوں صورتوں میں اعصاب میں سکون ہی ہو گا۔البتہ اول

صورت میں زیادہ اور دوسری صورت میں کم ہوگا- گویا غدد میں فعلی صورت اور عضلات میں کیمیاوی صورت- دوسری صورت میں غدد میں فعلی صورت کے ساتھ اعصاب کی طرف کیمیاوی صورت ہوگی- اس لئے اول صورت میں مقام شفاء غدد ہے دوسری صورت میں مقام شفاء اعصاب ہیں اس لئے غدی عضلاتی تحریک کو غدی اعصابی تحریک میں بدل دیں- اور اگر غدی اعصابی تحریک ہو تو اس کو اعصابی غدی تحریک میں بدل دیں- اسی طرح اول صورت میں گرمی اور صفراء کی جو کمی ہوگی وہ پوری ہو جائے گی اور دوسری صورت میں گرمی اور صفراء کی جو زیادتی ہے اس کا اخراج شروع ہو جائے گا- غدد کی سوزش اور ورم اور تمام علامات ختم ہو جائیں گی بس اسی کا نام یقینی اور بے خطاء شفاء ہے- ملینات سے علاج کریں- اسہال لانے مطلوب ہوں تو مسہل ادویہ بھی دیں- انشاء اللہ پہلے ہی روز مریض کو افاقہ ہوگا- جب شفاء ہو جائے تو مقوی ادویات انہی تحریکات کی استعمال کرا سکتے ہیں-

عضلات میں تحریک ہو تو اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین ہوتی ہے- اس لئے دوا' غذا اور تدبیر میں اس کے مطابق عمل کریں- عضلاتی اعصابی تحریک ہو تو اس کو عضلاتی غدی کر دیں- تاکہ جلد جلد حرارت پیدا ہو اور صفراء بن کر غدد میں اکٹھا ہو کر بلغم یا رطوبت کو ختم کر دے جس میں خمیر اور تعفن پیدا ہو گیا ہے- اسی طرح اگر تحریک عضلاتی غدی ہے تو اس کو غدی عضلاتی یا غدی اعصابی کر دیں تاکہ اعصاب میں تحریک شروع ہو کر حرارت اور صفراء کا اخراج بھی پیدائش کے ساتھ ساتھ جاری ہو جائے تاکہ صفراء بڑھ کر ضعفِ قلب نہ پیدا کر دے-

اول صورت میں عضلاتی غدی محرک' شدید دیں حسب ضرورت عضلاتی غدی ملین اور مسہل بھی دے سکتے ہیں- اس حال میں اگر صفراء کی پیدائش جلد بڑھانی اور تعفن کو جلد ختم کرنا ہو تو اکسیر غدی عضلاتی بھی دے سکتے ہیں دوسری صورت میں غدی اعصابی ملین یا غدی اعصابی مسہل استعمال کرائیں- اس سے بھی جلدی ہو تو غدی اعصابی تریاق بھی دے سکتے ہیں- آرام آجانے کی صورت میں ان کے مقویات بھی دے سکتے ہیں- غذا بھی عضلاتی غدی سے لے کر غدی اعصابی تک دے سکتے ہیں- یاد رکھیں عضلاتی اعصابی تحریک میں مقام شفاء خود عضلات ہیں اور عضلاتی

غدی تحریک میں مقام شفاء غدد ہیں-

اعصاب میں تحریک سے غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین ہوگی- اس تحریک کی دو صورتیں ہوں گی- اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی- پہلی صورت اعصابی غدی ہے جس کا مقام شفاء اعصاب ہیں اس تحریک کو اعصابی عضلاتی تحریک میں بدل دیں اس صورت میں بعض اوقات عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ بھی دینی پڑ جاتی ہیں- یہ معالج کا کام ہے کہ وہ مریض کی حالت کے مطابق علاج کرے-

دوسری صورت اعصابی عضلاتی ہوتی ہے اس میں مقام شفاء عضلات ہیں- اس لئے اس کا علاج عضلاتی اعصابی میں بدل دینا ہے مگر بعض اوقات مزمن صورتوں میں عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی تحریکات کی ملین ادویات کا استعمال بھی کرنا پڑ جاتا ہے-

دنیائے طب مختار کے علاج میں مسکنات' تبریدات و مخدرات ہی کا سہارا لیا کرتی تھی- قانون مفرد اعضاء نے اس مشکل کو بہت احسن انداز سے حل کر دیا ہے- حمیات کا علاج اب ظنی نہیں رہا یقینی صورت اختیار کر گیا ہے- مرض الموت کا تو کسی کے پاس علاج نہیں ہوتا- البتہ قانون مفرد اعضاء کا معالج شفا کے خزانے بانٹے گا- مشینی اور کیمیاوی (عضوی اور دموی) امراض کا جداگانہ تصور فکر نو کی عکاسی کرتا ہے-

امراض و علامات کے فرق کی وضاحت سے علوم طب کی کتب یکسر خالی تھیں- علامات کے گورکھ دھندے سے نکل کر منافع الاعضاء کے تحت امراض کا علاج کرنے سے علامات خود بخود رفع ہو جاتی ہیں-

جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب جگرانوی سمن آباد لائلپور

اپنی خاندانی فنی عظمت سے متعارف کرانے کے بعد اعتراف کیا کہ داعئ تحریک تجدید طب پاکستان کے نئے دور کے مشعل بردار ہیں- فن کو آسمان طب کی بلندیوں پر پرواز کرتے دیکھتا ہوں تو سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے-

ماھنامہ ہومیو پیتھک آرٹ

نظریہ مفرد اعضاء کو یونانی طریقہ علاج اور تشخیص و تحقیق کے ضمن میں بالکل نیا اور اچھوتا طرز استدلال ہے- اگر جناب حکیم صابر ملتانی صاحب ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا سے تجویز دوا کو آسان بنانے کے لیے اپنے گراں مایہ استدلالات سے کام لے کر کوئی سہل طریق معلوم کر سکیں تو یہ تمام دنیائے طب پر احسان عظیم ہو گا اور ہومیو پیتھی ان کی ممنون واحسان ہو گی- کیونکہ جو فنکار نظریہ کو جنم دیتا ہے وہی اس سے بہتر کام بھی لے سکتا ہے اور نئی نئی راہیں دریافت کرنے پر قادر ہو سکتا ہے-

حکیم ہری سنگھ (بنارس)

میں تجدید طب کو تمام طبوں سے افضل اور اس کا وقار اونچا دیکھنا چاہتا ہوں- جو آپ کی تھیوری

مفرد اعضاء سے اچھی طرح واقف ہے وہ مٹی و راکھ سے لعل تیار کر سکتا ہے- اور کوئی بھی کسی طب کا پیٹنٹ نسخہ پسند نہیں کرتا- اٹھائیس برس سے کام کر رہا ہوں- اب پانچ برس سے صابر صاحب کی تھیوری مفرد اعضاء کے مطابق میرے کام میں ترقی اور جنتا کو فائدہ ہوا- اطباء ان کے جھنڈے کے نیچے خود بخود آجائیں گے اور جو نہیں آئیں گے وہ اپنے من میں پچھتائیں گے- میں صابر صاحب کے طریقہ کے مطابق بہت پیچیدہ امراض جن کو لوگ جواب دے دیتے ہیں ہاتھ لگاتا ہوں اور بھگوان کی کرپا سے فتح ملتی ہے- اخلاط وامزجہ کی تھیوری کی صابر صاحب فیض باغ لاہور نے خوب وضاحت کی ہے ان کا لٹریچر دیکھیں-

حکیم صابر قریشی آف جرمن میڈیکل کالج

صابر ملتانی ایک عظیم شخصیت ہے اور جب صابر ملتانی" نے بولنا شروع کیا تو محفل پر چند لمحوں میں چھا گیا- اس کا سلجھا ہوا انداز مخاطب بلبل ہزار داستان کی تحریک تجدید طب کے داعی نے اپنی تحقیق اور تجربات کی وضاحت انتہائی عالمانہ انداز میں کی- اس کا ایک ایک لفظ فن پرستی اور انسان دوستی کا مظہر تھا- اس نے اپنے نظریات کی صداقت کے حق میں ناقابل تردید دلائل پیش کیے- وہ اپنے دلکش آواز میں موہ لینے کی قوت رکھتا ہے- حاضرین میں ہر ایک نے اسے خالی نہیں عالی دماغ پایا- ہزاروں مخالفین کی موجودگی بھی اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو ختم نہیں کر سکتی اور شدید مخالفت کے باوجود اس کا ایمان ہے بلند عزائم ہواؤں کا رخ بدل لیتے ہیں اور ہواؤں کا رخ بدلنے والے اس باہمت عالم کو '(فخر طب) کے خطاب سے ملقب کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں-

حکیم محمد اکرم قادری- صدر تحصیل کہوٹہ

فخر زماں مجدد طب حکیم الامت صابر ملتانی" صاحب کی کتاب علم الادویہ ملی چونکہ میں عرصہ سے جناب کی کتب پڑھنے کا اشتیاق رکھتا ہوں- جب بھی جہاں بھی ایسی کتب پاتا ہوں صرف نام لکھا ہو جناب صابر" کا تو دل یہی چاہتا ہے کہ ان کی تمام کی تمام کتابیں خرید لوں- پڑھوں اور پڑھتا چلا جاؤں ان کے عشق نے مجھے پروانہ بنا دیا- یقیناً فن طب کی عظیم خدمت اگر کی ہے تو صابر" صاحب نے کی

فارماکوپیا با قانون مفرد اعضاء

طبی دنیا میں قانون مفرد اعضاء کے تحت صابر ملتانیؒ نے دکھی و بیمار انسانیت کے لیے مسیحا کے فرائض سرانجام دیئے-ایک جامع نظامِ صحت مرتب کیا اور مکمل فارماکوپیا پیش کیا جس سے عام تو کیا لاعلاج علامات کا بھی شافی علاج ہو جاتا ہے-

قانون مفرد اعضاء کے مجربات انجکشن کی طرح اثر کرتے ہیں-علامات کو مفرد اعضاء کے تحت تقسیم کر دینا اور پھر ان کا یقینی اور بے خطا علاج سامنے لانا مجدد طب ہی کا کمال ہے-

مجدد طب کا یہ کارنامہ علم و فن طب میں ایک زبردست انقلاب ہے-فارماکوپیا کے مجربات کا کمال یہ ہے کہ ان میں ایک ہی مزاج کے مرکبات محرک 'شدید 'ملین 'مسہل 'اکسیر تریاق اور مقویات کو اکٹھا کر دیا گیا ہے-مزاج کے تحت ایک مکمل فارماکوپیا پیش کرنا مجربات کی دنیا میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے طبی دنیا میں یہ علمی فنی اور عملی تحقیق احیائے طب اور ارتقائے علم و فن کے لیے بے مثل کارنامہ ہے-طب یونانی کے فاضلین باہم مل کر بھی صدیوں میں جو کام سرانجام نہ دے سکے اس صاحب فن نے کر دکھایا-آپ کی تحقیقات اور تدقیقات سے فن علاج کے ساتھ ذوق سلیم رکھنے والے ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں گے-

یہ فارماکوپیا جوع الجربات کو ختم کر دے گا-اور فنی پیاس رکھنے والوں کو مکمل طور پر سیراب کر دے گا-یہ مجربات سو فیصد صحیح 'یقینی اور بے خطاء ہیں-ان میں سر سے لے کر پاؤں تک ہر چھوٹے بڑے مرض اور علامت کا مکمل علاج موجود ہے-جو ان کے اصول ترتیب اور قانون استعمال سے واقفیت رکھتا ہے کامیاب معالج بن کر ابھرے گا-

اصول و قواعد کی روشنی میں مجربات کی حقیقت کو سمجھنے والے علاج کی دنیا پر مکمل دسترس حاصل کر لیں گے اور طبی دنیا میں ان کا ایک مقام پیدا ہو جائیگا-ان کے دلوں سے ایلوپیتھی کی برتری کا احساس ختم ہو کر طب قدیم کی عظمت ظاہر ہو جائے گی-

یہ مجربات صحت کے لیے بیش بہا خزانہ ہیں اور ہر نسخہ ایک انمول موتی ہے-فن علاج کی جان ہے طبی دنیا ان پر ہر دور میں فخر کرتی رہے گی-قوانین شفاء جاننے والے ہر دور میں ان سے اپنی

باعزت روزی بھی کماتے رہیں اور بیمار مخلوق میں شفاء بھی بانٹتے رہیں گے-یاد رکھیں مجربات کا صحیح استعمال ایک قابل معالج ہی کر سکتا ہے-دوائے مجرب صرف وہی ہو سکتی ہے جو مرض د اسباب کے ساتھ ساتھ ان کی علامات کو بھی دور کر دے-

مجدد طب کے فارماکوپیا کا ہر نسخہ شفائی اثرات کا حامل ہونے کے سبب زر و جواہر میں تولنے کے قابل ہے-اطباء اس کو حرز جاں بنا کر شہرت بھی حاصل کر سکتے ہیں اور فن کی سربلندی کا باعث بھی بن سکتے ہیں-

آیئے بے جا تعصبات کو خیرباد کہہ کر اس چشمہ صحت سے اپنا دامن بھر لیجئے-

ان مجربات کے کراماتی اثرات چار دانگ عالم میں طب یونانی کا بول بالا کر دیں گے اور اطباء اس دور کی ایلوپیتھی ادویات سے بے نیاز ہو جائیں گے-یہ مجربات علمی و فنی اعتبار سے درست اور سریع الاثر ہیں-جو طبیب سوچ سمجھ کر ماہیت مرض پر نظر ڈال کر نسخہ کا استعمال کرے گا اپنے مریضوں کے لئے رحمت بن جائیگا-طبیب کے لیئے ہر نسخہ کے بارے میں کم از کم اتنا جاننا ضروری ہے کہ اس کا قوام خون پر کیا اثر پڑے گا اور منافع الاعضاء کی درستی میں کیا کردار ادا کرے گا-اس فنی ارتقاء کے دور میں کوئی ایسا نسخہ استعمال میں لانا جس کا مزاج ہی معلوم نہ ہو عطایانہ علاج کہلائے گا اور فن کی بدنامی کا باعث بھی-افسوس اس بات پر ہے کہ اس وقت کے طبیہ کالجز میں پڑھائے جانے والے مجربات کا بھی کوئی مزاج مقرر نہیں کیا گیا-

طبیب ساز اداروں کا موجودہ نصاب خامیوں سے اٹا ہوا ہے-اکابرین نیشنل کونسل فار طب کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے-یہی وجہ ہے کہ اطباء کی اکثریت ایلوپیتھی ادویات سے علاج کر رہی ہے اور مریض یہ سوچ کر کہ اگر ہم نے طبیب کے پاس جا کر بھی ایلوپیتھی ادویہ کھانی ہیں تو کیوں نہ پھر ڈاکٹروں ہی سے علاج کروا لیا جائے-یہ شرف صرف اور صرف قانون مفرد اعضاء ہی کو حاصل ہے کہ اس میں نہ صرف امراض کے مزاج کی تشخیص کا مکمل قانون موجود ہے بلکہ تمام مجربات کے فوائد کے ساتھ ساتھ ان کا مزاج بھی مقرر کر دیا گیا ہے جو بھی ان کو اپنائے گا دامن شفاء سے مالامال ہو کر طبی دنیا پر چھا جائے گا-ماشاءاللہ-

تشریح اصطلاحات

اصطلاحات ادویہ کی تشریح پیش کی جا رہی ہے تاکہ اطباء حضرات روزمرہ کے مستعمل مرکبات کے اسمائے مجوزہ کے صحیح مفہوم کو سمجھ کر ان کے فوائد و اثرات سے مستفید ہو سکیں۔

(۱) محرک :-

محرک سے مراد ایسی دوا ہے جو کسی مفرد عضو کو سکون سے فعل میں لائے۔ اس عضو کی متعلقہ تیزی کو تحریک کہتے ہیں یہ تیزی اس عضو کے جسم میں اکساہٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ یاد رہے ہر عضو اپنے متعلقہ مخصوص مزاج کی حامل ادویہ ' اغذیہ اور اشیاء سے اپنا فعل سرانجام دیتا ہے۔ یعنی محرک اعصاب اشیاء سے دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی (تحریک) پیدا ہوگی اور محرک عضلات ادویہ وغیرہ سے قلب و عضلات کے فعل میں تیزی پیدا ہوگی اور اسی طرح غدی محرکات سے جگر و غدد کے افعال سرزد ہوں گے یعنی ہر محرک چیز اپنے عضوی و کیمیاوی افعال کے لحاظ سے منسوب ہوگی۔

(۲) شدید :-

دوائے محرک سے قدرے تیز اثرات کی حامل دوا کو شدید کہتے ہیں۔

(۳) ملین :-

ملین سے مراد ایسی دوا ہے جو فضلات کو خارج کرنے کی قوت رکھتی ہو۔

(۴) مسہل :-

ایسی دوا جس میں ادرار قوت ہوتی ہے۔ مسہل دوا کو تھوڑی مقدار میں دے کر محرک ' شدید بلکہ مقوی اثرات بھی پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

(۵) مقوی :-

مقوی سے مراد ایسی اشیاء ہیں جو کسی عضو کی طرف خون کو آہستہ آہستہ جذب کرانا شروع کر دیں ان میں اغذیہ 'ادویہ اور زہر تک شامل ہیں مثلاً اغذیہ میں گوشت 'ادویہ میں فولاد '

زہروں میں سنکھیا اور کچلہ مقویات میں شامل ہیں۔ یاد رہے کہ ہر عضو کے لیے اس کے متعلقہ مزاج والی اشیاء مقوی ہوتی ہیں۔

(۶) اکسیر :-

اکسیر دوا اسے کہتے ہیں جس میں یہ تین صفات پائی جائیں اوّل دائمی اثر۔ دوم جاذب سوم برقی اثر یعنی خون میں جذب ہو کر فوراً اپنے اثرات جسم پر شروع کر دے اور یہ اثرات جسم انسانی پر انتہائی برق رفتاری سے مرتب ہوں۔

(۷) تریاق :-

تریاق سے مراد ایسی دوا ہے جو کسی زہر کے اثرات کو فوراً ختم کر دے اور ایک نئی صورت یا مزاج پیدا کر دے اسے انٹی ڈوٹ بھی کہتے ہیں۔ تریاق قسم کی ادویہ کی اس وقت ضرورت پیش آتی ہے جب کسی زہر یا کسی عضو کو مشینی تحریک سے موت واقع ہو جانے کا خطرہ ہو مثلاً ہیضہ۔ نمونیہ۔ سرسام وغیرہ۔

(۸) لبوب :-

لبوب لب کی جمع ہے۔ لب کے معنی گری۔ گویا یا مغز کے ہیں لبوب میں نباتاتی مغزیات کے علاوہ حیوانی مغزیات بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ ہر قسم کا لبوب غدی اعصابی افعال و اثرات کو پیدا کرتا ہے یعنی گرم تر اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

(۹) حلوہ :-

حلوے کے لغوی معنے میٹھی چیز کے ہیں لیکن علم صیدلہ (دواسازی) میں اسے دوائے غذائی کہتے ہیں چونکہ اس کا جزو اعظم میدہ گھی اور شکر ہوتے ہیں۔ حلوہ کے نسخہ میں مغزیات بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ حلوے کے افعال و اثرات اعصابی غدی (تر گرم) ہوتے ہیں۔

(۱۰) خمیرہ :-

خمیرہ ایک ایسا مرکب ہے جس میں خمیری صورت بتدریج پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ

سے اسے ہم خمیرہ کہتے ہیں یہ مرکب بالفعل دماغ و اعصاب کو تقویت دیتا ہے اور یہ اعصابی عضلاتی افعال واثرات کا حامل ہوتا ہے-

(۱۱) اطریفل :-

اس مرکب میں ہلیلہ-بلیلہ اور آملہ پڑتے ہیں جن کا نام ترپھلہ ہے اسے معرب کر کے اطریفل بنالیا گیا ہے-یہ آیورویدک دواہے جو کہ عضلاتی اعصابی (خشک سرد) اثرات کا حامل ہے-

(۱۲) معجون :-

یہ ایک نیم جامد مرکب ہے جو پسی ہوئی ادویات کو شہد یا چینی کے قوام میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے-اس کا مزاج عضلاتی غدی ہوتا ہے-

(۱۳) جوارش :-

یہ مرکب نظامِ انہضام کے لیے مخصوص ہے-فارسی لفظ گوارش کا معرب ہے جس کے معنی ہضم کرنے والی دواہے-یہ دوا غدی عضلاتی اثرات کی حامل ہوتی ہے-

(۱۴) جوشاندہ :-

جوشاندہ سے مراد ایسا ادویاتی آمیزہ ہے جس میں ادویہ کو پانی میں جوش دے کر ان کے اثرات کو حاصل کیا جاتا ہے-یہ زیادہ تر نزلہ زکام اور کھانسی کی صورت میں استعمال کرایا جاتا ہے-

(۱۵) فرزجہ :-

فرزجہ سے مراد شیاف یا بتی ہے جسے مختلف ادویہ سے تیار کر کے عورت کی اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے-

(۱۶) طلاء :-

طلاء سے مراد ایسی روغنی اور رقیق القوام دواہے جو کہ بطور مالش استعمال کی جاتی ہے اور یہ خاص طور پر عضو تناسل کے لیے مروج ہے-

(۱۷) قطور :-

یہ ایک سیال دوا ہوتی ہے جو کہ ناک اور کان وغیرہ میں ٹپکائی جاتی ہے-

(۱۸) سرمہ :-

ایسی باریک یعنی مثل غبار دوا جو کہ آنکھوں میں ڈالی جاتی ہے-اسے سرمہ کہتے ہیں اور اس کا جزو اعظم سرمہ سفید یا سرمہ سیاہ ہوتا ہے-

(۱۹) انقرویا :-

یہ مرکب بھی دماغی اور عصبی امراض کے لئے مخصوص ہے-بلغمی امراض کو دور کرنے کے لئے خاص چیز ہے-اطریفل سے بہت زیادہ طاقتور ہے-(عضلاتی اعصابی شدید) اس کا جزو اعظم انقرویا (بھانوا) ہے-

(۲۰) ایارج :-

دماغی و اعصابی امراض خصوصاً سوداوی امراض کے لئے مخصوص ہے-اس کا جزو اعظم مصبر ہے-یونانی لفظ ہے جس کے معنی خدا کی دعا کے ہیں-ایک خاص مسہل کا نام ہے (عضلاتی غدی ملین) ایارج فیقرا بھی ایک مسہل کا نام ہے جس کے معنی تلخ دوا کے ہیں (عضلاتی غدی مسہل) -

(۲۱) برشعشاء :-

یہ مرکب دماغی اور اعصابی شدید سوزش میں انتہائی مفید ہے-اس کا جزو اعظم (افیون) ہے اس کے معنی فوری آرام دینے والی دواہے-یہ حقیقت ہے کہ اس کا اثر فوری ہوتا ہے اس لئے انتہائی ضرورت کے وقت استعمال کرنا چاہئے-

(۲۲) برود :-

یہ مرکب انتہائی کھرل شدہ دوا جو آنکھوں کی جلن کے لئے مخصوص ہے اور سرمے کے طور پر استعمال ہوتا ہے-اس میں انتہائی ٹھنڈک کی وجہ سے اس کا نام (برود) ہے- (اعصابی عضلاتی شدید) -

(۲۳) جواہر مہرہ :-

یہ مرکب دل و دماغ کی تقویت کے لئے مخصوص ہے اس کے اجزاء اعظم جواہرات ہیں -(عضلاتی اعصابی مقوی) -

(۲۴) حب :-

حب کے معنی دانے اور تخم کے ہیں مگر طبی اصطلاح میں گولی کو کہتے ہیں جو دوا سے بنائی جاتی ہے -اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوا منہ کے اندر اثر کئے بغیر پیٹ میں اتر جائے اور کافی دیر تک پیٹ میں پڑی رہے اور اثر کرتی رہے -اکثر تلخ ادویات کو گولیوں کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے -(عضلاتی اعصابی) یا (عضلاتی غدی) -

(۲۵) دواالمسک :-

یہ مرکب بھی مفرح اور مقوی ہے اس کا جزوِ اعظم کستوری ہے (اعصابی عضلاتی) اس کے بھی بے شمار اقسام ہیں اور بعض مرکبات میں جواہرات وغیرہ بھی شامل کر لئے جاتے ہیں -

(۲۶) سفوف :-

یہ مرکب ہندی لفظ چورن کے معنوں میں آتا ہے -یہ امراض معدہ کے لئے مخصوص ہے -سفوف جس قدر موٹا رکھا جاتا ہے اسی قدر زیادہ دیر تک معدہ میں رہتا ہے - (غدی عضلاتی یا غدی اعصابی) اس کی بھی بے شمار اقسام ہیں -

(۲۷) سکنجبین :-

یہ مرکب مفرح اور مقوی معدہ کے لئے استعمال ہوتا ہے -اس کا جزوِ اعظم سرکہ ہے -اس کو شہد یا قند سفید ملا کر قوام بنا لیتے ہیں -کبھی اس میں دیگر ادویات بھی شامل کر لیتے ہیں - (اعصابی عضلاتی) سرکہ کے علاوہ لیموں اور دیگر ترش پھلوں کے رس سے بھی سکنجبین بنائی جاتی ہے -بہت سی اقسام ہیں -

(۲۸) سنون :-

یہ مرکب دانتوں کے لئے مخصوص ہے -مقوی اور محرک ہر قسم کے تیار ہوتے ہیں -

(۲۹) شربت :-

قند سفید یا شہد وغیرہ سے مرکب تیار کر لیا جاتا ہے -پانی میں مٹھاس شامل کر کے سادا طور پر آگ پر قوام کر کے شربت بنا لیا جاتا ہے -اس کا عام طور پر مقصد جسم کی حرارت کو کم کرنا یا پانی زیادہ مقدار میں جسم کے اندر پہنچانا -عام طور پر جگر کے امراض میں استعمال ہوتا ہے (اعصابی عضلاتی) بے شمار اقسام ہیں -

(۳۰) شیاف :-

گولی کی طرح دوا گوندھ کر بیرونی استعمال یا زخم کے اندر رکھنے کے لئے مرکب تیار کیا جاتا ہے -گولیوں سے امتیاز کی خاطر ان کو بتی کی شکل یا مخروطی شکل یا چپٹی شکل کی ٹکیہ تیار کر لی جاتی ہے تاکہ سمجھا جائے کہ کھانے کی دوا نہیں ہے -عام طور پر آنکھ کے امراض کے لئے خصوصاً آشوبِ چشم کے لئے تیار کئے جاتے ہیں جو پانی میں بھگو کر آنکھ میں پھیر لئے جاتے ہیں -زخم یا ناسور وغیرہ کے لئے جو کے برابر کی شکل سے لے کر انگلی تک بنائے جاتے ہیں انگلی کی شکل کے قبض رفع کرنے کی خاطر مقعد میں بھی رکھ دیئے جاتے ہیں جو فوری ضرورت کے لئے صابن سے بھی تراش لئے جاتے ہیں -جو دوا بتی بنا کر یا پوٹلی کی صورت میں یا روئی اور کپڑے کو تر کر کے ناک کان، مقعد اور عورتوں کی اندام نہانی میں رکھی جاتی ہے اس کو بھی شیافہ کہتے ہیں -اس کی بے شمار اقسام ہیں -

(۳۱) شموم :-

ایسی ادویہ جو سونگھائی جائیں -عام طور پر تیز بو والی ادویات ہوتی ہیں -یہ شیشی میں بند ہوتی ہیں -یہ محلول و سفوف اور ڈلیاں تینوں صورتوں میں ہو سکتی ہیں -عام طور پر (اعصابی عضلاتی) یا (اعصابی غدی) ہوتی ہیں -

(۳۲) ضماد :-

ایسا مرکب جو بیرون جسم پر لگایا جائے -اس کا قوام گاڑھا ہوتا ہے جو لیپ کر دیا جاتا ہے- کئی اقسام ہیں-عام طور پر ماتھے کے لئے مخصوص ہے -لیکن تمام جسم پر لگایا جاسکتا ہے- مسکن و مخدر اور محرک تین صورتوں میں تیار کیا جاتا ہے-

(۳۳) غرغرہ :-

ایسا مرکب ہے جو سیال ہو اور اس کو منہ میں ڈال کر پھیرایا جائے پیانہ جائے- یہ حلق کے لئے مخصوص ہے-

(۳۴) فتیلہ :-

روئی یا اون کی بتی دوائی مرکب میں ملا کر کان 'ناک 'زخم 'مقعد یا رحم میں رکھی جائے-

(۳۵) قرص :-

ایسی خوش ذائقہ دوا کا مرکب جو چوسا جائے (ٹکیہ) لیکن اب یہ گولیوں کی طرح اندرونی طور پر استعمال بھی کرائی جاتی ہیں اور دونوں کا آپس میں فرق نہیں رہ گیا- ان دونوں میں یہ فرق ضرور ہونا چاہئے کہ قرص خوش ذائقہ بلکہ خوشبودار ہو اور وہ چوس کر یا چبا کر کھائی جائے کونین کی طرح تلخ نہیں ہونی چاہئیں -اس کا یہ فائدہ بھی ہے ٹکیاں زیادہ سے زیادہ اور بڑی سے بڑی بھی کھائی جاسکتی ہیں -اس کو انگریزی میں لوز نجز کہتے ہیں- بے شمار اقسام ہیں-

(۳۶) قیروطی :-

ایسا مرکب جو سینے پر مالش کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے اس کا جزو اعظم موم ہوتی ہے اس کا قوام روغن سے غلیظ ہوتا ہے- عام طور پر مزاجاً گرم ہوتی ہے- (غدی اعصابی)

(۳۷) کاجل :-

یہ بھی ایسا مرکب ہے جو آنکھ میں لگایا جاتا ہے مگر سرمہ کی طرح خشک سفوف نہیں ہوتا- بلکہ موم کی طرح قوام ہوتا ہے -اس کا جزو اعظم جمع کیا ہوا دھواں ہوتا ہے جو کسی روغن میں

ضرورت کے مطابق ملا کر کاجل بنالیا جاتا ہے -اس کی سیاہی سرمے کی سیاہی سے زیادہ ہوتی ہے-

(۳۸) کماد :-

دواؤں کا ایک مرکب جسے پوٹلی میں بند کر کے اور گرم کر کے خشک یا تر عضو پر ٹکور کرتے ہیں-

(۳۹) گلقند :-

ایک ایسا مرکب ہے جو کسی پھول اور قند سے تیار کیا جاتا ہے- عام طور پر گل گلاب اور قند سے تیار کیا جاتا ہے- کبھی کبھی قند کی جائے شہد بھی استعمال ہوتا ہے- گلقند عام طور پر ملین کے طور پر استعمال ہوتا ہے- (اعصابی عضلاتی) یا (اعصابی غدی) -

(۴۰) لخلخہ :-

رقیق خوشبودار ادویات کا ایسا مرکب جو کسی کھلے منہ کی بوتل یا تازہ مٹی کے برتن میں ڈال کر سونگھائی جائے-

(۴۱) لعوق :-

ایک ایسا مرکب ہے جو لیسدار چٹنی کی شکل میں تیار ہوتا ہے جو عام طور پر گلے اور سینے کے امراض میں استعمال ہوتا ہے- اس چٹنی میں کسی قدر مٹھاس بھی ہوتی ہے-
(عضلاتی اعصابی) یا (عضلاتی غدی) -

(۴۲) مرہم :-

ایک ایسا مرکب ہے جو روغن یا موم یا چربی یا کسی لیسدار شے میں تیار کیا جاتا ہے جو پھوڑے 'پھنسی اور ورم و زخم کے لئے استعمال ہوتا ہے- اس کا استعمال صرف بیرونی ہوتا ہے-

(۴۳) مفرح :-

ایک ایسا مرکب ہے جو فرحت سرور اور خوشی بخشنے والا ہوتا ہے- ایسے مرکب شراب میں تیار کیئے جاتے ہیں یا ان میں شراب کا کیف و سرور پیدا کیا جاتا ہے - انتہائی مقوی اعصاب اور محرک قلب ہوتا ہے- (عضلاتی غدی مقوی) -

(۴۴) نوشدارو:-

ایک ایسا مرکب ہے جو تقویت معدہ و ہضم اور قبض کے لئے مخصوص ہے بعض نے اس کو انوشدارو لکھا ہے- فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی (دوائے ہضم) یا عطیہ الٰہی کے ہیں- بعض اطباء نے لفظ نوش ہلیلہ 'بلیلہ اور آملہ خبث الحدید اور شہد کی مناسبت سے سمجھتے ہیں- چونکہ اس میں یہ پانچ اجزاء لازمی ہیں اس لئے بعض اس کو پنج نوش بھی کہتے ہیں- لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس میں آملہ جزوِاعظم ہے اور یہ بالکل معجون کی طرح تیار ہوتی ہے اور اس کو حکیم شریف خان کے نام سے موسوم کرتے ہیں- (عضلاتی 'اعصابی مقوی) -

(۴۵) نطول:-

ایسا ادویات کا مرکب جو گرم یا سرد پانی میں تیار کیا جاتا ہے جو کسی عضو پر فاصلے سے ڈالا جاتا ہے جس کا مقصد ایک قسم کی تکور ہے-

(۴۶) نفوخ:-

ادویات کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ادویات کو میدہ کی طرح سفوف کر لیا جاتا ہے اور پھر ضرورت کے مطابق خشک ناک 'حلق اور کسی زخم میں نلکی یا کسی آلہ سے پھونکا جاتا ہے-

(۴۷) یاقوتی:-

ایک ایسا مرکب ہے جو تقویت ارواح و اعضاء کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں دواء المسک اور مفرح کی طرح تیار کیا جاتا ہے جس کے اجزاء میں جوہرات و کستوری اور عنبر کے ساتھ سونے چاندی کے اجزاء بھی شریک کیے جاتے ہیں- اس میں یاقوت جزوِاعظم ہوتا ہے- (عضلاتی اعصابی) -

اعصابی عضلاتی مجربات

یہ تمام مجربات اعصاب و دماغ کو مشینی طور پر تحریک میں لاتے ہیں- ان کا مزاج تر سرد ہے- یہ بلغم کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتے ہیں- غدد و جگر کے اورام و سوزش کا بہترین علاج ہیں- غدی اورام کو رفع کرنے کے لیے یہ مجربات کراماتی تاثیر رکھتے ہیں- عضلات و قلب میں تسکین پیدا کر کے تقویت کا باعث بنتے ہیں- یہی وجہ ہے کہ اعصابی تحریک جب مکمل ہو جاتی ہے عضلاتی تحریک میں بدل جاتی ہے- جگر و غدد میں سوزش کی وجہ سے ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے جلتے ہوں تو اس کی چند خوراکیں فوری اثر دکھاتی ہیں-
سوزش کلیہ و مثانہ وغیرہ کے لیے بھی تریاقی اثر رکھتی ہیں- غدی تحریک کی وجہ سے بننے والی گردوں کی پتھریاں بھی ٹوٹ پھوٹ کر اخراج پا جاتی ہیں- غدی سوزش سے ہونے والے بخار کے لیے بھی اکسیر کا کام دیتے ہیں- خفقان قلب کے لیئے بھی خمیرہ جات کے ہمراہ دینے سے اچھے نتائج ملتے ہیں- سوزاکی حالت کے لیے بھی یہ مجربات مفید ثابت ہوتے ہیں- جسم پر صفراوی دھپڑ ہوں یا صفراوی خارش ہو شہد کے شربت کے ساتھ دینے سے درست ہو جاتے ہیں- غدی اعصابی تحریک ہو یا اعصابی غدی ان کے تحت جتنی علامات اس کتاب کے صفحہ نمبر تا تک دی گئی ہیں سب کے لئے مفید اور بہترین کراماتی مجربات ہیں- مزاج اور تحریک کی صحیح تشخیص کرنا معالج کا کام ہے- ان کو استعمال کرتے وقت مرض کی شدت و خفت پر نگاہ رکھنی چاہئے- شدید صورتوں میں ملین 'مسہل' اکسیر تریاق دس دس پندرہ پندرہ منٹ بعد بھی دے سکتے ہیں- جیسے جیسے مرض کا زور کم ہوتا جائے دوائی کا وقفہ بڑھاتے جائیں-

اعصابی عضلاتی محرک:- شورہ قلمی ۳۰ گرام- تخم کاسنی ۵۰ گرام سفوف بنا لیں-

مقدار خوراک:- ایک گرام سے ۳ گرام دن میں چار بار تازہ پانی سے کھلائیں-

افعال و اثرات:- اعصابی عضلاتی ہے- اعصاب و دماغ کو مشینی طور پر تحریک دیتا ہے- حرارت کو جسم سے فوراً خارج کر دیتا ہے عضلات میں انتہائی سکون پیدا کرتا ہے- پیشاب کی جلن

چند منٹ میں دور ہو جاتی ہے۔جب جوش خون سے چھپاکی ہو جائے تو اس کے استعمال سے فوراً ٹھیک ہو جاتی ہے۔صفراوی پتھریوں کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔

اعصابی عضلاتی شدید:۔ شورہ قلمی ۳۰ گرام ۔ تخم کاسنی ۵۰ گرام ۔جو کھار ۵۰ گرام۔

مقدار خوراک:۔ ایک گرام سے ۲ گرام دن میں چار بار ہمراہ دودھ یا پانی۔

افعال و اثرات:۔ اعصابی عضلاتی ہے۔جسم کی حرارت کو یک دم خارج کر دیتا ہے۔سوزاک پیشاب کی جلن۔ پیشاب کا بند ہو جانا۔چھپاکی۔جوش خون کی تمام علامات۔بلڈ پریشر وغیرہ میں مفید ہے۔

اعصابی عضلاتی ملین:۔ شورہ قلمی ۳۰ گرام۔تخم کاسنی ۵۰ گرام۔جو کھار ۵۰ گرام۔ گل سرخ ۸۰ گرام۔

مقدار خوراک:۔ نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار پانی یا کسی مناسب شربت سے کھلائیں۔

افعال و اثرات:۔ یہ مرکب چند منٹوں میں پیشاب کی جلن کا خاتمہ کر کے مریض کو سکون بخشتا ہے۔یہ دوا صفراوی پتھریوں کے لیے بھی مفید ہے۔جب خون میں جوش ہو۔ جسم پر چھپاکی نکل آئے ساتھ ہی پیشاب بند ہو جائے تو اس کا استعمال ضامن شفا ہوا کرتا ہے۔

اعصابی عضلاتی مسہل:۔ اعصابی عضلاتی ملین ۵۰ گرام۔حب النیل (کالا دانہ) ۵۰ گرام

ترکیب تیاری:۔ اجزا کو باریک کر کے سفوف بنالیں یا گوند کیکر کے لعاب کی مدد سے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک سے دو گولی دن میں چار بار تازہ پانی سے کھلائیں۔

افعال و اثرات:۔ وہی جو اوپر لکھے گئے ہیں۔اسے حاد صورتوں میں استعمال کرایا جاتا ہے۔

اعصابی عضلاتی اکسیر:۔ کشتہ قلعی ۱۰ گرام۔کشتہ چاندی ۱۰ گرام۔طباشیر ۲۵ گرام۔ الائچی کلاں ۲۵ گرام۔

ترکیب:۔ الائچی اور طباشیر کو سرمہ کی طرح باریک کر کے کشتہ جات ملالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے ۴ رتی تک مکھن یا بالائی میں رکھ کر کھلائیں۔

افعال و اثرات:۔ یہ سرعتِ انزال کے لیے مایہ ناز دوا ہے چند روز میں منی کی حدت کو کم کر کے قوام کو گاڑھا کر دیتی ہے۔غدی تحریک کے سبب ضعف باہ ہو تو اس کے استعمال سے اس کا حتمی طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔شری نہاری (دن کو نکلنے والی چھپاکی) کے لیے انتہائی مفید ہے۔سوزاک اور سوزشی لیکوریا کے لیے اکسیر ہے۔مختصر یہ کہ غدی تحریک کی ہر علامت کے لیے مفید ہے۔

اعصابی عضلاتی تریاق:۔ افیون ایک گرام۔لوبان کوڑیہ ۱۰ گرام۔مصری کوزہ ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری:۔ ۲ رتی سے ۴ رتی تک تازہ پانی سے کھلائیں۔

افعال و اثرات:۔ ہر قسم کے دردوں کے لیے اصلی معنوں میں تریاق ہے۔درد گردہ اور درد جگر میں اس کا استعمال شدید بے چینی کو آناً فاناً ختم کر دیتا ہے۔نہایت عمدہ خواب آور دوا ہے اسے مارفیا کا بدل کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ہر قسم کے درد پر قابو پانے میں اپنا جواب آپ ہے۔غدی سوزاک۔غدی کھانسی۔سوزش سینہ۔ تقطیر البول۔عسر الطمث۔اسہال۔بول میں خون کی آمد کے لیے بے حد مفید ہے۔غدی تحریک کی ہر علامت کے لیے مفید ہے۔

نوٹ:۔ بوڑھے اشخاص اور بچوں کے لیے اس دوا کا استعمال موزوں نہیں۔

اعصابی عضلاتی مقوی (خمیرہ):۔ گاؤزبان ۴۰ گرام۔ابریشم ۴۰ گرام۔کشنیز خشک ۴۰ گرام صندل سفید ۴۰ گرام۔الائچی خورد ۱۰ گرام۔چینی اڑھائی کلو۔

ترکیب تیاری:۔ ابریشم کو قینچی سے کاٹ کر کیڑے نکال ڈالیں۔پھر ابریشم مقرض سمیت

تمام اجزا کو عرق گلاب میں بھگودیں اور ۸ گھنٹے بعد جوش دیں جب آدھا عرق جل جائے تو اتار کر ہاتھوں سے مل کر پارچہ بیز کر لیں۔ پھر چینی ملا کر جوش دیں اور خمیرے کے قوام پر آنے کے بعد خوب گھوٹیں۔

مقدار خوراک:۔ ۶ گرام سے ۹ گرام تک صبح وشام عرق گلاب یا تازہ پانی سے کھائیں۔

افعال واثرات:۔ مقوی دماغ اور مفرح قلب ہے۔ غدی نزلہ اور زکام کے لیے بہترین چیز ہے۔ ثقل سماعت اور گرمی خشکی کے سبب نظر کی کمزوری سرعت انزال اور خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کے لیے مفید ہے۔ خفقان قلب کے علاوہ آنتوں کے زخموں مندمل کرتا ہے۔

اعصابی عضلاتی جوشاندہ

بہدانہ ۳ گرام۔ تخم خبازی ۶ گرام۔ تخم کاسنی ۶ گرام۔ تخم خیارین ۶ گرام۔ چینی حسب ضرورت و ذائقہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو ۲۵۰ گرام پانی میں ڈال کر جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو اتار کر پن چھان کر چینی ملا کر پلائیں۔

افعال واثرات:۔ سوزشی نزلہ کے لیے اس سے بہتر دوا کا تصور ممکن نہیں۔ غدی تحریک کی وجہ سے اگر دل میں تحلیل ہو رہی ہو تو اس کے استعمال سے فوراً رک جاتی ہے۔ بالغ مریض کے لیے یہ ایک خوراک ہے غدی تحریک کی ہر علامت کے لیے مفید ہے۔

اعصابی عضلاتی روغن

میٹھا تیلیا ۱۰ گرام۔ کافور ۲۰ گرام۔ روغن تارپین ۴۰ گرام۔ کسٹر آئیل ۲۵۰ گرام۔

ترکیب تیاری:۔ میٹھا تیلیا کو باریک کوٹ کر کسٹر آئیل میں جلالیں جب میٹھا تیلیا پوری طرح جل جائے تو تیل کو پارچہ بیز کر لیں۔ پھر کافور کو روغن تارپین میں حل کر کے اجزاء کو ملا لیں۔

افعال واثرات:۔ اس روغن کی مالش سے غدی درد سر کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سوکھے ہوئے

اعضاء فربہ ہو جاتے ہیں۔ جلے ہوئے مقام پر اس میں پھویا تر کر کے رکھنے سے سوزش کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے۔ اس روغن کو مقام ماؤف پر لگا کر ہلکے ہلکے مالش کریں۔

اعصابی عضلاتی قطور چشم

افیون ۴ گرام۔ قلمی شورہ ۱۰ گرام۔ عرق گلاب ایک بوتل۔

ترکیب تیاری:۔ افیون اور قلمی شورہ کو باریک کر کے عرق گلاب میں حل کریں۔

افعال واثرات:۔ آنکھوں کی سوزش اور خشکی کی صورت میں ایک ایک قطرہ آنکھوں میں ڈالیں کان درد کے لیے بھی مفید ہے۔

فرنی دافع سوزش

ساگودانہ ۱۰ گرام۔ اسپغول ۶ گرام۔ تخم ریحان ۶ گرام۔ انڈا ایک عدد۔ دودھ ۵۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری:۔ پہلی تینوں اشیاء کو ۲۵۰ گرام پانی میں گھول کر آگ پر رکھیں۔ جب ساگودانہ گل جائے تو اس میں انڈے کی سفیدی ڈال کر خوب پھینٹ لیں۔ پھر دودھ گرم کر کے ملادیں۔ حسب ضرورت چینی ملا کر استعمال کریں۔

مقدار خوراک:۔ مندرجہ بالا وزن ایک خوراک ہے۔ دن میں تین بار استعمال کریں۔

افعال واثرات:۔ اعصابی عضلاتی ہے۔ معدہ وامعاء اور مثانہ کی سوزش کے لیے غذائی دوا ہے جب پیٹ میں سوزش اور جلن پائی جائے اور ترش ڈکار آئیں یا امعاء کی سوزش سے اسہال ہوں بول میں جلن پائی جائے۔ پیشاب کی جلن سوزاک۔ سرعت انزال۔ مذی اور ودی کی کثرت کو روک دیتی ہے۔ جب غدی تحریک میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیاں جلتی ہوں تو اس کا استعمال موجب تسکین ہوتا ہے۔

اعصابی عضلاتی شربت

صندل سفید ۲۵ گرام - الائچی خورد ۱۰ گرام - گل گاؤزبان ۲۰ گرام - خس ۵۰ گرام - چینی ایک کلو

ترکیب تیاری :- معروف طریقے سے شربت تیار کریں۔

مقدار خوراک :- ۲۰ گرام سے ۴۰ گرام تک دن میں تین بار۔

افعال و اثرات :- اعصابی عضلاتی ہے - دماغ و اعصاب کو مشینی طور پر تحریک دیتا ہے - دل کی گھبراہٹ و بے چینی - تنگی قلب بوجہ تحلیل - پیاس کی زیادتی اور سوزش - معدہ و امعاء کے لیے بے حد مفید ہے۔

اعصابی عضلاتی مرہم

آب مکو سبز ۵۰ گرام - آب کاسنی سبز ۵۰ گرام - روغن زیتون ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری :- سب کو آگ پر رکھیں - جب پانی جل جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر کے محفوظ کر لیں۔

طریقہ استعمال :- روئی یا تھوڑے سے کپڑے کے ٹکڑے پر لگا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

افعال و اثرات :- اعصابی عضلاتی ہے - ورم رحم اور صلابت رحم کے لیے بہترین مرکب ہے جلن دار ورم پر لگانے سے جلن اور درد کو فوراً آرام دیتا ہے۔

عضلاتی اعصابی مجربات

ان مجربات کا مزاج خشک سرد ہے - یہ مجربات عضوی طور پر عضلات میں کیمیاوی تحریک پیدا کرتے ہیں - دموی طور پر خلط سودا پیدا کرتے ہیں اور جسم میں اسے روکتے ہیں - خلط بلغم کا خاتمہ کر کے اسے اعتدال پر لاتے ہیں - عضلات میں تحریک سے ان میں نچوڑ کی صورت پیدا ہو کر عظم عضلات میں مفید ثابت ہوتے ہیں - قابض بھی ہیں اور حابس رطوبات بھی 'جریان منی' زکام سیلان الرحم اعصابی کا بہترین علاج ہیں - اعصاب و دماغ کی شدید تحریک میں ان کا استعمال بہت مفید رہتا ہے بھوک پیدا کرتے ہیں - اعصابی سوزش اور اورام کے لئے بے مثل تحفہ ہیں - جگر و غدد میں تسکین پیدا کر کے ان کے ضعف کو ختم کر دیتے ہیں - مولد خون ہیں - مریض کو معدہ کے اعصابی سوزش کی وجہ سے قے کی شدت ہو تو یہ آن کی آن میں روک دیتے ہیں۔

جوارش تمر ھندی اس حالت کے لیے اپنا ثانی نہیں رکھتی - اعصابی اسہال کے لیئے بھی بہت مفید مرکبات ہیں - قوتِ ماسکہ میں بے انتہا اضافہ کرتے ہیں - اعصابی موٹاپے کا بھی بہترین علاج ہیں حمیات بلغمی کے لیئے بہت ہی مفید ثابت ہوتے ہیں - مرکبات میں کوئی کمی یا نقص نہیں کامیابی کا انحصار معالج کی فہم و فراست اور حذاقت پر موقوف ہے - اعصابی سوزش کی وجہ سے کسی بھی عضو سے رطوبات یا پیپ کا اخراج ہو رہا ہو تو اسکو بہت جلد درست کر دیتے ہیں - بلغمی تعفن کی قاطع اور دشمن ہیں - ان مجربات کی پہچان اور قدر و قیمت کا صحیح اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جو اپنے اندر تحقیق اور جستجو کا جذبہ رکھتے ہیں - مرض کی شدید صورتوں میں ملین، مسہل "اکسیر تریاق کا استعمال کیا جا سکتا ہے - دوا کا وقفہ بھی مرض کے مطابق گھٹا سکتے ہیں۔

عضلاتی اعصابی محرک :- کرنجوہ ۵۰ گرام - آملہ ۵۰ گرام - سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک :- ایک گرام سے تین گرام تک دن میں چار بار پانی سے دیں۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے - عضلات و قلب کو کیمیائی طور پر تحریک دیتا ہے جس سے جسم میں خشکی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے اس لیے بلغمی امراض جیسے بلغمی دمہ - کھانسی -

زکام-سوردسر-جریان-چیچک-ملیریا بخار-خسرہ-کالی کھانسی اور سلس البول کے لیے مفید ہے۔
معین حمل ہے۔

عضلاتی اعصابی شدید :- کرنجوہ ۵۰ گرام-آملہ ۵۰ گرام-پھٹکڑی بریاں ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری :- پھٹکڑی کو توے پر بریاں کرلیں اور پھر تمام اجزاء کو باریک پیس کر ملالیں۔

مقدار خوراک :- نصف گرام سے ایک گرام تک پانی یا قہوہ سے دن میں چار بار کھلائیں۔

افعال واثرات :- دل میں تحریک-جگر میں تسکین اور دماغ و اعصاب میں تحلیل پیدا کرتا ہے
اعصابی عضلاتی مرکبات کے اثرات کو بالکل ختم کردیتا ہے-امراض بلغمیہ کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔
چنانچہ بلغمی دمہ-بلغمی کھانسی-زکام-دردسر زکامی-سرسام بلغمی-چیچک-ملیریا بخار-خسرہ-
تپ محرقہ-اسہال اور کالی کھانسی کے لیے بے حد مفید ہے-سکون قلب (دل ڈوبنا) کے لیے
اکسیری دوا ہے-ذیابیطس کے لیے حکمی دوا ہے- معین حمل ہے-نمونیا میں اس کا استعمال ممنوع
ہے۔

عضلاتی اعصابی ملین :- کرنجوہ ۵۰ گرام-آملہ ۵۰ گرام-پھٹکڑی بریاں ۱۰۰ گرام-ہلیلہ سیاہ
بریاں ۲۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری :- ہلیلہ سیاہ کو حسب ضرورت گھی میں بریاں کرلیں اور خوب باریک کوٹ کر
اس میں عضلاتی اعصابی شدید ملادیں-پانی کی مدد سے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :- دو دو گولیاں دن میں چار بار پانی یا قہوہ سے کھلائیں۔

افعال واثرات :- کے لحاظ سے عضلاتی اعصابی شدید سے زیادہ قوی ہے-جب مریض کو
قبض ہو تو اس کا استعمال کرانا چاہیے۔

عضلاتی اعصابی مسہل :- عضلاتی اعصابی ملین ۱۰۰ گرام-ہرڑ جلاپا ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری :- ہرڑ جلاپا کو خوب باریک کرکے اس میں عضلاتی اعصابی ملین ملالیں اور

نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :- ایک ایک گولی دن میں چار بار پانی یا قہوہ یا چائے سے کھلائیں۔

افعال واثرات :- یہ نسخہ بلغم کو دستوں کے ذریعے خارج کردیتا ہے اس کے مسلسل استعمال
سے بلغم کی پیدائش رک جاتی ہے-اعصابی تحریک کی ہر علامت کے لیے قابل اعتماد دوا ہے۔

عضلاتی اعصابی اکسیر :- سم الفار ایک گرام-کشتہ فولاد ۲۵ گرام-ہلیلہ سیاہ بریاں ۲۵ گرام۔

ترکیب تیاری :- پہلے سم الفار کو خوب کھرل کریں-پھر دوسرے اجزا تھوڑے تھوڑے
شامل کرکے کھرل کرتے چلے جائیں-آخر میں نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :- ایک گولی دن میں چار بار قہوہ یا چائے سے کھلائیں۔

افعال واثرات :- بے حد تیز اثرات کی حامل دوا ہے-تمام رطوبتی امراض جیسے بلغمی دمہ
شوگر اور جریان کو آناً فاناً ختم کردیتی ہے-بے حد مصفی خون ہے-چیچک اور خسرہ کے لیے بے حد
مفید ہے۔

عضلاتی اعصابی تریاق :- بلادر ۱۰ گرام-ہلیلہ سیاہ بریاں ۱۰۰ گرام-ہرڑ جلاپہ ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری :- سب ادویہ کو باریک کرکے نخودی گولیاں تیار کریں۔

مقدار خوراک :- ۱تا۲ گولیاں دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال واثرات :- عضلاتی اعصابی ہے تمام رطوبتی امراض وعلامات کے لیے بھروسہ کی دوا
ہے-لیکوریا-جریان-ضعف باہ-شوگر-سلس البول-آتشک-چھپاکی-دمہ-نامردی-نزلہ زکام
کے لیے بے حد مفید ہے۔

نوٹ :- اگر اس نسخہ سے خارش یا سوجن یا کوئی بھی سی علامات ظاہر ہوں تو فوراً غدی عضلاتی
ملین کھلائیں اور بیرونی طور پر غدی عضلاتی مسہل کو تیل میں ملا کر مالش کریں فوراً آرام آجائے گا۔

گئیں۔ صحت و امراض کے پیمانے اور زاویے تبدیل ہوتے رہے لیکن تاریخ طب پر ایسی افتاد آپڑی کہ یہ قحط الرجال کا شکار ہو گئی۔

شیخ الرئیس بو علی سینا کے بعد طب کے میدان میں کوئی نامور پیدا نہ ہوا۔ گویا طبی تحقیقات پر ایک جمود طاری تھا۔ حتیٰ کہ کم و بیش سات صدیاں بیت گئیں۔ فن طب کے عالم ایک ایک کر کے اٹھتے جا رہے تھے۔ فن طب کے کمالات کے مظاہر جن کے دم قدم سے تھے وہ ہستیاں ناپید ہوتی جا رہی تھیں۔ طب کی اساسی حیثیت کو بدلنے کا نام تجدید طب رکھا جا رہا تھا۔ نئے نئے تقاضوں کے تحت صحت و تندرستی کی چھنی ہوئی دولت واپس دلانے کے لئے رنگوں سے علاج' پانی سے علاج' موسیقی سے علاج' سورج سے علاج' آسٹرو پیتھی' نیچرو پیتھی' الیکٹرو پیتھی' بایو کیمسٹری حتیٰ کہ ایلو پیتھی تک جیسے جزوی طریقہ ہائے علاج دریافت کئے گئے اور آزمائے جا رہے ہیں۔ طب یونانی' دیسی طب' حکمت' الغرض اس کو جس نام سے پکاریں اس کا تو کسی نے بھی پہلو تک نہ بدلا۔ شیخ الرئیس کے زمانے سے جس کروٹ اس کی آنکھ لگی اسی کروٹ سوئی رہی۔ آندھیاں اور طوفان اس کے اوپر سے گزرتے رہے اس کا گلاب جیسا سراپا خس و خاشاک سے اٹ گیا۔ کسی نے اس کے جسم سے گرد تک نہ جھاڑی' نہ نیند سے بیدار کرنے کے لئے سہلایا' نہ جھنجھوڑا۔ ان حالات میں یہ ضروری ہو گیا تھا کہ کوئی صاحب فن اپنے اسلاف کے فنی علوم کے خزانوں کا نور لے کر تحقیق کے میدان میں نکلے اور ثابت کر دے کہ فنِ طب آج بھی اپنی نوعیت کے تمام علوم پر حاوی ہے اور علم و فن طب آج بھی جدید طب کو عاجز کر دینے کی قوت رکھتا ہے۔

آخر بیسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں اسی سرزمین پاک کے شہر اولیائے کرام نامش ملتان کے ایک چھوٹے سے مکان میں ایک مرد مجاہد دوست محمد نے جنم لیا جو بعد میں صابر ملتانی کے نام سے مشہور و معروف ہوا۔ یہ بے سرو سامانی کے عالم میں صرف دولتِ ایمانی اور جذبہ صادق سے لیس ہو کر تجدید طب کا علم لے کر اٹھا اور عروس طب کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کر کے نظریہ مفرد اعضاء کا ہیروں جڑا نو لکھا ہار پہن کر حکیم انقلاب' مجدد طب اور محقق طب کا نام کما کر جون 1972ء میں اپنے خالق و مالک حقیقی سے جا ملا۔ دوست محمد صابر ملتانی واقعی بنی نوع انسان اور علم و فن طب کا دوست والہ و شیدائے محمد' تحقیق و مجاہدے میں صابر اور اولیائے کرام سے

فیض یافتہ ملتانی تھا۔

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے!

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس علم و فن میں تجدید و احیاء کا سلسلہ قائم نہیں رہتا۔ وہ فنا اور ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہمیشہ تغیر و تبدل آتا رہتا ہے۔ نئی نئی دریافتیں بھی سامنے آتی رہتی ہیں جن کو علوم و فنون کی کلیات سے جوڑنا' نکھارنا اور ان میں حسن پیدا کرنا پڑتا ہے۔ یہی فطرت کا وہ تقاضا ہوتا ہے جہاں سے احیائے فن اور تجدید طب کی آبشاریں پھوٹنے لگتی ہیں۔ تحقیق کی جستجو میں رہنے والوں کے سینوں میں علم و حکمت کے اسرار و رموز کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ فن طب میں احیاء و تجدید اور ارتقاء کے لئے اس صدی کے عظیم طبی سائنسدان ابنِ سینائے دوراں' لقمان حکمت حضرت دوست محمد صابر ملتانی'' مجددانہ فہم و فراست' فکر و تحقیق اور فنی صداقتوں سے مالا مال تھے۔ آپ نصف صدی تک خون جگر کے چراغ جلا کر محنتِ شاقہ کرتے رہے۔ بالآخر آپ نے ایک قانون بتلا دیا کہ مفرد اعضاء کے افعال میں افراط و تفریط اور ضعف سے امراض پیدا ہوتے ہیں اور عضوِ مسکن کو تحریک دینے سے امراض اور تکلیف دہ علامات رفع ہو کر صحت حال ہو جاتی ہے۔ انھوں نے وہ طبی' علمی اور فنی اسرار و رموز اور گوشے جو آج تک اوجھل تھے انھیں نہایت ہی آسان اور عام فہم پیرائے میں پیش کر کے جہاں فن طب کے متوالوں پر احسان کیا وہاں طب کو نہ صرف عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کر دیا ہے بلکہ اسے تمام مروجہ معالجاتی مکاتب فکر پہ فوقیت عطا فرما دی ہے۔ آپ نے اپنی ہر تحقیق کو چیلنج کے ساتھ پیش کر کے دیگر مکاتب فکر کے تمام مقلدین و دانایان کو دعوتِ فکر بھی دی اور علم و فن طب میں اپنی تحقیقات کی صداقت بھی تسلیم کروائی اور اسلاف کی جلائی ہوئی شمع جو حوادثِ دھر سے بجھا ہی چاہتی تھی اسے زندہ جاوید بنا دیا۔ آج یہ طریقہ علاج قانون مفرد اعضاء کے نام سے طبی دنیا میں اپنا لوہا منوا چکا ہے۔ مجدد طب صابر ملتانی'' نے طب کی جو خدمات سرانجام دی ہیں طبی دنیا کا ہر صاحبِ علم و فن دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء ایک صحیح علم و فن اور نورانی حق و صداقت ہے۔ سائنس ہمیشہ سچائی کی تلاش میں رہتی ہے اور جہاں بھی سچائی کو پاتی ہے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دیتی ہے جو اطباء بھی اس کو اپنائیں گے دستِ شفا سے مالا مال ہو کر طبی دنیا پر چھا جائیں گے۔

ڈاکٹر عنائت اللہ خان ایم بی بی ایس (جھنگ)

میں نے پانچ ٹی بی کے مریضوں کو نسخہ صابرؒ تیار کر کے دیا- تقریباً تین ماہ تک یہ دوا ان مریضوں کو استعمال کروائی بڑے اچھے نتائج حاصل ہوئے-ایک مریض کو پتہ چل گیا کہ اس میں آک کا دودھ ہے اس لئے اس نے یہ نسخہ استعمال نہیں کیا-وہ وہم میں پڑ گیا میری اپنی صوابدید کے مطابق یہ نسخہ بے ضرر ہے اور بہت مفید ہے-ٹی بی کے مریضوں کو اصل بیماری کے ساتھ ثانوی بیماریاں بھی لاحق ہوتی ہیں اس لئے بعض مریض گھبرا جاتے ہیں اور ڈاکٹر بھی یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ خاص دوا یا نسخہ اثر نہیں کر رہا ہے حالانکہ ثانوی علامات کا علاج ثانوی ادویات سے کرنا چاہیے اور اصل بیماری کا بنیادی نسخہ مستقل طور پر جاری رہنا چاہیے-

حکیم ڈاکٹر محمد دیدار المہوبان ہومیو پیتھک کلینک مین روڈ جہانگیر پارک

نزد غازی روڈ سٹاپ چونگی امر سدھو لاہور

صابر صاحبؒ نے نظریہ مفرد اعضاء پیش کر کے نہ صرف علاج میں درپیش مشکلات کو ختم کر دیا- بلکہ یہ اس عظیم مفکر سائنسدان کا ہی کارنامہ ہے کہ اب اسے پڑھنے کے بعد ایک معالج نبض پر ہاتھ رکھ کر مریض کی ایک ایک تکلیف کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے-اور مریض کے لئے بے ضرر اور دیرپا علاج کا سامان صرف غذا کے ذریعے فراہم کر سکتا ہے-

حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانیؒ

حکیم ایس ایم اقبال کی نظر میں

(۱) :-جناب حکیم ایس ایم اقبال صاحب کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں-اس دور میں طبی دنیا میں ان کا ایک منفرد مقام ہے- تشخیص و تجویز کے قانون پر مکمل دسترس رکھتے ہیں-ان کے علاج و معالجہ کا شہرہ تمام ممالک تک پھیلا ہوا ہے-اخبار جہاں میں طبی نقطہ نظر سے شائع ہونے والے کالم سے عوام الناس اور اطباء بہت زیادہ استفادہ حاصل کر رہے ہیں-اس کالم میں انھوں نے

مختلف مقامات پر مجدد طب حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانیؒ مرحوم کا تزکرہ بھی کیا ہے جو چند کالم میری نظر سے گزرے ہیں ان کا خلاصہ پیش خدمت ہے-

حکیم انقلاب کا تریاق تپ دق وسل-

بیماریاں اور ان کا علاج- حکیم ایس ایم اقبال-قسط:۵

حکیم دوست محمد صابر ملتانیؒ ملتان میں نہایت ہر دلعزیز ڈاکٹر تھے اور بہت جانفشانی سے مریضوں کا علاج کرتے تھے-آپ کا مطب ملتان کے دوسرے ڈاکٹروں کی بہ نسبت زیادہ بارونق تھا ہر خاص و عام آپ سے واقف تھا-

ہیضہ کے ایک مریض کی موت سے دل برداشتہ ہو کر مطب ختم کر دیا-ایلوپیتھک پر سے اعتبار اٹھ گیا اور برملا کہنے لگے کہ یہ نان سیمویٹک طریقہ علاج ہے-غالباً اس کو پیشہ سے دیانت یا پیشہ ورانہ دیانت ہی کہیں گے کہ آپ نے اپنا چلتا ہوا کلینک ختم کر کے سائیکلوں کی دکان کھول لی-کرائے پر سائیکل چلنے لگیں-انسانوں کی بجائے سائیکلوں کی مرمت ہونے لگی-پھر کچھ دل میں آیا ہومیو پیتھک کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور ہومیو پریکٹس کرنے لگے-ملیریا کا ایک مریض آیا آپ نے اس کا علاج کیا وہ صحت یاب نہ ہوا دل برداشتہ ہو کر پریکٹس چھوڑ دی اور سچائی کی تلاش میں لاہور میں طبیہ کالج میں داخلہ لے لیا اور طب کی اعلیٰ سند حاصل کی اپنے وقت کے بہترین اطباء کی صحبت میں رہنے لگے مگر دل کو اطمینان نہ ہوا-

شاہدرہ میں حکیم مرزا احمد دین نے تحقیقاتی کام شروع کیا ہوا تھا-آپ کی محققانہ طبیعت کو اس میں کشش سی محسوس ہوئی وہاں چلے گئے اور مرزا احمد دین کے طریقہ علاج طب جدید سے منسلک ہو گئے-غالباً سولہ سال آپ نے مرزا احمد دین کے نظریہ طب جدید کی خدمت کی اور اس سلسلے میں جاری ہونے والے ان کے جرائد کی ادارت بھی کی-

سولہ سال کی طویل مدت کے بعد آپ کو محسوس ہوا کہ یہ راستہ منزل کی طرف نہیں جاتا چنانچہ آپ نے مرزا احمد دین کی رفاقت کو خیر باد کہا اور قدیم ہندی طب آیورویدک کی تعلیم حاصل کی- اور بہت دیر اس طریقہ علاج کو سمجھنے میں لگے رہے-

حکیم انقلاب کا نظریہ یہ تھا کہ فطرت کا قانون یہ ہے کہ انسان کے لئے جو چیز جتنی زیادہ ضروری

عضلاتی اعصابی مقوی (اطریفل)

پوست ہلیلہ زرد ۲۵ گرام۔آملہ ۲۵ گرام۔ہلیلہ سیاہ ہریاں ۲۵ گرام۔اسطخودوس ۲۵ گرام۔ منقی ۲۵ گرام۔کشتہ فولاد ۲۵ گرام۔چینی ایک کلو۔گھی حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری:۔تمام دواؤں کا باریک سفوف بنالیں۔پھر اس سفوف کو گھی سے چرب کریں۔ چینی کا قوام تیار کر کے اس میں چرب شدہ سفوف ملا دیں۔بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:۔۶ گرام سے ۹ گرام تک دن میں چار بار پانی یا قہوہ سے کھلائیں۔

افعال و اثرات:۔یاد رہے اس اطریفل کی طرح باقی اطریفلیں بھی اپنے اثرات میں عضلاتی اعصابی ہوا کرتی ہیں۔جب قلب و عضلات بلغم اور رطوبات کے سبب پھول جاتے ہیں تو اس اطریفل کے استعمال سے بلغم دستوں کی راہ خارج ہو جاتی ہے اور آئندہ بلغم کی پیدائش رک جاتی ہے بلغمی اور عصبی امراض کے لیے انتہائی مفید دوا ہے۔دماغی فضلات کی صفائی کے لیے اس سے بہتر دوا کا تصور ممکن نہیں۔بے حد مقوی قلب ہے۔بلغم کی پیدائش کو روکتی ہے۔دائمی نزلہ و زکام کا خاتمہ کرتی ہے۔بلغمی کھانسی۔جریان منی۔دمہ۔زکام اور ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔احتلام کے مریض کو اس کا استعمال کسی بھی صورت میں نہ کرنا چاہئے۔

عضلاتی اعصابی جوشاندہ

گل بنفشہ ۶ گرام۔عناب ۶ گرام۔خوب کلاں ۶ گرام۔منقی ۹ دانہ۔چینی حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری:۔سب دواؤں کو ۲۵۰ گرام پانی میں بھگو دیں پھر جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے مل کر پن چھان لیں اور چینی ملا کر پئیں۔یہ ایک خوراک ہے۔

افعال واثرات:۔یہ جوشاندہ اعصابی تحریک سے پیدا ہونے والے جملہ عوارض میں مفید ہے

عضلاتی اعصابی روغن

روغن کنجد ۷۰ گرام۔روغن صندل ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری:۔دونوں کو صاف شیشی میں ملا لیں بس تیار ہے۔

افعال واثرات:۔بیرونی طور پر مالش کر سکتے ہیں۔کان کی پرانی سوزش میں مفید ہے۔

عضلاتی اعصابی قطور

پھٹکری سفید ۵ گرام۔افیون ۵ گرام۔ہرتزرد ۱۰ گرام۔عرق گلاب ایک بوتل۔

ترکیب تیاری:۔سب ادویات کو باریک پیس کر عرق میں حل کر لیں پھر گاڑھے کپڑے سے پُن لیں۔بس تیار ہے۔قطرہ قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔

افعال واثرات:۔آنکھ دکھنا۔نزول الماء۔نظر کا کمزور ہونا۔پانی بہنا۔سرخی چشم۔سوزش چشم جلن۔درد۔روشنی کا برداشت نہ ہونا وغیرہ کے لیے بے حد مفید ہے۔اس کے علاوہ کان کے درد اور کان کے بہنے کے لیے فوری اثر کی حامل ہے۔مقامی طور پر زخموں پر استعمال کر سکتے ہیں۔

سفوف نزلہ زکام

ہلیلہ سیاہ ہریاں ۵۰ گرام۔کالہ دانہ ۵۰ گرام۔دونوں کو باریک پیس کر سفوف بنالیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:۔نصف گرام سے ایک گرام دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال واثرات:۔عضلاتی اعصابی ہے۔جسم کی رطوبات کو خشک کرتا ہے۔اس لیے نزلہ زکام اور کھانسی وغیرہ جیسے امراض کے لیے جب کہ بلغم کچا سفیدی مائل خارج ہوتا ہو بے حد مفید و موثر ہے۔اس کے علاوہ عضلاتی اعصابی امراض کے لیے بے حد مفید ہے۔

عضلاتی غدی مجربات

یہ تمام مجربات مشینی (عضوی) طور پر عضلات و قلب میں تحریک پیدا کرتے ہیں-اعصابی سوزش واورام میں تحلیل پیدا کر کے ان کو ختم کر دیتے ہیں-غدد و جگر میں ضعف کو ختم کر کے تسکین و تقویت کی صورت پیدا کرتے ہیں-اس تحریک میں سوداوریاح کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ان کا اخراج بھی ہوتا رہتا ہے-ان مرکبات کا مزاج خشک گرم ہے-اعصابی غدی' اعصابی عضلاتی اور عضلاتی اعصابی تحاریک کی جملہ علامات کا بہترین علاج ہیں-علامات کی تفصیل ان تحاریک کے تحت کر دی گئی ہے-

عضلاتی غدی محرک :-لونگ ۱۰ گرام-دار چینی ۳۰ گرام-

ترکیب تیاری :-سب ادویہ کو کوٹ کر باریک سفوف تیار کر لیں-

مقدار خوراک :-نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ-

افعال واثرات :- یہ دوا عضلات و قلب کو مشینی طور پر تحریک دیتی ہے-مولد حرارت غریزی ہے-نمونیا اور سردی کی کھانسی کے لیے اعلےٰ درجہ کی دوا ہے دستوں کو فوراروک دیتی ہے سنگرہنی تک کے لیے مفید ہے-کالی کھانسی-نزلہ زکام اور سلس البول کے لیے مفید ہے-

عضلاتی غدی شدید :- دار چینی ۳۰ گرام-جلوتری ۲۰ گرام-لونگ ۱۰ گرام-

ترکیب تیاری :-سب دواؤں کو کوٹ کر سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :-نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار پانی یا قہوہ سے کھلائیں-

افعال واثرات :-یہ دوا قلب یا عضلات کو تحریک-جگر یا غدد میں تسکین اور اعصاب یا دماغ میں تحلیل کا باعث ہوا کرتی ہے حرارت غریزی کو پیدا کرتی ہے-اس کے استعمال سے جگر گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے-مانع اسہال ہے-نمونیا اور محرقہ حار کے لیے مفید ہے-انتہائی مقوی معدہ وامعاء ہے-بلغمی دمہ-زکام-چھینکیں-کثرت بزاق-پرانے دست-سنگرہنی-کثرت بول

کابوس-کھاری ڈکاروں-کالی کھانسی-عصابہ پیٹ اور سینہ کا وری درد اور باد گولہ کے لیے مفید ہے پیٹ درد کے لیے نافع ہے-حرارت کی کمی کے سبب جب جسم سرد پڑنے لگے یا سرد پسینے آنے شروع ہو جائیں تو اس کے استعمال سے مریض کو آب حیات کے قطرات حلق سے اتارنے کا احساس ہوتا ہے-بے حد مقوی باہ اور ممسک ہے-مدر حیض ہے-آتشک-دل کا پھول جانا-عظم طحال-لیکوریا-فالج-لقوہ وغیرہ کے لیے مفید ہے-اگر مریض کو قبض ہو تو اس کے ساتھ ہی عضلاتی غدی مسہل استعمال کرانا چاہیے-

عضلاتی غدی ملین :-سفوف عضلاتی غدی شدید ۱۲۰ گرام-مصبر ۶۰ گرام-

ترکیب تیاری :-اجزاء کو خوب باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک :-ایک یا دو گولیاں دن میں چار بار قہوہ' چائے یا پانی سے کھلائیں-

افعال واثرات :-عصلاتی غدی شدید سے کہیں زیادہ موثر ہے اور ان تمام عوارض میں مستعمل ہے جن کا اوپر تفصیلی ذکر کیا گیا ہے اسے ان تمام مریضوں کو استعمال کرانا چاہیے جن کو معمولی قبض ہو-

عضلاتی غدی مسہل :- تخم حرمل ۲۰ گرام-مصبر ۱۰ گرام-حنظل ۱۰ گرام-

ترکیب تیاری :-تمام دواؤں کو خوب باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک :-ایک یا دو گولیاں دن میں چار بار قہوہ یا پانی سے کھلائیں-

عضلاتی غدی مسہل :-لونگ ۱۰ گرام-دار چینی ۳۰ گرام-جلوتری ۲۰ گرام-مصبر ۶۰ گرام-حنظل ۴۰ گرام-

ترکیب تیاری :-تمام دواؤں کا خوب باریک سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :-نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار پانی یا قہوہ سے کھلائیں-

افعال واثرات :-بلغم کے لیے بے ضرر مسہل ہے اس کے استعمال سے موٹاپا دور ہو جاتا ہے-

ے ان تمام عوارض کے لیے استعمال کرایا جاتا ہے جن کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے-اس لیے نزلہ زکام ھانسی-دمہ-سلس البول-ذیابیطس-بندش حیض وغیرہ کے لیے بے حد مفید ہے-

ضلاتی غدی اکسیر :- شنگرف رومی ۱۰ گرام-مرمکی ۳۰ گرام-لونگ ۳۰ گرام-

کیب تیاری :- پہلے شنگرف کو ایک گھنٹہ تک کھرل کرتے رہیں-پھر دوسرے اجزاء ملا کر رل کریں-جب غبار سا ہو جائے تو شیشی میں ڈال کر رکھ لیں یا نخودی حبوب بنالیں-

قدار خوراک :-ایک ایک گولی دن میں چار بار پانی' قہوہ یا چائے سے کھلائیں-

عال و اثرات :-نہایت عمدہ مصفی خون دوا ہے اس لیے جذام' خارش تر اور آتشک میں اس کا ستعمال موجب شفا ہے-مدر حیض ہے-حیض کی جملہ خرابیوں کو دور کرتا ہے-فالج-لقوہ-عشہ-عصبی درد-نزلہ-زکام-دمہ کے لیے لاجواب دوا ہے-مقوی باہ اور ممسک ہے اس دوا کو احتیاط تمام استعمال کرائیں کیونکہ یہ قریب بسم ہے-

ٹ :-اگر اس دوا کے استعمال سے زہریلی علامات پیدا ہو جائیں تو دوا کا استعمال موقوف کر کے ی اعصابی ملین دودھ اور گھی کے ساتھ کھلائیں-

ٹ از شمس الاطباء :-رعشہ چونکہ عضلاتی اعصابی ہے اس لیے یہ دوا رعشہ کے لیے وزوں نہیں رعشہ کے علاج کے لیے غدی عضلاتی یا غدی اعصابی ادویہ دینی چاہئیں-

ضلاتی غدی تریاق :-اجوائن دیسی ۲۵۰ گرام-تیزاب گندھک حسب ضرورت-

کیب تیاری :-اجوائن کو باریک کوٹ کر اس میں اتنا تیزاب ڈالیں کہ تر ہو جائے-چند گھنٹے ڑا رہنے دیں پھر ہاون دستہ میں ڈال کر خوب کوٹیں-جب گولی باندھنے کے قابل ہو جائے تو خودی گولیاں بنالیں-

قدار خوراک :-یہ دوا جسم میں کھار کے اثرات کو ختم کر کے اسے ترشی (Acidity) میں بدیل کر دیتی ہے-بچھوؤں کے لیے بے نظیر ہے-ایک ایک ماشہ دن میں چار بار کھلانے سے

انہیں ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہے-ہیضہ-پیٹ درد اور بد ہضمی کے لیے بہت ہے-اگر اعصابی تحریک کے سبب جسم سرد ہونے لگے یا سرد پسینہ آنے لگے تو اسے پندرہ پندرہ منٹ بعد کھلائیں-پرانے دستوں اور اپھارہ کا خاتمہ کرتی ہے-اگر منہ میں چھالے نکل آئیں تو ایک گرام دو اگرم پانی میں حل کر کے اس سے غرغرے کرائیں-چھالوں سے نجات مل جائے گی-

نوٹ :-اگر اس نسخہ ایک سیر نمک خوردنی ملا دیا جائے تو یہ مرکب بازار میں بکنے والا مولی کا نمک بن جائے گا-

عضلاتی غدی مقوی

جائفل ۲۰ گرام-لونگ ۲۰ گرام-جاوتری ۲۰ گرام-دار چینی ۲۰ گرام-خولنجان ۲۰ گرام-بالچھڑ ۲۰ گرام-کچلہ مسفوف ۴۰ گرام-چینی یا شہد نصف کلو-

ترکیب تیاری :-ادویہ کو باریک کر کے چینی کے قوام یا شہد میں ملا کر معجون تیار کریں-

مقدار خوراک :- ۳ گرام سے ۶ گرام تک دن میں چار بار پانی یا چائے کے قہوہ سے کھلائیں-

افعال و اثرات :- یہ بات یاد رہے کہ تمام معجونیں عضلاتی غدی ہوا کرتی ہیں جو قلب و عضلات کو مشینی طور پر تحریک دیتی ہیں-اس معجون کا جزو اعظم چونکہ کچلہ ہے-اس لیے یہ فالج لقوہ-رعشہ-وجع المفاصل-عرق النساء-درد کمر-قولنج اور نامردی کے لیے بے حد مفید ہے-یہ معجون افیون کا تریاق ہے-افیون کی سمیت میں اسے پندرہ پندرہ منٹ بعد مریض کو کھلانے سے تیسری خوراک کے بعد زہریلی علامات کا خاتمہ ہو جاتا ہے-اعصابی علامات کے ازالہ کے لیے لاجواب ہے-

عضلاتی غدی جوشاندہ

زوفا ۵ گرام-پرسیاؤشاں ۵ گرام-انجیر ۲ عدد-سبوس گندم ۵ گرام-چینی حسب ضرورت-

ترکیب تیاری :-سب دواؤں کو ۲۵۰ گرام پانی میں جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے تو مل چھان لیں اور حسب ذائقہ میٹھا ملا کر پئیں-یہ ایک خوراک ہے-

افعال واثرات :-نزلہ-زکام اور سوزش سینہ کے لیے بے حد مفید ہے جمی ہوئی بلغم کو پتلا کر کے خارج کرتا ہے-معدہ اور آنتوں کو نرم کرتا ہے گلے کی خشکی کا فوری علاج ہے-

عضلاتی غدی روغن :-مالکنگنی ۵۰ گرام-کچلہ ۱۰ گرام-لونگ ۱۰ گرام-تل کا تیل ۲۰۰ گرام-

ترکیب تیاری :-سب دواؤں کو تیل میں جلالیں-جب دوائیں پوری طرح جل جائیں تو تیل کو پن چھان لیں-

طریقہ استعمال :-تھوڑا سا تیل مقامِ ماؤف پر مل کر مالش کریں اور اوپر گرم کپڑا باندھ دیں-

افعال واثرات :-عضلات و قلب کو مشینی تحریک دے کر عضلاتی اعصابی تحریک کی ہر علامت کو ختم کر دیتا ہے-اعصابی دردوں-کان بہنا-کان درد-بہرا پن-گنٹھیا کے لیے بے حد مفید ہے-فالج زدہ حصہ پر مالش کرنے سے فالج درست ہو جاتا ہے-

عضلاتی غدی قطور :-نیلا تھوتھا ۸ رتی-دار چکنا ۲ رتی-عرق گلاب ایک بوتل-

ترکیب تیاری :-نیلا تھوتھا اور دار چکنا کو خوب باریک کر کے عرق میں حل کر لیں اور قطرہ قطرہ دن میں تین بار آنکھوں میں ٹپکائیں-

افعال واثرات :-آشوب چشم-موتیابند-پانی بہنا-نظر کا کمزور ہونا-جالا-پھولا-ککرے کے لیے مفید ہے-امراض چشم کے علاوہ کان بہنا-کان کی سوزش اور بہرا پن کے لیے بھی مفید ہے-بیرونی طور پر اسے ہر قسم کے زخموں پر لگایا جاسکتا ہے-

مرہم سیاہ :-سندھور ۵۰ گرام-نیلا تھوتھا ۳ گرام-ایلوا ۱۰ گرام-تیل سرسوں ۲۵۰ گرام-

ترکیب تیاری :-لوہے کی کڑاہی میں تیل کو گرم کریں-پھر سندھور-مصبر اور نیلا تھوتھا پیس کر ملا دیں اور لوہے کی چھری سے ہلاتے رہیں جب مرکب کا رنگ سیاہ ہو جائے تو آگ سے اتار لیں-بس مرہم تیار ہے-

طریقہ استعمال :-ضرورت کے مطابق کپڑے پر لگا کر گرم کر کے مقام ماؤف پر لگائیں-

افعال واثرات :-عضلاتی غدی ہے-پرانے زخم اور پھوڑے پھنسیوں کو فوراً آرام آجاتا ہے-اس مرہم کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ زخم پر پلستر کی طرح جم جاتی ہے-

غدی عضلاتی مجربات

ان مجربات کامزاج گرم خشک ہے- یہ مجربات غدد و جگر میں تحریک پیدا کر دیتے ہیں جس سے خلط صفراء پیدا ہو کر خون میں شامل ہونا شروع ہو جاتی ہے- یہ غدد و جگر کی کیمیاوی تحریک ہے- سودلوی امراض کا قلع قمع کر دیتے ہیں- عضلات کی ہر قسم کی سوزش اور ورم رفع ہو جاتے ہیں- اعصاب کا ضعف ختم ہو کر وہاں پر تسکین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے- عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی تحاریک کی علامات کا بہترین علاج ہیں- مرض کی نوعیت کے مطابق شدید، ملین، مسہل، اکسیر تریاق اور مقویات دے سکتے ہیں-

غدی عضلاتی محرک :- رائی ۵۰ گرام- تیزپات ۵۰ گرام- دونوں کو باریک پیس لیں-

مقدار خوراک :- ایک گرام تا دو گرام دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ-

افعال واثرات :- غدی عضلاتی ہے غدد و جگر کو کیمیاوی طور پر تحریک دیتا ہے- محافظ حرارت غریزی ہے- معدہ و امعاء کے درد- بے چینی- ریاح شکم- یورک ایسڈ کی زیادتی- خونی پیچش- گردہ و مثانہ کی پتھریاں- بواسیر- ہیضہ اور اسہال کے لیے اعلےٰ درجے کی دوا ہے-

غدی عضلاتی شدید :- اجوائن ۵۰ گرام- تیزپات ۵۰ گرام- رائی ۵۰ گرام- سب ادویہ کا باریک سفوف تیار کر لیں-

مقدار خوراک :- ایک گرام تا دو گرام دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ-

افعال واثرات :- غدی عضلاتی ہے- غدد و جگر کو کیمیائی طور پر تحریک دیتا ہے- پرانی پیچش- دست- خرابی خون- بد ہضمی- درد معدہ و امعاء- پتہ کا درد- پتھری گردہ و مثانہ- بواسیر خونی و بادی- جسم کا ٹھنڈا ہونا- درد پیٹ اور مزمن ریاح شکم کے لیے اعلےٰ درجے کی دوا ہے-

غدی عضلاتی ملین :- اجوائن دیسی ۵۰ گرام- تیزپات ۵۰ گرام- رائی ۵۰ گرام- گندھک

آملہ سار ۱۵۰ گرام-

ترکیب تیاری :- اجزا کو خوب باریک کر کے سفوف بنالیں-

افعال واثرات :- یہ مرکب کیمیاوی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے- معدہ اور آنتوں کے درد- ریاح شکم- یورک ایسڈ کی زیادتی- بے چینی- خونی پیچش- قولنج- گردے اور مثانے کی پتھریاں- قبض- پھوڑے پھنسیاں- سولو- چنبل- خارش- سوزشی نزلہ اور ارحیض کے لیے مفید ہے- چہرے پر سیاہ دھبے- بواسیر- سرطان- رسولی- خشک دمہ- خشک کھانسی- دانت درد- جوڑوں کا پتھرا جانا- رعشہ وغیرہ کا خاتمہ کرتا ہے-

غدی عضلاتی مسہل :- غدی عضلاتی ملین ۲۵۰ گرام- مغز جمالگوٹہ ۱۰ گرام-

ترکیب تیاری :- جمالگوٹہ کو خوب باریک کر کے باقی دوا آہستہ آہستہ ملا کر کھرل کرتے چلے جائیں اور اس میں کسی قدر انزروت ملا کر نخودی گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک گولی سے دو گولی تک پانی یا چائے سے دن میں چار بار کھلائیں-

افعال واثرات :- محرک جگر اور بے ضرر مسہل ہے- اسے گھی یا ویزلین میں ملا کر داد- چنبل اور گندے زخموں پر لگایا جا سکتا ہے- دانت درد پر لگانے سے درد فوراً موقوف ہو جاتا ہے- ریحی دردوں کے لیے لاجواب چیز ہے- غدی عضلاتی ملین سے بیس گنا زیادہ موثر ہے-

سمی علامات :- اگر اسے زیادہ مقدار میں کھانے سے دست آنے لگیں یا پیٹ میں شدید مروڑ اٹھے تو ایسی صورت میں گوند کتیرا باریک کر کے دودھ کی لسی کے ساتھ کھلائیں- فوراً سمی علامات کا خاتمہ ہو گا-

غدی عضلاتی اکسیر :- پارہ ۱۰ گرام- گندھک آملہ سار ۷۰ گرام-

ترکیب تیاری :- پارے کو کھرل میں ڈال کر تھوڑی تھوڑی گندھک ڈال کر کھرل کرتے جائیں- جب رژک محسوس نہ ہو تو تیار سمجھیں-

مقدار خوراک:- ۲رتی سے ۴رتی تک دن میں چار بار پانی یا چائے سے کھلائیں۔

افعال واثرات:- یہ وہ رسائن ہے جسے جس مرکب میں ملایا جائے اس کے اثرات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں- یہ دوا بے حد مقوی بدن-دافع امراض بلغمی- پرانے دستوں-آتشک-جذام-خارش-داد-چنبل-رعشہ-فالج-لقوہ-دمہ-ذکاوتِ حس-احتلام کے لیے بے حد مفید ہے- مصفی خون ہونے کے سبب زخموں کو بہت جلد خشک کرتی ہے-

غدی عضلاتی تریاق:- مرچ سرخ ۴۰گرام-رائی ۴۰گرام-سم الفار سفید ۴گرام-

ترکیب تیاری:- سب سے پہلے سنکھیا خوب کھرل کریں- پھر سرخ مرچ اور رائی کو خوب باریک کر کے اس میں ملا کر خوب کھرل کریں اور نخودی گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک:- ایک ایک گولی دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-

افعال واثرات:- تمام غدی عضلاتی دواؤں سے زیادہ موثر ہے- معدہ اور آنتوں کو طاقت دیتی ہے- ہیضہ کا بہترین تریاق ہے- ہیضہ کے ہر درجے میں اکسیر ہے یہ دوا ہیضہ کے مریض کو پندرہ پندرہ منٹ بعد قہوہ سے دیں- چند خوراکوں کے کھلانے کے بعد مریض مرض کے چنگل سے نجات پا جاتا ہے- مرض کی شدت میں کمی کے ساتھ ساتھ دوا کا وقفہ بڑھاتے جائیں- کاسر ریاح ہے- اگر کسی مریض کی زبان بند ہو جائے تو اسے زبان پر ملیں اور کھلائیں- گلے کو صاف کرتی ہے باؤلا کتا جہاں کاٹ جائے وہاں اس دوا کو مل دیں- اگر مریض پر پاگل پن (Hydro phobia) کا دورہ پڑ جائے تو دوا کی مقدار خوراک چار گنا کر کے پندرہ پندرہ منٹ بعد قہوے سے کھلائیں- اگر مریض دوا نہ کھا سکے تو اس کے حلق میں جس طرح ممکن ہو ٹپکائیں- یہ دوا بڑے بڑے ایلوپیتھک انجکشنوں پر بھاری ہے-

غدی عضلاتی جوارش

مربہ آملہ ۱۰۰گرام-زنجبیل ۲۵گرام-پودینہ ۲۵گرام-اجوائن دیسی ۲۵گرام- فلفل سیاہ ۵گرام فلفل دراز ۲۵گرام- مصطگی رومی ۲۵گرام-عاقر قرحا ۲۵گرام-زیرہ سیاہ ۲۵گرام-

زعفران ۹گرام- چینی ۷۰۰ گرام-

ترکیب تیاری:- زعفران کے سوا باقی دواؤں کا باریک سفوف بنا کر چینی کے قوام میں ملا دیں- آخر میں زعفران باریک کر کے ملا دیں- بس تیار ہے-

مقدار خوراک:- ۵گرام سے ۹گرام تک پانی یا چائے سے کھلائیں-

افعال وخواص:- محرک جگر- مسکن اعصاب اور محلل عضلات ہے جگر کو بے حد قوی کرتی ہے- مقوی معدہ و امعاء ہے- منہ سے بدبو آنا- کثرتِ بول- ریح گردہ- گردہ و مثانہ کی پتھری- مثانہ کی سردی- بواسیر- پرانے اسہال اور خرابی ہضم کے سبب دردِ سر کو مفید ہے-

غدی عضلاتی جوشاندہ

اجوائن ۳گرام- تیزپات ۵گرام- پودینہ ۵گرام- چینی حسب ضرورت-

ترکیب تیاری:- دواؤں کو دردرا کر کے ۲۵۰گرام پانی میں بھگو دیں کچھ دیر بعد جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے تو چھان کر چینی ملا کر پلائیں- یہ ایک خوراک ہے-

افعال واثرات:- پیٹ درد- ریاح- قبض- ضعف عضلات بوجہ سردی تری کے لیے بے حد مفید ہے- وہ تمام علامات جن میں غدی عضلاتی ملین مفید ہے- ان کے لیے بھروسہ کی دوا ہے-

غدی عضلاتی روغن

ست اجوائن ۱۰گرام- ست پودینہ ۵گرام- روغن تارچین ۴۰گرام- روغن تارامیرا ۱۰۰گرام-

ترکیب تیاری:- ست اجوائن اور ست پودینہ کو ایک صاف شیشی میں ڈال کر رکھ دیں- پھر روغن تارچین بھی شیشی میں ڈال دیں تاکہ اجزاء گھل مل کر یک جان ہو جائیں آخر میں روغن تارامیرا بھی ملا دیں- بس تیار ہے-

ترکیب استعمال:- بیرونی طور پر مستعمل ہے مقام ماؤف پر لگا کر ہلکے ہلکے مالش کریں اوپر کپڑا باندھ دیں-

افعال واثرات :- جوڑوں کے درد- جوڑوں کا پتھرا جانا- دردِسر- دردِسینہ- نمونیا وغیرہ میں اس کی مقامی طور پر مالش کی جاتی ہے اس سے فوراً درد دور ہو جاتا ہے اسے ورم یا چوٹ پر لگانے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے- کان درد- بہرا پن- دانت درد کے لیے اکسیر ہے- غدی عضلاتی طلا کے طور پر اسے عضوِ مخصوص پر لگایا جاسکتا ہے-

غدی عضلاتی کحل

مامیراں چینی ۱۰ گرام- مغز تخم نیم ۲۰ گرام-

ترکیب تیاری :- دونوں اجزا کو مسلسل دو گھنٹہ کھرل کریں اور استعمال میں لائیں-

افعال واثرات :- آنکھوں کی تمام عضلاتی علامات کے لیے مفید ہے-

غدی عضلاتی ہاضم

نوشادر ٹھیکری ۱۰ گرام-- نمک خوردنی ۳۰ گرام- انزروت ۴۰ گرام- ادویہ کا سفوف تیار کریں-

مقدار خوراک :- ۴ رتی تا ایک گرام دن میں چار بار پانی سے دیں-

افعال واثرات :- غدی عضلاتی ہے جسم کی ترشی و تیزابیت- ریاح کی زیادتی اور ہاضمہ کی خرابی کے لیے مفید ہے-

غدی عضلاتی فرزجہ

مرکی ۲۰ گرام- نوشادر ۵ گرام- زعفران ۳ گرام-

ترکیب تیاری :- تینوں ادویہ کو نہایت باریک پیس لیں- پھر تینوں کو آپس میں اچھی طرح ملا کر باریک کرلیں- اور فرزجہ بنا کر استعمال کریں-

افعال واثرات :- ضعف اور صلابت رحم کے لیے انتہائی موثر اور بے حد مفید ہے- رحم کو نطفہ قبول کرنے کے قابل کرتا ہے- اس مقصد کے حصول کے لیے بعد از فراغت حیض فرزجہ استعمال کریں- انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی- معین حمل ہے-

نوٹ :- ان ادویہ کو آپس میں ملا کر باریک پیس کر ان کی نخودی گولیاں بھی تیار کی جاسکتی ہیں اور یہ گولیاں اندرونی طور پر کھلائی جاسکتی ہیں-

غدی اعصابی مجربات

یہ مجربات غدد و جگر کو مشینی طور پر تحریک دیتے ہیں- ان مجربات کا مزاج گرم تر ہے- یہ خلط صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتے ہیں- یہ ادویات پنجاب بھر کی ۶۰ فیصد امراض کا مکمل علاج ہیں- عضلاتی اورام ختم ہو جاتے ہیں اور اعصابی نظام میں تقویت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے- عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی تحاریک کی جملہ علامات میں تریاق کا مقام رکھتے ہیں- عضلاتی اعصابی تحریک میں بھی یہ مجربات دیئے جاسکتے ہیں- شدت مرض کے مطابق ملین مسہل، اکسیر، تریاق حسب ضرورت دے سکتے ہیں- شدید ضرورت کی صورت میں دوا کا وقفہ پندرہ پندرہ منٹ بھی رکھ سکتے ہیں بعد میں مریض کی حالت سنبھلنے پر وقفہ ۳ گھنٹے کردیں- دن میں چار بار دیں-

غدی اعصابی محرک :- زنجبیل ۵۰ گرام- نوشادر ٹھیکری ۲۵ گرام- دونوں کو باریک پیس کر سفوف تیار کرلیں-

مقدار خوراک :- نصف گرام تا ایک گرام دن میں چار بار ہمراہ پانی یا استعمال کریں-

افعال واثرات :- غدی اعصابی ہے- غدد و جگر کو مشینی طور پر تحریک دیتا ہے- اس لیے یرقان کے لیے بہترین دوا ہے- ہر قسم کی بواسیر- سوزاک- صفرا کی زیادتی- پیشاب کی جلن- عظم الطحال و عظم جگر- ملیریا بخار- ورم ہر قسم- استسقاء- مالیخولیا مراقی- جنون- احتلام اور ریحی دردوں کے لیے بھروسے کی دوا ہے-

غدی اعصابی شدید :- زنجبیل ۵۰ گرام- نوشادر ٹھیکری ۲۵ گرام- مرچ سیاہ ۱۰ گرام-

ترکیب تیاری :- تمام دواؤں کو خوب کوٹ کر سفوف بنالیں-

مقدار خوراک:-نصف گرام تا ایک گرام دن میں چار بار شربتِ شہد سے کھلائیں۔

افعال واثرات:-اس کے اثرات وہی ہیں جو اوپر غدی اعصابی شدید کے ماتحت لکھے گئے ہیں۔ جب مریض کو قبض ہو تو اسے استعمال کرایا جاتا ہے۔ورنہ غدی اعصابی شدید ہی استعمال کرانا کافی ہوا کرتا ہے۔

غدی اعصابی مسہل:-زنجبیل ۵۰ گرام۔نوشادر ٹھیکری ۲۰ گرام۔فلفل سیاہ ۱۰ گرام۔ سناکی ۸۰ گرام۔عصارہ ریوند ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری:-اجزا کو باریک کر کے سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک:-۲رتی سے ۴رتی تک دن میں چار بار پانی سے کھلائیں۔

افعال واثرات:-غدی اعصابی ملین اور شدید سے بہت زیادہ موثر ہے۔صفرا کا بہترین اور بے ضرر مسہل ہے۔ان تمام علامات کے لیے مفید ہے جن کا اوپر غدی اعصابی مرکبات کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

غدی اعصابی اکسیر:-زنجبیل ۴۰ گرام۔فلفل سیاہ ۳۰ گرام۔نوشادر ۳۰ گرام۔ہڑتال ورقیہ ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری:-ہڑتال کو خوب کھرل کریں۔اس کے بعد باقی اجزا کو باریک کر کے کھرل کرتے جائیں تاآنکہ مرکب کا رنگ زردی مائل ہو جائے۔ہڑتال ورقیہ کو کشتہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مقدار خوراک:-۲رتی سے ۴رتی تک دن میں چار بار مناسب بدرقہ سے کھلائیں۔

افعال واثرات:-صفرا کی زیادتی۔پیشاب کی زردی اور جلن۔پیٹ میں مروڑ۔غدی کھانسی۔ ہر قسم کے اخراج خون کے لیے مفید ہے۔سل ودق کے لیے بھروسہ کی دوا ہے۔سوداوی بخاروں اور تپ محرقہ کے لیے اکسیر ہے۔استسقاء زقی۔یرقان۔سوء القنیہ۔صفراوی خارش۔ریاح شکم

اور ہاتھ پاؤں کے ورم کے لیے لاجواب ہے۔

غدی اعصابی تریاق:-شیر مدار ۲۰ گرام۔سہاگہ سفید بریاں ۷۰ گرام۔زنجبیل ۵۰ گرام۔ پیلامول ۳۰ گرام۔

ترکیب تیاری:-شیر مدار کے علاوہ باقی تمام اجزا کو خوب باریک کریں پھر شیر مدار ملا کر کھرل کرلیں۔بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:-۲رتی سے ۴رتی تک دن میں چار بار مناسب بدرقہ سے کھلائیں۔

افعال واثرات:-بے حد تیز دوا ہے جو جگر کو مشینی طور پر تحریک دیتی ہے۔جو مریض گنٹھیا کے سبب چلنے پھرنے سے معذور ہو چکے ہوں ان کے لیے نعمتِ غیر متروکہ ہے۔خشک دمہ۔ تپ دق۔عضلاتی فالج۔بواسیر کے لیے بے حد مفید ہے۔اگر مریض کو قبض بھی ہو تو ساتھ ہی غدی اعصابی مسہل بھی استعمال کرائیں۔

غدی اعصابی لبوب

مغز چلغوزہ ۲۰ گرام۔مغز اخروٹ ۲۰ گرام۔مغز فندق ۲۰ گرام۔کنجد مقشر ۲۰ گرام۔ مغز خربوزہ ۲۰ گرام۔مغز خیارین ۲۰ گرام۔مغز پنبہ دانہ ۲۰ گرام۔ثعلب مصری ۲۰ گرام۔ بادام شیریں ۲۰ گرام۔تخم گزر ۲۰ گرام۔تخم پیاز ۲۰ گرام۔شہد ۶۶۰ گرام۔

ترکیب تیاری:-ادویہ کو خوب باریک کر کے شہد میں ملا کر لبوب بنالیں۔

مقدار خوراک:-۵ گرام سے ۹ گرام تک دن میں تین بار مناسب بدرقہ سے کھلائیں۔

افعال واثرات:-بے انتہا مقوی باہ دوا ہے۔جگر اور گردوں کو خوب مضبوط کرتا ہے۔ غدی عضلاتی تمام علامات کو ختم کرتا ہے۔

غدی اعصابی جوشاندہ

افتیموں ۵ گرام-انیسوں ۵ گرام-بادیان ۵ گرام-زنجبیل ۵ گرام-

ترکیب تیاری:- تمام اجزا کو کوفتہ بختہ کر کے ۲۵۰ گرام پانی میں بھگو دیں اور نرم آنچ پر جوشائیں-جب نصف پانی جل جائے اتار کر پن چھان لیں اور حسب ضرورت چینی ملا کر پلائیں-
یہ کل دو خوراکیں ہیں-

مقدار خوراک:- ۲۰ گرام تا ۵۰ گرام دن میں چار بار استعمال کرائیں-

غدی اعصابی روغن

مشک کافور ۲۰ گرام-ست پودینہ ۱۰ گرام-روغن بید انجیر ۲۵۰ گرام-روغن تارپین ۴۰ گرام-

ترکیب تیاری:- پہلے ست پودینہ اور مشک کافور کو روغن تارپین میں حل کریں پھر روغن بید انجیر ملا دیں-اور کام میں لائیں-

طریقہ استعمال:- سوداوی خارش-وردریح-کان درد-دانت درد پر اسے مقامی طور پر لگایا جاتا ہے-داخلی طور پر اس کے استعمال سے اپھارہ-پیٹ درد-قبض اور پیچش کو فائدہ پہنچتا ہے-

غدی اعصابی قطور

نوشادر ٹھیکری ۵ گرام-ہلدی ۱۰ گرام-ست پودینہ نصف گرام-عرق سونف ایک بوتل-

ترکیب تیاری:- تمام دواؤں کو عرق سونف میں حل کر کے پُن چھان لیں اور استعمال کریں-

طریقہ استعمال:- ایک ایک قطرہ تین چار بار آنکھوں میں ٹپکائیں-

افعال و اثرات:- غدی عضلاتی آشوبِ چشم کے علاوہ موتیابند کے لیے بے حد مفید ہے-

اعصابی غدی مجربات

ان مجربات کا مزاج تر گرم ہے-یہ دماغ و اعصاب کو کیمیاوی طور پر تحریک دیتے ہیں-خلط بلغم پیدا کر کے اسے خون میں شامل کرتے ہیں-غدد و جگر میں تحلیل پیدا کرتے ہیں-جس سے جگر و غدد کی سوزش رفع ہو جاتی ہے-اگر صفراوی اورام بھی ہوں تو ان مجربات سے آرام آجاتا ہے-عضلات کے ضعف کو بھی ختم کر دیتے ہیں-اس تحریک سے عضلات میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے-صفراوی امراض و علامات میں موجب شفاء ہیں-مرض کی نوعیت و ماہیت کے مطابق محرک، شدید، ملین، مسہل، اکسیر، تریاق حسب ضرورت دے سکتے ہیں-

اعصابی غدی محرک:- سہاگہ سفید بریاں ۷۰ گرام-ملٹھی ۷۰ گرام لے کر سفوف بنالیں

مقدار خوراک:- ایک گرام سے ۵ گرام تک دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-

اعصابی غدی شدید:- سہاگہ سفید بریاں ۷۰ گرام-ملٹھی ۷۰ گرام-شیر مدار ۱۰ گرام-ملا کر کھرل کریں تاکہ یک جان ہو جائے-

مقدار خوراک:- نصف رتی سے چار رتی تک دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-

اعصابی غدی ملین:- سہاگہ سفید بریاں ۷۰ گرام-ملٹھی ۷۰ گرام-شیر مدار ۱۰ گرام-ریوند خطائی ۱۰۰ گرام-

ترکیب تیاری:- تمام اجزا کو باریک کر کے شیر مدار میں کھرل کریں-

مقدار خوراک:- نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-

افعال و اثرات:- سوزاک-تقطیر بول-تپ دق-کثرتِ حیض-غدی نزلہ-کھانسی-غدی دمہ-سرعت انزال-غدی لیکوریا (جس کے ساتھ جلن ہو) اور چھپاکی کے لیے بے حد مفید ہے-گردہ-مثانہ-معدہ اور آنتوں کی سوزش کو کم کرتی ہے-ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرتی ہے اس لیے سل کے لیے بہت مفید ہے-

اعصابی غدی مسہل :-اعصابی غدی ملین ۱۰۰ گرام- سقمونیا ۲۰ گرام ملا لیں۔

ترکیب تیاری :-اجزا کو خوب باریک کر نخودی گولیاں بنا لیں-

مقدار خوراک :-ایک یا دو گولیاں دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-

افعال و اثرات :-غدی تحریک کی ہر علامت کے لیے مفید ہے- جسم سے صفرا کو خارج کرتی ہے-ان تمام عوارض کے لیے مفید ہے جن کا اوپر اعصابی غدی ملین کے تحت ذکر کیا گیا ہے-

اعصابی غدی اکسیر :-حجرالیسود ۱۰ گرام-نوشادر ٹھیکری ۱۰ گرام-الائچی خورد ۱۰ گرام-کہربا شمعی ۱۰ گرام- مصری کوزہ ۴۰ گرام-

ترکیب تیاری :-تمام ادویہ کو خوب باریک پیس لیں-

مقدار خوراک :-نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-

افعال و اثرات :-کثرت صفرا- پیشاب کی جلن- پیٹ میں مروڑ-غدی کھانسی-ہر قسم کے اخراج خون کے علاوہ سل ودق کے لیے بے حد مفید ہے-

اعصابی غدی تریاق :-شیر مدار ۱۰ گرام-ہلدی ۱۵۰ گرام-

ترکیب تیاری :-شیر مدار میں تھوڑی تھوڑی ہلدی ڈال کر کھرل کرتے چلے جائیں-جب اجزا خوب یک جان ہو جائیں تو شیشی میں ڈال کر رکھ لیں-

یہ وہی نسخہ ہے جسے حضرت مجددِ طب صابر ملتانیؒ نے ٹی بی کے لیے دعوے کے ساتھ کیا تھا- آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ ہمارے اخبارات نے اس نسخہ کو درخورِ اعتنانہ سمجھتے ہوئے اس شائع تک کرنے کی زحمت گوارا نہ کی تھی-لیکن بھارت کے ہر اخبار نے نہ صرف اسے شائع کیا بلکہ اس کامیاب نسخہ کی تعریف میں پورا زورِ قلم صرف کیا اور وہاں کے ہزاروں مبتلائے مصیبت مریضوں نے اس نسخہ کی طفیل مرض کے جان لیوا شکنجہ سے نجات حاصل کی-

مقدار خوراک :-ایک تا دو گولیاں دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-جب مریض کو قے یا

ابکائی آنے لگے تو دوا کی صحیح مقدار متعین کر کے اس کا مسلسل استعمال کراتے رہیں-انشاء اللہ ٹی بی کا پوری طرح قلع قمع ہو جائے گا-

افعال و اثرات :-یہ مرکب پھیپھڑوں کو بلغم سے صاف کر دیتا ہے جس سے زخم مندمل ہونا شروع ہو جاتے ہیں-بھوک بڑھ جاتی ہے-کھانسی-سینہ کی دکھن اور خون کی آمد رک جاتی ہے- دائمی قبض-پیچش (خونی)-ترشئی معدہ-ترش ڈکار-نیا پرانا سوزاک-زخم معدہ-سل دق کے لیے دعوے کی دوا ہے-محرک دماغ ہونے کے سبب جسم میں بے پناہ رطوبات پیدا ہوتی ہیں-جس سے شفا کی راہ ہموار ہو جاتی ہے-

اعصابی غدی حلوہ

نشاستہ گندم ۵۰ گرام-مغز کدو ۵۰ گرام-مغز خیارین ۵۰ گرام-گوند کیکر ۵۰ گرام-مغز بادام ۵۰ گرام-گھی ۳۰۰ گرام- چینی ۷۵۰ گرام-

ترکیب تیاری :-پہلے گوند اور نشاستہ کو گھی میں بریاں کریں پھر مغزیات کو باریک کر کے نشاستہ میں شامل کر دیں-پھر باقی اجزا بھی یکے بعد دیگرے ڈال کر چمچہ سے ہلاتے رہیں تا آنکہ حلوہ تیار ہو جائے- معجون کے قوام پر لانا چاہیں تو کسی قدر عرق گلاب ڈال دیں-

مقدار خوراک :--۲۰ گرام سے ۵۰ گرام تک صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں-

افعال و اثرات :-بے حد مقوی دماغ ہے-گرمی خشکی کا خاتمہ کر کے مٹاپا پیدا کرتا ہے-مقوی بصر ہے-موتیابند کے اپریشن کے بعد اس کا استعمال بہت مفید ہے-سرعتِ انزال کا حکمی علاج ہے-آنتوں کی سوزش-پیٹ کی جلن-ترش ڈکاروں کا خاتمہ کرنے کے لیے مجرب ہے-دماغی کام کرنے والوں کے لیے آبِ حیات سے کم نہیں-

ہے اس کا حصول اس کے لئے اتنا ہی آسان ہے۔ مثال کے طور پر انسان کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز ہوا ہے۔ ہوا کا حصول انسان کے لئے سب سے زیادہ آسان ہے۔ اس کے بعد پانی انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس کا حصول دوسرے نمبر پر آسان ہے۔ پھر غذا ہے اس کا حصول اسی حساب سے تیسرے نمبر پر آسان ہے۔

اسی طرح مسلمان ہونے کی حیثیت سے سب سے زیادہ ضروری چیز نیت ہے۔ اس سے زیادہ کوئی کام نہیں ہے۔ کیونکہ ارادہ ہی نیت ہے۔ کلمہ پڑھنا دوسرے نمبر پر ہے۔ یعنی مسلمان ہونے کے لئے ارادے کے بعد دوسرے نمبر پر کلمہ طیبہ ہے جو زبان سے تصدیق ہے کسی اور عمل کی اس میں ضرورت نہیں ہے۔ پھر نماز ہے وہ تیسرے نمبر پر آسان ہے وغیرہ وغیرہ۔

حکیم صاحب کا کہنا یہ تھا کہ صحت کا معاملہ جو انسانی زندگی کے لئے انتہائی اہم ہے وہ بھی اس مذکورہ قانون فطرت یا قانون قدرت کے تحت انتہائی آسان ہونا چاہئے جیسے کہ دوسری ضروری اور اہم چیزیں آسان ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ صحت کے معاملہ میں اللہ محمد ﷺ کا قانون بدل جائے۔ علامہ اقبالؒ نے اسی قانون کے مدِ نظر کہا تھا لہو خورشید کا ٹپکے جو ذرے کا جگر چیریں۔ سائنس کی جدید ترین تحقیقات سے بھی یہی بات ثابت ہوئی ہے کہ قانون قدرت ہر جگہ ایک سا ہے۔ جو ساخت اور بناوٹ چھوٹے سے چھوٹے ذرہ یعنی ایٹم کی ہے۔ وہ ہی نظام شمسی کی ہے وغیرہ وغیرہ۔ حکیم صاحب کا کہنا تھا کہ صحت کا معاملہ دو اور دو چار کی طرح ہونا چاہئے کسی مریض کے مرض کی تشخیص اور تجویز یعنی دنیا کے ایک کونے میں جو ایک طبیب کر رہا ہو وہی تشخیص و تجویز اس بیمار کی دنیا کے دوسرے کونے میں کسی بھی دوسرے طبیب کو کرنی چاہئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر قانون فطرت کی خلاف ورزی ہے اور ہر ایسا طریقۂ علاج جو اس کے خلاف ہے نان سائنٹیفک ہے۔ حکیم صاحب نے آخر میں اس بات کو یوں ثابت کیا کہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو خود اپنی نبض دیکھتے اور خود اپنا علاج کرتے مگر کوئی فائدہ نہ دیکھتے۔ تب آپ نے اپنے بڑے بڑے شاگردوں کو جمع کرنے کا حکم دیا پھر باری باری ان کو نبض دکھائی مرض کی تشخیص اور تجویز ایک کاغذ پر لکھنے کا حکم دیا۔ تمام شاگردوں نے باری باری نبض دیکھی اور خاموشی سے کاغذ پر تشخیص اور تجویز لکھ لی۔ پھر آپ نے سب کو اپنے اپنے کاغذ پڑھنے کا حکم دیا۔ تمام شاگردوں کی تشخیص اور

تجویز ایک پاکر فرمایا کہ یہی تشخیص و تجویز میری بھی ہے۔ مگر مرض کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ بلکہ جوں جوں علاج ہو رہا ہے مرض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ شاگردوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ یہ مرض الموت ہے اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ رب کا بلاوا ہے۔ امر ربی ہے۔ چنانچہ ایک دو روز کے بعد آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حکیم صاحب نے تپ دق و سل کے لئے ایک شاہکار نسخہ ترتیب دیا تھا جسے آپ نے پچاس روپے انعام کے ساتھ اخبارات میں شائع کروایا اور پھر بتدریج انعامی رقم پانچ سو روپے کر دی گئی۔ یعنی اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ اس نے آپ کا نسخہ تریاق تپ دق و سل اپنے مرض تپ دق و سل میں حسب ہدایات استعمال کیا اور فائدہ نہیں ہوا تو ایسا ثابت کرنے والے کو مبلغ پانچ سو روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

آپ کو یہ سن کر تعجب ہو گا کہ باوجود اس کے کہ یہ اشتہار مسلسل شائع ہوتا رہا مگر کسی نے اس انعام کا مطالبہ یا دعویٰ نہیں کیا بعد میں بھارت سرکار نے ٹی بی کے علاج کے لئے ایک صحت افزا مقام وقف کیا جہاں ایک شاندار ٹی بی ہسپتال تعمیر کیا گیا اس وسیع و عریض عمارت کے مین دروازے پر ایک طرف جو تختی لگی ہوئی ہے اس پر ڈاکٹروں کی فہرست ہے اور آپ کو تعجب اور فخر محسوس ہو گا کہ اس فہرست میں پہلا نام دوست محمد صابر ملتانیؒ کا ہے جب کہ دوسری طرف کی تختی پر عطیہ دہندگان کے ناموں کی فہرست ہے۔ آپ کو تعجب ہو گا کہ اس میں پہلے چھبیس نام ان مخیر لوگوں کے ہیں جن میں سے ہر ایک نے اس نیک کام اور خدمت خلق کے لئے پچاس لاکھ روپیہ کا عظیم الشان عطیہ دیا۔

ذیل میں ہم حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ کا وہ بے مثال نسخہ مکمل ترکیب کے ساتھ درج کر رہے ہیں جس کے بارے میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اگر اسے حسب ہدایات استعمال کیا جائے تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ مریض تپ دق و سل کو فائدہ نہ ہو۔ نسخہ مبارکہ یہ ہے۔ نہایت عمدہ قسم کی ہلدی لے کر پیس لیں۔ یہ سفوف ہلدی پندرہ تولہ لے کر ایک کھرل میں ڈال دیں اور اس پر ایک تولہ آک کا دودھ ڈال کر کم از کم آدھ گھنٹہ تک زور دار ہاتھ سے کھرل کر کے دوا کو احتیاط سے رکھ لیں۔ تریاق تپ دق و سل تیار ہے۔ اب آگے ترکیب استعمال اور غذائی ہدایات

اعصابی غدی جوشاندہ

ملٹھی ۵ گرام-ابریشم مقرض (قینچی سے کاٹا ہوا) ۵ گرام-گاؤزبان ۴ گرام- خطمی ۴ گرام-
گل سرخ ۵ گرام-برگ بانسہ ۱۰ گرام-

ترکیب تیاری :-ابریشم کاٹنے کے بعد اس میں سے کیڑا نکال ڈالیں-باقی اجزا کو دردرا کر کے ۳۷۵ گرام پانی بھگودیں اور آگ پر جوش دیں-جب نصف پانی جل جائے تو چینی یا شہد سے میٹھا کر کے پلائیں-یہ کل دو خوراکیں ہیں-اس کا شربت بھی بنایا جاسکتا ہے-

مقدار خوراک :-جوشاندہ ۵۰ گرام-شربت ۴۰ گرام دن میں چار بار پلائیں-

افعال واثرات :-جب پھیپھڑوں سے خون کثرت سے آنے لگے تو اعصابی غدی تریاق کے ساتھ اس جوشاندے کا استعمال سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے-ضعف قلب-ہائی بلڈ پریشر-غدی کھانسی-معدہ اور آنتوں کی سوزش-کثرت حرارت کے لیے مفید ہے-

اعصابی غدی روغن

شیر مدار ۵۰ گرام-کافور ۱۰ گرام-روغن تارپین ۲۰ گرام-روغن کنجد ۲۵۰ گرام-

ترکیب تیاری :-سب سے پہلے روغن کنجد اور شیر مدار کو آگ پر گرم کریں-جب شیر مدار جل جائے تو اتار کر رکھ لیں-روغن تارپین میں کافور حل کر کے روغن کنجد میں ملادیں-اس روغن کو مقام ماؤف پر مل کر ہلکے ہلکے مالش کریں-

افعال واثرات :-داد-چنبل-خارش اور بواسیر کے لیے بے حد مفید ہے-

اعصابی غدی قطور

کافور ۳ گرام-سہاگہ سفید ۲۰ گرام-عرق سونف ایک بوتل-

ترکیب تیاری :-دواؤں کو خوب کھرل کر کے عرق میں ملادیں اور چھان کر رکھ لیں-

افعال واثرات :-آنکھوں کی غدی سوزش کو دور کرنے کے لیے لاجواب ہے قطرہ قطرہ ڈالیں-

اعصابی عضلاتی تحریک کی اہم علامات کا علاج

باؤلے کتے کا کاٹنا :-اعصابی عضلاتی تحریک ہے اس کا علاج عضلاتی غدی ادویہ سے کریں-دوائی کا وقفہ بھی کم رکھیں-زخم کے اوپر سرخ مرچیں باندھ دیں-

فقر الدم :-اعصابی عضلاتی تحریک ہے-علاج عضلاتی اعصابی ادویہ اور اغذیہ سے کریں-

حب مقوی بدن مولد خون

سم الفار ایک گرام-کشتہ فولاد آٹھ گرام-رائی سوا چار گرام-

ترکیب :-اول سم الفار کو پیس لیں-پھر اس میں تھوڑا تھوڑا کشتہ فولاد شامل کرتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں-اسی طرح ایک گھنٹہ کھرل کریں-پھر اس میں رائی شامل کر کے گولیاں بقدر نخود تیار کر لیں-(عضلاتی غدی مقوی)

خوراک :-ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ-

افعال واثرات :-کمی خون اور نقاہت جسم کے لیے بے حد مفید ہے-تھوڑے دنوں میں کافی خون پیدا ہو جاتا ہے اور جسم میں طاقت آجاتی ہے-رنگ سرخ ہو جاتا ہے-بھوک خوب لگتی ہے-قوت باہ اور جریان کے لیے بھی مفید ہے-بد ہضمی عظم الطحال مزمن اور ضعف کبد کے لئے بھی بہت کامیاب ہے-

مقوی قلب وخون

ہیراکسیس ۱۰ گرام-دار چینی ۳۰ گرام-بالچھڑ ۴۰ گرام-

نوٹ :-ہیراکسیس ایک نمک ہے جو فولاد اور تیزاب گندھک سے مل کر بنتا ہے-

ترکیب :-ہیراکسیس تازہ لیں-پرانی نہ ہو-تازہ سے مقصد سبز رنگ پتھر کی طرح سخت، شیشے کی طرح چمکدار ہو-پرانی کا رنگ سفید اور وہ آٹے کی طرح نرم ہو جاتی ہے-اول ہیراکسیس کو

باریک کریں-پھر دار چینی اور بالچھڑ کو الگ الگ باریک کر کے ملالیں-

خوراک :- ایک رتی سے ایک گرام تک-

افعال واثرات :- مقوی قلب و مقوی معدہ و امعاء-مقوی مولد خون-قابض و حابس-دافع بلغم-بندش نزلہ اور بول-مقوی دماغ و اعصاب-ضعف قلب و معدہ و امعاء-کمی اشتہا-اسہال مزمن-کمی اور رقت خون-زیادتی رطوبات-عظم قلب-زیادتی بلغم-نزلہ مزمن اور دردسر-بد ہضمی-زیادتی بول-جریان بسبب خرابی ہضم و کمی خون-ریاح بلغمی-دائمی دردسر-تنگی تنفس بلغمی وغیرہ-

ہیضہ :- ابتدائی سٹیج کے وقت عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ دیں-اگر وقت زیادہ گزر گیا ہو تو فوراً غدی عضلاتی تریاق دیں-

لڑکیاں پیدا ہونا :- حمل کے تیسرے ماہ کے دوسرے ہفتہ کے دوران عضلاتی اعصابی ادویہ' عضلاتی اعصابی' عضلاتی غدی اغذیہ دیں-

سفوف مُعین حمل المعروف سفوف شرما

ہوالشافی :- کنڈیاری سفید گل والی ۱۰گرام-زیرہ سیاہ اصلی ۱۰گرام-داڑھی پیپل ۱۰گرام-

ترکیب تیاری :- سب کو باریک پیس لیں-بس تیار ہے-

مقدار خوراک :- ۳گرام دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے بچھڑا جنا ہو-

افعال واثرات :- عضلاتی اعصابی ہے-اعلیٰ درجے کا معین حمل ہے-اس کے استعمال سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی-بعد از فراغت حیض صرف تین دن کھلانے سے حمل ہو جاتا ہے جو نرینہ ہوتا ہے-اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کرایا جائے تو ہمیشہ کے لیے سو بدل جاتی ہے-اور ہمیشہ کے لیے لڑکے ہی پیدا ہوتے ہیں-اگر حمل کے ڈیڑھ ماہ بعد چند دن تک کھلایا جائے تو عمر بھر کے لئے سُو تبدیل ہو جاتی ہے-

نوٹ :- اگر معین حمل کے لئے استعمال کرنا مقصود ہو تو بعد از فراغت حیض کھلائیں اگر اولاد نرینہ کے لئے استعمال کرنا ہو تو حمل کے دو ماہ بعد تیسرے مہینے کے پہلے ہفتہ میں دیں-

سُو بدلنے کے لئے

ہوالشافی :- تخم بھنگ سفوف شدہ ایک گرام صبح ہمراہ پانی اور تخم شونگی چار عدد بوقت شام ہمراہ آب تازہ دیں-یہ دوائیں حمل کے دو ماہ بعد شروع کریں اور تیسرا مہینہ سالم کھلاتے رہیں تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے-

جناب ڈاکٹر ہنس راج شرما صاحب کہتے ہیں کہ میرے اس نسخہ نے تمام ہندوستان میں شہرت حاصل کر لی ہے-میں نے اس سے بہت روپیہ کمایا ہے-کبھی ناکامی نہیں ہوئی-نسخہ سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے سو تبدیل ہو جاتی ہے-

ناخنوں کا بیٹھ جانا :- اس میں ہڈیوں کی غذا چونا کی کمی اصل وجہ ہوتی ہے-اعصابی تحریک کی وجہ سے عضلاتی نظام میں تسکین سے قوت جاذبہ اور ماسکہ میں کمی آجاتی ہے-عضلاتی اعصابی سے لے کر عضلاتی غدی ادویہ دیں-اغذیہ عضلاتی اعصابی' عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی تک مفید ہیں-

وجع المفاصل :- یہ عضلاتی' اعصابی اور غدی تینوں تحریکوں میں پایا جاتا ہے-

اعصابی وجع المفاصل آرام کے وقت بڑھ جاتا ہے چلنے سے کم ہو جاتا ہے-اس کا علاج مندرجہ ذیل ادویہ سے کریں-

(۱) حب وجع المفاصل

حنظل ۲۰گرام-مصبر ۲۰گرام-زنجبیل ۵۰گرام-نوشادر ٹھیکری ۱۰گرام-

ترکیب :- حنظل کو پیس کر باریک کر لیں-پھر اس میں نوشادر ایک روز تک رکھ چھوڑیں-پھر اس میں زنجبیل اور مصبر ملا کر گھیکوار کے رس میں گولیاں بقدر نخود بنالیں-بارش میں گولیاں درست نہیں بنتیں-

خوراک:- ایک سے تین گولیاں تک بیک وقت ہمراہ آب نیم گرم یا چائے دن میں تین چار بار استعمال کرائیں۔

افعال واثرات:- (عضلاتی غدی) وجع المفاصل کے لئے بہترین دوا ہے۔اس کے علاوہ دائمی قبض، قلتِ طمث۔نزلہ زکام اعصابی اور دماغی بلغمہ دمہ اور کھانسی کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ اس سے تمام سینے اور جسم کا بلغم باہر نکل جاتا ہے۔بھوک بڑھ جاتی ہے۔جب بلغم کی زیادتی سے دل گھٹتا ہو تو اس دواء کی ایک گولی دل کو فوراً طاقت بخشتی ہے۔جب پیٹ میں آکر باعثِ تکلیف ہو تو اس دوا کے چند روز استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔بلغم کا بہترین مسہل اور منقی دماغ ہے۔فرنگی طب کی گولیاں جو ویجی ٹیبل پلز کے نام سے مشہور ہیں اس دوا کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

(۲) حوالشافی

سہاگہ سفید بریاں، ہلتیت (ہینگ)، زنجبیل، نمک سیاہ۔ ہموزن۔

ترکیب:- تمام ادویات کوٹ چھان کر سوہانجنے کی جڑوں کے پانی میں کھرل کریں خشک ہونے پر بقدر نخود بنالیں۔

خوراک:- ایک گولی رات کو سوتے وقت بعد از غذا صبح نہار منہ ایک گولی چائے کے ساتھ۔

فوائد:- تمام بلغمی ریاحی امراض کو ختم کرتی ہے۔ستر باؤ چوراسی سول کے دھتر رہے نہ مول۔

مرگی:- اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔علاج میں عضلاتی ادویہ واغذیہ دیں۔بعض اوقات غدی تحریک میں بھی ہو جاتی ہے جس کا علاج اپنے مقام پر لکھ دیا جائے گا۔

عظم طحال:- اعصابی تحریک میں ہوتا ہے۔غدی عضلاتی تحریک بھی عظم طحال کا باعث بن جاتی ہے۔اعصابی تحریک عضلات میں تسکین شدید ہو جانے سے عضلات میں استرخا واقع ہو جاتا ہے۔وہ طحال کی سوداوی رطوبات کو قبول اور جذب نہیں کر سکتے جسکی وجہ سے طحال بڑھ جاتی ہے غدی عضلاتی تحریک میں عضلات میں ضعف رونما ہو جانے کی وجہ سے وہ طحال کی رطوبات

کو قبول اور جذب نہیں کر پاتے۔نتیجہ کے طور پر طحال بڑھ جاتی ہے۔اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ واغذیہ سے کریں۔حب عظم الطحال صفحہ نمبر دیکھیں۔

استسقاء لحمی:- یہ بعض اوقات اعصابی عضلاتی تحریک میں بھی ہو جاتا ہے اس کا علاج عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ واغذیہ کے ساتھ بآسانی ہو جاتا ہے۔عضلاتی اعصابی ملین دیں۔ اس کے ساتھ عضلاتی غدی مسہل دیں۔حب وجع المفاصل بھی اس حالت کے لئے مسیحائی اثر دکھاتی ہے۔

عصابہ:- سوردابرو وہ درد جو سر اور ابرو میں ہوتا ہے۔یہ سر کے دائیں طرف کا درد ہے۔ شدت کے وقت دونوں طرف بھی پھیل جاتا ہے۔بعض اوقات تمام سر کے گرد پٹی بندھی معلوم ہوتی ہے۔سر رات کو بوجھل رہتا ہے۔اعصابی عضلاتی ہے۔شقیقہ طلوع کے بعد بڑھتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد بند ہو جاتا ہے لیکن عصابہ رات کو بھی قائم رہتا ہے۔

عصابہ دوپہر کے وقت جب سورج پوری شدت سے گرم ہوتا ہے تو یہ درد رک جاتا ہے اور اس کا مادہ تحلیل ہو جاتا ہے۔شدت کی سردی میں پھر اکٹھا ہو کر صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے ہی شدید ہو جاتا ہے۔عضلاتی اعصابی ملین اور مسہل ادویہ دیں۔اگر ضرورت ہو تو یہی ادویہ بیرونی طور پر گرم پانی میں ملا کر لیپ، طلا اور مالش کی صورت ہو سکتی ہے۔عضلاتی اعصابی، عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی اغذیہ دیں۔غذا نیم گرم ہو۔بغیر بھوک کچھ نہ دیں۔اگر بھوک نہ ہو تو گرم پانی یا بغیر دودھ کے چائے دیں۔

ام الصبیان:- (بچوں کی مرگی)۔اس کی ماہیت بالکل صرع کی سی ہے۔بچوں کا مزاج عموماً مرطوب ہوتا ہے اس لیئے ان میں یہ علامت زیادہ پائی جاتی ہے۔ام الصبیان میں تشنج ہوتا ہے مگر پسلی نہیں چلتی اور نہ درد ہوتا ہے۔بچوں میں ایک اور علامت پسلی چلنا بھی ہوتی ہے جو دراصل ذات الجنب ہے اور صفراوی ہے۔اس کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے لیکن ام الصبیان تری سے ہوتی ہے اس کی تحریک اعصابی عضلاتی یا اعصابی غدی ہوتی ہے۔

اس کا علاج عضلاتی اعصابی ادویہ سے لیکر غدی عضلاتی ادویہ تک ضرورت کے مطابق کیا جا سکتا

ہے اور غذائیں بھی اس کے مطابق دیں۔

جمود۔سکتہ :۔ جسم انسان میں حس و حرکت دونوں کا بند ہو جانا اس میں حرکت کے اعصاب میں تحریکات رک جاتی ہیں۔ جس کی وجہ دماغ کے بطون شریفہ میں سدہ تامہ کا واقع ہونا یا بلغم اور خون کا اس میں زیادہ بہ کران کے افعال کو معطل کر دینا ہے۔ بلغم کی صورت میں تحریک اعصابی عضلاتی اور خون کی صورت میں عضلاتی اعصابی ہوتی ہے۔ بیرونی طور پر ضربہ وسکتہ اور صدمہ و ایزا سے بھی یہی کیفیت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ علامت مثل موت ہوتی ہے لیکن یہ حقیقی موت نہیں ہوتی۔ اس لئے مریض کو دفن کرنے سے پہلے پوری طرح تسلی کر لیں۔ دل کی حرکت اور آنکھوں کی پتلیوں کا پورا معائنہ کر لینا چاہئے کیونکہ نبض ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ اعصابی عضلاتی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ادویہ واغذیہ سے کریں۔ عضلاتی اعصابی سکتہ کا علاج اسی تحریک کے مطابق دیکھیں۔

جوع البقر :۔(بیل کی بھوک) اس مرض میں اعضاء کو غذا کی ضرورت ہونے کے باوجود بھوک محسوس نہیں ہوتی۔ بھوک بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ کھانے پینے کی خواہش پیدا نہیں ہوتی جس کی وجہ سے کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک پیدا کریں۔

جذام (کوڑھ) :۔ یہ دراصل آتشک کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اس میں اعضاء کے اندر تغیر اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ مرض کی شدت سے اعضاء جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں گول' چہرہ خوفناک اور بدن کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ بال بھی جھڑ جاتے ہیں۔ اسی علامت کے خوفناک اثر سے اس کو داء الاسد (شیر کی بیماری) بھی کہتے ہیں۔

علاج :۔ اس کا علاج بھی آتشک ہی کی طرح کریں جس کا مکمل علاج لکھ دیا گیا ہے۔

بالوں کا سفید ہونا :۔ بالوں کی جڑوں میں رطوبت اور بلغم زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ یا خون میں سرخی بہت کم ہو جاتی ہے۔ عام طور پر نزلہ زکام مزمن میں یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ اعصابی

عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

یاد رکھیں بالوں کی پیدائش اور رنگ طبعی سودا سے ہے اور سودا غیر طبعی صورت اختیار کر جائے تو بالوں کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر سودا طبعی پیدا بھی نہ ہو تو بال سفید ہو جاتے ہیں۔

علاج :۔ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ اور اغذیہ حسب ضرورت دیں۔

کالے بال کا نسخہ :۔ روغن ناریل اور ارنڈ کا تیل۔ دونوں ملا کر سر پر لگائیں۔ رات دن مسلسل بالوں پر لگا رہنے دیں بال سیاہ ہو جائیں گے۔

برص :۔ جلد کے نیچے رطوبت اور بلغم میں تعفن پیدا ہو جانے سے جسم پر داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب ان میں شدت ہوتی ہے تو سفید داغوں کے کناروں پر سرخی یا سیاہی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب مادہ بہت کم ہو ہلکے سفید داغ ہوتے ہیں۔ ان کو بہق چھیپ کہتے ہیں۔ اگر اس مادہ میں فساد اور تعفن نہ ہو اور وہ کافی عرصہ سے جلد کے نیچے رکا ہو تو چھائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

یہ راز یاد رکھیں کہ دودھ اور مچھلی کے اکٹھا کھانے سے اکثر برص پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مچھلی کا گوشت دودھ میں بہت جلد فساد اور تعفن پیدا کر دیتا ہے اور باسی مچھلی کا گوشت تو یقیناً فساد اور تعفن پیدا کر دیتا ہے۔ اعصابی عضلاتی تحریک کی شدت ہوا کرتی ہے۔

علاج :۔ عضلات اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ' اغذیہ دیں۔

دیگر :۔ ھوالشافی۔ گڑ برگ شیشم خشک ہم وزن۔

ترکیب :۔ برگ شیشم کو باریک پیس کر گڑ ملا کر خوب کوٹیں جنگلی بیر کے برابر گولیاں تیار کریں

خوراک :۔ ایک گولی صبح و شام ہمراہ پانی۔

نسخہ برائے برص

ھوالشافی

پارہ ۱۰گرام' گندھک آملہ سار ۱۰گرام' تخم پنواڑ ۱۰گرام' بابچی ۱۰گرام-

ترکیب تیاری :-اول پارہ اور گندھک کو رگڑ کر کجلی تیار کریں-بعد میں باقی ادویات باریک پیس کر باہم ملا کر خوب باریک کریں-شیشی میں ڈال کر رکھیں-

ترکیب استعمال :-دوا ۱۰گرام' ویزلین ۳۰ گرام ملا کر رکھیں-برص کے داغوں پر تھوڑا تھوڑا لگائیں-تین چار دن کے لگانے سے برص کے داغوں پر آبلے پڑ جائیں گے-دوا کا لگانا بند کر دیں-آبلوں پر گھی لگاتے رہیں-جب برص کے داغوں سے چھلکے اتر جائیں جلد صاف ہو جائے پھر دوا لگانا شروع کریں-اسی طرح تین چار بار کے لگانے سے برص کے نشان دور ہو کر جلد اپنی اصلی حالت پر آجائے گی-

حب برائے برص

ھوالشافی

پارہ ۱۰گرام' گندھک آملہ سار ۱۰گرام' چاکسو ۱۰گرام' تخم پنواڑ ۱۰گرام' مغز نیم ۱۰گرام' بابچی ۱۰گرام

ترکیب ساخت :-اول پارہ اور گندھک کو رگڑ کر کجلی بنائیں پھر باقی ادویات یکے بعد دیگرے باریک کر کے چار رتی کی گولیاں بنائیں-

خوراک :-دو گولی صبح' دو گولی شام دودھ میں شہد ملا کر اس سے کھلائیں-

نسخہ برص

ھوالشافی

رائی ۵۰ گرام' تخم حنظل خشک ۵۰ گرام' بابچی ۵۰ گرام' گندھک ۵۰ گرام' سم الفار ۲ گرام-

تمام ادویات کو رگڑ کر سم الفار کو بہت باریک کر کے ادویات میں ملا کر پانی کی مدد سے نصف نصف

گرام کی گولیاں تیار کریں-

خوراک :-ایک گولی صبح' ایک گولی شام بعد از غذا گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں-اسی دوا کو پانی میں گھس کر برص پر لگائیں-

فوائد :-برص' بہق' داد' چنبل میں مفید ہے-

نسخہ برائے برص

ھوالشافی

انجیر ۱۰گرام' تخم پنواڑ ۱۰گرام' چاکسو ۱۰گرام' بابچی ۱۰گرام-

ترکیب ساخت :-تمام ادویات کو نیم کوب کر کے رکھیں-

ترکیب استعمال :-دوا مذکور تین گرام پوٹلی میں باندھ کر پانی ۱۰۰ گرام میں رات کو بھگو کر رکھیں-صبح پوٹلی کو نچوڑ کر دوا پانی والی شہد میں ملا کر استعمال کریں-

دوا پوٹلی والی رگڑ کر برص کے نشان والی جگہ پر ضماد کریں-چالیس دن میں مکمل شفاء ہو گی-

موٹاپا :-زیادہ موٹاپا بھی تکلیف دہ ثابت ہوا کرتا ہے-یہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے-ایک جسم کے اندر رطوبات اور بلغم پڑ جاتی ہے اور دوسرے جسم میں چربی زیادہ پیدا ہو جاتی ہے-اول صورت اعصابی عضلاتی اور دوسری اعصابی غدی ہوتی ہے-علاج میں عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی شدید' ملین اور مسہلات دے سکتے ہیں-تحریک کے مطابق غذا بھی تجویز کر دیں-دیگر

اکسیر ہیضہ

ھوالشافی

سرخ مرچ ۵۰ گرام-رائی ۵۰ گرام باریک پیس کر نخودی گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک :-ایک ایک گولی دن میں تین چار بار ہمراہ قہوہ یا پانی نیم گرم-

عضلاتی اعصابی تحریک کی اہم علامات اور ان کا علاج

شقاق :- کسی حصہ کا پھٹ جانا- یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے- اس کا علاج غدی عضلاتی ادویہ سے بہت جلد اچھے نتائج دیتا ہے-

کیڑے اور جراثیم :- جسم کے اندر یا باہر جہاں کہیں رطوبت یا بلغم متعفن ہو جائے وہاں پر کیڑے یا جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جو اپنے مقامات یا مادوں کی وجہ سے شکلوں میں مختلف ہوتے ہیں مثلاً ناک' کان' دانت' مسوڑھے' پھیپھڑے' امعاء اور اندرونی' بیرونی زخم وغیرہ- جراثیم ایسے کیڑے ہیں جو ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے- ان خوردبینی کیڑوں یا دیگر کیڑوں کی علاج میں خاص اہمیت نہیں- جس مقام پر جراثیم و کیڑے وغیرہ ہوں وہاں پر مفرد اعضاء کو تحریک دینے سے جراثیم و کیڑے وغیرہ خود بخود مر کر اخراج پا جاتے ہیں- آنتوں میں تین اقسام کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں- (۱) **کیچوے** :- جو لمبے لمبے سانپ کی شکل کے ہوتے ہیں- یہ چھوٹی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں- یہ عضلاتی اعصابی تحریک میں پیدا ہوتے ہیں-

(۲) **کدو دانے** :- یہ بڑی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں- یہ عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے-

(۳) **چنونے** :- یہ باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں- یہ مقعد کے اندر رہتے ہیں- غدی عضلاتی تحریک میں ہوتے ہیں-

عضلاتی اعصابی تحریک کے کیچوے کا علاج غدی عضلاتی ادویہ سے کریں-

ھوالشافی

سفوف تلسی مرکب

برگ تلسی مرکب ۲۰ گرام' اجوائن دیسی ۴۰ گرام' نوشادر ڈنڈا ۱۰ گرام-

خوراک :- ایک گرام صبح و شام استعمال کرائیں-

ھوالشافی

سفوف اسپند مرکب

حرمل ۵۰ گرام' کلونجی ۵۰ گرام' اجوائن دیسی ۱۰۰ گرام-

خوراک :- ۱ گرام تا ۳ گرام صبح و شام ہمراہ پانی استعمال کریں-

ہچکی :- (فواق) یہ علامت معدہ کے عضلات میں تشنج سے پیدا ہوتی ہے- کبھی حجاب معدہ کی سوزش سے ہوتی ہے- یہ بڑھ کر ورم اور زخم کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے- شدید امراض میں ہچکی کا پیدا ہو جانا اکثر خطرناک ہوتا ہے-

علاج :- اکسیر بادیان

(سونف' ملٹھی' ہلدی) ہم وزن سفوف بنالیں-

خوراک :- ایک ماشہ دن میں تین چار بار ہمراہ شربت شہد-

ہچکی کے لئے بہت مفید رہتی ہے-

دیگر :- سفوف ہچکی

ھوالشافی

ملٹھی کا آٹا ۱۰۰ گرام' مصری کوزہ ۱۰۰ گرام-

ترکیب :- دونوں کو باریک پیس کر سفوف بنالیں-

خوراک :- ۵ گرام پانی کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں-

قے الدم (خون کی قے) :- یہ قے صرف مری اور معدہ تک مخصوص ہے- عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے- تریاق معدہ و امعاء اور اکسیر بادیان اس کا بہترین علاج ہے-

غذائیں غدی عضلاتی' غدی اعصابی' اعصابی غدی تک شوربا کی صورت میں دیں- ابلے چاولوں یا دلیہ پر شوربا ڈال کر کھانے کی تاکید کریں-

یرقان اسود :-جب طحال اپنی رطوبات کو کیمیاوی طور پر اخراج کرنا بند کر دیتی ہے تو جسم میں سیاہ رنگ کا یرقان ہو جاتا ہے۔ جس کو سوداوی یرقان کہتے ہیں-اس کا علاج عضلاتی غدی مسہل ادویہ اور غدی عضلاتی ملین ادویہ سے کریں -تریاق معدہ و امعاء بھی دے سکتے ہیں -

اختناق الرحم (رحم کا گھٹ جانا) :-یہ ایک ایسی علامت ہے جس میں مریضہ کو دورہ سا پڑتا ہے اور دم گھٹ کر غشی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے-جب مریضہ کو ہوش آتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی گولا سا گلے کی طرف چڑھتا ہے-ایسا در اصل رحم کے عضلات میں تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے- تحریک کی شدت سے عضلات میں شدید تشنج پیدا ہو جاتا ہے-جس کا اثر معدہ' قلب اور پھیپھڑوں کے ساتھ گلے تک پہنچتا ہے جس سے سانس کی آمد میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی گولا سا گلے کی طرف چڑھ کر پھنس رہا ہے-مریضہ میں غشی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے -اختناق کے معنی گھٹنا ہے اور اصطلاح طب میں سانس کا گھٹنا ہے جو عضلات میں گھٹن سے پیدا ہو جاتا ہے-چونکہ یہ رحم کے عضلات میں تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے جنسی جذبات میں بھی شدید تحریک پیدا ہو جاتی ہے یا جنسی جذبات میں تحریک کی وجہ سے اختناق کا مرض پیدا ہو جاتا ہے- عضلاتی تحریک میں شدت کی وجہ سے پیٹ میں ریاح کی کثرت 'قلب میں تیزی اور پھیپھڑوں میں خشکی کی وجہ سے اکثر سانس چڑھتی رہتی ہے - غیر شادی شدہ عورتوں میں تحریک عضلاتی اعصابی اور شادی شدہ عورتوں میں عضلاتی غدی ہوتی ہے-عورتوں میں اکثر عضلاتی تحریک نہیں ہوتی لیکن جب کبھی ان میں حرکات یا جذبات یا اغذیہ کے اثرات سے عضلاتی تحریک شروع ہو جائے تو اکثر اختناق الرحم کی علامت ظاہر ہو جاتی ہے-

ھوالشافی

فلفل دراز ۱۰ گرام 'ایرسا ۳۰ گرام 'مرکی ۴۰ گرام-

ترکیب :-گولیاں بقدر نخود تیار کریں-

خوراک :-ایک گولی سے چار گولی تک دن میں تین چار بار دیں-

غذا :- حلوہ اور دلیا گھی میں تر بتر دیں- شوربا تیسرا حصہ گھی ڈال کر پلائیں-روٹی کی جائے گھی میں تر بتر چوری دیں-لیکن بغیر شدید بھوک کے کچھ نہ دیں -دودھ گھی پلانا بھی انتہائی بھوک میں مفید ہے-اس مزاج کے فارماکوپیا کے نسخے بھی دے سکتے ہیں-

نوٹ :-اگر دودھ کی بہت کثرت ہو تو دودھ کا پتلا لیپ کر دیں-غذا میں دودھ گھی اور گوشت بند کر دیں-

صلابت رحم (رحم کی سختی) :-رحم کے عضلات میں مزمن سوزش یا ورم مزمن پیدا ہو جاتا ہے- عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے اور کبھی عضلاتی غدی بھی ہوتی ہے -اس علامت کے ساتھ اختناق الرحم بھی لازمی ہوتا ہے-اس کی تشخیص کرتے وقت خصیۃ الرحم کو بھی سامنے رکھنا چاہئے جو کہ غدی تحریک میں ہوتا ہے-

علاج :-اس کا علاج اختناق الرحم سے ملتا جلتا ہے-وہاں سے دیکھ لیں-

دبیلہ (بڑا پھوڑا) :-یہ عضلاتی ورم ہے- عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے-رنگ سفید ہوتا ہے-

علاج :-غدی عضلاتی ملین اور تریاق معدہ وامعاء استعمال کرائیں-بیرونی استعمال کے لئے غدی عضلاتی مسہل تیل میں ملا کر لگائیں-

داد (قوبا) :-یہ جلد کے کھردرے پن کے ابھار ہیں جن کے کنارے موٹے ہوتے ہیں-رنگ اکثر سرخی مائل اور کبھی سیاہی مائل ہوتا ہے-ان میں خارش رہتی ہے اور اوپر سے مچھلی کے چھلکے کی طرح ریشے اترتے ہیں-یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہے-یہی شدت اختیار کر جائیں تو چنبل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں-

علاج :-حب صابر 'تریاق معدہ وامعاء اور غدی عضلاتی ملین سے کریں-

حب صابر

ھوالشافی

حنظل ۵۰ گرام - رائی ۵۰ گرام - گندھک آملہ سار ۵۰ گرام -

ترکیب تیاری :- سب ادویہ کو باریک پیس کر نخودی گولیاں تیار کرلیں -

مقدار خوراک :- ایک تا دو گولی دن میں چار بار ہمراہ آب نیم گرم -

تریاق معدہ وامعاء

ھوالشافی

گندھک آملہ سار ۲۵ گرام - اجوائن دیسی ۵۰ گرام - پودینہ ۲۵ گرام -

مقدار خوراک :- ایک گرام سے تین گرام تک دن میں تین چار بار ہمراہ آب نیم گرم دیں -

بال چر (داء الثعلب) :- اس علامت میں جسم خصوصاً سر کے بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں - داء الثعلب کے معنی لومڑی کی بیماری ہے - اس میں بال موٹے ہو کر گرنا شروع کر دیتے ہیں - اس علامت کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بالوں کی جڑوں میں کوئی ایسا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو ان کو کھائے جاتا ہے - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بالوں کے ساتھ جسم کی جلد اترنا شروع ہو جاتی ہے اس کو داء الحیہ (سانپ کا مرض) کہتے ہیں - یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے - بعض دفعہ مادہ زیادہ شدید نہیں ہوتا اس کے بال گرتے نہیں البتہ پھٹ جاتے ہیں یا گھونگھرالے بن جاتے ہیں - کبھی رنگت میں سرخی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی گنج ہو جاتا ہے -

علاج :- غدی عضلاتی ادویہ سے کریں -

دبلا پن :- اس میں جسم کے اندر رطوبات و خون اور گوشت و چربی کی غیر معمولی کمی پیدا ہو جاتی ہے اس وجہ سے اس قدر کمزوری ہو جاتی ہے کہ انسان کام نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی امراض کا مرکز بنا رہتا ہے - اس کے جذبات بھی قابو میں نہیں رہتے - عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے -

علاج :- غدی عضلاتی اور غدی اعصابی ادویہ ملا کر دیں - چٹنی مقوی جگر و مولد خون 'مقوی جگر و مولد خون - مقوی نسخہ جات میں دیکھیں -

تشنج غدد :- اس میں عضلات میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے - تشنج میں کھچاؤ ایک طرف ہوتا ہے - غدد میں دونوں طرف - کزاز میں یہ تناؤ اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ مریض اگلی یا پچھلی طرف جھک جاتا ہے اور اکڑ جاتا ہے - تشنج جسم کے ہر حصے میں ہو سکتا ہے مگر تحریک یہی ہوتی ہے -

علاج :- اس صورت میں غدی عضلاتی ادویہ اور اغذیہ سے علاج کریں -

تریاق کزاز و تشنج

جائفل ۱۰ گرام - جلوتری ۱۰ گرام - فلفل دراز ۲۰ گرام - عقر قرحا ۱۰ گرام - سنبل الطیب ۲۰ گرام حلتیت ۳۰ گرام - عرق لسن ۱۰۰ گرام -

مقدار خوراک :- ڈیڑھ گرام سے دو گرام تک ہمراہ نیم گرم پانی یا چائے سے استعمال کریں -

تحجر المفاصل (گنٹھیا) :-

عضلاتی اعصابی تحریک میں تحجر المفاصل گنٹھیا یا جوڑوں کا پتھرا جانا ہوتا ہے - یہ درد چھوٹے جوڑوں سے شروع ہو کر بڑے جوڑوں تک پہنچ جاتا ہے - جوڑوں کی مقامی رطوبت خشک ہو کر سخت ہو جاتے ہیں جس کو پتھرا جانا بھی کہتے ہیں -

علاج میں غدی عضلاتی ملین و مسہل دیں - تریاق معدہ وامعاء اور غدی اعصابی ملین ملا کر بھی اچھے نتائج ملتے ہیں - مقامی طور پر غدی عضلاتی یا غدی اعصابی روغن لگائیں -

دیگر :- حب مقل

ھوالشافی

گوگل مصفی ۱۲۵ گرام 'ہلیلہ زرد ۲۵۰ گرام 'سورنجاں شیریں ۱۲۵ گرام 'ست مصبر ۱۲۵ گرام 'تربد سفید مجھف ۱۲۵ گرام -

ترکیب :- تمام ادویہ کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔

فوائد :- گنٹھیا کے لیے مفید ہے۔

خوراک :- رات کو سوتے وقت ایک گولی ہمراہ دودھ استعمال کریں۔
اگر جوڑوں پر ورم آجائے دوائی چند دن روک دیں بعد میں پھر شروع کرادیں۔

گنجاپن :- عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے غدی تحریک پیدا کردیں۔

چہرے پر چھائیاں اور سیاہ دھبے :- عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے غدی عضلاتی ادویہ فوری فائدہ دیتی ہیں۔ تریاق معدہ و امعاء اور اکسیر بادیان بھی دے سکتے ہیں۔

سرطان :- عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ اس کا علاج غدی عضلاتی ملین اور مسہل سے کریں۔ غدی عضلاتی مسہل تیل میں ملا کر لگائیں۔

لقوی :- عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ اس میں منہ دائیں طرف ٹیڑھا ہوتا ہے۔ بائیں طرف کی باچھ بند نہیں ہو سکتی۔ مریض نہ تھوک سکتا ہے نہ سیٹی جاسکتا ہے اور نہ پھونک مار سکتا ہے۔ بائیں آنکھ بھی کھلی رہتی ہے۔ جب پانی پیتا ہے تو باہر بہہ جاتا ہے البتہ منہ سے رال بہتی رہتی ہے۔
اگر چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا ہو تو یہ لقوی نہیں فالج ہوتا ہے۔
علاج میں عضلاتی غدی سے غدی اعصابی تک کی اغذیہ اور ادویہ دی جاسکتی ہیں۔

پتھری :- گردوں مثانہ وغیرہ میں مسام راستوں کی تنگی اور ان اعضاء کے سکیڑ کی وجہ سے وہاں پر لیسدار مواد بار بار گرتا رہتا ہے۔ وہاں پر رکتا رہتا ہے اور خشک اور سخت ہو کر پتھری کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ یہ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے۔
غذائیں غدی اعصابی اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی میں سے مدبدل دیں۔ ضرورت کے مطابق غدی عضلاتی تریاق گردہ غدی اعصابی ملین و مسہل وغیرہ دیں اس کے علاوہ سنگ گردہ و کلیہ کے چند معروف نسخہ جات درج ذیل ہیں۔

سنگِ کلیہ و مثانہ :- یہ عموماً عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دائیں گردہ کی پتھریاں یورک ایسڈ سے بنتی ہیں بائیں طرف کی پتھریاں کیلشیم اوگزالیٹ کی ہوتی ہیں۔ دونوں طرف پائی جائیں تو فاسفیٹ ہوتی ہیں۔
دائیں طرف کی عضلاتی اعصابی دونوں گردوں کی غدی عضلاتی اور بائیں گردے کی اعصابی غدی تحریک بنتی ہے۔ یاد رکھیں حتمی فیصلہ نبض و قارورہ سے کریں۔

علاج :- غدی عضلاتی غدی اعصابی تریاق گردہ۔ تریاق سنگ گردہ۔

درد گردہ و پتھری گردہ

هوالشافی

نوشادر ٹھیکری ۲۵۰ گرام پھٹکڑی سفید ۲۵۰ گرام قلمی شورہ ۲۵۰ گرام خرگوش گھریلو عدد۔
پہلی تین ادویات کو باریک پیس کر چھلنی سے چھان لیں۔
خرگوش ذبح کرکے آنتا پیٹا نکال کر اس میں پسی ہوئی ادویہ بھر کر سوئی دھاگے سے سی لیں۔ ایک ہانڈی میں خرگوش رکھ دیں اور اوپر چپنی لگا کر گل حکمت کرلیں۔ ایک من اوپلوں کی آگ دیں اگلے دن نکال کر پیس لیں۔

مقدار خوراک :- صبح نہار منہ بقدر ۲ چاول مکھن یا بالائی میں رکھ کر استعمال کریں۔ جتنے دن دوائی استعمال کرنی ہو ڈبل روٹی شوربہ سے کھائیں۔

پتھری گردہ و مثانہ

هوالشافی

قلمی شورہ ۲۵۰ گرام نوشادر ۵۰ گرام سہاگہ سفید ۵۰ گرام سنگ یہود ۵۰ گرام جو کھار ۵۰ گرام پوست ریٹھہ دو عدد بھلاوے دس عدد۔

ترکیب :- بھلاوے کے سوا جملہ ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے رکھیں قلمی شورہ کو کڑاہی میں ڈال کر چولھے پر رکھیں۔ جب قلمی شورہ پگھل جائے تو نوشادر ڈال دیں۔ اس طرح یکے بعد

دیگر تمام ادویات ڈال دیں۔ آخر میں بھلاوہ ایک عدد ڈالیں۔ جب بھلاوہ جل جائے دوسرا بھلاوہ ڈال دیں۔ اس طرح تمام بھلاوے ختم کریں۔ جب تمام بھلاوے جل جائیں تیار ہے، سرد ہونے پر باریک کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک:۔ ایک رتی تا دو رتی تک آب مولی یا شربت بزوری سے دیں۔

فوائد:۔ سنگ گردہ و مثانہ، سنگ مرارہ، صلابت جگر، ورم غدہ قدامیہ، درد گردہ ریحی، ورمِ رحم، صلابت رحم اور بندش حیض۔

سفوف برائے پتھری:۔ سنگ یہود ۱۰ گرام، قلمی شورہ ۵۰ گرام، پوست سنگدانہ مرغ ۲۰ گرام۔

باریک پیس کر سفوف بنالیں۔

خوراک:۔ نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار استعمال کریں۔

سعالات (رسولیاں):۔ یہ بھی عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتی ہیں خلط سودا کی زیادتی ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ملین و مسہل دوائیں دیں۔ غدی عضلاتی اکسیر بھی حسب ضرورت دے سکتے ہیں۔

مالیخولیا اور جنون:۔ ان کی دو صورتیں ہیں۔ عضلاتی اعصابی (سوداوی) میں مالیخولیا اور عضلاتی غدی میں جنون کی علامت ظاہر ہوا کرتی ہے۔ مالیخولیا کا علاج غدی عضلاتی اور غدی اعصابی ادویہ و اغذیہ سے کریں۔

سکتہ:۔ اس کی وضاحت اعصابی عضلاتی تحریک میں کر دی گئی عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج غدی عضلاتی اور غدی اعصابی ادویہ و اغذیہ سے کریں۔

رعشہ:۔ جسم کے کسی حصہ خصوصاً ہاتھ پاؤں کا کانپنا۔ بعض لوگوں کے ابرو میں بھی یہی حرکت دیکھی گئی ہے عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی، غدی عضلاتی اور غدی اعصابی

ادویہ و اغذیہ حسب ضرورت دے سکتے ہیں۔

منہ سے خون آنا:۔ یہ خون منہ، مسوڑھوں سے لے کر حلق، پھیپھڑوں اور معدہ میں کسی مقام سے آسکتا ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔

مسوڑھوں سے خون آنے کی صورت میں۔

تریاق گوشت خورہ

اسپنج سوختہ ۳۰ گرام۔ سیپ سوختہ ۶۰ گرام۔ مرمکی ۳۰ گرام۔ فلفل گرد ۱۰ گرام۔ گندھک ۳۰ گرام۔

ترکیب:۔ اول مرمکی اور گندھک کو ملالیں۔ پھر اس میں فلفل گرد، اسپنج سوختہ اور سیپ سوختہ ملا کر منجن بنالیں۔ سفوف مثل غبار ہونا چاہئے۔

خوراک:۔ حسب ضرورت دن میں دو تین بار لگائیں اور کچھ عرصہ ٹھہر کر گرم پانی سے منہ صاف کرلیں۔ یہی دوا بقدر چار، چار رتی صبح و شام ہمراہ چائے استعمال کریں۔ اگر چائے کو دل نہ چاہے تو نیم گرم دودھ سے استعمال کرائیں۔ (غدی اعصابی)

مریض کی غذا روک دیں۔ جب شدید بھوک لگے تو حلوہ جس میں بے حد گھی ڈالا گیا ہو، گوشت سبزی یا بغیر گوشت کے سبزی سالن جس میں بہت زیادہ گھی پڑا ہوا ہو بغیر روٹی چاول کے کھلائیں۔ جس قدر گھی زیادہ دیں گے اسی قدر جلد مرض کو افاقہ ہوگا۔ جاننا چاہئے کہ گھی قدرتی طور پر دافع تعفن ہے۔ اس میں ہر قسم کے جراثیم فنا ہو جاتے ہیں۔ ملک میں جب سے اصلی گھی ختم ہوا ہے سوزشی امراض خصوصاً سل اور دق (ٹی بی) کا زور ہو گیا ہے۔ جاننا چاہئے کہ گوشت خورہ بھی ایک قسم کی ٹی بی ہے

دق:۔ عام طور پر پھیپھڑوں کے زخم کو کہتے ہیں۔ لیکن ہر اندرونی زخم میں جب پیپ پڑ جائے تو اسے سل کہا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے عضلاتی غدی تحریک میں بھی ہو جایا کرتی ہے۔ علاج کے لئے غدی عضلاتی ملین، اکسیر بادیان، ۲ تریاق حسب ضرورت دی

ہیں جن پر شفایابی کا دار و مدار ہے۔

(۲) :- بہت برس پہلے کی بات ہے کہ حکیم دوست محمد صابر ملتانیؒ کے پاس ایک مریض کو لایا گیا اس زمانے میں حکیم صاحب موصوف عیسیٰ اسٹریٹ فیض باغ لاہور میں ایک مکان میں رہائش پذیر تھے اور باہر کی طرف جو بیٹھک کھلتی تھی اس میں مطب کرتے تھے۔ حکیم صاحب کے مطب کی شان بالکل ہی نرالی تھی کہ ایک میز کے گرد کرسیاں بچھی رہتی تھیں۔ ایک کرسی پر آپ بیٹھے رہتے تھے ایک دو کرسیوں پر دوست احباب بیٹھے رہتے تھے۔ ان میں سے بہت سے دوست احباب نے بعد میں اپنے کو حکیم صاحب مرحوم کا خاص الخاص اور شاگرد رشید وغیرہ کا خطاب دیا ایک دو کرسیاں مریضوں کے لئے بھی کام آتی تھیں۔ قاعدہ یہ تھا کہ حکیم صاحب مریض کی نبض کا معائنہ فرماتے اور وہ جو وقتاً فوقتاً احباب آتے جاتے رہتے کبھی حکیم صاحب کے ہاتھ سے مریض کا ہاتھ وہ اپنے ہاتھ میں لیتے اور حکیم صاحب سے نبض کے بارے میں استفسار کرتے جس کا جواب حکیم صاحب مرحمت فرمادیتے۔

حکیم صاحب کی میز پر تین چار دوات نما شیشیاں یا کبھی مختلف سائز کی شیشیاں بھی نظر آتیں جو ہمیشہ اول بدلتی رہتی تھیں نہ صرف یہ کہ ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی بلکہ ان کے اندر کی دواؤں میں بھی مسلسل تبدیلی ہوتی رہتی تھی۔ بس یہ تھی وہ مختصر سی کائنات جس کے بل بوتے پر آپ نے اپنی عظیم الشان تھیوری کی بنیاد رکھی اس پر تجربات جاری رکھے اور تحقیقات کا ایسا عظیم کارنامہ انجام دیا کہ کسی طبیب نے کم ہی انجام دیا ہوگا۔ فارماکوپیا جس کے لئے ایک مکمل ادارے کی ضرورت ہوتی ہے اور جسے حکومت وقت کی سرپرستی اور مکمل تعاون حاصل ہوتا ہے آپ نے تن تنہا تصنیف کیا جبکہ دنیا کا ہر فارماکوپیا اصطلاحی اور لغوی معنوں میں تالیف کیا جاتا ہے مگر آپ تنہا ہیں کہ آپ نے فارماکوپیا کو تصنیف کیا آپ کا فارماکوپیا ایک تصنیف ہے تالیف نہیں ہے اور اس میں درج کئے نسخے ان کے اپنے ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔ ماہیت الامراض کہ جس پر معالجے اور علاج کی بنیاد ہے۔ آپ نے ماہیت الامراض پر تحقیقات کیں اور ایسی گرانقدر نگارشات سپرد قلم کیں کہ رہتی دنیا تک اطباء کی رہنمائی کی یہ مشعل حاجت مندوں کے لئے روشنی کا سرچشمہ رہے گی۔ حکیم صاحب کا دستور تھا کہ جب مریض آتا اس کی نبض کا پورے انہماک سے معائنہ کرتے

اور پھر مریض کو اس کی تکلیف سے آگاہ فرماتے اس کے بعد اسے غذا کا چارٹ بنا کر دیتے اور تاکید کرتے کہ اس چارٹ کے خلاف نہ جائے بس اس کے اندر رہے جب حالت اور ضرورت کسی کسی مریض کو ان شیشیوں میں سے چند پڑیاں بھی بنا کر دے دیتے ورنہ صرف غذائی ہدایات پر اکتفا فرماتے اور حسب ضرورت چند دن بعد دوبارہ آنے کی ہدایت کر کے مریض کو رخصت کر دیتے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ تقریباً تمام مریض جن کو دوا دی جاتی وہ بھی اور جن کو دوا نہ دی جاتی صرف غذائی ہدایات دی جاتیں وہ بھی مرض میں افاقہ ضرور بیان کرتے۔ آپ کی عادت ویسے یہی تھی کہ مریض کو دوا نہیں دیا کرتے تھے صرف غذائی ہدایات دیتے تھے۔ دوسری ملاقات پر مریض کو دوا ملتی تھی جس سے مریض حیرت انگیز طور پر تندرست ہو جاتا تھا گویا نبض کی تصدیق غذائی ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجے میں افاقہ ہونے پر ہو جاتی تھی اور تجویز کی تصدیق بھی ہو جاتی تھی جس کے بعد آپ پورے وثوق سے دوا دیتے تھے۔ آپ کا یہی عمل تھا اور اسی عمل پر اپنے متعلقین فن کو عمل کرنے کا حکم کرتے تھے۔

عام طور پر اس وقت کے اطباء کی سمجھ میں آپ کا یہ نظریہ نہیں آتا تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ وہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے تھے بس ہمچنیں دیگرے نیست کے مصداق وہ خود کو عقل کل سمجھتے تھے۔ اور اس بات کی قطعی ضرورت نہیں سمجھتے تھے کہ کسی جدید نظریئے کو سمجھنے کی کوشش کریں یا ادھر توجہ دیں لکیر کا فقیر بنے رہنا ان کا مقدر تھا۔ کاش اگر اطباء حکیم دوست محمد صابر ملتانیؒ کے نظریہ پر توجہ دے دیتے اور ان کے دست و بازو بن جاتے تو آج طب کی دنیا میں انقلاب برپا ہو جاتا اور مغربی طرز علاج کا قطعی ناطقہ بند ہو جاتا۔

حکیم صاحب موصوف اپنی تھیوری کی بناء پر ایسے ایسے معالجات کرتے تھے کہ سننے اور دیکھنے والے دنگ رہ جاتے تھے۔ مثلاً اوپر کے واقعہ ہی کو لیجئے کہ ایک مریض کو آپ کے پاس لایا گیا یہ جون جولائی کا زمانہ تھا لاہور کی گرمی گھوڑے سڑکوں پر دھم سے گرتے اور مر جاتے۔ چلتے آدمی بیمار پڑ جاتے اور مر جاتے ایسی سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ مذکورہ مریض کا پیشاب بند ہو گیا تھا اور باوجود تمام تدابیر اور کوششوں کے پیشاب نہیں بن رہا تھا۔ تمام حکماء اور ڈاکٹر صاحبان کا فتویٰ یہ تھا کہ گردوں نے کام چھوڑ دیا ہے اس زمانے میں مشین سے پیشاب الگ کرنے کا خیال عملی صورت

جاسکتی ہے-غدی اعصابی اور اعصابی غدی اغذیہ بہتر رہتی ہیں-غذا محلول جس میں تیسرا حصہ دیسی گھی کا ہونا چاہیے-

جوع الکلب :-بہت سخت بھوک لگتی ہے-کافی غذا کھانے کے بعد بھی جلد جلد بھوک لگتی رہتی ہے-کھانے کی حرص باقی رہتی ہے- عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے-غدی عضلاتی ادویہ دیں غدی عضلاتی 'غدی اعصابی 'اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی اغذیہ دیں-
صبح کے وقت نیم گرم پانی میں شہد ملا کر پلائیں-دودھ میں دیسی گھی ڈال کر رات کو پلائیں-

اختلاج قلب :-دل کی صرف تین ہی غیر طبعی حالتیں ہوتی ہیں اس کے فعل میں تیزی پیدا ہو جانا-ایسا دل میں خشکی اور سکیڑ کی وجہ سے ہوتا ہے-اس حالت میں دل کے اندر جلن اور درد بھی ہوتا ہے-اسی حالت کا نام اختلاج قلب ہے- عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے-
دوسری حالت حرارت کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے-حرارت کی زیادتی دل میں تحلیل و ضعف پیدا کر دیتی ہے-اس میں دل اور اس کی کواڑیں بگڑ جاتی ہیں-اس حالت میں دل پھیل کر بڑھ جایا کرتا ہے-اس حالت کا نام خفقان قلب ہے-یہ غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے-
تیسری حالت رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے-اس میں دل ڈوبتا ہے اور جسم میں بڑھ جاتا ہے-

علاج :-اختلاج قلب کا علاج تریاق معدہ وامعاء 'اکسیر بادیان ملا کر کریں-
باقی علامات کا علاج ان کی تحریکات کے تحت دیکھیں-ضرورت کے مطابق سفوف مفرح جدید' غدی اعصابی ملین اور اعصابی غدی اکسیر بھی دے سکتے ہیں-

ضیق النفس (دمہ) :-اس مرض میں سانس لینے میں تنگی آجاتی ہے-دراصل پھیپھڑوں کے افعال میں بھی تین قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں-اس لئے دمہ کی بھی تین اقسام ہیں-
اول صورت (دمہ نزلہ) کی ہے-یہ حالت اعصابی تحریک کے تحت رطوبات و بلغم کی زیادتی سے ہوتی ہے اور اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے-
دوسری صورت (دمہ قلبی) ہے-جو پھیپھڑوں کے اندر تحریک پیدا ہو کر انقباض پیدا ہو جاتا

ہے-پھیپھڑوں اور دل کی رفتار میں تیزی آجاتی ہے-ایسا عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے-
تیسری صورت (دمہ کبدی) کی ہوتی ہے-جس میں پھیپھڑوں میں تحلیل ہو کر ضعف شش اور قلب پیدا ہو کر سانس میں تنگی ہو جاتی ہے-
عضلاتی اعصابی دمہ کا علاج تریاق معدہ وامعاء 'غدی عضلاتی ملین ادویہ سے کریں-غذا تحریک کے مطابق دیں-ان کے مجربات علیحدہ بھی لکھ دیئے ہیں مزاج کے مطابق فارماکوپیا کے مجربات بھی دے سکتے ہیں-

ورم ثدی (پستان کا ورم) :-پستان غدی ہیں-ان کے گوشت کا رنگ سفید ہوتا ہے-جب دائیں طرف سوزش و خارش یا ورم و پھنسیاں ہوں گی تو عضلاتی دباؤ ہوگا اور جب یہی صورتیں دائیں طرف ہوں تو غدی عضلاتی اثر ہوگا-

علاج :-تریاق معدہ وامعاء اور غدی اعصابی ملین اور غدی اعصابی اکسیر سے کریں-

وجع المعدہ (درد معدہ) :-معدہ ایک مرکب عضو ہے-یہ اعصاب و غدد اور عضلات کا بنا ہوا ہے-درد معدہ کے امراض کی تشخیص کے لئے مفرد اعضاء کی علامات پر غور کریں-درد معدہ جب اعصاب کی سوزش سے ہوگا تو منہ میں رطوبت کی زیادتی 'جی متلانا 'ابکائی اور قے کی صورت ہوگی جب غدد میں خرابی ہوگی تو درد کے ساتھ پیاس 'گرمی کی شدت اور اگر قے کرائی جائے یا شدت صفراء سے ہو جائے تو زرد رنگ کی ہوگی پیشاب اور پاخانے میں جلن اور زردی ہوگی-اسی طرح عضلات میں درد کی تکلیف ہوگی تو اکثر قبض و نفخ اور گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہوگی-اس لئے بغیر تحقیق و تشخیص کے دوا و غذا نہ دیں-
اعصابی عضلاتی تحریک میں معدہ کا اعصابی درد 'متلی 'ابکائی اور بھوک کا بند ہو جانا-شدت کی وجہ سے ضعف جگر ہو جاتا ہے-آنتوں کو متاثر کر دے تو قے کے ساتھ اسہال بھی شروع ہو جاتے ہیں-جس کو ہیضہ کہتے ہیں-

علاج :-اعصابی عضلاتی تحریک ہو تو اس کے علاج میں عضلاتی اعصابی تحریک میں درد معدہ کے ساتھ دیگر اس قسم کی علامات ہو سکتی ہیں جیسے ریاح معدہ 'ہچکی 'بھوک کا ہونا 'معدہ کی سوزش و

ورم' پھنسیاں اور زخم وغیرہ۔

غدی عضلاتی ملین یا تریاق معدہ' وامعاء یا اکسیر بادیان اس کے لئے بہترین دوائیں ہیں۔اغذیہ بھی تحریک کے مطابق دیں۔

غدی عضلاتی تحریک میں درد معدہ کے ساتھ پیاس' خونی قے اور ضعفِ عضلات معدہ وغیرہ۔

غدی اعصابی ملین' اکسیر بادیان' اعصابی غدی ملین' تریاق غدد میں سے کوئی بھی دوا دے سکتے ہیں۔

بواسیر

بواسیری مادہ کی پیدائش

جو رطوبت قلب اور عضلات کی تیزی سے پیدا ہوتی ہے اس کی زیادتی اور اس میں خمیر سے جو مادہ بن کر زہر میں تبدیل ہوتا ہے یہی بواسیری مادہ ہے۔عضلاتی رطوبت بذات خود ترش ہوتی ہے۔ پھر اس ترشی میں خمیر پیدا ہو کر شدید ترشی بن جاتی ہے۔اس میں اس قدر شدت پیدا ہو جاتی ہے کہ زہر بن جاتی ہے۔یہی زہر پھر غذا کے ساتھ خون میں جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔پھر اس کا اثر خون کے ساتھ تمام جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔

علامات

جسم میں تناؤ کھچاؤ۔دل کی رفتار میں تیزی۔عضلات میں سکیڑ۔جسم میں خشکی۔دماغ و اعصاب میں ضعف۔جگر اور دیگر غدد کے افعال میں سستی اور سکون اور وہاں پر رطوبت اور بلغم کی زیادتی۔ اسی ترش بلغم اور رطوبت کے دباؤ سے جسم کے تمام مخرجوں پر مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔جن میں مقعد' رحم اور ناک و لب وغیرہ شامل ہیں اور بعض دفعہ جسم کے دیگر حصوں پر بھی مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ذائقہ ترش لیکن جب صفرا کا اخراج رک جاتا ہے تو ذائقہ تلخ بھی ہو جاتا ہے۔منہ' ناک اور سر میں خشکی۔ہمہ نزلہ۔سینے میں جلن اور خشک کھانسی۔معدہ میں جلن۔درد اور ریاح' گردوں اور جگر پر دباؤ۔ان علامات میں شدت سے جوڑوں اور عضلات میں درد شروع ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

بواسیر کی خاص علامت

مریض کے مقعد کے اندر درد و سوزش اور خارش و بوجھ کے احساس کی شدت ہوتی ہے اور طبیعت بے حد بے چین ہوتی رہتی ہے۔بیٹھتے وقت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔اکثر انسان لیٹا رہتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عروق مقعد کے دھانوں پر جو مسے (لحمی فزونیات) ہوتے ہیں بیٹھنے سے ان پر سخت دباؤ پڑ کر مرض میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اگر ان مسوں سے خون اور زرد آب خارج ہوتا ہو تو اس کو خونی بواسیر کہتے ہیں۔اس کو عمیا (اندھی) بھی کہتے ہیں۔

اگر خونی بواسیر ہو تو پاخانے کے ساتھ خون ملا ہوا نہیں آتا۔یہ اکثر پہلے آتا ہے یا بعد میں قطروں کی شکل میں گرا کرتا ہے۔خون کے اخراج کے بعد سوزش اور بوجھ کم ہو جاتا ہے اور ریاح کے اخراج کے بعد درد میں کمی ہوتی ہے۔جوں جوں ریاح میں تندش ہوتی جاتی ہے مسے بڑھتے جاتے اور درد میں شدت ہوتی جاتی ہے۔اکثر قبض رہتی ہے مگر کبھی مروڑ کے ساتھ پاخانہ آتا ہے۔جلن میں شدت ہوتی ہے۔البتہ پیشاب باربار آتا ہے جس کے ساتھ کچھ تسکین محسوس ہوتی ہے۔

تدبیر و علاج بواسیر

بواسیری مادے کا زہر عضلاتی ہوتا ہے۔بواسیری مادہ ترشی سے پیدا ہو کر تیزابیت کی صورت اختیار کر کے زہر بن جاتا ہے جیسا کہ دہی اگر چند ہفتے پڑا رہے تو وہ نہ صرف تیزاب بن جائے گا بلکہ اس کے اندر زہریلے اثرات پیدا ہو جائیں گے جو مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

بواسیری مادہ کا اثر و اخراج چونکہ گردوں و جگر اور دیگر غدد کی طرف ہوتا ہے۔اس لئے وہ متاثر ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان میں سوزش یا سوزشی مادہ کے اجتماع سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔اس لئے اس کا اثر غدد پر پڑتا ہے۔تحریک کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضلات میں تحریک' غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

طب کے نظریہ اخلاط سے یوں سمجھیں کہ جمہور اطباء متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ مرض بواسیر سوداوی مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔اس یہی سوداوی مادہ اپنی کثرت اور خمیر و تعفن اور فساد سے زہر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

بواسیر کا اصول علاج

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت بواسیر کا علاج یہ کہ بواسیر عضلاتی تحریک اور سوزش ہے اور اس کا علاج غدی تحریک ہے جس کا مرکز جگر ہے۔اگر ریاحی بواسیر ہے تو عضلاتی اعصابی ہے اور خونی ہے تو عضلاتی غدی ہے۔اگر ریاحی (عضلاتی اعصابی) ہے تو اس کو عضلاتی غدی کر دیں بس آرام ہو جائے گا۔اور اگر خونی (عضلاتی غدی) ہے تو غدی عضلاتی تحریک کر دیں۔اس مقصد کے لئے ادویہ اور اغذیہ ان کے مطابق ہونی چاہئیں۔ذہن نشین کر لیں کہ خون آئے یا نہ آئے اگر مسے ہوں تو بواسیر یقیناً خونی ہے اور خون کی کثرت اس وقت ہوتی ہے جب طبیعت مدبرہ بدن اصلاح کے طور پر غدد کے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔

قبض اور بندش ریاح

رفع قبض اور اخراج ریاح میں صفراء اور حرارت کا بہت دخل ہے۔جگر کا اہم فعل ہی یہی ہے کہ وہ خون سے صفراء اور حرارت آنتوں میں گرا کر رفع قبض اور اخراج ریاح کرتا ہے جب جگر کے فعل میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو صفراء کی پیدائش اور اخراج رک جاتی ہے جس سے قبض اور بندش ریاح ہو جاتی ہے۔اس کا علاج قبض کشا اور دافع ریاح ادویہ اور اغذیہ کا استعمال نہیں ہے۔بلکہ جگر کے فعل کو تیز کرنا ہے جس سے ایک طرف قبض کشائی اور اخراج ریاح ہوتی ہے اور دوسری طرف بواسیر کی دیگر علامات کو دور کرتی ہے۔

بواسیر کے لئے اغذیہ

بکری کا گوشت' مرغی و بطخ اور مرغابی کا گوشت اور انڈے۔تیتر و بٹیر اور تلیر کا گوشت۔چلغوزہ' بادام شیریں۔کھجور تر اور شیریں۔خوبانی۔شہتوت' پالک اور میتھی کا ساگ' اورک اور لہسن' مرچ سیاہ اور زیرہ سیاہ۔گائے اور بکری کا دودھ۔مکھن اور گھی گیہوں کی چپاتی اور دلیہ وغیرہ شدید بھوک پر دے سکتے ہیں۔

پرہیز

گائے بھینس کا گوشت۔ابلے ہوئے انڈے۔تیز مرچ۔مصالحہ۔اچار اور ترشی وغیرہ اور خشک اشیاء

علاج بالمرکبات

بواسیر عضلاتی تحریک (سوداوی مادہ) ہے۔اس لئے اس کے لئے غدی ادویہ یقینی و بے خطا اور اکسیر ادویہ ہیں۔اس لئے غدی ادویہ خصوصاً غدی عضلاتی ادویہ۔کیونکہ ان سے نہ صرف صفراء اور حرارت پیدا ہوتی ہے بلکہ وہ پتہ میں جمع ہو کر خون میں سرایت بھی کرتی رہتی ہے۔جب وہ ضرورت کے مطابق پیدا ہو جاتی ہے اس مقصد کے لئے وہ تمام مرکبات و مجربات جو تحقیقات فارماکوپیا اور تحقیقات المجربات میں درج ہیں ضرورت کے مطابق محرک و شدید اور ملین و مسہل وغیرہ۔اسی طرح تریاق و اکسیرات اور مقویات بھی دے سکتے۔

مجربات

مندرجہ بالا مفردات و مرکبات اور مجربات وغیرہ علاج کے لئے بہت کافی ہیں۔مگر چونکہ اکثر دوستوں کو ذوق مجربات ہوتا ہے اس لئے دیگر مجربات درج ذیل ہیں۔

سفوف بواسیر

تخم ترب ایک تولہ۔تخم سرس آٹھ تولے۔زیرہ سیاہ چھ تولے۔سب کو کوٹ پیس کر سفوف بنالیں

مقدار خوراک: تین ماشے سے چھ ماشے تک ہمراہ آب نیم گرم۔

حبوب بواسیر

تخم نیم۔بکائن اور افسنتین ہر ایک دو تولے اور رسونت چھ تولے۔حب بقدر نخود تیار کریں۔

مقدار خوراک: دو سے چار حب دن میں دو سے چار بار دے سکتے ہیں۔

تریاق بواسیر

جمال گوٹہ ایک تولہ۔شنگرف بارہ تولے۔انزروت بارہ تولے۔کوٹ پیس کر باہم ملالیں۔

مقدار خوراک: ۲ چاول سے ۲ رتی تک ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

اکسیر بواسیر

اکسیر غدی عضلاتی ایک تولہ کھرل میں ڈال دیں۔ گھیکوار ایک پاؤ۔ تھوڑا تھوڑا ڈال کر تمام کھرل کریں۔ پھر وزن کرکے اس کے برابر ریٹھے کا سفوف ملالیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: دورتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

مرہم بواسیر:۔ سفوف افطیموں' مشک کافور' مازو بلاسوراخ' کتھ سفید' مردہ سنگ۔ ہموزن لے کر ملالیں۔ اور مکھن سو بار پانی میں دھو کر بقدر ضرورت شامل کرلیں۔ دو تین دن میں آرام ہو جائے گا۔

بواسیر کے لیے:۔ سہاگہ تین تولے۔ ریوند عصارہ ایک تولہ۔ رب مولی آٹھ تولے میں کھرل کرکے گولیاں نخود کے برابر بنا کر استعمال کریں۔

دیگر:۔ سمندر سوکھ چھ ماشے کھانڈ ملا کر صبح کے وقت باسی پانی کے ساتھ کھانے سے بواسیر کو آرام ہوگا۔

غدی عضلاتی تحریک کی اہم علامات اور ان کا علاج

وجع المفاصل:۔ جوڑوں میں ورم کے ساتھ درد عموماً غدی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔

علاج:۔ اس کے علاج میں غدی اعصابی ملین اور غدی اعصابی تریاق ملا کر دینے سے بہت جلد آرام کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ غذا بھی تحریک کے مطابق غدی اعصابی اور اعصابی غدی دیں۔

دیگر:۔ سفوف اکسیر مفاصل

ھوالشافی

اسگندھ ناگوری ۱۰ گرام' بیخ بدھارہ ۱۰ گرام' سورنجاں شیریں ۱۰ گرام' زنجبیل ۱۰ گرام' چینی ۴۰ گرام۔

ترکیب:۔ تمام ادویات کو کوٹ چھان کر رکھیں۔

خوراک:۔ ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔

پیشاب میں جلن اور تقطیر البول:۔ یہ علامت غدی عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے۔ غدی اعصابی دینے سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تریاق گردہ' تریاق غدد' اکسیر جگر بھی دی جا سکتی ہیں۔ بعض اوقات غدی اعصابی تحریک میں بھی جلن ہوتی ہے ایسی صورت میں اعصابی غدی ملین یا شدید دوائی دیں ہمراہ شربت بزوری معتدل۔

عظم طحال:۔ اس کی تفصیل اعصابی تحریک کے تحت لکھ دی ہے۔ یہاں پر علاج کے لئے غدی اعصابی مسہل' غدی اعصابی اکسیر' اکسیر جگر' تریاق غدد دے سکتے ہیں۔ غذائیں غدی اعصابی' اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی تک دے سکتے ہیں۔

الاستسقاء:۔ جسم کے کسی خلا میں پانی پڑ جانا۔ اس کا تعلق صرف پیٹ سے نہیں ہے بلکہ دل و دماغ سینہ و پیٹ اور ہر خلا میں پانی بھر جاتا ہے حتیٰ کہ جگر و طحال کے پردوں کی خلاؤں میں بھی یہ رطوبت بھر جاتی ہے اسی طرح خصیتین میں بھی پانی بھر جاتا ہے۔ یہ رطوبت دمویہ نہیں ہوتی بلکہ

اس عضو کی رطوبت ہوتی ہے جو تحلیل ہو رہا ہوتا ہے۔ استسقاء جب شدت اختیار کر جائے تو اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

استسقاء زقی:۔ مریض کا پیٹ مشک کی طرح پھول جاتا ہے اور کھچا ہوا ہوتا ہے۔ دائیں بائیں حرکت کرنے سے پانی چھلکنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہ پانی پیٹ کے پردوں صفاق اور خرب کے درمیان ہوتا ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے یہ غدی عضلاتی ہے اس تحریک میں استسقاء لحمی بھی ہو جایا کرتا ہے۔ استسقاء لحمی کو مجددِ طب صابر ملتانیؒ نے اعصابی عضلاتی لکھا ہے مگر غدی تحریک میں بھی ہو جاتا ہے۔ نبض و قارورہ سے تشخیص کر لیں۔ اگر یہ بھی غدی عضلاتی ہے تو دونوں کا علاج ایک ہی ہوگا۔

علاج:۔ مریض کو غدی اعصابی مسہل' غدی اعصابی اکسیر اور تریاق گردہ دیں۔ تریاق غدد اور اکسیر جگر بھی حسب ضرورت دے سکتے ہیں۔ استسقاء لحمی میں اگر رات کو ایک خوراک حب وجع المفاصل کی بھی دے دی جائے تو جلد آرام کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ استسقاء لحمی جب اعصابی عضلاتی ہو تو اس کا علاج اسی تحریک کے تحت لکھ دیا جائے گا۔ اسی طرح استسقاء طبلی عضلاتی غدی تحریک میں ہوتا ہے اس کا علاج اسی تحریک کے تحت دیکھیں۔

چنچنے:۔ تریاق معدہ و امعاء اور غدی اعصابی ملین سے ان کا علاج کریں۔

اکسیر بادیان' تریاق غدد اور اکسیر ورم سے ان کا علاج بآسانی ہو جاتا ہے۔

غشی اور بے ہوشی:۔ غشی غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے عضلات قلب میں انتہائی ضعف سے واقع ہو جاتا ہے اور بے ہوشی عضلاتی تحریک کے سبب سے عمل میں آتی ہے۔

غشی کا علاج غدی اعصابی ملین اور اعصابی غدی ادویہ سے کریں۔

غذا غدی اعصابی' اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی دیں۔

بے ہوشی کا علاج غدی عضلاتی اور غدی اعصابی ادویہ اور اغذیہ سے کریں۔

شقیقہ:۔ غدی عضلاتی درد ہے۔ یہ درد صرف بائیں نصف سر میں ہوا کرتا ہے۔

علاج:۔ اس کا علاج غدی اعصابی ملین' اکسیر بادیان' اکسیر ورم یا پھر

سفوف عصابہ و شقیقہ

ھوالشافی

اسطخودوس ۱۲۰ گرام' کشنیز خشک ۸۰ گرام' فلفل سیاہ ۴۴ عدد۔

خوراک:۔ ایک گرام سے ۲ گرام تک صبح نہار منہ ہمراہ پانی استعمال کریں۔

پہلو کا درد:۔ (ذات الجنب) سینہ کی اندرونی جھلی غشائے مخاطی میں سوزش ہوتی ہے یہ غدی عضلاتی تحریک ہے۔ یہ درد کبھی پھیپھڑوں میں نہیں ہوتا۔ یہ ہمیشہ بائیں طرف سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے برعکس پھیپھڑوں کا ورم عضلاتی اعصابی ہے اور ہمیشہ دائیں طرف سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا علاج غدی اعصابی' اعصابی غدی ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ بوقتِ ضرورت اعصابی عضلاتی ادویہ بھی دی سکتی ہیں۔

زحیر (پیچش):۔ آنتوں کی شدید سوزش ہوتی ہے۔ غدی عضلاتی تحریک ہے۔

علاج:۔ اکسیر بادیان' سفوف مفرح جدید کی چند خوراکیں کافی ہوتی ہیں۔

ھوالشافی

سفوف مفرح جدید

کشنیز خشک ۱۰۰ گرام۔ صمغ عربی ۱۰۰ گرام۔ مصری کوزہ ۱۰۰ گرام۔ چھلکا اسپغول ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری:۔ پہلی تین ادویہ کا سفوف بنا کر چھلکا اسپغول ملا لیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک گرام سے تین گرام تک دن میں چار بار ہمراہ پانی استعمال کریں۔

ملزف رحم (رحم سے خون آنا):۔ ماہواری یا زچہ کے خون کے علاوہ خون کا آنا غدی عضلاتی

تحریک ہوتی ہے جس میں خون کے دباؤ کی وجہ سے کوئی شریان پھٹ جاتی ہے۔اس کے علاوہ اندرونی زخم سے بھی خون آجاتا ہے۔اسی تحریک میں خصیۃ الرحم میں سوزش ہو کر بھی خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ اکسیر بادیان' اعصابی غدی ملین استعمال کرائیں۔سفوف مفرح جدید بھی ساتھ دیں۔

دیگر:۔

ھوالشافی

زیرہ سیاہ ۲۰ گرام' بادیان ۳۰ گرام' گندھک ۳۰ گرام سفوف بنالیں۔

خوراک:۔ ایک گرام سے ۴ گرام دن میں چار بار استعمال کرائیں۔

اسقاط حمل (حمل کا گرنا):۔ بعض عورتوں میں حمل تو قرار پاجاتا ہے۔لیکن ضعفِ عضلات کی وجہ سے اکثر حمل گر جاتا ہے۔غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

علاج:۔ تریاق اٹھراہ اچھے نتائج دیتی ہے۔غذائیں بھی تحریک کے مطابق دیں۔

حدبہ (کوب):۔ پیٹھ کے مہروں کا اپنی جگہ سے اکھڑ جانا۔ان کا میلان اگر آگے کی طرف ہو تو اس کو حدبہ مقدم کہتے ہیں اور اگر پیچھے کی طرف ہو تو حدبہ مؤخر کہتے ہیں۔اسی علامت میں ریڑھ کے اوپر کی جھلی میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے ہڈیوں میں چونے کے اجزاء پورے طور پر جذب نہیں ہوتے اور وہاں کے عضلات میں بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔ایسا غدی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔اور کبھی سوزش ورم کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے تو اس کو ریاح فراسہ کہتے ہیں۔

علاج:۔ پہلے غدی اعصابی مسہل دیں بعد میں غدی اعصابی ملین اور غدی اعصابی تریاق ملا کر دیں۔

دمل (پھوڑا):۔ یہ غدی ورم ہے۔غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔رنگ زرد ہوتا ہے۔

علاج:۔ غدی اعصابی ملین' اکسیر ورم' غدی اعصابی اکسیر سے علاج کریں۔

حمرہ:۔ سرخ رنگ کی چوڑی چوڑی جلن دار پھنسیاں ہیں جو سرخ زردی مائل ہوتی ہیں۔ایسا

معلوم ہوتا ہے گویا آگ کے انگارے رکھے ہوئے ہیں۔نار فارسی بھی اسی قسم کی پھنسی ہوتی ہے۔اور حمرہ سے بھی تیز ہوتی ہے۔تحریک غدی عضلاتی۔

علاج:۔ غدی اعصابی اور اعصابی غدی مجربات دیں۔

خسرہ اور چیچک:۔ چیچک کے دانے مسور کے برابر یا ان سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔جب وہ پختہ ہو جاتے ہیں تو ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔یہ غدی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔چیچک غدی اعصابی تحریک میں ہوتی ہے۔دراصل یہ دونوں بیماریاں عصبی تسکین کی وجہ سے رطوبات کے متعفن ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں اور ساتھ ہی بخار ہو جاتا ہے۔یہ دونوں علامات بخار میں شریک کی جاتی ہیں۔

علاج:۔ اعصابی غدی ملین۔سفوف مفرح جدید۔اکسیر بادیان۔یہ نسخے لکھے جا چکے ہیں وہاں سے دیکھ لیں۔

دمہ کبدی:۔ دمہ کی وضاحت عضلاتی اعصابی تحریک میں کر دی گئی ہے یہاں پر صرف اس کا علاج بتانا مقصود ہے۔

علاج:۔ غدی اعصابی ملین استعمال کرائیں۔اگر آرام کی صورت پیدا نہ ہو تو اعصابی غدی ملین دیں۔ضیق النفس یسی کا نسخہ بھی دے سکتے ہیں۔

ضیق النفس یسی

ھوالشافی

ہلدی ۱۰ گرام۔ ملٹھی ۱۰ گرام۔سونف ۱۰ گرام۔پپلامول ۱۰ گرام۔شیر مدار ۳ گرام۔

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویات کو کوٹ چھان کر شیر مدار ملا کر خوب باریک کر کے رکھیں۔

مقدار خوراک:۔ نصف گرام دن میں چار بار پانی سے استعمال کرائیں۔

نزلہ کبدی:۔ غدی اعصابی اور اعصابی غدی ادویہ دیں۔ تحریک کے مطابق غذا و پرہیز بتائیں۔

کثرتِ طمث :- غدی اعصابی ادویہ دیں -اگر ضرورت پڑے تو اعصابی غدی ملین' اکسیر اور تریاق بھی دے سکتے ہیں -درج ذیل نسخہ بھی بے ضرر اور یقینی ہے-

ھوالشافی

زیرہ سیاہ ۲۰ گرام' بادیان ۳۰ گرام' گندھک ۳۰ گرام- سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک گرام سے چار گرام دن میں چار بار ہمراہ گرم پانی استعمال کرائیں-

افعال و اثرات :- (غدی اعصابی) خشکی اور سوزش کو دور کر کے کثرتِ حیض کا خاتمہ کرتا ہے-یاد رہے کثرتِ حیض کا علاج حابسات و قابضات سے کرنے کی بجائے محللات سے کرنا چاہئے-

یرقان :- غدی اعصابی ملین اور مسہل اس کا بہترین علاج ہے اس کے ساتھ اکسیر جگر بھی ملا کر دے سکتے ہیں- ھوالشافی

اکسیر جگر

قلمی شورہ ۱۰۰ گرام-نوشادر ٹھیکری ۱۰۰ گرام-ریوند خطائی ۱۰۰ گرام-

ترکیب تیاری :- باریک سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک گرام سے دو گرام تک دن میں دو تین بار ہمراہ شربت شہد یا شربت بزوری معتدل استعمال کریں-

دیگر :- ریوند عصارہ ۱۰ گرام' پھٹکری سفید ۳۰ گرام دونوں کو باریک پیس کر سفوف کر لیں-

نوٹ :- اس میں پھٹکری کی بجائے نوشادر ڈالا جائے تو اس سے بھی زیادہ مفید ہو گا-

خوراک :- نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں تین چار بار استعمال کرائیں-

تریاق مرگی :- یہ اعصابی تحریک میں اکثر ہوتی ہے مگر کبھی کبھار غدی عضلاتی تحریک میں بھی دیکھی گئی ہے جس کا نسخہ درج ذیل ہے-

آب توری تلخ ۵۰۰ گرام-روغن کدو ۲۵۰ گرام-

ترکیب :- دونوں کو ملا کر آگ پر رکھیں -آگ نرم ہونی چاہئے آگ اس قدر نرم ہو کہ پانی کے ساتھ روغن نہ جل جائے اور پانی خشک ہو جائے-

خوراک :- کھانے کے لیے پانچ بوند سے پندرہ بوند تک حسب ضرورت شہد میں ملا کر چٹا دیا کریں-یہ عمل دن میں تین چار مرتبہ کریں اور دو' دو بوند ناک میں ٹپکائیں-اور پیٹ اور پنڈلیوں پر اس کی صبح شام مالش کریں-اور اس مالش کے بعد ناک میں ٹپکائیں (اعصابی غدی شدید)-

غذا :- بھوک کے وقت چھٹانک بھر گھی دودھ میں ڈال کر پلا دیا کریں -دودھ جس قدر بھی مریض چاہے پلا دیں-اگر بھوک زیادہ محسوس کرے یا مریض نمکین اور مصالحہ دار کھانا چاہے تو کدو گوشت یا کدو بغیر گوشت کے' شوربا جس میں تیسرا حصہ گھی ہو پلا دیں- کدو کی قاشیں کھلا سکتے ہیں-مگر گوشت کی بوٹی نہ کھلائیں-

نوٹ :- جب تک مریض کا جسم فربہ نہ ہو ہو گا-اس وقت تک مریض کو مرگی سے آرام نہ ہو گا اگر مریض کو قبض کی شکایت ہو تو دوا کی خوراک جس قدر چاہیں زیادہ کر دیں-اگر اس کو اسہال آئیں یا جی متلائے تو دوا کی مقدار جس قدت چاہیں کم کر دیں-دورہ کی حالت میں یہی روغن ناک میں ٹپکائیں اور پیٹ اور پنڈلیوں پر مالش کریں-

ذکاوتِ حس :- ذکاوتِ حس دراصل احساسات کی تیزی ہے جو غدود میں پیدا ہوتی ہے-حقیقتاً لذت کی شدت کا دوسرا نام ہے یہی لذت بڑھ کر کبھی خارش اور کبھی درد کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے-ذکاوت کا احساس تو سنسناہٹ سے ہوتا ہے جو اکثر موقعوں پر جسم میں دوڑتی ہے-جو مختلف جذبات کی تیزی اور شدت میں آسانی سے محسوس اور تجربہ کی جاتی ہے-

یہ ذکاوت و لذت اور سنسناہٹ اس امر کی دلالت کرتی ہے کہ رطوبات غدد میں رکے ہوئے ہیں اور وہ اخراج و انزال چاہتے ہیں-گویا یہ ایک فطری کوشش ہے جو جسم میں مادی و نفسیاتی اثرات کے تحت عمل میں آتی ہے-اگر تحریکات شدید ہو جائیں یا سوزش کی صورت پیدا ہو جائے تو ذکاوت و لذت اور شہوت کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس سے عجیب و غریب امراض پیدا ہو جاتے

ہیں- مثلاً توہمات کی شدت اور ہاضمہ کی خرابی- ڈکار اور ریاح کی کثرت' کبھی قبض اور کبھی اسہال' دائمی دردسر' اعضاء میں کبھی تیزی اور کبھی ان کا سو جانا وغیرہ اور جب یہ شدت اختیار کر لیں تو اختناق الرحم' مغلوب الغضب' مغلوب لذت و شہوت' فساد ذہن' غیر معمولی عقل کا اظہار ہوتا ہے کہ جھوٹی نبوت و خدائی کا دعویٰ بھی کر لیا جاتا ہے-

باقی اسباب کی حقیقت اور علامات کی تفصیلات مجدد طب کی کتاب تحقیقات الجربات میں دیکھیں-

علاج :- ظاہر و یہ مشکل اور پیچیدہ مرض ہے- لیکن اس کا علاج بہت آسان ہے البتہ ذرا عقل اور برداشت سے کام لیا جائے- یعنی مریض خصوصاً مریضہ کی داستان طویل بہت دلچسپی سے سنی جائے- درمیان میں انتہائی ہمدردی کا اظہار کیا جائے- آخر میں کہا جائے کہ گھر والے سب ظالم ہیں اور آپ کے دکھ سے واقف نہیں ہیں- اور وہ اس کو وہم خیال کرتے ہیں- آپ کی غذا کا خیال نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ- اول غذا میں گھی کی تاکید کریں کہ غذا کم اور گھی زیادہ کھایا جائے- کیونکہ یہ غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے اس لیے اعصابی غدی دوا تجویز کر دیں- ذیل کا نسخہ ہر حالت میں تریاق ہے -

ھوالشافی

اشد ۱۰ گرام' گل کنیر سفید ۱۰۰ گرام' ریٹھا ۵۰ گرام- گولیاں بقدر نخود بنائیں-

خوراک :- ایک سے چار گولیاں دن میں تین چار بار دیں-

سوزاک

پیشاب کی نالی میں شدید سوزش سے زخم ہو جاتا ہے- جس سے پہلے جلن کے ساتھ پیشاب- پھر شدید درد کے ساتھ خون اور پھر پیپ آنا شروع ہو جاتی ہے- جس کے ساتھ ہی عضو مخصوص متورم ہو جاتا ہے- اگر پیشاب میں جلن ہو مگر خون اور پیپ نہ آئے تو اس کو سوزاک نہیں کہا جائے گا بلکہ اس حالت کو حرقت بول کہتے ہیں- اگر سوزاک پرانا ہو جائے تو اسے قرحہ کہتے ہیں- سوزاک کو انگریزی میں گنوریا کہتے ہیں-

ماہیت سوزاک

پیشاب کی نالی (نائزہ) میں اندر کی طرف ایک جھلی ہوتی ہے جو قشری (غدی) مادہ کی بنی ہوتی ہے وہ ضرورت کے وقت رطوبت سے تر رہتی ہے- اور یہ ضرورت پیشاب اور منی کے اخراج میں پیدا ہوتی ہے جب اس رطوبت کا اخراج کسی سبب سے رک جاتا ہے تو نالی میں جلن پیدا ہو جاتی ہے- یہی جلن حرقت بول یا سوزاک کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور جب یہ شدت اختیار کر لے تو سوزاکی مادہ (سورا) پیدا ہو جاتا ہے-

اسباب

سوزاک کے جس قدر بھی اسباب ہو سکتے ہیں ان میں یہ بات ضروری ہے کہ پیشاب کی نالی میں رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے مثلاً کثرت مباشرت- حیض کا اثر- گرم تیز اشیاء- سوزاکی مادہ کا اثر حاملہ کی رطوبت- بعض امراض کا اثر- اغلام بازی- جلق اور تیل و ترشی کا کثرت سے استعمال وغیرہ جن کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کثرت مباشرت خصوصاً زناکاری اس مرض کا خاص سبب ہوتا ہے جس کے باعث ہمیشہ رگڑ اور کثرت انزال سے ایک طرف عضو سوزشناک ہو جاتا ہے اور دوسری طرف رطوبات کا اخراج ختم ہو جاتا ہے بلکہ منی کی پیدائش بھی ختم ہو جاتی ہے خشک رگڑ سے اکثر خون آ جاتا اور عضو متورم ہو جاتا ہے-

حیض کے خون میں جو تیزی ہوتی ہے اس کے اثرات سے انکار ممکن نہیں اس کے علاوہ خون

بذات خود قاطع رطوبات ہے - حیض کے علاوہ رحم کی متعفن رطوبات ' حمل کے ایام کی رطوبات - سیلان الرحم کی رطوبات وغیرہ کے اثرات بھی یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں - اسی طرح عورت و مرد کے اندر سوزاکی مادہ کا اثر بھی یہ مرض پیدا کر دیتا ہے - گرم اور تیز اشیاء میں مرچ و مصالحہ جات - تیل و ترشی چٹنی و اچار - کثرت شراب و بھنا ہوا گوشت رطوبات کے اخراج کو روک کر نالی میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں - اور ساتھ ہی پیشاب میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے -

بعض امراض میں غدد اور غشائے مخاطی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے پتھری وریگ - نقرس کثرت احتلام وغیرہ - ان کے علاوہ اغلام بازی اور جلق میں کثرت رگڑ و گندگی اور منی و رطوبات کا زیادہ اخراج اکثر سوزاک پیدا کر دیتے ہیں سوزاکی مرد اور سوزاکی عورت سے بھی ایک دوسرے کو یہ مرض ہو جاتا ہے -

علامات

سوزاکی مادہ (سورا) اور دیگر اثرات کے چند دنوں بعد اکثر تین یوم سے سات یوم کے اندر اندر پیشاب کی نالی میں سوزش و خارش اور جلن و کمی بول شروع ہو جاتا ہے - جس کے ساتھ درد و خون اور پیپ کا آنا شروع ہو جاتا ہے - درد بڑھتا جاتا ہے پیشاب رک جاتا ہے - عضو مخصوص متورم ہو جاتا ہے - پیشاب کرتے وقت ٹیسیں پڑتی ہیں - تکلیف یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ کپڑا بھی چھو جائے تو درد ہوتا ہے - رفتہ رفتہ علاج سے کچھ تخفیف ہو جاتی ہے - اگر علاج صحیح ہوا ہو تو سوزاک بالکل رفع ہو جاتا ہے - نہیں تو قرحہ بن جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کا سوزاکی مادہ سارے جسم میں اثر کر کے خوفناک صورتیں پیدا کر دیتا ہے -

خوفناک صورتیں

سوزاک کا جب آرام نہیں آتا تو قرحہ بن جاتا ہے - اس سے پیشاب کی نالی خشک اور تنگ ہو جاتی ہے جس سے پیشاب کا اخراج مشکل ہو جاتا ہے - بعض اوقات تو پیشاب کی نالی میں تیز سلائی سے پھر زخم کیا جاتا ہے اور نالی کا راستہ کھولا جاتا ہے - اور بعض اوقات پیشاب کے اخراج کے لئے نالی میں ایک اور راستہ بنا دیا جاتا ہے - سوزاکی مادہ میں شدت کے بعد یہ مثانہ کی طرف بڑھتا ہے -

تو غدد مذی و ودی اور خصیہ فوقانی تک چلا جاتا ہے - جب اس زہر کا اثر خون میں سرایت کر جاتا ہے تو اس کو بھی متعفن اور زہریلا کر دیتا ہے - جس سے جسم پر دانے نکل آتے ہیں - اس سے دل اور باقی اعضاء کی غدی جھلی (غشائے مخاطی) میں بھی شدید سوزش ہو جاتی ہے جس میں پیشاب کا بند ہو جانا ' پیشاب میں خون کا آنا ' خون کا متعفن ہو جانا ' جوڑوں کا درد (نقرس) ورم مثانہ اور سوزاکی آنکھ کا آنا شامل ہے - عورتوں میں یہ مرض جب رحم تک پہنچ جاتا ہے تو رحم اور خصیۃ الرحم میں ورم پیدا ہو جاتا ہے - جس میں پیشاب کے امراض کے علاوہ رحم کے بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں - اکثر بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے -

سوزاکی مادہ کی حقیقت

سوزاکی مادہ ایک ایسا زہر ہے جو غدی مادہ (ایپی تھل میٹر) صفرا (بائل) میں خمیر در خمیر سے پیدا ہوتا ہے جیسے تازہ دہی بذات خود ایک خمیر ہے - دوسرے تیسرے روز اس کے خمیر میں اور زیادہ تیزی پیدا ہو جائے گی - اس کی ترشی بہت زیادہ ہو جائے گی - اگر یہی دہی دس پندرہ روز یا بیس تیس روز پڑی رہے تو اس میں انتہائی ترشی کے ساتھ کیڑے بھی پڑ جائیں گے بالکل یہی صورت غدی مادہ (صفراء) میں مسلسل خمیر کے بعد پیدا ہو جاتی ہے - بالکل ایسے ہی صفراء جس کو طب میں کراثی صفراء اور زنجاری صفراء کہا گیا ہے اور ان کو زہر تسلیم کیا گیا ہے - یہ زہر غدی انسجہ (ایپی تھل ٹشوز) کی پیداوار ہیں جس کا مرکز جگر ہے - رفتہ رفتہ یہ جسم کے ہر غدد میں سر سے پیر تک پھیل جاتا ہے اور کیمیائی طور پر خون میں شریک ہو جاتا ہے اور ان سب میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے -

سوزاکی علامات

جسم میں جلن ' خارش - سوزشی دانے - خون میں جوش جسم و چہرہ اور پیشاب میں زردی کے ساتھ جلن - خون میں رقت - چونکہ اس زہر کا اخراج پیشاب کی طرف ہوتا ہے - اس لئے پیشاب میں جلن ہو گی - رفتہ رفتہ پیشاب میں خون آنا شروع ہو جاتا ہے - پھر پیشاب کی نالی میں زخم ہو جاتے ہیں اور خون کے ساتھ پیشاب میں پیپ بھی آنے لگ جاتی ہے - پیشاب کی ایسی حالت کو سوزاک کہتے ہیں - رفتہ رفتہ یہی مادہ آنکھوں میں سوزش پیدا کر کے وہاں سرخی اور ورم پیدا کر دیتا ہے -

اس کو سوزاک کی آنکھ دکھنا کہتے ہیں۔ جس مرد یا عورت میں یہ مادہ شدت اختیار کر گیا ہو ان کے نوزائیدہ بچے پر بھی اس کا اثر ہو گا۔ اس کی آنکھیں سوزش ناک ہوں گی یا ضائع ہو چکی ہوں گی اور چہ اندھا ہو گا اور اس کے جسم پر بھی سوزش کے اثرات ہوں گے۔ جن مردوں کو یہ مرض ہو ان کو اس وقت تک شادی نہیں کرنی چاہئے جب تک ان کا قارورہ اس امر کی تصدیق نہ کر دے کہ اس میں سوزاک کی مادہ نہیں پایا جاتا۔ ورنہ معصوم و بھولی بھالی اور پاک دامن و نیک بیویوں کی زندگی میں نہ صرف عذاب آ جاتا ہے بلکہ اولاد کے لئے بھی مصیبت آ جاتی ہے۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ ایسے مرد اپنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو اٹھائے پھرتے ہیں اور ویدوں' اطباء اور ڈاکٹروں کو علاج کے لئے دکھاتے پھرتے ہیں۔ جن لوگوں میں سوزاک کی شدت ہو اکثر ان کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو مر جاتی ہے۔ اگر نہ مرے تو زندگی بھر بیمار رہتی ہے اور گھر بھر کے لئے مصیبت ہی رہتی ہے اور دوسروں میں اس مرض اور زہر کو پھیلانے کا سبب بنتی ہے۔

چونکہ سوزاک غدی مرض ہے اور اس کا پہلا اثر پیشاب کی نالی پر ہوتا ہے اور غشائے مخاطی میں ہوتا ہے۔ وہاں پر شدید سوزش اور زخم کے بعد ورم ہو جاتا ہے۔ پھر حشفہ سوج جاتا ہے اور اس کا دوسرا حملہ ودی اور مذی کے غدد اور خصیوں پر ہوتا ہے جس سے وہ دردناک ہو جاتے ہیں۔ انتشار کی شدت پیدا ہو جاتی ہے جس سے پیشاب کے زخم اور ورم میں انتہائی درد ہوتا ہے اور مریض چیخیں مارتا ہے وہ اس عذاب سے جان دے دینا سہل سمجھتا ہے۔ ایک مریض کو دیکھا کہ اس نے اپنے عضو مخصوص کو جراحی کے ذریعے کٹوایا۔ مگر یہ اس کا علاج نہیں ہے۔ کیونکہ اپریشن سے جسم میں اس مرض کا زہر ختم نہیں ہو سکتا۔ باقاعدہ علاج سے یہ مرض بہت جلد رفع ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جب عورت میں اس زہر کی شدت ہوتی ہے تو یہ مرض پیشاب کی نالی کے زخم کے بعد اندر کے اعضائے مخصوصہ میں بھی پھیل جاتا ہے اندام نہانی میں آگ لگا دیتا ہے۔ پیشاب کے جل کر آنے کے ساتھ اندام نہانی میں تیز مادے بھر جاتے ہیں اور بدبودار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ ساتھ ہی پیشاب کی نالی سے پیپ اخراج پاتی رہتی ہے۔ کمر اور جسم میں سخت درد اور دکھن ہو جاتی ہے اس مرض میں مبتلا عورتیں اکثر بانجھ ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی مرد ایسی عورت سے مواصلت کرتا ہے تو وہ یقیناً اس زہر سے متاثر ہوتا ہے اور بہت جلد سوزاک کا مریض بن جاتا

ہے۔ تمام بازاری عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ان کے قریب جانا سانپ کے منہ میں جانے کے مترادف ہے۔ اگر کسی عورت میں زہر ہو تو اس کی شادی اس وقت نہیں کرنی چاہئے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ اس مرض کے زہر سے بالکل پاک اور تندرست ہو گئی ہے۔ ورنہ وہ اس زہر کو دنیا میں مزید پھیلانے کا باعث بن جائے گی۔

مرض کی کیفیت

سوزاک ایک چھوت دار مرض ہے جس میں پیشاب کی نالی متورم ہو کر اس سے پیپ آنے لگتی ہے اس کا باعث بھی ایک خوردبینی جرثومہ ہے جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں گونوکاکس یعنی جرثومہ سوزاک کہتے ہیں۔ حضرت انسان کے سوا اور کسی حیوان میں یہ مرض نہیں پایا جاتا۔

نوٹ

پیشاب کی نالی (یوریتھرا) نائزہ میں ورم ہو کر پیپ آنے لگ جایا کرتی ہے۔ مثلاً اگر حائضہ کے ساتھ جماع کیا جائے یا ایسی عورت کے ساتھ جماع کیا جائے جس کو سفید رطوبت (لیکوریا) سیلان الرحم آتی ہو۔ تب بھی نائزہ متورم ہو جاتا ہے۔ پیشاب جل کر آنے لگتا ہے اور اس کے ساتھ پیپ بھی آنے لگتی ہے۔ مرض نقرس (گاؤٹ) کے مریض جن کا پیشاب نہایت ترش ہوتا ہے جب شراب و کباب اور مرچ مصالحہ کا زیادہ استعمال کرتے ہیں تب ان کے پیشاب میں بھی جلن پیدا ہو جاتی ہے اور نائزہ متورم ہو جاتا ہے ایسے ہی مسلسل خصیہ فوقانی میں بھی نائزہ (پیشاب) کی نالی سے پیپ آنے لگتی ہے۔

لیکن مزکورہ بالا اسباب سے جب نائزہ میں ورم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے یا پیشاب سوزش سے آنے لگتا ہے تو اس کو سوزاک نہیں کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا ورم نہ تو متعدی ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی پیپ میں سوزاک کے جراثیم ہوتے ہیں۔ ایسے ورم نائزہ کو ڈاکٹری میں سمپل یوریتھرائٹس اور طب میں ورم مجری بول کہتے ہیں۔ ورم نائزہ اور سوزاک میں اگرچہ مریض کے حالات دریافت کرنے سے تشخیص ہو سکتی ہے لیکن پیپ کا خوردبینی امتحان کرنے سے کامل تشخیص ہو جاتی ہے۔
مردوں میں سوزاک کا زخم پیشاب کی نالی کی عموماً اگلے حصے (سپاری والے حصے) میں ہوتا ہے۔

سے بہت دور تھا اور نہ گردے تبدیل ہوتے تھے۔ ادھر مریض کی حالت ایسی تھی کہ وہ کسی وقت بھی کوما میں جا سکتا تھا جب کوئی چارہ نہ رہا تو مشورہ ہوا کہ حکیم دوست محمد صابر ملتانیؒ سے بھی رائے لی جائے چنانچہ مریض کو آپ کے پاس لایا گیا آپ نے حسب عادت مریض کی نبض دیکھی اور کہا کہ مریض کو ابلے ہوئے انڈے اور آم کھلاؤ۔ حکیم صاحب کے اس حکم پر تیمار دار بہت سٹپٹائے کیونکہ تمام اطباء اور ڈاکٹر صاحبان کا کہنا یہ تھا کہ گرمی کی وجہ سے مریض کے گردوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔

چنانچہ حکیم صاحب کے اس انوکھے مشورے پر سب کے کان کھڑے ہوئے مگر مجبور تھے آپ کے مشورے پر عمل کرنے کے سوا کوئی اور راستہ بھی نہ تھا سب نے یہی کہا کہ کھلا دیکھنا چاہئے کوئی اور امید بھی نہیں ہے چنانچہ مشورہ پر عمل کیا گیا۔ اللہ کی شان مریض کا پیشاب جاری ہو گیا۔ اتنے برسوں کے بعد بھی وہ مریض اللہ کے فضل سے تندرست اور زندہ و سلامت ہے اور خیر سے ڈاکٹر صاحب ہے۔

(۳) :۔ خواص الادویہ کے بارے میں مجدد طب کا انداز بھی سب سے نرالہ ہے۔ چند ادویہ کے خواص کا جو تذکرہ جناب حکیم ایس ایم اقبال صاحب نے کیا ہے ہدیہ ء قارئین ہے۔

اطباء نے لونگ کا مزاج گرم خشک قرار دیا ہے۔ جملہ اطباء نے اس پر اتفاق رائے کیا ہے۔ جبکہ ہمارے دور کے حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانیؒ نے اس میں اختلاف کیا ہے اور لونگ کو خشک گرم کہا ہے جو سودا پر دلالت کرتا ہے۔ لونگ محرک قلب ہے چنانچہ حکیم دوست محمد صابر مرحوم نے اپنے نظریہ ء قانون کے تحت جو فارماکوپیا ترتیب دیا ہے اس میں لونگ کو عضلاتی شدید کہا ہے حکیم صاحب مرحوم نے اپنے فارماکوپیا میں جو عضلاتی غدی شدید کا نسخہ لکھا ہے یہ نسخہ لونگ اور اس کے اجزاء سے ہی ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ نسخہ جسے عضلاتی غدی شدید کا نام دیا گیا ہے زبردست مقوی قلب ہے۔ کھاتے ہی جسم کو گرم کر دیتا ہے۔ بدن کی سردی کو دور کرتا ہے۔ دوران خون کو تیز کرتا ہے۔ بدن کی سستی اور کاہلی کو دور کر کے جسم کو چست بنا دیتا ہے۔ خون پیدا کرتا ہے اور تمام اعصابی بلغمی امراض و علامات کا قاطع ہے۔

ایک مرتبہ ایک مریض نے بیان کیا کہ اچانک اس کے داہنے ہاتھ نے کام کرنا چھوڑ دیا پھر یہی

کیفیت دوسرے ہاتھ کی بھی ہو گئی پھر تمام بدن سست ہو گیا۔ اسپشلسٹوں نے رائے دی کہ دماغ آگے کی طرف آ گیا ہے۔ اسے ایک خاص اپریشن کے ذریعے پیچھے کرنا پڑے گا۔ مریض سخت پریشان ہوا اور مشورہ کا طالب ہوا۔ نبض شدید اعصابی تحریک پر دلالت کر رہی تھی۔ اللہ کا نام لے کر یہ مذکورہ نسخہ عضلاتی غدی شدید چار چار رتی دن میں چار بار چائے کے قہوہ سے استعمال کرنے کی ہدایت کی اور عضلاتی غدی غذائیں (گائے کا گوشت۔ چنے۔ کشمش۔ بیسن کا حلوہ۔ اخروٹ۔ میتھی کا ساگ وغیرہ) تجویز کی گئیں۔ چنانچہ اس تدبیر سے مریض کو بے حد فائدہ ہوا اور وہ اس خطرناک آپریشن کے بغیر ہی چنگا بھلا ہو گیا۔

ایک نوجوان مریض نے بیان کیا کہ میرے پیر ہمیشہ ٹھنڈے رہتے ہیں۔ سردی میں لحاف میں تمام جسم گرم ہو جاتا ہے مگر پیر سرد رہتے ہیں جس سے مجھے الجھن ہوتی ہے اور رات کو نیند پُر سکون نہیں آتی۔ آنکھ کھل جاتی ہے۔ مریض کو عضلاتی غدی شدید چار چار رتی دن میں چار بار گرم پانی یا چائے کے قہوہ سے کھانے کا مشورہ دیا گیا جس سے اسے حیرت انگیز فائدہ ہوا حالانکہ اس سے پہلے وہ بہت جگہ علاج کروا چکا تھا۔ دل گھبرانا۔ دل ڈوبنا۔ بلڈ پریشر کا کم ہونا۔ ٹمپریچر کا کم ہونا۔ ٹھنڈے پسینے آنا۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہنا وغیرہ۔ قسم کی تمام علامات میں لونگ کے استعمال سے ایسا برق اثر ہوتا ہے کہ شیخ الرئیس نے تو یہاں تک کہا ہے کہ لونگ میں تریاقیت ہے۔ لونگ بدن کی سستی اور کاہلی کو دور کر کے جسم کو چست بنا دیتا ہے۔

(۴) :۔ ہمارے جدید دور کے عظیم طبی سائنسدان دوست محمد صابر ملتانیؒ مرحوم نے ہمیں یہ بتایا کہ اجوائن جسم انسانی میں موجود غدودی نظام کو تحریک دیتی ہے جس سے وہ اپنی ترشحات جوسز میں اضافہ کر دیتے ہیں اور یہ وہ عظیم الشان راز ہے جس سے نہ صرف اجوائن کے ہاضم طعام ہونے کا سبب سمجھ میں آتا ہے بلکہ اس کے اور بہت سے فوائد بھی واضح ہو جاتے ہیں مثلاً اب ہم بڑے وثوق اور کامل یقین کے ساتھ اس کو عضلات کے کینسر میں استعمال کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہماری جدید طبی ریسرچ کے مطابق عضلات میں کینسر کا ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ جسم انسانی کے غدد میں تسکین پیدا نہ ہو جائے۔ چنانچہ کینسر کے سبب کی دریافت کے بعد اب اس اقسام کے کینسر کا علاج بہت حد تک ممکن ہو گیا ہے۔

لیکن کبھی بڑھ کر اس کے پچھلے حصے میں بلکہ غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) مثانہ اور خصیہ فوقانی (ایپی ڈوڈی مس) تک جا پہنچتا ہے۔ بعض مریضوں میں جراثیم سوزاک خون میں سرایت کر کے اس کو متعفن اور زہریلے کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت کو سرایت جرثومہ سوزاک (گونو کاکس انفیکشن) کہتے ہیں۔ جس کو اب ایک مستقل مرض مانا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اس کو سوزاک کے بعد ایک مستقل مرض کی حیثیت سے لکھ دیا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر سوزاکی گنٹھیا وغیرہ ہو جاتا ہے۔ کبھی خون کے متعفن ہو جانے سے جسم پر جا بجا پھوڑے نکل آتے ہیں اور کبھی دل کے اندر کی جھلی میں ورم ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں۔ عورتوں میں سوراخ بول کے علاوہ کبھی یہ مرض رحم کی گردن تک جا پہنچتا ہے۔ جس کے باعث رحم اور پیڑو کے بہت سے امراض اور تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔

غرضیکہ سوزاک ایک ایسا خبیث مرض ہے جس سے اور کئی امراض مثلاً (۱) بد (۲) بد گنٹھیا۔ (۳) خونی پیشاب کا آنا (۴) پیشاب کا بند ہونا (۵) ورم خصیہ (۶) ورم مثانہ (۷) نامردی۔ (۸) سوزاکی آنکھ کا آنا (۹) خون کا متعفن ہو جانا (۱۰) عورتوں میں ورم گردن رحم (۱۱) ورم رحم اور (۱۲) بانجھ پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر لوگ نادانی سے سوزاک کو ایک معمولی مرض سمجھ کر اس کا مناسب علاج نہیں کرتے حالانکہ یہ ایک نہایت ہی موذی اور خبیث مرض ہے۔

علامات شفا

جب اس مرض سے شفا ہوتی ہے تو اس کے زہر کا اثر جسم سے ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی مندرجہ ذیل علامات ہیں۔

(۱) پیشاب میں جلن نہیں ہوتی۔

(۲) پیشاب میں خون اور پیپ کا نشان تک نہیں رہتا۔ بلکہ اس کے سوراخ میں چپک تک ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) گرم اور جگر میں سوزش پیدا کرنے والی اشیاء کے استعمال سے اس کی علامات کا اظہار نہیں

ہوتا۔ خاص طور پر انڈے۔ بھنا ہو گوشت۔ لہسن۔ پیاز۔ سرخ مرچ اور گرم مصالحہ جات وغیرہ۔

(۴) نلوں میں درد اور بوجھ وغیرہ کے محسوس نہ ہونے کے بعد اس مرض سے کلی طور پر شفا سمجھ لینا چاہئے۔

نوٹ

اس زہر سے جسم میں اور بھی بعض قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جیسے جوڑوں کا درد۔ ناک میں جلن اور گردوں میں سوزش وغیرہ۔ ان تمام صورتوں میں غدی وغشائی امراض کو ہی مد نظر رکھنا چاہئے۔

غلط فہمی

اس زہر سے جب جوڑوں میں درد ہوتا ہے تو اس کو وجع المفاصل سوزاکی کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ یہ وجع المفاصل (رہومازم) نہیں بلکہ نقرس (گاؤٹ) ہوتا ہے۔ اس طرح ناک کی سوزش میں جب رطوبت آتی ہے۔ وہ زکام نہیں ہوتا بلکہ نزلہ حار ہوتا ہے۔

اصول علاج

سوزاک پیشاب کی نالی (نائزہ واحلیل) کا مرض ہے۔ اس میں نالی کے اندر سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ سوزش وہاں کی غشائے مخاطی میں ہوتی ہے۔ جس کا تعلق غدد (جگر) سے ہے۔ گویا جگر و گردوں اور جسم کے تمام غدد اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ اگرچہ مرض کا مرکز پیشاب کی نالی ہے۔ مگر اصل مرکز جگر ہے جو ایک عضو رئیس ہے۔ اس لئے سوزاک کے علاج میں جگر و گردوں اور غدد غشائے مخاطی کو مدِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

چونکہ اس مرض میں جگر و گردوں اور غدد و غشائے مخاطی میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس کے اصول علاج میں اس حقیقت کو بھی ذہن میں رکھیں کہ وہاں کی سوزش کے ساتھ ساتھ وہاں کا سکیڑ بھی ختم ہو جانا چاہئے۔

صحیح علاج

سوزاک اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب پیپ بن چکی ہوتی ہے۔ایسے موقع پر ورم مکمل ہو چکا ہوتا ہے۔اس لئے رادع و مسکنات اور مخدرات و جراثیم کش ادویات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ محللات کی ضرورت ہوتی ہے جس سے نہ صرف یہ کہ وہاں کی سوزش و درد اور زخم و پیپ ختم ہو جاتی ہے بلکہ پیشاب بھی کھل کر آجاتا ہے۔اس مقصد کے لئے محللات جگر اور مخرج صفراء ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔جیسے یرقان اور سوالقنیہ و استسقاء میں ہوتا ہے۔علاج میں ادویہ اور اغذیہ ایک ہی قبیل کی ہونی چاہئیں۔غدی اعصابی ادویہ دیں۔اگر قبض ہو تو غدی اعصابی ملین یا غدی اعصابی مسہل دیں۔یہ یقینی اور بے خطا کے ساتھ ساتھ فوری علاج بھی ہے۔

غدی اعصابی تریاق جو ابتدائی اور شدید حالت میں دینی چاہئیں اور غدی اعصابی اکسیر جو قرحہ و مزمن اور خباثت و خوفناک حالت و صورت میں دے سکتے ہیں۔آرام آجانے کے بعد کچھ دنوں تک غدی اعصابی مقوی بھی استعمال کرادیں اس طرح مکمل تسلی بخش علاج ہو جاتا ہے اور مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

دیگر مجربات

پچکاری سوزاک کے لیے:۔ رال سفید اور پھٹکری بریاں ہم وزن سب کو قدرے پانی میں حل کر کے پچکاری کرنے سے سوزاک کو کلی آرام ہو جاتا ہے۔

شورہ کبدتی:۔ گندھک شورہ قلمی سوختہ دونوں ہم وزن۔

خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

افعال و اثرات:۔ (اعصابی غدی) ہر قسم کے بواسیر سوزاک سوزش جگر پرانی پیچش نزلہ زکام کھانسی حار اور امعائی حار وغیرہ۔بیرونی طور پر پرانے اور سوزشی زخموں کے لیے مفید ہے۔خشک یا کسی روغن میں ملا کر استعمال کریں۔

ترکیب شورہ:۔ شورہ قلمی حسب ضرورت لے کر کڑاہی میں ڈالیں۔جب وہ پگھل جائے تو

اس میں فلفل سیاہ چٹکی بھر کر ڈال دیں۔اس میں آگ لگ جائے گی اور شورہ جل جائے گا۔اگر پوری طرح نہ جل پائے تو دوبارہ اور سہ بارہ بھی فلفل سیاہ ڈالیں۔فلفل سیاہ جس قدر زیادہ ہو گی اسی قدر شورہ اچھا تیار ہو گا۔جب جل جائے تو کسی لکڑی کے پھٹہ پر الٹ دیں۔جب ٹھنڈا ہو جائے کوٹ پیس کر سفوف تیار کر کے شیشی میں بھر لیں۔بس تیار ہے۔

ھوالشافی

اکسیر جگر

ریوند خطائی۔نوشادر ٹھیکری۔قلمی شورہ ہموزن باریک پیس کر سفوف بنالیں۔

سیدی و مرشدی حضرت ابو انیس محمد برکت علی لدھیانوی قدس سرہ العزیز کا فرمان۔

مطب کا مدعا شفاء ہے آلات و ادویات نہیں۔

شفاء مطب کا بہترین اشتہار ہے جس دوا میں شفاء ہو اشتہار کی محتاج نہیں ہوتی۔

یا حی یا قیوم

غدی اعصابی تحریک کی اہم علامات کا علاج

العطش (پیاس) :-پیاس کا تعلق صرف مشروبات سے نہیں بلکہ اس رطوبت سے ہے جو خون سے معدہ میں ترشح پاتی ہے-اس طرح جسم میں کسی مقام کی جلن بھی اسی رطوبت سے دور ہوتی ہے-پانی' شربت یا دیگر اشیاء تو اس رطوبت کے اخراج کا باعث بن جاتی ہیں-اگر ضرورت پیاس ہو تو وہ پانی پینے سے فوراً بجھ جاتی ہے-اگر کوئی تکلیف ہو تو پیاس نہیں بجھتی -یہ پیاس کاذب کہلاتی ہے-غدی اعصابی تحریک ہے-

نیم گرم پانی میں چندبار شہد ملا کر پینے سے یہ علامت رفع ہو جاتی ہے-اگر ضرورت پڑے اعصابی غدی اغذیہ وادویہ سے علاج کریں-

کانچ نکلنا :-مقعد کا ڈھیلا ہونا-ضعفِ عضلات کی وجہ سے ہوتا ہے-

غذا :-اعصابی غدی ملین دوا دیں-غذائیں بھی تحریک کے مطابق دیں-

وقتِ ولادت :-(مشکل سے بچہ پیدا ہونا) بعض دفعہ اعصاب میں سکون کی وجہ سے بچے کا رحم میں زیادہ پل جانے کی وجہ سے یا عورت کے نازک مزاج ہونے کی وجہ سے یا بچے کا ٹیڑھا ہونے اور پھنس جانے کی وجہ سے بچہ کی ولادت مشکل ہو جاتی ہے-(یہ غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے)اور کبھی اسی تحریک کی وجہ سے انول کا اخراج رک جاتا ہے-

علاج :-اعصابی غدی مجربات دیں-دودھ میں بادام روغن ملا کر پلائیں-حاملہ کے آخری ماہ کے دوران رات کو روزانہ دودھ میں دیسی گھی ملا کر پلاتے رہیں-

شری :-(پتی اچھلنا) جسم میں مختلف شکلوں میں دودڑے نکل آتے ہیں جو عام طور پر سرخی مائل ہوتے ہیں-ان میں خارش بھی ہوتی ہے-کبھی یہ پھنسیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں-ایسا غدی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے-

علاج :-اعصابی غدی ملین ہمراہ شربت بزوری معتدل-سفوف مفرح جدید بھی دے سکتے ہیں-

ھوالشافی سونف ۱۰ گرام' دھنیا ۱۰ گرام' بڑی الائچی ۱۰ گرام' مصری ۲۰ گرام-

ترکیب :-باریک پیس کر سفوف بنالیں-

خوراک :-صبح' دوپہر' شام نصف چھوٹا چمچہ چائے والا استعمال کریں-

نملہ :-یہ ایک قسم کی پھنسی ہے جس میں چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف ہوتی ہے-نملہ چیونٹی کو کہتے ہیں-بعض دفعہ بے حد تیز اور پر سوزش ہوتی ہیں اور ارد گرد پھیل جاتی ہیں-کبھی بدن کا بہت سا حصہ گھیر لیتی ہیں-کبھی کبھی اپنی تیزی کی وجہ سے گوشت کو کھا جاتی ہیں-غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے- **علاج** :-اعصابی غدی ملین دیں-سفوف مفرح جدید بھی دے سکتے ہیں-

عسرتِ طمث (تنگی حیض) :-(علاج اعصابی غدی) اس کے علاج میں عام طور پر یہ غلطی کی جاتی ہے کہ ایسی ادویات استعمال کی جاتی ہیں جو حیض زیادہ لانے کے لیے دی جاتی ہیں-

یہ دراصل سوزش خصیۃ الرحم خصوصاً سوزش غدد ہوا کرتی ہے اس کا علاج سوزش غدد کا دور کرنا ہے-جب یہ سوزش دور ہو جاتی ہے تو آئندہ طمث میں باقاعدگی پیدا ہو جاتی ہے اور جو معالج حیض آور دوا دیتے ہیں ان سے اکثر اس مرض میں شدت ہو جاتی ہے اور مدتوں یہ مرض لگا رہتا ہے-بلکہ اختناق الرحم ہسٹیریا شروع ہو جاتا ہے-درج ذیل نسخہ بے ضرر علاج ہے-

نسخہ :-سمندر جھاگ ۴۰ گرام' زیرہ سفید ۳۰ گرام' الائچی خورد ۱۰ گرام-سفوف بنالیں-

خوراک :-ایک گرام سے ۴ گرام تک ہمراہ آب نیم گرم دیں-

افعال واثرات :-(اعصابی غدی) یہ مرض سوزش خصیۃ الرحم کا مظہر ہے غدد کی سوزش ختم کردینے سے مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے-اس مرض میں حیض آور دوا دینے سے مرض شدت اختیار کر لیتا ہے-بلکہ بڑھ کر اختناق الرحم کی صورت اختیار کر لیتا ہے-اس کے استعمال سے حیض کا درد سے آنا ختم ہو جاتا ہے-

اس کے علاوہ اعصابی غدی شدید، ملین، اکسیر اور تریاق بھی بوقتِ ضرورت دے سکتے ہیں-

اعصابی غدی تحریک کی اہم علامات کا علاج

قے:۔ معدہ کی حرکت ہے جس کے ساتھ منہ سے کوئی مادہ یا غذا خارج ہوتی ہے۔ جب حرکت تو ہو کچھ خارج نہ ہو تو یہ ابکائی کہلاتی ہے اور جب حرکت بھی نہ ہو یوں ہی طبیعت بے چین ہو تو اس کو متلی کہتے ہیں۔ اعصابی غدی تحریک ہے اس میں جوارش املی دیں علاوہ ازیں عضلاتی اعصابی ادویہ اور اغذیہ دے سکتے ہیں۔

ھوالشافی

جوارش املی

املی ۲۵۰ گرام۔ آلو بخارا ۲۵۰ گرام پودینہ دیسی ۵۰ گرام سنڈھ ۵۰ گرام۔ انار دانہ ۱۰۰ گرام۔ زرشک ۱۰۰ گرام منقی آملہ ۵۰ گرام۔ ست لیموں ۵۰ گرام چینی ۳ کلو۔

ترکیب تیاری:۔ املی اور آلو بخارا کو پانی میں بھگو دیں کچھ عرصہ بعد جب نرم ہو جائے تو ہاتھ صاف کر کے خوب ملیں اور موٹی چھاننی سے چھان لیں۔ دوسری تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کریں املی۔ آلو بخارا کے ذلال میں چینی ملا کر قوام تیار کر لیں پھر زرشک اور منقی کو کوٹ کر قوام میں شامل کر دیں۔ پھر باقی پسی ہوئی ادویات کا سفوف ملا دیں۔ بس تیار ہے ست لیموں پکتے ہوئے قوام میں ملائیں۔

مقدار خوراک: ۵۰ گرام تا ۱۰ گرام دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ یا ویسے ہی چٹائیں۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ بے حد مقوی و محرک قلب ہے۔ صرف ایک خوراک سے ہی دل خوش ہو جاتا ہے۔ ہیضہ جیسی موذی مرض میں جب پیاس کی کثرت اور قے کا زور ہوتا ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور چیز مفید نہیں ہو سکتی۔ زبان پر لگتے ہی پیاس ختم کر دیتی ہے حاملہ کی قے کے لئے تو آب حیات ہے۔ بچوں کے دست و قے کے لیے فوری اثر ہے۔ خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے اور عورتیں خوشی سے کھا لیتے ہیں۔

قولنج اس میں امعاء قولون کے اندر درد ہوتا ہے۔ یہ درد کبھی اعصابی ہوتا ہے کبھی غدی اور کبھی عضلاتی۔ تحریک کے مطابق علاج کریں۔

ذیابیطس:۔ جگر کے ملحقہ اعصاب یا اس کے دماغی مرکز میں تحریک ہوتی ہے جس کی وجہ سے غدد میں تحلیل (ضعف) ہو جاتی ہے جس سے خصوصی طور پر جگر اور لبلبہ متاثر ہو جاتے ہیں۔ جس سے ایک طرف تو لبلبہ کی پیدائش بہت ہو جاتی ہے دوسری طرف جگر بوجہ ضعف شکر کو پورے طور پر ہضم نہیں کر سکتا ہے پھر یہی غیر منہضم شکر اعصاب میں مزید تحریک بڑھا دیتی ہے اس طرح پیشاب اور شکر کی زیادتی بڑھتی رہتی ہے چونکہ اعصاب میں تحریک قائم ہوتی ہے اس لئے پیاس بھی قائم رہتی ہے۔

علاج:۔ حسب ضرورت عضلاتی اعصابی، عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویہ اور اغذیہ سے علاج کریں۔

سفوف ذیابیطس

ھوالشافی

گڑمار بوٹی ۱۰ گرام، ۱۰ گرام سونٹھ ۱۰ گرام۔ گل نیم سفوف بنا لیں۔

خوراک:۔ بڑے سائز کے کیپسول بھر لیں دو کیپسول صبح اور دو کیپسول شام استعمال کریں۔

ذیابیطس دماغی:۔ دراصل یہی حقیقی ذیابیطس ہے اس میں عام طور پر قارورہ سفید آتا ہے اور مریض اپنے اندر بے حد کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اسے کار بنکل نکل آتے ہیں۔

نسخہ:۔ کیچوے (وہ کیڑے جو مچھلی پکڑنے کے کام آتے ہیں) حرمل دونوں ہم وزن سفوف بنا لیں

خوراک:۔ خوراک نصف گرام دن میں چار بار ہمراہ ابلے انڈے کی زردی کے دیں

ترکیب و استعمال: زندہ کیچوے نکال کر کسی برتن میں ڈال کر صاف پانی میں ڈال دیں۔ ایک دو گھنٹے

بعد ان کو دھو کر محفوظ جگہ پر رکھ کر خشک کر لیں پھر سفوف بنالیں پھر سفوف واپس اس کے بعد دوا تیار کر لیں مسلسل استعمال کرائیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آرام ہوگا۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو اول کچھ روز بجائے زردی بیضہ مرغ کے خمیرہ کو کنار کے ہمراہ دیں جب پیشاب کی زیادتی کم ہو جائے تو پھر زردی بیضہ مرغ کے ہمراہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ پرانے سے پرانا ذیابیطس بھی دور ہو جائے گا

ذیابیطس کبدی: دراصل یہ ذیابیطس نہیں ہے بلکہ سوزش کلیہ ہے اس میں پیشاب کا رنگ زرد نما ہوتا ہے اور جل کر آتا ہے۔

نسخہ:۔ کشتہ سیپ کشتہ بیضہ مرغ دونوں ہم وزن ملالیں بس تیار ہے۔

خوراک:۔ ایک چوتھائی گرام سے ایک گرام تک ہمراہ شربت شہد دن میں تین چار بار دیں۔ قبض کا خیال رکھیں۔ اگر دوران استعمال پھر قبض ہو جائے تو دوا روک کر قبض کشائی کر لیا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیشاب کی جلن دور ہو جائے گی اور رفتہ رفتہ پیشاب کی زیادتی دور ہو جائے گی۔

ذیابیطس معدی:۔ ذیابیطس کی یہ قسم بھی حقیقی نہیں ہے۔ بلکہ اسکو سلسل بول کہنا چاہیے اس میں تبخیر بڑھ جاتی ہے اور جگر اور گردہ میں سکون واقع ہو جاتا ہے مریض کے شکم میں ریاح کی زیادتی اور قارورہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

(۱) نسخہ:۔ خولنجاں ۲۵۰ گرام لے کر ان کی شہد میں معجون تیار کر لیں بس تیار ہے۔

خوراک:۔ ایک گرام سے ۶ گرام تک ہمراہ قہوہ دن میں تین چار بار دیں۔

(۲) (نسخہ) خولنجاں ۵۰ گرام تج ۵۰ گرام

ترکیب تیاری:۔ دونوں کو باریک پیس کر سفوف اور ۳۰۰ گرام شہد ملا کر معجون تیار کر لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۳ گرام سے ۶ گرام دن میں تین بار ہمراہ قہوہ یا آب تازہ دیں۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے سلس البول کے علاوہ مریض کے جگر اور گردوں میں سکون کے سبب مریض کو ریاح کے علاوہ تبخیر کی شکایت ہوتی ہے۔ قارورے کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

شکر بند:۔ تج ۲۰ گرام۔ سمندر سوکھ ۲۰ گرام۔ تال مکھانہ ۲۰ گرام۔

ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ کا باریک سفوف تیار کر لیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۱ تا ۲ گرام دن میں چار بار ہمراہ پانی قہوہ۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ عضلات و اعصاب کو تحریک دے کر اعصابی تحریک سے پیدا شدہ علامات کے لئے بے حد مفید ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے چند دن میں شکر بند ہو جاتی ہے اور پیشاب کی زیادتی کم ہو کر معمول پر آجاتی ہے۔ پرانے اور نئے شوگر کے مریض اسے استعمال کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جریان منی۔ سیلان الرحم۔ مادہ منویہ کا پتلا ہونا۔ پیشاب کی زیادتی کے لیے شرطیہ دوا ہے۔ سرعت انزال تک ٹھیک ہو جاتا ہے۔

فم رحم کی فراخی:۔ رطوبات کی زیادتی سے فم رحم میں فراخی پیدا ہو جاتی ہے (یہ اعصابی غدی تحریک ہے) اعصابی عضلاتی اور عضلاتی اعصابی ادویہ و اغذیہ سے علاج کریں۔

بول فی لفراش:۔ نیند میں بستر پر پیشاب کا نکل جانا۔ اس علامت میں مثانہ کے عضلہ میں تحلیل (ضعف) سے ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ علامت اکثر بچوں کو ان کے مزاج میں رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اعصابی غدی تحریک ہے۔ پیشاب کا بلا ارادہ نکل جانا بھی اسی تحریک میں ہوتا ہے۔

علاج:۔ عضلاتی غدی ادویہ اور اغذیہ سے کریں۔ معجون شباب آور اور سفوف اسپند مرکب بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔

هوالشافی

سفوف اسپند مرکب

حرمل ۵۰ گرام کلونجی ۵۰ گرام جوائن دیسی ۱۰۰ گرام ۔سفوف تیار کریں۔

خوراک ۱تا۳ گرام صبح وشام۔

فوائد:۔ امراض معدہ، تبخیر، دردمعدہ ضعف معدہ، دردِاعصاب، فالج، لقوہ، گنٹھیا۔ ریگنن برص مدرحیض دردگردہ ریحی بخار بلغمی، پرسوتی بخار، مقوی باہ تمام سردامراض کے لئے مفید ہے

نتو الرحم:۔ (رحم کا باہر نکل پڑنا یا کسی قدر نیچے اتر آنا) عضلات رحم میں رطوبات کے بڑھ جانے سے اس کا جسم پھول جاتا ہے یا وہ کچھ نیچے کی طرف اُتر جاتا ہے ایسا اعصابی غدی تحریک میں ہوتا ہے۔

علاج:۔ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ دیں۔

وجع المفاصل:۔ (جوڑوں کا درد) اس علامت میں جوڑوں میں سوجن زیادہ ہوتی ہے اور درد کم ہوتا ہے عام طور پر یہ بڑے جوڑوں میں ہوتا ہے اس کی تحریک جوڑوں میں اعصابی غدی ہوتی ہے۔

علاج:۔ عضلاتی غدی ملین ادویہ دیں جب وجع المفاصل بھی استعمال کراسکتے ہیں۔

دیگر:۔

هوالشافی

سہاگہ سفید بریاں، ہلتیت (ہینگ) زنجبیل، نمک سیاہ۔ ہموزن

ترکیب:۔ تمام ادویات کوٹ چھان کر سوہانجنے کی جڑوں کے پانی میں کھرل کریں خشک ہونے پر بقدر نخود بنالیں۔

خوراک:۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت بعد از غذا صبح نہار منہ ایک گولی چائے کے ساتھ۔

عرق النساء:۔ دائیں طرف کا علاج عضلاتی غدی تحریک کے تحت لکھ دیا ہے بائیں طرف کے عرق النساء کا علاج عضلاتی غدی مسہل وملین اور غدی عضلاتی ادویہ سے کریں۔

دیگر:۔

حب عرق النساء

هوالشافی

اسپند ۱۰ گرام سورنجان شیریں ۱۰ گرام مصبر ۱۰ گرام

ترکیب:۔ تمام اجزاء کوکوٹ کر نخودی گولیاں بنالیں۔

خوراک:۔ ایک ایک گولی دو دو گھنٹہ بعد کھلائیں جب درد رک جائے یا پاخانے شروع ہو جائیں تو چار چار گھنٹہ بعد دیں۔ درد کی شدت میں دو، چار گولیاں ایک دم گرم پانی سے کھلائیں۔

داء الفیل:۔ (دوالی) اس علامت میں پنڈلی کی رگیں فراخ ہوجاتی ہیں۔ ساتھ ہی رفتہ رفتہ پنڈلی ہاتھی کے پاؤں کی طرح موٹی ہوجاتی ہے۔ اس لیے اس کا ہاتھی کی بیماری بھی کہتے ہیں۔ اعصابی غدی تحریک میں ہوتی ہے۔ اس کی ابتداء بائیں پنڈلی سے ہوتی ہے پھر دائیں میں بھی پھیل جاتی ہے۔

علاج:۔ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ سے کریں تریاق تبخیر بھی دے سکتے ہیں متفرق نسخہ جات میں دیکھیں۔

طاعون:۔ یہ زبان کی جڑ بغل پس گوش اور کنج ران وغیرہ جیسے مقامات میں ہوتا ہے یہ عام طور پر وبائی صورت میں ہوتا ہے جب کہ آب وہوا میں خرابی اور عفونت پیدا ہوجاتی ہے اس میں غدد جاذبہ کے اندر کی رطوبت میں تعفن ہو کر ورم ہوجاتا ہے اس کی تحریک اعصابی غدی ہوتی ہے۔

علاج:۔ عضلاتی غدی ملین ومسہل دیں۔

خنازیر:۔ (کنٹھ مالا) اس علامت میں گردن کے غدد جاذبہ پھول جاتے ہیں بعض دفعہ ان میں سوزش پیدا ہو کر پھٹ جاتے ہیں اور زخموں کی صورت بن جاتی ہے اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے

علاج:۔ حب صابر عضلاتی غدی ملین و مسہل دے سکتے ہیں۔

خرابی خون:۔ عام طور پر جب جسم پر پھوڑے پھنسیاں اور خارش سے دانے نکل آتے ہیں تو اس کو خرابی خون کہہ دیتے ہیں۔ اگر بارش کے موسم میں یہ علامات ظاہر ہوتی ہے۔

تو ان کی تحاریک اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ہوتی ہے۔ ویسے خون کی خرابی کا لفظ یہاں پر کثرت علامت کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ورنہ ہر تحریک میں افراط و تفریط اور ضعف سے خرابی خون واقع ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ جس مفرد عضو میں تسکین ہو اس کو تحریک دے دیں خون کی خرابی خود بخود درست ہو جائے گی

احتباس طمث:۔ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی مجربات دیں۔ درج ذیل نسخے بھی مفید رہتے ہیں۔

ھوالشافی

ابہل ۴۰ گرام رائی ۲۰ گرام مرکی ۲۰ گرام سفوف بنالیں

خوراک:۔ نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں تین چار بار دیں۔

ھوالشافی

حب مفید النساء

مصبر ۱۰ گرام مرکی ۱۰ گرام۔ رائی ۱۰ گرام۔ زعفران ۵ گرام۔ کشتہ فولاد ۱۰ گرام۔ ہینگ ۱۰ گرام خطل ۱۰ گرام

ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار پانی یا قہوہ سے کھالیں اگر اس کے استعمال سے پیٹ میں مروڑ ہو تو گولیوں کی تعداد کم کر دیں اور درد کے ازالہ کے لیے قہوے میں مکھن یا گھی ملا کر پلائیں۔

افعال و اثرات:۔ (عضلاتی غدی) کمی حیض۔ بے قاعدگی حیض۔ دقت حیض اختناق الرحم قبض ضعف قلب۔ کمی خون ماہواری سے پہلے کمر میں درد بانجھ پن لیکوریا وغیرہ کے لیے بھروسہ کی دوا ہے کم از کم دو ماہ استعمال کریں۔

سیلان الرحم:۔

سیلان رطوبت کی چار صورتیں بیان کی گئی ہیں دو اعصابی یعنی ایک گرم (اعصابی غدی) دوسری سرد (اعصابی عضلاتی) دو غدی یعنی ایک غدی تری (غدی اعصابی) اور دوسری غدی خشکی (غدی عضلاتی آخری صورت چونکہ خشکی کی ہوتی ہے اس لیے یہ سیلان میں شریک نہیں ہے بلکہ اکثر ورم کی صورت پیدا ہو جاتی ہے البتہ اس میں اعصاب رحم تسکین (رطوبت) ہوتی ہے جہاں تک دوسری اور تیسری صورت کا تعلق ہے اس میں دوسری صورت میں سوزش اعصاب ہوگی اور رطوبت کے ساتھ جلن بھی ہوگی اور تیسری صورت میں رطوبت کے ساتھ جلن نہیں ہوگی۔ البتہ قارورہ میں جلن ہو سکتی ہے اور چوتھی صورت میں سیلان الرحم نہیں ہوگا البتہ رطوبت کی جسم میں کثرت ہوگی جیسے زکام کی صورت میں پائی جاتی ہے جس کا اثر رحم تک بھی پہنچ جاتا ہے علاج میں وہی قانون ہے کہ ہر تحریک کو آگے کی طرف بدل دیا جائے جیسے کیفیات کو بدل دیا جاتا ہے۔

سیلان الرحم غدی:۔ ھوالشافی

کھریا ۳۰ گرام رال ۳۰ گرام گوندکیکر ۲۰ گرام سفوف تیار کریں۔

خوراک:۔ ایک گرام تک ہمراہ آب تازہ دن میں تین چار بار۔

افعال و اثرات:۔ (اعصابی غدی) رطوبت زردی مائل سفید قارورہ زرد۔ اکثر جلن بھی ساتھ

ہوتی ہے۔ایسی صورت میں بے حد مفید ہے،سیلان الرحم کے علاوہ کثرت طمث کے لیے بھروسہ کی دوا ہے۔

سیلان الرحم اعصابی:۔ اس کی دوصورتیں ہیں۔

پہلی صورت:۔ (اعصابی غدی) اس کی علامات میں رطوبات سفید زردی مائل۔ بدبودار قارورہ سفید زردی مائل۔رحم میں جلن اور مواد میں لیس زیادہ ہوتی ہے۔

حوالشافی

اسگند ۴۰ گرام زیرہ سفید ۲۰ گرام' کشنیز ۲۰ گرام چینی ۸۰ گرام۔

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر سفوف بنالیں۔

خوراک:۔ ایک گرام سے تین گرام تک دن میں تین چار بار دیں۔

افعال واثرات:۔ اعصابی غدی ہے ایسے سیلان میں مفید ہے جس میں رطوبت زرد اور جلن کے ساتھ خارج ہو۔اور لیس دار ہو اس کے علاوہ بندش بول اور کثرت طمث میں کامیاب دوا ہے۔

دوسری صورت:۔ (اعصابی عضلاتی) اس کی علامات یہ ہیں رطوبات سفید اور زیادہ۔کبھی میلا پن زکام۔ریشہ۔فربہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔

نسخہ:۔ مائیں۔مازو۔سپاری کشتہ۔مرجان ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں تین چار بار دیں۔

سیلان روک:۔ کاٹھی سپاری ۱۰ گرام۔اقاقیا ۱۰ گرام۔کمرکس ۱۰ گرام۔مازو ۱۰ گرام گلنار ۱۰ گرام پھٹکڑی بریاں ۱۰ گرام۔تمام اجزاء کو باریک پیس لیں

مقدار خوراک: نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں تین چار بار پانی سے دیں۔

افعال واثرات:۔ (عضلاتی اعصابی) اندرونی اور بیرونی رطوبات کو خشک کرنے کے لیے مفید ہے جریان اور سیلان الرحم کے لیے بے حد مفید ہے سیلان الرحم کے علاج میں اس کی دوگرام کی پوٹلی

اندام نہانی میں بھی رکھیں۔اگر سیلان کی کثرت کے سبب استقرار حمل نہ ہوتا ہو تو اس دوا کا استعمال ضرور کرائیں عورت کو مثل باکرہ بناتی ہے علاوہ ازیں تحریکات کے مطابق فارماکوپیا کے مجربات بھی دے سکتے ہیں۔

آتشک کے سبب کی صحیح تحقیق

آتشک کو چھوت کا مرض کہہ لیں یا کچھ اور یہ دراصل جسم انسان میں سوزش و ورم اعصاب و دماغ ہے جب تک اعصاب میں سوزش اور ورم کی صورت پیدا نہیں ہوتی مرض آتشک نمودار نہیں ہوسکتا آتشک کی چھوت بھی سوزش و ورم اعصاب و دماغ پیدا کرتی ہے اس طرح جو اغذیہ وادویہ اعصاب میں سوزش و ورم کا سبب بنتی ہیں ان سے بھی مرض آتشک پیدا ہوجاتا ہے جو اعصاب و دماغ میں سوزش پیدا کردیتے ہیں اس سے قبل آج تک یہ تحقیق دنیا کی طب نے پیش نہیں کی یاد رکھیں کہ اعصاب کی غذا بلغم اور رطوبت ہے اور اس میں جب تحریک ہوتی ہے تو یہ بھی جسم میں رطوبت اور بلغم پیدا کرتے ہیں ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ آتشک کے مریض کے جسم میں اعصاب کی تحریک کیساتھ ساتھ رطوبات اور بلغم کی شدت ہوتی ہے۔جس میں خمیر اور تعفن پیدا ہو کر مرض کی صورت اختیار کرلیتا ہے محققین نے اس مرض کی علامات میں تین درجے لکھے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے،

آتشک کا درجہ اول

آتشک کا زہر جسم میں داخل ہوتے ہی اس مرض کا ابتدائی دور شروع ہوجاتا ہے اور تین ہفتے سے لے کر پانچ ہفتے تک کی مدت زیادہ سے زیادہ اس درجے کی مانی گئی ہے لیکن کم از کم دس دن بعد سرایت کے مقام پر ایک سخت ابھار یا سرخ پھنسی پیدا ہوجاتی ہے جس کی جڑ سخت ہوجاتی ہے اور یہ رفتہ رفتہ بڑھ کر پھٹ جاتی ہے اور ایک زخم بن جاتا ہے جو صرف ایک ہی ہوتا ہے اور اس کے آس پاس کی جگہ قدرے اونچی ہوتی ہے اگر زخم کو دبا کر دیکھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سخت گری جلد کے اندر پیدا ہوگئی ہے اس زخم میں درد بالکل نہیں ہوتا اور مواد بھی بہت کم نکلتا ہے۔اور زخم کے پیدا ہونے کے پانچ سات روز بعد جنگاسوں (کنج رانوں) کی گلٹیاں متورم ہونے لگتی ہیں جو دبانے

277

سے سخت تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں لیکن ان میں درد نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ نرم ہوتی ہیں اور نہ ان میں پیپ پڑتی ہے اگر اس آتشکی پھنسی یا ابھار میں سے یا متورم غدد میں سے بذریعہ سوئی ذرہ سی رطوبت لیکر بذریعہ خوردبین امتحان کیا جائے تو اس میں آتشک کے لہر دار جراثیم نظر آئیں گے

آتشک کا درجہ دوم

یہ تو ناظرین کو معلوم ہو گیا ہے کہ آتشک ابتدائی درجہ میں ایک ورم یا آبلہ سا عضو تناسل پر نمودار ہوتا ہے اور یہ درجہ دس گیارہ دن یا دس دن سے لے کر پانچ چھ ہفتے تک ہوا کرتا ہے۔ اب درجہ دوم کی علامات بننے اسی ورم یا پھنسی یا آبلہ میں جو ابتداء بہت مشتبہ اور مشکوک حالت میں ہوتا ہے آتشک کے جراثیم ملتے ہیں۔ اگر ان زخموں کو کھرچ کر خوردبین کے سامنے دیکھا جائے تو آسانی سے آتشک کے جراثیم کا ثبوت ملتا ہے پھر اگر یہی درجہ غفلت اور لاپروائی سے گزار دیا جائے تو درجہ دوئم شروع ہو جاتا ہے۔ اور خون کے مسموم ہو جانے کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں یعنی جب آتشک کا زہر جسم میں سرایت کر جاتا ہے تب علامات مفصلہ ذیل پیدا ہوتی ہیں چنانچہ ابتداء میں مریض کے جسم میں نہایت ہل چل مچ ہوتی ہے یعنی بخار ہو جاتا ہے جو کبھی خفیف اور کبھی شدید ہو جاتا ہے اور کبھی نوبتی اور کبھی لازمی ہوتا ہے اور بعض اوقات ملیریا بخار سے اس بخار کا دھوکہ ہونے لگتا ہے مریض پست ہمت اور نڈھال ہو جاتا ہے گوشت اور ہڈیوں میں درد ہونے لگتا ہے عموماً دست و پا اور جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے شدید دردسر اور بے خوابی ہونے لگتی ہے اور جلد کی رنگت پیلی پڑ جاتی ہے آتشک کے بخار اور دردوں کو اکثر رات کے وقت شدت ہوتی ہے حلق تالو اور لوزتین میں التہاب اور ورم کا آغاز ہو جاتا ہے اس کے بعد بازوں اور رانوں کے پچھلے حصوں پر گلابی رنگ کے داغوں سے درجہ دوم کے آغاز کا ثبوت ملتا ہے یہ دانے دو ہفتے سے چار ہفتے تک تمام جسم پر نکلتے ہیں اور پھر دو ماہ کے اندر مرجھا جاتے ہیں یا ختم ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصہ کے لئے وہاں سیاہ داغ رہ جاتے ہیں ان دانوں کے درمیان پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ مگر جلن یا خارش بالکل نہیں ہوتی جو آتشکی دانوں کی علامت خاص ہے ان دانوں کے نکلتے ہی لبوں اور زبان پر اور رخساروں کے اندر سفید چتاخ یا داغ

بن جاتے ہیں چڈوں اور گردن کی گلٹیاں بھی بڑھ جاتی ہے حجرہ لوزتین اور حلق میں ورم اور التہاب جو عروق جاذبہ کی سوزش کا نتیجہ ہے پیدا ہو جاتی ہے یعنی ورم لوزتین آتشکی ہو جاتا ہے۔ ان میں زخم پڑ جاتا ہے نیز مبرز وغیرہ کے اطراف میں اور عورتوں کے جسم کے زیریں کے حصے میں مرد کے فوطوں وغیرہ پر اور انگلیوں کے درمیانی حصوں سے چپٹے یا بدبودار رطوبت کا بہہ کر جم جانا اور لعابدار جھلیوں پھیل جاتی ہے یہ علامتیں ہیں جو ظاہر ہونے لگی ہیں بالوں کا جھڑ جانا۔ ناخنوں میں شکستگی و تیرگی کا پیدا ہونا۔ یہ سب عصبی خرابیوں کا نتیجہ ہے اور انہی صورتوں کے ساتھ بعض اوقات جسم پر ثبور ثؤلوی (مسوں کی طرح کی پھنسیاں) پیپ دار دانے اور چھالے جسم کے مختلف حصوں زخم اور عام پھوڑے بھی اس مادے کی ماہیت اور خون صالح سے تغذیہ حاصل نہ ہونے کے اسباب کا نتیجہ ہے۔ انہی دنوں کلائی اور ٹانگوں کی لمبی ہڈیوں میں ملفی نلیوں میں درد ہونے لگتا ہے چونکہ علامات جسم کی شدت میں بہت اختلاف ہے اس لیے جب تھوڑے عرصہ کے بعد گلابی رنگ کے دھبے مرجھانے لگتے ہیں تب کوئی نہ کوئی اور قسم کے بخارات بدن میں نکلتے ہیں اور یہ چہرے سر اور چشم اور ہاتھ پاؤں پر اکثر نمودار ہوتے ہیں۔ رنگ ان بخارات کا بھی تانبے جیسا ہوتا ہے اور جب وہ بڑھنے لگتے ہیں تب ان پر چھلکے پیدا ہو جاتے ہیں اور تمام جسم مرض سورائی سس (چمبل یا اپرس) کی شکل کا ہو جاتا ہے۔ یعنی تمام جسم پر یا جسم کے بعض حصوں پر گول گول چھلکوں کی چٹیں پیدا ہو جاتی ہیں مگر ان میں کسی قسم کی رطوبت نہیں ہوتی جب یہ جھڑ جاتی ہیں تب جلد پر اور چٹیں پیدا ہو جاتی ہیں بعض صورتوں میں ایسی سخت پھنسیاں جن میں پیپ نہ پڑے بڑھ کر اونچا ابھار بن جاتے ہیں۔ اب ملائم تالو اور حلق میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا لوزتین میں گہرے زخم پڑ جاتے ہیں حلق کے پردہ اور باچھوں پر، عورت کے اندام نہانی اور لبوں پر، مردے کے فوطوں پر اور مقعد کے گرد داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ سر کے بال اس قدر گر جاتے ہیں کہ بیمار گنجا ہو جاتا ہے یا اس کے سر میں لف پیدا ہو جاتے ہے۔ اکثر بیمار بہرے ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں کف دست و پا پر سورائی سس اور زبان کے کناروں پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ طبقہ غبیہ کے التہاب کی بیماری بھی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ

ابتدا ہی سے جلد پر سخت قسم کی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جب وہ جابجا اکٹھی ہوتی ہیں اور ان پر جابجا موٹا سیاہ رنگ کا کھرنڈ بن جاتا ہے۔تب مریض نہایت بدشکل ہو جاتا ہے بعض اوقات پھنسیاں بھی چیچک کے دانوں کی طرح نمودار ہوتی ہیں جلد کی وہ بیماری جو آتشک کے سبب پیدا ہوتی ہے علاج سے بمشکل رفع ہوتی ہے اور برسوں تک چلتی رہتی ہے ان امراض جلدی میں جو آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اور ان جلدی بیماریوں میں جو آتشک کے سبب سے پیدا نہیں ہوتیں یہ فرق ہے کہ جو بیماریاں آتشک کے سبب سے پیدا ہو جاتی ہیں اور ان سے جلد کا رنگ تانبے جیسا ہو جاتا ہے اور ان میں نہ خارش ہوتی ہے اور نہ ہی گرم ہوتی ہے اور اکثر مارلج کے طور پر پھیلتی ہیں۔ مگر تشخیص کامل کے لیے حلق اور منہ کو بھی ملاحظہ کرنا چاہیے اور جڑوں اور گلو کی گلٹیاں بھی دیکھنی چاہئیں جلد کا رنگ تانبے جیسا اس لئے ہوتا ہے کہ آتشک کا زہر تمام خون میں سرایت کر جاتا ہے جس وجہ سے تمام باریک عروق اور رگوں میں خون کا اجتماع ہونے لگتا ہے ان کی رنگت سے اس مادہ سمیہ کے اشتراک کی وجہ سے تانبے جیسی ہو جاتی ہے اور کبھی ان بثور میں پیپ بھی پڑھ جاتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی ان میں خارش اور جلن نہیں ہوتی۔

آتشک کا درجہ سوم

آتشک کے تیسرے درجے کے ظاہر ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا آتشک کے تیسرے درجے کا ظاہر ہونا بہت حد تک مریض کی صحت اور علاج پر منحصر ہے۔چناچہ آتشک کے تیسرے درجہ میں جن بیماریوں کا صحیح اور باقاعدہ علاج کیا جاتا ہے ان میں آتشک کے تیسرے درجے کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں اگر ہوں بھی تو بہت خفیف ہوتی ہیں لیکن بعض مریضوں میں معقول علاج کے باوجود چھ یا آٹھ ماہ بعد اور بعض میں کئی کئی سال بعد درجہ سوم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اور بعض مریض پندرہ پندرہ بیس بیس سال تک بھلے چنگے رہتے ہیں اور پھر ان میں درجہ سوم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ درجہ دوم اور سوم میں وقتاً فوقتاً ایسی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں جو مریض کو تنبیہ کرتی ہیں کہ ابھی آتشک کا مریض گیا نہیں ان علامتوں کو درجہ دوم کی آخری علامتیں کہتے ہیں مثلاً

ا۔کرہ چشم کے مختلف پردوں میں التہاب۔

۲۔شرائن کے اندرونی طبق میں التہاب کسی دماغی شریان میں سدہ واقع ہو کر کسی خاص حصہ دماغ کے دوران خون کا مسدود ہو جانا اور اس کے افعال کا معطل ہو کر کسی مقام کا فالج ہو جاتا۔

۳۔ہاتھ پاؤں کے تلوؤں اور بعض دفعہ تمام جسم پر مرض سورائی سس کا پیدا ہو جانا جس میں گول گول چٹاخ پڑ جاتے ہیں اور چمڑا خشک ہو کر پھٹ جاتا ہے اور اس پر سے چھلکے اترتے رہتے ہیں۔

۴۔ٹانگوں وغیرہ پر گول گول زخم بن جاتے ہیں جنہیں ڈاکٹری اصطلاح مین روپیا (RYPIA) اور طب قدیم کی اصطلاحات میں لفاخات یا چھالے کہتے ہیں یہ چھالے کبھی متفرق اور کبھی مجتمع ہوتے ہیں اور مٹر کے دانے سے لے کر کبوتر یا مرغی کے انڈے کے برابر ہوتے ہیں اور آبی رطوبت سے پُر ہوتے ہیں چھالے پھوٹ کر رطوبت بہہ جاتی ہے اور ان پر کھرنڈ جم جاتے ہیں۔ آتشکی نفاخات کا یہ خاصا ہوتا ہے کہ یہ زخم اندر ہی اندر بڑھتا ہے ننھے بچوں کی ہتھیلیوں اور تلوؤں میں مادہ آتشک سے یہ مرض عموماً ہو جاتا ہے غرض یہ کہ اس مرض میں اگر پہلے اور دوسرے درجے کا علاج دھیان سے نہ کروایا جائے تو تیسرا درجہ خوفناک اثرات کے ساتھ رونما ہوتا ہے اور آنتیں اور اعضائے رئیسہ تک متاثر ہوتے ہیں۔دماغ اور اس کے اعصاب پھیپھڑے ،جگر گردے طحال آنتیں اور اعضائے باطنی میں گوناگوں خرابیاں اور سختیاں پیدا ہو کر حیات کی مسرتیں اور نشاط عمر کا دور کلفت اور مصیبتوں میں بدل جاتا ہے بعض اوقات آنکھ کا پردہ قرنیہ اور دوسرے پردے باہم جڑ جاتے ہیں اور عصب لوزتین میں التہاب پیدا ہو جاتا ہے ابتدائی حالات میں تو ہڈیاں درد کرتی ہیں لیکن آخر میں ہڈیاں نرم ہو کر گلنے لگتی ہیں۔تالو گل جاتا ہے کبھی ناک کا بانسہ گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے اور پھر یہ حالتیں ایسی بعید العلاج ہوتی ہیں کہ مریض موت کی گھڑیاں گننے لگتا ہے اس مرض کا اثر ذرات خون اور اعضائے جسم کے تار و پود پر بھی ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب مریض کے جسم میں مادہ کا سم قاتل داخل ہو جاتا ہے اور مدافعات فطری مقابلے پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو جسم کے ریشوں غدد اور جھلیوں وغیرہ میں سختی اور مادہ ثولوی سے پیدا ہو کر اس کے مزاج کی رطوبتیں جسم کے ہر حصہ میں جہاں

ہم یہاں اجوائن سے متعلق ایک بہت اہم فائدہ بھی قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ حکیم دوست محمد صابر ملتانی" مرحوم کے اس نکتہ پر کام کرنے سے اجوائن کو دوسری اسی قسم کی خاص طبی دواؤں کے ساتھ ترتیب دینے سے اس قسم کے تریاق اکسیرات اور اینٹی بائیو ٹکس، اینٹی سپٹک بلکہ اعلیٰ جینک مرکبات بھی تیار کئے جاسکتے ہیں جو اپنے قوی اور سریع التاثیر اثرات میں بالکل لاثانی ہیں۔

(۵):-ہمارے دور کے مجدد طب جناب حکیم دوست محمد صابر ملتانی" مرحوم نے لکھا ہے کہ بے شک کچا آم لو لگنے میں مفید ہے مگر یہ صرف اس کی خاصیت ہی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ گرم ترشی لو لگنے میں فائدہ کرتی ہے اگر کچے آم کی جگہ لو لگنے میں مویز منقیٰ پیس کر شربت بنا کر پلا دیا جائے تو اس کا بھی بعینہ یہی فائدہ ہے۔گویا حکیم انقلاب" کے مطابق گرم ترشی لو لگنے کا تریاق ہے خواہ کچا آم ہو اور خواہ مویز منقیٰ۔

علم الامراض کے بارے میں انہوں نے حکیم انقلاب" کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

(۱):-جدید ترین تحقیق کے مطابق تقطیر البول کا واحد سبب وہ ورم ہے جو پیشاب کی نالی میں ہو جاتا ہے۔یہ تحقیق محقق طب و مجدد طب مرحوم دوست محمد صابر ملتانی" کی ہے۔اس سے پہلے ہمیں یہ تحقیق کسی اور کتاب میں نہیں ملتی اور نہ ہی اس رائے کا اظہار کسی بھی چھوٹے یا بڑے طبیب نے استاد دوست محمد صابر ملتانی" مرحوم سے پہلے کیا۔

(۲):-ہمارے دور میں مرگی کے مشہور و معروف طبیب دوست محمد صابر ملتانی گزرے ہیں۔ ان کی وفات غالباً 1972ء میں ہوئی۔انہوں نے اپنی نئی تھیوری مفرد اعضاء پیش کی اور اس طرح علاج کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔اور حکیم انقلاب کہلائے۔ہماری مراد حکیم دوست محمد صابر ملتانی" سے ہے۔جن کی جدید تحقیقات کی بدولت بے شمار لا علاج بیماریاں علاج پذیر ہوئیں اور جتنی ایجادات و تحقیقات ایلوپیتھک میں کئی سائنسدانوں نے مختلف ممالک میں کی ہوں گی حکیم انقلاب صابر ملتانی" کے اکیلے کے حصے میں آئیں۔مگر افسوس وہ ہم سے جلد ہی جدا ہو گئے۔

مجددِ طب کا فرمان

طب اسلامی در حقیقت الہامی طریق علاج ہے۔ہزاروں سال گزر گئے مگر اس میں سر مو فرق نہیں آیا اور ہماری اس تجدید نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔

از فخر المعالجین جناب ڈاکٹر امر داس بھاٹیہ ایڈیٹر فارمیسی نیوز لدھیانہ۔

ہلدی کے دق میں استعمال کے متعلق تحقیقات کا سہرا صابر ملتانی" کے سر ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ آپ کے ہلدی اور آک کے دودھ والے نسخے کی بدولت غریب دیہاتی لوگوں کے دق میں علاج کے لئے آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں اور ان کے لئے صحت کی شاہراہیں کھل گئی ہیں اور میں نے بھی اپنے مہاونتی کمپونڈ کے نسخہ سے اس حقیر رسوئی کی رانی کو شامل کر کے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔میں نے خود ہلدی اور آک والے دودھ کے نسخہ کی بلا آمیزش مہاوونتی اور سرپ گندھا کئی مرضوں میں استعمال کر کے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔

میرا پہلا مریض شری اوتار کرشن تھا جس نے کئی سال سینی ٹوریم میں ضائع کر دیئے مگر بے سود میں نے اس پر صابر ملتانی" کے ہلدی اور آک کے دودھ والے نسخے کی پہلے پہل آزمائش کی اور مجھے بے حد کامیابی حاصل ہوئی اس نسخہ کے استعمال سے بخار دور ہو گیا۔کھانسی دور ہو گئی۔بلغم بند ہو گئی اور مریض کا وزن بڑھنا شروع ہو گیا۔کہ وہ ایک طرح کا دوا کا پرچارک بن گیا اور اس نے دھرم پورہ کسوئی اور کئی ایک سینے ٹوریم ہاؤس میں مریضوں کو اکٹھا کر کے اس دوا کے حق میں لیکچر دیئے۔اور ہر وقت پاکٹ میں ایلومینیم کی ڈبی میں اس دوا کو پاس رکھتا اور وہ کہتا ہے کہ یہ تو امرت دھارا ہے۔آبِ حیات ہے۔جیون ساتھی ہے۔

اس کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ میرا تجربہ ہے کہ اس سے بھوک بے حد بڑھ جاتی ہے اور کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے۔اس نے تصدیق کی کہ ۳ ماہ کے استعمال سے اس کا وزن ۸ پونڈ بڑھ گیا اور چھ مہینے قبل اس سے میری ملاقات ہوئی کہ وہ ابھی تک اس علاج کو جاری رکھتے ہیں اور غریبوں اور دکھی جنتا کے فائدہ کے لئے وہ اس کا پرچار کر رہا ہے اور اسکے اس سے متعلق مضامین اخبار ملاپ دیئے ہیں تاکہ عام لوگ اس حالت سے فائدہ اٹھا سکیں۔کیونکہ غرباء کے لئے یہ ایک سستا اور سہل الحصول

آسانی سے موقع ملتا ہے جمع ہو کر صلاحتیں پیدا کرتی رہتی ہیں اور اسی لزوج کا دباؤ کہیں جسم کے ریشوں اور شریانوں واعصاب وغیرہ پر پڑ جاتا ہے اور کہیں یہ لزوجت ان تمام اعضاء میں سے کسی ایک کو انتخاب کر لیتی ہے چنانچہ مختلف احشاء میں گیاں یا گلٹیاں جلد کے نیچی عضلات میں زبان حلق امعاء دماغ نخاع اعصاب دل پھیپھڑے جگر تلی اور گردوں وغیرہ پر نیز ہڈوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

آتشک کے اقسام:۔ آتشک کے دو اقسام ہیں ۔عوام میں ان کو نر اور مادہ کہتے ہیں۔ انگریزی میں سافٹ شنکر اور ہارڈ شنکر کہتے ہیں ہماری تحقیقات میں ایک اعصابی عضلاتی ہے اور دوسرے کا نام اعصابی غدی ہے یونانی طب میں اعصابی عضلاتی اس آتشک کو کہتے ہیں جس میں رقیق بلغم جل کر سودا بن جائے اور متعفن ہو جائے اور اعصابی غدی اس آتشک کو کہتے ہیں جس میں رقیق بلغم صفرا سے مل کر جل جائے اور متعفن ہو بہر حال دونوں قسم کے آتشک میں بلغم کا دخل ہوتا ہے جل کر متعفن ہو جاتا ہے۔

دلچسپ بحث:۔ عوام میں آتشک کے دو اقسام اور مادہ کے لحاظ سے تسلیم کئے گئے ہیں ان میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ہم نے کئی بار اشارہ کیا ہے کہ ہماری تحقیقات میں عورت میں عضلاتی تحریک اول تو ہوتی ہی نہیں ہے اور اگر ہوتی ہے تو اعصابی عضلاتی یا غدی عضلاتی تک محدود رہتی ہے اور مردوں میں پوری عضلاتی غدی تحریک کام کرتی ہے ۔اسی لئے نر آتشک اعصابی عضلاتی ہوتا ہے جو زیادہ تر مردوں کو ہوتا ہے اور عضلاتی اعصابی آتشک مادہ ہوتا ہے جو مردوں کو کم اور عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ دیگر طبی کتب میں ان ک تشریح درج ذیل ہے۔

نر اور مادہ آتشک میں فرق:۔ مادہ اور نر آتشک میں یہ تفاوت ہے کہ مادہ آتشک سے مسموم ہونے کے بعد کم از کم دس یوم ورنہ دو ہفتے تک ابتدائی علامتیں ظاہر ہوں تو سمجھ لینا چاہئے کہ آتشک مادہ ہے اور اگر ارتکاب فعل بد سے:

رطوبتیں جسم کے ہر حصہ میں جہاں آسانی سے موقع ملتا ہے جمع ہو کر صلاحتیں پیدا کرتی رہتی ہیں اور اسی لزوج کا دباؤ کہیں جسم کے ریشوں اور شریانوں واعصاب وغیرہ پر پڑتا ہے اور کہیں یہ لزوجت ان تمام اعضاء میں سے کسی ایک کو انتخاب کر لیتی ہے۔چنانچہ مختلف احشاء میں گیاں یا گلٹیاں جلد کے نیچی عضلات میں زبان' حلق' امعاء' دماغ' نخاع' اعصاب دل' پھیپھڑے جگر' تلی اور گردوں وغیرہ پر نیز ہڈیوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

آتشک کے اقسام

آتشک کے دو اقسام ہیں۔ عوام میں ان کو نر اور مادہ کہتے ہیں۔انگریزی میں سافٹ شنکر اور ہارڈ شنکر کہتے ہیں ہماری تحقیقات میں ایک اعصابی عضلاتی ہے اور دوسرے کا نام اعصابی غدی ہے یونانی طب میں اعصابی عضلاتی اس آتشک کو کہتے ہیں جس میں رقیق بلغم جل کر سودا بن جائے اور متعفن ہو جائے اور اعصابی غدی اس آتشک کو کہتے ہیں جس میں رقیق بلغم صفراء سے مل کر جل جائے اور متعفن ہو۔بہر حال دونوں قسم کے آتشک میں بلغم کا دخل ہوتا ہے جل کر متعفن ہو جاتا ہے۔

دلچسپ بحث

عوام میں آتشک کے دو اقسام نر اور مادہ کے لحاظ سے تسلیم کئے گئے ہیں۔ان میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ہم نے کئی بار اشارہ کیا ہے کہ ہماری تحقیقات میں عورت میں عضلاتی تحریک اول تو ہوتی ہی نہیں ہے اور اگر ہوتی ہے تو اعصابی عضلاتی یا غدی عضلاتی تک محدود رہتی ہے اور مردوں میں پوری عضلاتی غدی تحریک کام کرتی ہے۔اس لئے نر آتشک اعصابی عضلاتی ہوتا ہے جو زیادہ تر مردوں کو ہوتا ہے اور عضلاتی اعصابی آتشک مادہ ہوتا ہے جو مردوں کو کم اور عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔دیگر طبی کتب میں ان کی تشریح درج ذیل ہے۔

نر اور مادہ آتشک میں فرق

مادہ اور نر آتشک میں یہ تفاوت ہے کہ مادہ آتشک سے مسموم ہونے کے بعد کم از کم دس یوم ورنہ دو ہفتے تک ابتدائی علامتیں ظاہر ہوں تو سمجھ لینا چاہئے کہ آتشک مادہ ہے اور اگر ارتکاب فعل بد سے

۲۴ گھنٹے کے اندر ہی فوری آبلہ نمودار ہو جائے اور ٹوٹ کر چار پانچ دن میں زخم بن جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ آتشک مادہ ہے نیز نر اور مادہ آتشک کی شناخت کے لئے اور بھی علامتیں ہیں۔مادہ آتشک میں آبلہ یا زخم پیدا ہونے کے ہفتہ عشرہ بعد چڈوں میں ایک طرف یا دونوں طرف گلٹیوں میں ورم نمودار ہوتا ہے لیکن پیپ نہیں پڑتی اور اگر آتشک نر ہے تو زخم پیدا ہوتے ہی غدود متورم ہو کر عموماً جلد پک جاتے ہیں اور پیپ بہنے لگتی ہے۔اس میں تو کوئی کلام نہیں ہے کہ فاحشہ بازاری عورتوں سے مباشرت کے بعد ان علامتوں کا پیدا ہو کر آبلہ ورم یا زخم بن جاتا ہے۔پھر چڈوں کی گلٹیاں متورم ہو جانا بطور مشترک ہیں۔لیکن مادہ آتشک میں بڑا امتیازی فرق یہ ہے کہ اس کا آبلہ بہت سخت ہو جاتا ہے اور چٹکی کے اندر دبانے سے جلد کے اندر ایک غدود سا معلوم ہوتا ہے اور چھونے سے متحرک اور ایک سمت سے دوسری سمت ہلتا معلوم ہوتا ہے اور آتشک نر میں اتنی صلاحیت نہیں ہوتی۔وہ نمودار بھی جلد ہوتا ہے اور پک بھی جلد جاتا ہے اور اس کا زخم بھی گہرا ہوتا ہے۔تاہم یہ باتیں بہت غور کے قابل ہیں۔کیونکہ دونوں آتشک نر اور مادہ ایک ہی زمانے میں پیدا ہوتے ہیں اور دھوکہ کھا کر نتائج بد سے سابقہ پڑتا ہے۔اس لئے طبیب کی حذاقت کا امتحان انہی حالات کے موازنہ میں ہوا کرتا ہے۔ان دونوں کے اثرات میں بھی فرق ہے۔ مادین آتشک کا زہر خون میں سرایت کر جاتا ہے اور اس کا مادہ اندر ہی اندر نشوؤنما پاتا رہتا ہے۔اس لئے ایک زمانہ دراز تک علاج کی ضرورت ہے۔اس لئے دور جدید میں تین سال تک علاج کی ضرورت ہے۔ورنہ صلی السبیل توارث نسلوں میں یہ قاتل منتقل ہو کر قوم کے شیرازہ حیات میں ابتری پیدا کر دینے کا ذریعہ بنتا ہے۔لیکن نر آتشک کا زہر خون میں شامل نہیں ہوتا۔بلکہ بیرونی تکلیف پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔لیکن اگر زخم کا علاج فوری نہ کیا جائے تو اس سے بھی عضو تناسل میں نکل پیدا ہو جاتا ہے اور وہ گل جاتا ہے۔لیکن اگر ہوشیاری سے خبر گیری کی جائے اور جلد کا علاج کر لیا جائے تو زیادہ خطرات پیش نہیں آتے۔نر آتشک میں مرکبات سیماب وغیرہ کے زیادہ استعمال کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔اس لئے کہ اس کا اثر خون اور عروق کے نازک حصے تک نہیں پہنچ سکتا اور اس میں درجات بھی نہیں ہوتے۔

جب تک کوئی ایسی قوی وجہ نہ ہو کہ آتشک نر اور آتشک مادین متحد الوقت نہ ہو جائے اس وقت تک

دونوں میں مابہ الامتیازی وہی علامتیں رہیں گی جو اوپر بیان کر دی گئی ہیں۔اس لئے آتشک نر میں خون عموماً سمیت سے محفوظ ہوتا ہے لیکن اس کے مادہ کے خبیث ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔

اصول علاج

یاد رکھیں کہ اصول علاج اسباب کے مطابق قائم کئے جاتے ہیں۔ہم اپنی تحقیقات میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مرض آتشک کا سبب صرف چھوت چھات نہیں ہے بلکہ وہ سبب غذائیں 'دوائیں اور ماحول ہو سکتے ہیں جو دماغ اور اعصاب میں سوزش پیدا کر دیں اور ان سے زہر پیدا ہو کر جسم کو کھانا شروع کر دیں۔آتشک کا ایک مخصوص علامت ہے جس کے زخم کے ابتدا اعضائے مخصوصہ سے ہوتی ہے اور اس کے بعد اس کے اثرات اور زخم باقی جسم پر پھیل جاتے ہیں۔خاص طور پر حلق اور ناک آنکھ اور کان۔ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں نمایاں طور پر اس سے متاثر ہوتی ہیں۔لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ آتشک کی ابتدا صرف اعضائے مخصوصہ سے شروع ہو۔بلکہ مادے کی شدومد اور خفت کی وجہ سے دیگر اعضاء پر بھی اس کی علامات شروع ہو سکتی ہیں۔اس لئے تشخیص میں مریض کے مزاج اور اعضاء پر اثرات خاص طور پر انسجہ (TiSsues) پر سوزش کا خاص طور پر خیال رکھیں تو صحیح تشخیص سامنے آ جاتی ہے۔

اصول علاج کو پھر ذہن نشین کر لیں کہ دماغی اور اعصابی امراض کی سوزش میں اعصاب میں تیزی غدد اور جگر میں تحلیل اور دل اور عضلات میں سکون ہوتا ہے۔اس لئے نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جس مقام پر سکون ہوتا ہے اس میں تیزی پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہاں کی رطوبات خصوصاً متعفن اور زہریلی رطوبات ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور ان کی مکمل تحریک کے بعد جسم کی حالت اس طرح بن جاتی ہے کہ دل اور عضلات میں تحلیل اور دماغ اور اعصاب میں تحریک اور جگر و غدد میں تسکین ہوتی ہے۔یعنی جہاں پر تسکین تھی وہاں پر تحریک ہوگی جہاں سوزش تھی وہاں پر وہ تحریک سے رفع ہوگی اور جہاں پر تحلیل تھی اور اس سے ضعف تھا وہاں پر حدت ختم ہو کر سکون پیدا ہو گیا۔یہی اعصابی اور دماغی امراض کا اصول علاج ہے۔چاہے وہ سر سے پیر تک کسی

مقام پر ہوں-البتہ اگر سہولت کے لئے اتنا اور کر لیا جائے تو بہتر ہے کہ اعصابی غدی تحریک کو پہلے اعصابی عضلاتی کر دیا جائے تاکہ دوران خون آسانی کے ساتھ اعصاب سے عضلات کی طرف منتقل کیا جائے-

فرق :-

یادداشت کے لئے ہم اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی کا فرق پھر بیان کر رہے ہیں تاکہ نوآموز معالج مغالطے میں نہ رہیں-اعصابی غدی میں اعصاب میں سوزش کے ساتھ ساتھ جسم میں کچھ حدت بھی پائی جاتی ہے اور زخموں میں سوزش زیادہ ہوتی ہے-رطوبات بھی زیادہ ہوتی ہیں-زخم زیادہ رہتے ہیں-لیکن جلن ختم نہیں ہوتی اور اعصابی عضلاتی میں سوزش کم- تعفن زیادہ رطوبات کم اور غلیظ - جلن بھی کم ہوتی ہے-اس لئے اگر اعصابی غدی صورت کو پہلے اعصابی عضلاتی کر لیا جائے تو تحریک بدلنے کے ساتھ ساتھ مرض کی تیزی میں بھی کمی ہو جاتی ہے-

ہم اپنی تحقیقات میں آتشک کے نر اور مادہ اقسام کے متعلق لکھ چکے ہیں وہ بھی یہی دونوں صورتیں ہیں یعنی مادہ آتشک اعصابی غدی ہے جو اپنے اثرات میں زودیدی ہوتی ہے اور اعصابی عضلاتی نر آتشک ہے جو اپنے اثرات کے لحاظ سے پہلے کی نسبت کم ہوتی ہے-گویا اس طرح ہم مادہ آتشک کو نر آتشک میں بدل سکتے ہیں-اگر کوئی معالج وقتی طور پر نبض یا قارورے سے یہ فرق معلوم نہ کر سکے تو اس کو اصول علاج کے مطابق اعصابی امراض کا علاج عضلاتی تحریک سے شروع کرنا چاہئے-طبیعت خود بخود رفتہ رفتہ منزلوں سے گزر کر ٹھیک ہو جائے گی-گھبرانے کے کوئی ضرورت نہیں ہے- ہر عضو کے ساتھ جو دو تحریکیں وابستہ کی گئی ہیں-وہ صرف سہولت کے لئے ہیں ورنہ ان کا اصول علاج پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی کے فرق سے گھبرانا نہیں چاہئے-

اسی طرح دیگر امراض کے علاج میں عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی اور غدی اعصابی وغیرہ تحریکات میں فرق اگر وقتی طور پر معلوم نہ ہو سکے تو کسی قسم کا فکر کئے بغیر اصول علاج کے تحت صرف مفرد اعضاء عضلات "غدد اور اعصاب میں ضرورت کے مطابق تحریک

پیدا کر دینا کافی وشافی اور یقینی علاج ہے-ذیل میں ہم دونوں تحریکات کے مطابق ادویات لکھیں گے-لیکن اگر تشخیص میں کوئی کمی رہ جائے تو صرف عضلاتی ادویات استعمال کریں اور یہی آتشک کا صحیح وشافی اور یقینی ومکمل علاج ہے-بشرطیکہ غذا بھی اس کے مطابق رکھی جائے اور اگر ہو سکے تو ماحول بھی دیکھا جائے-

علاج :-

مرض آتشک کا آسان اور سیدھا سادھا علاج یہ ہے کہ یونانی طریق علاج کے مطابق اخلاط اور مزاج کے تحت کیا جائے-یہ بات پھر ذہن نشین کر لیں کہ جب بلغم میں فساد اور تعفن پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے تو وہ جسم میں آتشک کی علامات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور جب اس کے بالمثل خلط اور مزاج پیدا کیا جاتا ہے تو بلغم کی پیدائش اور اس کا فساد اور تعفن ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مزمن آتشک ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے-

چونکہ بلغم کی زیادتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے بالمقابل عضلاتی تحریک سے بلغم ختم ہو جاتی ہے-اس لئے عضلات کو تحریک دیں جو بالکل طب یونانی کے بنیادی اصولوں کے مطابق عمل کر کے جسم میں نیا مزاج پیدا کر دیتا ہے اس مقصد کے لئے ذیل کی ادویات استعمال کریں- یہاں پر پھر تاکید کی جاتی ہے کہ عام ذہن کے اطباء عضلات کی دو تحریکوں کا خیال نہ رکھیں جن میں سے ایک سرد اور ایک گرم ہوتی ہے جو تحریک بھی استعمال کریں گے فائدہ شروع ہو جائے گا-

تحقیقات فارماکوپیا کے نسخے جو عضلاتی ہیں استعمال کر سکتے ہیں- عضلاتی اعصابی مسہل- عضلاتی غدی ملین-ضرورت پر مسہل اور جب دیکھیں کہ مرض خوفناک صورت اختیار کر گیا ہے تو اس وقت عضلاتی اعصابی اکسیر- عضلاتی غدی اکسیر یا عضلاتی اعصابی تریاق یا عضلاتی غدی اکسیر یا عضلاتی غدی تریاق استعمال کرائیں -لیکن اگر مریض کو قبض ہو تو عضلاتی اعصابی مسہل یا عضلاتی غدی مسہل ساتھ شریک رکھیں -بلکہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ مریض کو روزانہ دو تین اسہال ہو جایا کریں-

آتشک کے لیے مفید نسخہ :- حنظل ۲۰ گرام - ہلیلہ سیاہ ۱۰ گرام - نیلا تھوتھا بریاں ۳ گرام زرد کوڑی کی راکھ (جلا کر) ۴۰ گرام -

ترکیب :- سب ادویہ کو ملا کر خوب باریک سفوف تیار کر لیں اور چالیس عدد لیموں کے رس میں حسب حالات مندرجہ بالا سفوف حل کر کے چنے کے برابر گولیاں تیار کر کے سایہ میں خشک کر لیں -

استعمال :- ایک گولی ہمراہ عرق پت پاپڑا یا عرق گلاب یا باسی پانی سے ایک ماہ استعمال کریں - پھر آتشک کبھی نہ ہوگا -

نوٹ :- پرہیز کریں یا نہ کریں - مگر کمزور مریض کو صرف ایک گولی یا دو گولی سے زیادہ روزانہ مت دیں -

چند اہم نکات

آتشک اگرچہ ایک متعدی مرض ہے تاہم اس کی ابتدا ایسی اغذیہ اور ادویہ سے بھی ہو سکتی ہے جو عضلات میں شدید تحریک پیدا کر دیں یا سودا کی پیدائش کو بڑھا دیں - اس لئے انسان کو خصوصاً ایسے لوگوں کو جن کو اعصاب میں تحریک ہو یا وہ بلغم کے مریض ہوں ان کو ایسی اغذیہ اور ادویہ سے پرہیز کرنا چاہئے جن سے ان کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے - مثلاً

(۱) سرد پانی کا زیادہ استعمال - سرد اغذیہ کا زیادہ کھانا - دریائی اور سمندری زندگی ہر وقت رطوبت اور نمی میں گھرے رہنا - مچھلی اور دریائی یا سمندری جانور کو بہت مدت تک استعمال کرنا وغیرہ -

(۲) جن لوگوں کو مرض آتشک ہے ان سے ملنے جلنے اور کھانے پینے میں پرہیز لازمی ہے -

(۳) ایسے لوگوں کو اس وقت تک شادی نہیں کرنی چاہئے جب تک ان کو اس مرض سے پوری طرح آرام نہ آ جائے - کیونکہ شادی کے بعد یہ مرض بیوی کو بھی ہو جاتا ہے جس سے وہ دیگر رشتہ دار عورتوں میں پھیل سکتا ہے اور اگر اولاد پیدا ہو جائے تو یہ مرض یقیناً اس میں بھی جاتا ہے -

پھر یہی بچے کھیل کود کے میدان اور سکول و کالجوں میں دوسرے بچوں اور ہمجولیوں میں اس مرض کے پھیلانے کا باعث بنتے ہیں - کھیل کود کے دوران ماں باپ کو بچوں کے دوستوں پر خاص نگاہ رکھنی چاہئے - اور سکول اور کالج میں ایسے بچوں کو جب تک معالج کی تصدیق نہ ہو داخلہ نہیں ملنا چاہئے -

(۴) اگر مریض کے ظاہری جسم پر زخم وغیرہ نہ ہوں تو اس کو علاج کے دوران گھر سے باہر آنے جانے کی ممانعت نہیں ہونی چاہئے - لیکن اگر جسم پر زخم ہوں اور خاص طور پر ان میں تعفن پیدا ہو جائے تو اس کو ہسپتال داخل کرا دیا جائے یا گھر میں رہنے کی تاکید کی جائے تاکہ اس سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں -

(۵) جب جسم میں درد اور جلن کے ساتھ بدبودار پیپ اور تعفن پیدا ہو جائے تو کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جلد ہی درد و جلن اور بدبودار پیپ رفع ہو جائے کیونکہ ایک طرف یہ پیپ بدن میں جہاں بھی دوسری جگہ لگتی ہے وہیں زخم بنا دیتی ہے اور دوسری طرف دوسرے لوگوں میں امراض پھیلانے کا باعث بنتی ہے -

(۶) یہ بات یاد رکھیں کہ جس شخص کے جسم میں پھوڑے یا زخم یا خارش ہو اس کے جسم پر مرض آتشک کا جلد حملہ ہو سکتا ہے -

(۷) بعض لوگوں میں جب آتشک کے سبب سے غدود پر اثر ہوتا ہے تو تحلیل کے بعد ان میں کھچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے - ایسی صورت میں جسم میں فوراً حرارت کی کمی کو پورا کرنا چاہئے - علاج کے دوران یہی کوشش کرنی چاہئے کہ مریض کے زخم اور درد و جلن جلد رفع ہو جائے اور اس سے ملنے والی رطوبت اور پیپ جلد سے جلد ختم ہو جائے - اور اس امر کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مکمل شفاء تک مریض کو قبض ہرگز نہیں ہونی چاہئے -

(۸) اگر مرض صرف اعضائے مخصوصہ تک محدود ہو تو اس میں مقامی ادویات کا استعمال بھی ضروری ہے -

(۵) مرض کتنی بھی شدت اختیار کر جائے یہاں تک کہ گوشت گلنے سڑنے لگے تو بھی علاج سے گھبرانا نہیں چاہئے البتہ اکسیرات اور تریاقات کے ساتھ ساتھ حرارت پیدا کرنے والی ادویات

استعمال کرائیں۔

(۱۰) علاج کے دوران میں ہمیشہ یہ پہلے تشخیص کر لینا چاہیے کہ مرض آتشک کے زخم ہیں یا کسی اور مرض کے زخم پیدا ہو گئے ہیں۔ تشخیص میں سب سے بڑا ذریعہ نبض اور قارورہ ہیں۔ ان کے علاوہ زخم ہمیشہ سطح پر ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر امراض کے زخم جسم کے اندر کی طرف سے باہر کی طرف آتے ہیں۔

(۱۱) یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جب جسم میں جگہ جگہ گلٹیاں بن جائیں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ الحاقی مادے میں حرارت کی کمی سے سختی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ گلٹیاں حرارت کی کمی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ گلٹیاں بڑھ جائیں تو ان میں بھی پھٹ کر زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی بہت سی گلٹیوں کے زخم اکٹھے ہو کر ایک بہت بڑا زخم بنا دیتی ہیں۔

(۱۲) الحاقی مادے میں سختی پیدا ہونے کے بعد عضلاتی مادے میں کھچاؤ اور زخم بڑھنے لگتے ہیں اور جسم متورم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ مرض ہڈیوں کی جھلی کو نقصان پہنچا کر مردہ بنانا شروع کر دیتا ہے۔

(۱۳) اگر مریض بہت ضعیف ہو گیا ہو تو اس کے علاج میں مقوی اغذیہ کا اضافہ کر دینا چاہیے اور مریض کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے جس سے اس کے جسم میں بہت جلد طاقت پیدا ہو کر مرض رفع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

مجرباتِ بخار

عضلاتی سوزش سے ہلکی حرارت:- اس کی علامت میں قارورہ سرخ یا سرخی مائل زرد۔ پیٹ میں ریاح کی زیادتی' اکثر قبض' ذائقہ ترش اور جسم میں خشکی کی زیادتی وغیرہ۔

نسخہ:- نمک خوردنی ۲۰۰ گرام' اجوائن دیسی ۳۰۰ گرام' گندھک ڈنڈا ۳۰۰ گرام۔

ترکیب:- تینوں ادویہ کو میدے کی طرح باریک سفوف تیار کر لیں۔ بس تیار ہے۔

خوراک:- ایک رتی سے تین گرام تک۔ قبض کی حالت میں مقدار دوا زیادہ کی جا سکتی ہے

دن میں تین چار بار یا زیادہ خوراکیں استعمال کر سکتے ہیں۔

غدی سوزش سے ہلکی حرارت:- اس کی علامات میں قارورہ زرد یا سفیدی مائل۔ جسم میں حرارت اور صفراء کی زیادتی۔ اکثر پیٹ میں مروڑ اور پیچ سے پاخانہ ہونا۔ ذائقہ میں تلخی اور جسم پھولا ہوا وغیرہ۔ عام طور پر غذا کھانے کے بعد حرارت بڑھ جاتی ہے۔

نسخہ:- سہاگہ سفید ۲۰۰ گرام۔ ست ملٹھی ۳۰۰ گرام۔ گندھک آملہ سار ۳۰۰ گرام۔

ترکیب:- باریک سفوف تیار کر لیں۔

خوراک:- ایک رتی سے ایک گرام تک دن میں تین چار بار یا زیادہ خوراکیں بھی لے سکتے ہیں۔

اعصابی سوزش سے ہلکی حرارت:- اس کی علامات میں قارورہ سفید یا نیلاہٹ لیے ہوئے جسم میں بلغم کی زیادتی۔ اکثر اسہال دوسرا ذائقہ کھاری اور جسم ابھرا ہوا یا موٹاپا وغیرہ۔

نسخہ:- آملہ ۲۰۰ گرام۔ ہلیلہ سیاہ سوختہ ۳۰۰ گرام۔ گندھک آملہ سار ۳۰۰ گرام۔

ترکیب:- آملہ صاف شدہ وزن کریں۔ یعنی اس میں گٹھلی نہیں ہونی چاہیے۔ الگ سفوف کر لیں۔ ہلیلہ سیاہ کو گھی میں چرب کر کے توے پر سوختہ کر لیں پھر سفوف تیار کر لیں۔ گندھک ڈنڈا لیں اور میدے کی طرح باریک سفوف کر لیں پھر تینوں کو ملا لیں۔ بس تیار ہے۔

خوراک:- ایک رتی سے دو ماشہ تک حسب ضرورت دن میں تین چار بار یا زیادہ بار استعمال کرائیں۔

نوٹ:- تینوں نسخے تازہ پانی یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں جو لوگ قانون مفرد اعضاء سے واقف ہیں وہ ان نسخوں کو بے شمار امراض و علامات اور مقامات پر استعمال کرا سکتے ہیں۔ ہمارے یہ نسخے عام قسم کے نسخے نہیں ہیں بلکہ ایک قانون کے تحت تیار کیے جاتے ہیں۔ ان نسخوں کو قانون بالا اعضاء کا سلفا گروپ سمجھ لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فرنگی طب ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی اور یہ ہر قسم کے زہریلے اثرات سے خالی ہے اور بے حد مفید ہیں۔

مجربات قبض

قبض کو رفع کرنے کے لئے دو قسم کی صورتیں مد نظر رکھی جاتی ہیں۔

(۱) ملینات یعنی ہلکی قبض کشا ادویات جن سے معدہ اور امعاء میں نرمی پیدا ہو جائے اور طبیعت پر غیر معمولی بوجھ بھی نہ پڑے۔

(۲) مسہلات یعنی تیز قبض کشا ادویات جن سے معدہ اور امعا میں بہت تیزی پیدا ہو جائے۔ ان سے طبیعت پر غیر معمولی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ قبض کشائی کی کوئی بھی صورت ہو اس میں مزاج، عضو کی خرابی اور مرض کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئے۔ یہ نسخے اعضاء کی مناسبت سے لکھے جارہے ہیں۔ ان کو بنیادی خیال کرلیں اور انہیں اعضاء کی مناسبت سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

عضلاتی قبض:۔ عضلاتی قبض اکثر شدید ہوتی ہے اور یہی قبض دائمی بھی ہوتی ہے۔ اس قسم کی قبض میں ریاح اور نفخ شکم کی زیادتی جس کا سبب سوزش عضلات خصوصاً عضلات معدہ اور امعا ہوتا ہے اور ایسے مریض کا قارورہ سرخ یا زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ جس میں بے حد خشکی ہوتی ہے عام طور پر مریض دبلا ہوتا ہے۔

نسخہ:۔ سنا مکی۔ تیزپات دونوں ہم وزن سفوف کرلیں۔

خوراک:۔ ۲ رتی سے ۲ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ یا مناسب بدرقہ دیں اس دوا کا نام ہوگا غدی ملین کیونکہ غدد کو تحریک دے کر قبض کشائی کرے گی۔

غدی قبض:۔ غدی قبض اکثر شدید کبھی نہیں ہوتی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔ بلکہ بعض اوقات دو تین اجابتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ مگر تسلی نہیں ہوتی۔ پیٹ میں سدا رکاوٹ محسوس ہوتی رہتی ہے اور یہ صورت شدت اختیار کرلیتی ہے تو مروڑ اور پیچ بھی پڑتا ہے۔ جسم میں حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ اس کا سبب سوزش جگر ہوتا ہے۔ قارورہ زرد یا زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔

نسخہ:۔ سہاگہ ۲۰ گرام، ملٹھی (سفوف) ۳۰ گرام، گل بنفشہ ۳۰ گرام۔

ترکیب:۔ سفوف تیار کرلیں۔

خوراک:۔ خوراک ایک گرام سے تین گرام تک دن میں دو تین یا چار بار دیں۔ اس دوا کا نام غدی اعصابی ملین ہوگا۔ کیونکہ یہ اعصاب کو تحریک دے کر قبض کشائی کرتی ہے۔

اعصابی قبض:۔ اعصابی قبض اصولاً تو ہونی نہیں چاہئے مگر جب جسم میں بلغم بڑھ جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں حرارت اور ریاح کی کمی واقع ہو جاتی ہے اس لئے ان کا اضافہ کرنا ہی قبض کو دور کر دیتا ہے۔ جسم میں نزلہ اور ریشہ بڑھ جاتا ہے اکثر درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ قارورہ کا رنگ سفید یا سفیدی مائل سرخ ہوتا ہے۔ کبھی سفیدی کے ساتھ ہلکی زردی بھی ہوتی ہے۔

نسخہ:۔ ہلیلہ سیاہ، کالادانہ۔ دونوں ہم وزن سفوف تیار کرلیں۔

خوراک:۔ ایک رتی سے ایک گرام تک دن میں دو تین یا چار بار دیں۔ اس نسخہ کا نام عضلاتی ملین ہوگا۔ کیونکہ عضلات کو تحریک دے کر قبض کشائی کرتا ہے۔

مجربات ہضم

ہاضمہ کی خرابی کا تعلق جن اعضاء سے ہے ان کا درست کرنا صحیح علاج ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی ہاضم چورن جس میں بہتر ادویات نمک سے لے کر ترشی اور کھار تک شامل کر لیا گیا ہو استعمال کرلینے سے ہاضمہ درست ہو جائے گا۔ ہاضمہ کا تعلق منہ سے مقعد کی نالی تک ہے۔ اس میں معدہ، امعاء، جگر، طحال اور لبلبہ شریک ہیں۔ ہاضمہ کی ادویات تجویز کرنے میں مزاج کے ساتھ ہر ایک عضو کی رعایت ضروری ہے۔ پھر کبھی بھی کوئی نسخہ ناکام نہیں ہوگا۔

ہاضمہ کا تعلق صرف معدہ سے نہیں ہے اور پھر معدہ خود مرکب عضو ہے اس میں اعصاب بھی ہیں غدد بھی اور عضلات بھی۔ ان سب کے افعال جدا جدا ہیں۔ اس لئے ہاضمہ کی خرابی کی صورتیں بھی مختلف ہیں۔ جب تک ان کو مد نظر نہ رکھا جائے ہاضمہ درست نہیں ہو سکتا۔

ذیل میں انہی اعضاء کے تحت چند ابتدائی ہاضم ادویات لکھتے ہیں اس میں اضافہ کیا جاسکتا ہے اور ان کو تیز بھی کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال ترتیب یہی رہے گی۔ اس طرح ان میں خون کے کیمیاوی اثرات کو مد نظر رکھ کر بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

ہاضم غدی:۔ اس قسم کی خرابی ہضم کا باعث غدد اور اس کے مرکز جگر میں سکون ہوتا ہے اس کی علامات میں ریاح کی زیادتی اور ترش ڈکار اور عام طور پر قبض رہتی ہے۔ قارورہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

نسخہ:۔ نوشادر ٹھیکری ۱۰۰ گرام' نمک خوردنی ۳۰۰ گرام' ماکورہ ۴۰۰ گرام۔

ترکیب:۔ باریک سفوف تیار کریں۔

خوراک:۔ ایک رتی سے ایک گرام تک دن میں تین چار بار دیں۔ اگر قبض ہو تو تین ماشہ تک بھی دے سکتے ہیں۔

ہاضم عضلاتی:۔ اس قسم کی خرابی کا باعث عضلات اور اس کے مرکز دل میں سکون ہوتا ہے۔ اس کی علامات میں منہ سے پانی آنا اور کھاری ڈکار اور اکثر قبض نہیں ہوتی۔ قارورہ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

نسخہ:۔ انار دانہ ۳۰۰ گرام' زرائی ۳۰۰ گرام' تخم پیاز ۲۰۰ گرام۔ سفوف کریں۔

خوراک:۔ نصف گرام سے دو گرام تک دن میں دو تین یا چار بار ہمراہ آب نیم گرم دیں۔

ہاضم اعصابی:۔ اس قسم کی خرابی کا باعث اعصاب میں سکون ہوتا ہے اس کی علامات میں جلن اور چرپرے ڈکار آتے ہیں۔ اکثر پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے۔ قارورہ کا رنگ زرد۔

نسخہ:۔ سجی کھار ۱۰۰ گرام' سہاگہ سفید ۱۰۰ گرام' الائچی کلاں ۲۰۰ گرام۔ سفوف بنالیں۔

خوراک:۔ ایک رتی سے ایک گرام تک دن میں تین چار بار ہمراہ آب تازہ دیں۔

تریاق معدہ وامعاء:۔

نسخہ:۔ گندھک آملہ سار ۵۰ گرام' اجوائن دیسی ۱۰۰ گرام' پودینہ ۵۰ گرام۔ سفوف بنالیں۔

خوراک:۔ ایک گرام سے تین گرام تک ضرورت کے وقت ہر نصف گھنٹہ بعد ہمراہ آب نیم گرم۔ جب درد یا تے رفع ہو جائے تو ہر تین گھنٹے بعد استعمال کرائیں۔

مجربات مسہلات

مسہلات علاج کا ایک لازمی جزو ہیں۔ ان کے بغیر علاج مکمل نہیں ہو سکتے۔

مسہلات کے استعمال میں یہ امر لازم ہے کہ ادویات نہ صرف مزاج و کیفیات کے مطابق ہوں بلکہ ہر عضو اور ہر مرض کے مطابق ہوں۔ کیونکہ قدرت نے تقریباً ہر مرض و ہر علامت اور ہر عضو کا ایک جدا مسہل بنایا ہے۔ اس لئے کسی مسہل کا غیر جگہ استعمال کرنا نہ صرف غیر مناسب ہے بلکہ باعثِ نقصان ہوتا ہے۔

مسہلات کے استعمال میں اول بالا اعضاء ترتیب دینا چاہیے۔ اس طرح سے اس مسہل سے نہ صرف تسلی بخش اسہال آجاتے ہیں بلکہ امراض اور علامات بھی ختم ہو جاتی ہیں ذیل میں اعضائے رئیسہ کے مطابق تین مجربات تحریر کئے جاتے ہیں جو اکسیر اور تریاق کا کام کرتے ہیں۔ صاحب فہم ہر مرض و علامت اور ہر عضو کے لیے ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اعصابی مسہل:۔ اعصابی مسہل کی اس وقت ضرورت ہے جب اعصاب میں سکون ہو جگر کے فعل میں تیزی' صفرا کی زیادتی۔ پیشاب میں زردی کبھی جلن' کبھی مروڑ سے پاخانہ یا مروڑ سے درد' یرقان۔ استسقاء' حمی وبائیہ کبدی وغیرہ ذات الجنب۔ نزلہ حارہ' پتھری' درد گردہ' ریح الکلیہ' دق وسل امعائی وغیرہ۔

نسخہ:۔ عصارہ ریوند ۱۰ گرام' سہاگہ سفید ۷ گرام' ملٹھی سفوف ۸۰ گرام۔

ترکیب:۔ سب کو ملا کر سفوف بنالیں۔ بس تیار ہے۔ گولیاں بقدر نخود بنا سکتے ہیں۔

خوراک :-ایک رتی سے ایک ماشہ تک دن میں تین چار بار دیں-

غذا :-ہر قسم کے مسہل کے بعد اس کے مطابق غذا ہونی چاہئے-اس لئے اعصابی مسہل کے لئے مسہل کے بعد دودھ ' چاول ' سبزیوں میں کدو ' شلجم ' مولی 'گاجر 'توری بھنڈی وغیرہ کی ترکاری اور محلول اغذیہ زیادہ مفید ہیں تقویت کے لئے گوشت سبزی یا حریرہ بادام یا چار مغز بھی استعمال کر سکتے ہیں-

غدی مسہل :-غدی مسہل کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب غدد یا جگر یا گردہ میں سکون ہو-ان کے افعال میں کمی ہو جاتی ہے -دل کے فعل میں تیزی ہو جاتی ہے - جسم میں حموضت بڑھ جاتی ہے -ریاح کی کثرت 'تبخیر 'عموماً معدہ وامعاء میں سوزش 'ہاضمہ کی خرابی اور کمزوری -پیشاب میں سرخی ' دل کی گھبراہٹ 'مثانہ میں تیزی اور احتلام کی شکایت -

نسخہ :-حب الملوک ۱۰ گرام 'رائی ۱۲۰ گرام 'گندھک آملہ سار ۱۲۰ گرام-

ترکیب :-اول حب الملوک کو گندھک کے ساتھ یک جان کریں-پھر اس میں رائی شامل کرلیں بس تیار ہے-

نوٹ :-حب الملوک کو مدبر کرنے کی ضرورت نہیں ہے-یونہی چھیل کر شامل کرلیں-بس تیار ہے-

خوراک :-دو چاول سے چار رتی تک دن میں تین چار بار دے سکتے ہیں اس کی گولیاں بھی بقدر نخود تیار بنا سکتے ہیں-نصف حب سے دو حب تک دن میں تین چار بار دے سکتے ہیں -

غذا :-غذا میں دلیا گلا ہوا گوشت 'شوربا 'پالک 'میتھی 'ٹینڈے وغیرہ-

نوٹ :-غذا کے لئے یہ تاکید ہے کہ اسہال آجانے کے بعد لیں-کیونکہ پہلے غذا لینے سے اکثر غذا کا فعل باطل ہو جاتا ہے -اگر بھوک شدید ہو تو پھر کوئی محلل غذا لینی چاہئے - مثلاً گوشت یا سبزی کا شوربہ پی سکتے ہیں-

عضلاتی مسہل :-عضلاتی مسہل کی اس وقت ضرورت پیدا ہوتی ہے جب عضلات میں سکون ہوتا ہے قلب کے فعل میں بہت سستی ہوتی ہے -بلغم کی زیادتی -مزمن صورتوں میں جریان کی شدت 'خون کا دباؤ بہت کم- بھوک اکثر بند ہوتی ہے-

نسخہ :-حنظل 'مصبر دونوں ہم وزن سفوف کر کے ملالیں-پھر گولیاں بقدر نخود تیار کریں-بس تیار ہے-

خوراک :-ایک حب سے تین حب تک ہمراہ آب تازہ یا نیم گرم یا چائے کے ساتھ دن میں تین چار بار دیں-

غذا :-غذا میں روٹی 'ڈبل روٹی 'گوشت خاص طور پر بھنا ہوا گوشت 'دال مسور 'آلو 'بینگن 'گوبھی 'ٹماٹر وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں-

مجربات کھانسی

کھانسی مرض نہیں ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے -قصبتہ الریہ (ہوا کی نالی) سے پیدا شدہ آواز ہے جو اعضائے صدر کی غیر طبعی حرکات سے پیدا ہوتی ہے جو پھیپھڑے 'اس کے پردوں اور دیگر اعضائے صدر کی بے چینی 'تکلیف اور اذیت رفع کرنے کے لئے وقوع میں آتی ہے- کھانسی کی حرکت بالکل ایسا فعل ہے جیسے معدہ کے لئے ہچکی اور دماغ کے لیے چھینک ہے -

کھانسی کے اقسام :-کھانسی کے بالمفرد اعضاء امراض کی تین صورتیں ہیں-

(۱) اعصابی کھانسی (۲) غدی کھانسی (۳) عضلاتی کھانسی -جن کی علامات اور مجربات درج ذیل ہیں-ان تینوں اقسام کے اسباب کا مد نظر رکھنا ضروری ہے-

اعصابی کھانسی :-اس کھانسی میں اعصاب متاثر ہوتے ہیں جس سے جسم میں بلغم کی زیادتی 'عام طور پر سفید رقیق بلغم پیدا ہوتا ہے جس کا اخراج بڑی دقت سے ہوتا ہے- جسم اکثر ٹھنڈا 'اکثر زکام کی صورت 'قارورہ سفید اور زیادہ پاخانہ غیر منہضم- کھانسی کی زیادتی میں دل ڈوبتا

ہے۔بار بار کھانسی سے سر میں درد یا چوٹ پیدا ہوتی ہے اور اکثر قے ہو جاتی ہے۔ اگر یہ مزمن صورت اختیار کر جائے تو کالی کھانسی بن جاتی ہے۔

نسخہ :۔ تخم پیاز، دار چینی، کاکڑا سنگی تینوں ادویات ہم وزن لے کے سفوف کر کے ملالیں۔بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک گرام سے تین گرام تک دن میں تین چار بار ہمراہ آب نیم گرم دیں۔

غدی کھانسی :۔ اس کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں کے غشائے مخاطی سے ہوتا ہے اور غدد کے افعال میں خرابی ہوتی ہے۔چہرہ و قارورہ میں زردی، بلغم گاڑھا رقیق و ملا جلا گلے میں سوزش زیادہ کبھی جی متلاتا ہے کبھی مروڑ کی صورت ہو جاتی ہے۔بعض اوقات پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔زیادتی کی صورت میں ضعف قلب پیدا ہو جاتا ہے۔

نسخہ :۔ بادام مقشر ۹۰ گرام، ست ملٹھی ۱۰ گرام، گوند کیکر ۳۰ گرام سفوف بنالیں۔بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک گرام سے تین گرام تک ہمراہ آب تازہ یا مناسب بدرقہ استعمال کرائیں۔

عضلاتی کھانسی :۔ اس کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں کے ساتھ ہے اس میں چہرہ اور قارورہ میں سرخی، خشکی اور قبض کی زیادتی، ریاح شکم کا بکثرت ہونا، دل کا گھبرانا، نبض کا تیز چلنا، حرارت ہو جانا۔بلغم کا غلیظ ہونا اور اس کا آسانی سے اخراج نہ پانا وغیرہ۔

نسخہ :۔ گل بانسہ ۸۰ گرام (اگر میسر نہ ہوں تو برگ بانسہ)، گل بنفشہ ۵۰ گرام، بادیان ۳۰ گرام ۔ سفوف بنالیں۔بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک گرام سے تین گرام تک ہمراہ آب تازہ دن میں تین بار دیں۔

مجربات دمہ

دمہ کوئی مرض نہیں ہے بلکہ یہ سانس کی تنگی کی ایک علامت ہے جس سے سانس پھولتا ہے یعنی مریض جلد جلد سانس لیتا ہے۔

دمہ کی اقسام :۔ دمہ کی تین اقسام ہیں۔

(۱) نزلی دمہ (اعصابی) (۲) قلبی دمہ (عضلاتی) (۳) کلوی دمہ (غدی) ۔

(۱) اکسیر دمہ اعصابی :۔ اس قسم کے دمہ میں نزلی دمہ، بلغمی دمہ اور استرخائی دمہ بھی شریک ہیں۔مریض کے اعضائے صدر پر رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے ۔اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔بلغم کا اخراج مشکل ہو جاتا ہے کوشش کے بعد بھی خارج نہیں ہوتی ۔اکثر قے ہو جاتی ہے۔ قارورہ سفید اور پاخانہ غیر منہضم ہوتا ہے۔

نسخہ :۔ کشتہ نیلا طوطیہ ۲۰ گرام، کشتہ سنکھیا ۱۰ گرام، دونوں کشتے کسی شے میں کئے ہوئے ہوں۔ سفوف جنگلی پیاز ۵۰ گرام۔

ترکیب :۔ جنگلی پیاز سکھا کر سفوف بنالیں ۔اس میں دونوں کشتے ملا کر نصف گھنٹہ تک کھرل کریں۔بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک رتی سے ایک گرام تک دن میں دو تین بار منقیٰ میں ڈال کر دیں۔غذا اور پرہیز مناسب کرائیں۔

تریاق دمہ بلغمی :۔ سرخ مرچ۔ تخم حنظل۔رائی ہم وزن لے کر نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :۔ ایک ایک گولی دن میں تین چار بار کھلائیں۔

فوائد :۔ مقوی عضلات ۔مولد صفراء۔ منقی دماغ ۔بے حد ہاضم ۔دافع ریاح شکم و امعاء اور مصفی خون ہے۔(عضلاتی غدی)۔

اکسیر دمہ غدی :-اس دمہ میں غشائے مخاطی' جگر اور گردوں کے افعال میں خرابی ہوتی ہے -بلغم زردی مائل رقیق و غلیظ ملا جلا -اکثر چہرے اور قارورے میں زردی - کبھی جی متلاتا ہے کبھی مروڑ کی صورت ہو جاتی ہے بعض اوقات پیشاب میں جلن اور ضعف قلب کی مریض شکایت کرتا ہے-

نسخہ :-کشتہ چاندی ۳۰ گرام (کسی شے میں کیا ہوا ہو) سرمہ سیاہ ۱۰ گرام ریٹھا ۴۰ گرام **ترکیب** :-ریٹھا دھوپ میں خشک کر کے سفوف بنا لیں اس میں کشتہ چاندی اور سرمہ سیاہ ملا لیں -پھر نصف گھنٹہ تک کھرل کریں -بس تیار ہے-

خوراک :-ایک رتی سے ایک گرام مکھن میں ڈال کر دیں -غذا اور پرہیز مناسب کرائیں-

اکسیر دمہ عضلاتی :-ریحی دمہ' تشنجی دمہ اور اور معدی دمہ بھی اس میں شریک ہیں- اس میں ریاح شکم' قبض کی زیادتی - خشکی چہرہ اور قارورہ' دل کا گھبرانا' نبض تیز' بلغم کی کمی' حرارت کا بڑھ جانا-

نسخہ :-کشتہ شنگرف ۲۰ گرام -کشتہ بارہ سنگھا ۲۰ گرام -(ہر دو کشتے کسی شے میں کئے ہوئے ہوں) رائی ۴۰ گرام-

ترکیب :-اول رائی کا سفوف تیار کر لیں -پھر کشتہ جات اس میں ملا کر نصف گھنٹہ تک کھرل کر لیں -بس تیار ہے-

خوراک :-ایک رتی سے ایک ماشہ تک آب نیم گرم یا چائے کے ساتھ دیں -غذا اور پرہیز مناسب کریں-

دوائے ضیق النفس بلغمی :-تخم میتھی ۴۰ گرام' رائی ۲۰ گرام' کلونجی ۲۰ گرام' کاکڑہ سنگھی ۸۰ گرام -سفوف تیار کر لیں-

خوراک :-صبح و شام تین گرام ہمراہ آب تازہ-

افعال و اثرات :-(عضلاتی غدی) محرک شش' ہاضم' مخرج بلغم' حابس' بلغمی زکام و کھانسی میں مفید ہے-کالی کھانسی کے لیے بھی یقینی دوا ہے بلغمی اسہال اور بلغم کی زیادتی سے ہاضمے کی خرابی میں بھی مفید ہے- فم معدہ کے درد' کھاری ڈکاروں میں مفید' مشتہی و ممسی اور بلغم کا اخراج کرتی ہے-

دوائے ضیق النفس کلوی :-نمک خوردنی ۴۰ گرام -تمباکو ۴۰ گرام' نمک مدار ۲۰ گرام' گندھک ۴۰ گرام' نمک سیاہ ۵۰ گرام' فلفل سیاہ ۱۰ گرام-

ترکیب :-معروف طریق پر تمباکو کی ان لکڑیوں کا نمک نکال لیں جو تمباکو کے پتے حاصل کر لینے کے بعد ضائع کر دیئے جاتے ہیں -اگر وہ لکڑیاں میسر نہ آئیں تو خشک تمباکو کا نمک تیار کر لیں -مدار کا نمک اس کے تمام درخت کا تیار کریں -پھر ان دونوں کو ملا کر ان میں باقی ادویہ باریک کر کے ملا لیں -بس تیار ہے-

خوراک :-دو رتی سے ایک ماشہ تک' قے لانی ہو تو دو ماشہ دے سکتے ہیں-

نوٹ :-مریض ضیق النفس کلوی کو عام طور پر قبض نہیں ہوتی اور قارورہ عام طور پر زرد یا زردی مائل سفید ہوتا ہے -اس میں سرخی نہیں ہوتی -اگر مریض کو قبض ہو تو پہلے ملین دوا یا ہلکے مسہلات سے قبض کشائی کریں -اگر غدی ملین یا غدی مسہل دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا- اس کے بعد جب قارورہ زرد ہو جائے تو دوا استعمال کرائیں -انشاء اللہ تعالیٰ فوراً فائدہ ہوگا- یہ غدی دمہ کا علاج ہے-

دوائے دمہ بلغمی :-کلونجی ۲۰ گرام -کاکڑا سینگی ۸۰ گرام -اجزا کو کوٹ کر سفوف بنا لیں-

مقدار خوراک :-صبح و شام ۳'۳ گرام دو پانی سے کھلائیں-

افعال و اثرات :-(عضلاتی غدی) محرک شش' ہاضم' مخرج بلغم' حابس نزلہ و زکام و کھانسی کی یقینی دوا ہے- فم معدہ کے درد' کھاری ڈکاریں اور بلغم کے اخراج کے لیے مفید ہے-

علاج ہے اور اس کو کوڑیوں کے مول ہی نہیں بلکہ اس سے بھی ارزاں ہونے والی دواء کے استعمال سے دق جیسے موذی مرض کا قلع قمع کیا جاسکتا ہے۔

از حکیم محمد اجمل شاد ماھنامہ بدنی نفسیات لاہور پاکستان

گزشتہ نصف صدی سے برصغیر ہندوستان ٹی بی کی لپیٹ میں تھا۔ چنانچہ اس کے علاج کے سلسلہ میں میرے اسلاف واکابر نے لوگوں کے سامنے غذا کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی آسان سادہ اور کم قیمت نسخہ دیا جس کے برصغیر پاک وہند کے تمام ہی علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور اس نسخے کی قدر وقیمت اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بھارت نے اس نسخے پر تحقیق کی اور اپنے ملک میں سینی ٹوریم قائم کئے۔ یہ سینی ٹوریم رودنی نگر میں ہے۔ انڈیا کے ایک مشہور ڈاکٹر کلیم کرشنا مورتی نے اس کی بنیاد رکھی اور اس کو اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی کرشنا مورتی ہسپتال اس ہسپتال کی پیشانی پر جلی حروف میں استاذ الاطباء محقق طب اور عظیم مشرقی مسلمان سائنسدان حکیم ڈاکٹر دوست محمد صابر ملتانی" کا نام کندہ ہے اور ہسپتال میں صابر صاحب کے اسی مشہور نسخہ کے مطابق علاج کیا جاتا ہے۔ یہ انڈیا کے صوبہ اترپردیش میں واقع ہے۔ اس ہسپتال سے لاکھوں افراد کو اس بے ضرر اور کم قیمت نسخہ سے صحت کامل نصیب ہوئی۔

بو علی سینا ہو یا جالینوس ابن رشد ہو یا ذکریا رازی، جلال الدین سیوطی ہو امام غزالی، حکیم دوست محمد صابر ملتانی ہو یا حکیم محمد صدیق شاہین۔ یہ سب ایک ہی نظریات کے قائل ہیں وہ نظریہ جو فطرت انسانی کے قریب ترین ہو اس لئے میں ان حضرات کو علم کی ایک چین یا زنجیر سمجھتا ہوں۔ تسبیح کا ہر دانہ اپنی اہمیت کا احساس اپنی تکمیل کی صورت میں خود دلاتا ہے کہ میں کتنا اہم ہوں میرے بغیر یہ چین، یہ زنجیر اپنے الفاظ صورتی تکمیل نہیں کر پاتی اگر کوئی دانہ کم ہو۔ اس لئے میں اپنے سامعین سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس بات کو سمجھیں کہ صابر صاحب طب قدیم کے ہونہار عظیم نمائندے ہیں۔

محاسنِ قانون مفرد اعضاء

(۱) یقینی تشخیص۔

(۲) بے خطاء علاج۔

(۳) ماہیت امراض کی اصولی وضاحت۔

(۴) تجویز علاج میں سہولت۔

(۵) تشخیص اور علامات کی مفرد اعضاء کے ساتھ تخصیص۔

(۶) نظامات بدن کا اعضائے رئیسہ سے تعلق۔

(۷) کیفیات، مزاج اور اخلاط کا افعال الاعضاء پر اثر۔

(۸) مفرد اعضاء کی بناوٹ اور مختلف اعضاء کا آپس میں ربط۔

(۹) مفرد اعضاء کی اغذیہ اور ان کے فضلات کا دوران خون اور قوام خون پر اثر۔

(۱۰) ادویہ کی مفرد اعضاء سے تطبیق۔

(۱۱) اعضاء کے طبعی اور غیر طبعی افعال کی وضاحت اور ان میں دوران خون کا نظارہ۔

(۱۲) آفاقی تبدیلیوں یعنی موسمیات کا کیفیات اور کیفیات کے اعضاء اور دوران خون پر اثرات کی وضاحت کر کے جو آفاق میں ہے وہی انسان میں ہے کی قانون مفرد اعضاء نے عملی تفسیر کر دی ہے۔

(۱۳) علامات کی لاتعداد فوج کو تین حیاتی اعضاء کے ساتھ مخصوص کر کے ان کی مشینی اور کیمیاوی حالتوں پر روشنی ڈال کر تشخیص وعلاج کے بحر بےکراں کو گویا کوزے میں بند کر دیا ہے۔

(۱۴) حمیات کی اقسام جو کہ طبی کتب میں ہزارہا صفحات پر پھیلی ہوئی تھیں سمیٹ کر چند سطور میں سمو دیا ہے۔

(۱۵) تشریح الابدان (Anatomy) اور علم الانسجہ (Histology) میں خلیہ کا بھی دل، دماغ اور جگر چیر کر اس کی دقیق ساختوں کے پوشیدہ رموز کو منکشف کر دیا ہے۔

(۱۶) مرض اور علامات کے فرق کو بکھیر کر ان کی نہ سلجھنے والی گتھیوں کو سلجھانے کا اعزاز بھی قانون

دوائے کالی کھانسی :- مرچ سرخ کسی برتن رکھ کر جلالیں- پھر پانچ گرام جلی ہوئی مرچ دس گرام شہد میں ملادیں- دن میں تین گرام یہ مرکب چٹائیں- کالی کھانسی کی حکمی دوا ہے-

افعال واثرات :- عضلاتی غدی ہے- کالی کھانسی- نزلہ- ریشہ میں بے حد مفید ہے-

جنسی امراض اور ان کا علاج

نامردی' عنانت :

قوت باہ کی خرابی اور نامردی جس طرح اعصاب کی خرابی سے ہو سکتی ہے بالکل اسی طرح عضلات اور غدد کی خرابی سے بھی قوتِ باہ میں خرابی واقع ہو سکتی ہے لیکن جہاں تک تقضیب کی خرابی کا تعلق ہے وہ زیادہ تر عضلاتی خرابی سے اور کبھی کبھی غدی خرابی سے پیدا ہوتی ہے علاج اور اغذیہ تحریک کے مطابق دیں-

کثرتِ مباشرت :

کثرتِ خواہش مباشرت کا اندازہ لگانے کے لئے کہ یہ اصل ہے یا مرض کی صورت ہے صحیح خواہش مباشرت وہ ہے جو خود بخود پیدا ہو- اس صورت میں مباشرت کے بعد جسم ہلکا ہوگا دماغ میں سکون اور دل میں فرحت ہو گی اور کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جائے گی- بھوک بھی بڑھ جاتی ہے- اس کے برعکس جب خواہش مباشرت مرض کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو مندرجہ بالا اچھی علامات نہیں پائی جائیں گی بلکہ جسم روز بروز ضعیف ہوتا جائے گا- دل و دماغ فرحت و راحت ختم ہو جائے گی- اس سے کام کرنے کی طاقت رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے- مباشرت باعثِ مصیبت اور زحمت بن جاتی ہے- بعض اوقات منی کی بجائے خون بھی آجاتا ہے- کبھی کبھار غشی بھی آجاتی ہے- اسی وجہ سے دیگر خطرناک امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں- ان کی مزید تفصیلات مجدد طب حکیم انقلاب" کی کتاب تحقیقات و علاج جنسی امراض میں صفحہ نمبر ۱۵۱ تا ۱۵۲ پر دیکھیں-

علاج کی تدابیر :

مریض کے ماحول' معمولات اور غذا میں تبدیلی پیدا کر دیں- روزانہ صبح سویرے بیدار ہونے کی عادت ڈالیں- تازہ پانی سے غسل کریں- اپنے عقیدے کے مطابق عبادت ضرور کریں- سیر کا معمول بنانا چاہئے- ماحول کی تبدیلی کے لئے بہتر ہے کہ وہ مقام چند دن کے لئے چھوڑ دیں- اگر مجبوری ہو تو کمرہ' مقام' چارپائی' روزانہ بیٹھنے کی جگہ بدل لے دوست بدل لے یا کچھ عرصہ کے لئے دور رہے- عشق و محبت کے افسانے' رقص و سرور کی محفلوں کو بالکل چھوڑ دے-

غذائی علاج :

شوربے والا گوشت' مکھن' دودھ اور دہی جن میں میٹھا زیادہ ڈالیں- میووں میں بادام اور چہار مغز دے سکتے ہیں- سبزیوں میں ٹماٹر' ساگ کا شوربہ' کدو' ٹینڈا' مولی گاجر بہت مفید سبزیاں ہیں- مونگ اور ماش کی دال- دلیہ اور چاول بھی مفید ہیں- انار شیریں اور تازہ شیریں آلو بخارہ زیادہ مفید ہیں-

دوائی علاج :

کثرت مباشرت میں تین صورتیں ہوتی ہیں-

(۱) معدہ میں سوزش سے عضلات میں انقباض اور تشنجی حالات کا ہونا-

(۲) جگر و گردوں میں سوزش سے خصیوں میں انقباض اور تشنجی حالت کا قائم ہو جانا- گاہے گاہے پیشاب کی نالی میں سوزش پیدا ہو کر جلن شروع ہو جاتی ہے جیسے سوزاک میں ہوتا ہے-

(۳) لذت و لطف اور ذوق کی کثرت سے اعصاب و دماغ میں تیزی کا پیدا ہو جانا-

علاج :

اول صورت میں معدہ کی اصلاح کریں جسم میں حرارت پیدا کریں تاکہ سوزش معدہ کے ساتھ عضلات خصوصاً جنسی عضلات کا انقباض اور تشنجی حالات رفع ہو جائے- اس مقصد کے لئے مقوی جگر ادویہ دیں' غدی عضلاتی یا غدی اعصابی ادویہ دیں- ذیل کا نسخہ بھی تریاق کا کام دے گا-

هوالشافی

گندھک آملہ سار ۴۰ گرام-نوشادر ٹھیکری ۱۰ گرام-پودینہ ۳۰ گرام-

ترکیب تیاری :سب ادویہ کو باریک پیس کر سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :۱ گرام تا ۲ گرام دن میں چار بار دیں-

اگر قبض ہو تو غدی اعصابی یا غدی عضلاتی مسہلات دیں-

فوائد :-معدے کی اصلاح کر کے جسم میں حرارت پیدا کرتا ہے-جس سے جنسی عضلات کا انقباض اور تشنج دور ہو جاتا ہے-

دوسری صورت میں سوزش جگر و گردوں کو دور کرنے کی کوشش کریں جس سے خصیوں کا انقباض اور ان کی تشنجی حالت درست ہو جائے گی-اس مقصد کے لئے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی ادویہ دیں-ذیل کا نسخہ اکسیر ہے-

هوالشافی

کشتہ نقرہ ۱۰ گرام-مربہ گاجر ۲۰ گرام-مغز بادام ۳۰ گرام-شہد ۸۰ گرام-

ترکیب :بادام رات کو بھگو دیں-صبح ان کو چھیل کر باریک پیس لیں-مربہ گاجر بھی پیس لیں پہلے شہد میں بادام ملادیں بعد میں پسا ہوا مربہ گاجر ملادیں-آخر میں کشتہ چاندی شامل کر دیں-

خوراک :چار گرام سے ۱۰ گرام تک صبح و شام ہمراہ دودھ دیں-

فوائد :-جگر اور گردوں کی سوزش کو دور کر کے خصیوں کے انقباض اور تشنج کا خاتمہ کرتا ہے-

تیسری صورت اعصابی و دماغی بے چینی اور لذت کو دور کریں تا کہ ذکاوت حس دور ہو جائے اور رفتہ رفتہ لطف و شوق کی کیفیت ختم ہو جائے اس مقصد کے لئے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ادویہ دیں-ذیل کا نسخہ مقوی اور بے خطاء ہے-

هوالشافی

کشتہ فولاد ۱۰ گرام-ہلیلہ سیاہ سوختہ ۷۰ گرام-

ترکیب :باریک پیس کر ملالیں پھر نخودی گولیاں بنالیں-

خوراک :۱ تا ۳ گولیاں دن میں تین بار دیں-

اگر قبض ہو جائے تو عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ملینات دیں-انشاء اللہ مریض کو تسلی بخش فائدہ ہوگا-صحت و قوت اور مسرت بھی قائم رہے گی-

فوائد :-دماغی اور اعصابی بے چینی کو ختم کر کے ذکاوت حس کا خاتمہ کرتا ہے-

جلق

یہ بہت خطرناک عادت ہے جو انسانی قوتوں کو ختم کر دیتی ہے-اس مرض پر مفصل بحث مجدد طب حکیم انقلاب کی تحقیقات و علاج جنسی امراض میں دیکھیں-یہاں پر صرف علاج بتانا مقصود ہے-

علاج بالتدبیر :اس بد عادت سے روکنے کی کوشش کریں-قضیب پر آبلہ انگیز ادویہ کا ضماد کر دیں-آبلہ انگیز ادویہ اعصابی ہوتی ہیں ان سے رطوبات پیدا ہو کر تناؤ اور شہوت کم ہو جاتے ہیں-ایسے مریض کو تنہا نہ سونے دیں گھر کا کوئی بڑا آدمی ان کے پاس سوئے-ڈرایا جائے اس بد عادت انسان اولاد جیسی نعمت سے بھی محروم رہ جاتا ہے-

زندگی کے معمولات باقاعدہ کرائیں-صبح جلد اٹھے-روزانہ غسل کرے ہلکی ورزش کی عادت ڈالے-مذہبی کتب کا مطالعہ کرے-غذا وقت مقررہ پر کھائے-بھوک کے بغیر غذا نہ کھائے-ناشتہ میں مکھن یا گھی دودھ کا استعمال کرے-پھل اور سبزیوں کا زیادہ استعمال کرے-اناج کم کھائے-رات کو زود ہضم اور ہلکی غذا کھائے-اچھی صحبت اختیار کرے-

دوائی علاج : حلوہ مقوی اعصاب-

مربہ گاجر ایک کلو-کھویا نصف کلو-الائچی خورد ۱۰ گرام-گھی حسب ضرورت-

ترکیب تیاری :اول مربہ گاجر باریک پیس لیں-پھر اس میں کھویا ملالیں-پھر اندازاً کچھ گھی دیگچی میں ڈال کر اس میں الائچی خورد پیس کر ڈال دیں اور آگ پر رکھ دیں-جب الائچی کچھ سرخ ہو جائے تو اس میں مربہ گاجر اور کھویا ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں-جب مربہ گاجر اور کھویا سرخ ہو

جائیں تو اس وقت اس میں اس قدر گھی اور ڈال دیں کہ جس میں حلوہ تر بہ تر ہو جائے۔

مقدار خوراک: ۵۰ گرام صبح وشام ہمراہ نیم گرم دودھ استعمال کریں۔

فوائد: اعصابی عضلاتی مقوی اعصاب ودماغ کو طاقت دیتا ہے جسم میں صالح رطوبت پیدا کرتا ہے۔ ذکاوتِ حس کو دور کرتا ہے جگر اور گردوں کی سوزش کو کم کرتا ہے۔ دل کو فرحت بخشتا ہے۔ رنگت کو صاف اور جسم کو موٹا کرتا ہے۔ جن کو جلق کی بد عادت ہو ان کے لیے بہت مفید ہے۔

مٹھائی مقوی اعصاب

ناریل ایک کلو۔ مغز بادام نصف کلو۔ گوند کیکر نصف کلو۔ گھی ایک پاؤ۔ چینی دو کلو۔ پانی ایک کلو۔

ترکیب: اول ایک دیگچی میں گھی ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اس میں گوند کیکر ڈال کر چمچہ ہلاتے رہیں۔ یہاں تک گوند پھول جائے۔ ٹھنڈا ہونے پر اس کو پیس لیں۔ ناریل اور بادام کو بھی پیس کر گوند میں ملا لیں۔ پھر چینی میں پانی ڈال کر پانی آگ پر رکھیں جب دو تار کا قوام بن جائے تو آگ پر سے اتار لیں اور فوراً ہی اس میں وہ مرکب ملا کر کسی تھال میں ڈال لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر ٹکڑے کاٹ کر رکھ لیں۔

مقدار خوراک: ۲۵ گرام سے ۵۰ گرام تک نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: (اعصابی عضلاتی مقوی) جگر و گردوں اور مثانہ کی سوزش کم کرتا ہے۔ نیا خون اور صالح رطوبت پیدا کرتا ہے۔ ضعفِ قلب کو بے حد مفید ہے۔ ذکاوتِ حس کو دور کرتا ہے۔ اعصاب ودماغ اور حواس خمسہ خصوصاً آنکھوں کو طاقت بخشتا ہے۔ رنگت کو صاف اور جسم کو موٹا کرتا ہے۔ جن کو جلق کی بد عادت ہو اس کا استعمال اس بد عادت سے دور رکھتا ہے۔

سفوف مقوی اعصاب

زیرہ سفید۔ کشنیز مقشر۔ خشخاش، تخم تربوز مقشر، تخم خربوزہ مقشر، تخم خیارین مقشر اور چینی۔ سب چیزیں ہم وزن لے لیں۔

ترکیب: سب کو کوٹ کر سفوف تیار کر لیں۔

مقدرار خوراک: ۱۰ گرام سے ۳۰ گرام تک ہمراہ دودھ نیم گرم استعمال کریں۔

فوائد: (اعصابی عضلاتی مقوی) اس میں بھی مندرجہ بالا خواص پائے جاتے ہیں۔

طلا آبلہ انگیز

روغن کنیر۔ روغن ترب ہر دو ایک ایک پاؤ۔ روغن جمال گوٹہ ۱۰ گرام، موم ۱۲۵ گرام۔

ترکیب: پہلے موم کو کسی برتن میں آگ پر رکھ کر گرم کریں۔ جب موم پگھل جائے تو اس میں باقی روغن ملا لیں بس تیار ہے۔

مقدار استعمال: ضرورت کے مطابق تھوڑا سا لے کر حشفہ اور نیچے کی نالی چھوڑ کر باقی جسم قضیب پر لیپ کر دیں۔ مالش کی ضرورت نہیں۔ روزانہ ایک بار رات کو کافی ہے۔ چند دنوں میں دانے نکل آئیں گے جن سے ایک طرف قضیب کو طاقت آئے گی کجی دور ہو جائے گی اور جلق کی عادت ختم ہو جائے گی۔

طلا آبلہ انگیز شدید

شیر عشر۔ شیر تھوہر (زقوم) دونوں ہم وزن ملا کر مسلسل ایک گھنٹہ کھرل کر لیں۔ بس تیار ہے (اعصابی غدی شدید) فوائد کے لئے بے انتہا مفید ہے۔

مقدار استعمال:

ضرورت کے مطابق مندرجہ بالا طریق پر استعمال کریں۔ کجی و دبلاپن اور لمبائی میں کمی ہو گی تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قضیب پر آبلے ابھر آتے ہیں۔ جب آبلے ابھر

آئیں زردوا لگانا ترک کردیں-یہ آبلے خود بخود رفع ہو جاتے ہیں-جلق کی بدعادت کو روکنے کے لئے بہت مفید ہے-اگر آبلوں کی تکلیف زیادہ ہو اور اس کو روکنا مقصود ہو تو روغن کنجد ایک چھٹانک میں پانچ ماشے ست اجوائن شامل کر کے ان پر دن میں دو تین بار لگائیں-آبلے بھی رفع ہو جائیں گے اور طاقت بھی قائم رہتی ہے-

طلا مقوی شاہی

عطر گلاب-عطر حنا-عطر مشک ایک ایک گرام روغن صندل (اگر میسوری ہو تو بہتر ہے) پانچ گرام-سب کو ملا لیں تیار ہے-

مقدار استعمال: (اعصابی عضلاتی مقوی) ضرورت کے مطابق حشفہ اور نیچے کی نالی چھوڑ کر قضیب پر ہلکی ہلکی مالش کریں-اس سے آبلے نہیں نکلتے اس سے کجی وکمزوری اور دبلا پن دور ہو جاتا ہے-

اغلام

ایک جنس کے دو افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرنا اغلام کہلاتا ہے-یعنی مرد کا دوسرے مرد یا عورت کا دوسری عورت کے ساتھ مباشرت کرنا-مرض کی ماہیت اور علامات کی تفصیل حکیم انقلاب کی کتاب "تحقیقات وعلاج جنسی امراض" کے صفحہ نمبر ۱۹۴ تا ۲۰۱ تک دیکھ لیں-یہاں پر صرف علاج بتایا جارہا ہے-

علاج کی تدابیر

اغلام کا مریض وہمی سا ہو جاتا ہے-مریض کو یقین دلائیں کہ یہ کوئی خاص مرض نہیں صرف ذہنی گھبراہٹ ہے-نہ قوت باہ کمزور ہے اور نہ ہی جسمانی کمزوری ہے البتہ اپنی قوت پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے خوف سا پیدا ہو گیا ہے-چند دن علاج سے تم شادی کے قابل ہو جاؤ گے-

دوائی علاج

اغلام کے مریض کی ہمیشہ عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ہوتی ہے-اکثر ریاح اور تیزابیت کا غلبہ ہوتا ہے اس کا علاج غدی تحریک پیدا کرنا ہے-جسم میں حرارت کی پیدائش سے جذبات اور ذہن اعتدال پر آجائے گا اغلام سے نفرت پیدا ہو جائے گی-

اغذیہ غدی عضلاتی، غدی اعصابی اور اعصابی غدی دیں-خاص طور پر غذا میں دودھ، گھی، شہد اور بادام کا زیادہ سے زیادہ اضافہ کردیں-ادویات میں سے غدی اعصابی شدید یا محرک دیں-
قبض ہو تو غدی اعصابی ملین یا مسہل دیں-

دیگر:

۱-غدی اعصابی تریاق

زنجبیل ۷ تولے-الائچی خورد ۱ تولہ-شہد نیم گرم دونوں کے برابر ملالیں-

خوراک: ایک ماشہ سے چار ماشہ تک دن میں تین چار بار دیں-غدی اعصابی تحریک کے لئے بے خطا دواء ہے-

۲-غدی اعصابی اکسیر

فلفل سیاہ ۱۰ گرام-بادیان ۷۰ گرام-مغز بادام مقشر ۸۰ گرام-باریک پیس کر باہم ملالیں-

مقدار خوراک:

۶ گرام سے ۱۰ گرام تک دن میں دو تین بار دیں-اگر مناسب خیال کریں تو چار بار بھی دے سکتے ہیں-بے حد یقینی دواء ہے-

۳-غدی اعصابی طلاء

روغن پودینہ ایک گرام روغن زیتون ۱۱ گرام دونوں کو خوب اچھی طرح ملالیں-
معروف طریقہ پر مریض کو استعمال کرائیں اغلام کی عادت چھڑانے کے لئے انتہائی مفید ہے-

جریان

جریان کے معنی کسی رقیق مواد کا بہنا ہے۔ طبی اصطلاح میں عام طور پر منی کے بلا ارادہ یا بلا ضرورت بہنے کو کہا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو جریان منی کہتے ہیں۔ پیشاب و پاخانے کے وقت پیشاب سے قبل یا پیشاب کے ساتھ یا پیشاب کے بعد جب کوئی سفید مادہ خارج ہوتا ہے اس کو عام طور پر جریان منی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ شہوانی خیالات یا کپڑے کی رگڑ کی صورت میں بھی اکثر جریان کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

جریان کے لئے اغذیہ:

آڑو، امرود، سرکہ، مکئی، باجرہ، باقلہ، جامن، جوار، سنگھاڑا، سیب، شکر قندی، نارجیل اور چنے۔

جریان کے لئے مجربات:

جریان کا مرض عام ہے اس کے یقینی اور بے خطا مجربات درج ذیل ہیں۔

سفوف جریان: ثعلب مصری ۱۰۰ گرام، مغز تخم تمر ہندی سوختہ ۱۵۰ گرام، آرد سنگھاڑہ ۳۰ گرام۔ باریک پیس کر ملالیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ایک گرام سے تین گرام تک دن میں دو تین بار آب تازہ سے لیں۔

حبوب جریان

سم الفار ایک گرام، کشتہ فولاد ۲۰ گرام اور سلاجیت اصلی ۹۰ گرام۔

ترکیب تیاری: اول سم الفار کو کھرل میں ڈال کر کھرل کریں۔ پھر اس میں تھوڑا تھوڑا کشتہ فولاد ڈال کر کھرل کریں۔ جب تمام کشتہ ختم ہو جائے تو پھر سلاجیت اسی طرح کھرل کر کے ملالیں اور گولیاں بقدر دانہ نخود بنائیں۔

ترکیب استعمال: ایک گولی صبح اور ایک گولی شام فوراً بعد از غذا ہمراہ چائے یا دودھ استعمال کریں۔ جریان کے علاوہ مولد و مقوی خون و جسم ہے۔

مٹھائی جریان: پستہ ۱۰۰ گرام، اخروٹ ۳۰۰ گرام، ناریل ۴۰۰ گرام اور مربہ سیب ۸۰۰ گرام

ترکیب تیاری: پہلے تینوں میوہ جات کو باریک کر کے ملالیں۔ پھر مربہ باریک کر کے ان میں ملالیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۱۰ گرام سے ۳۰ گرام تک صبح ناشتہ کے ساتھ اور رات کو غذا کے ساتھ کھائیں۔

اکسیر جریان

کشتہ چاندی، کشتہ یاقوت، کشتہ مرجان ہر ایک ۱۵، ۵ گرام سب کو ملا کر کم از کم نصف گھنٹہ کھرل کریں بس تیار ہے۔ ڈیڑھ رتی سے تین رتی تک منقی میں ڈال کر کھالیں دن میں دو خوراکیں لے سکتے ہیں۔

تریاق جریان

خولنجاں ۲۰ گرام، رائی ۳۰ گرام، کلونجی ۳۰ گرام۔

ترکیب تیاری: تمام ادویات کو باریک کر کے باہم ملالیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۲ گرام سے ۴ گرام تک صبح و شام ہمراہ دودھ یا چائے استعمال کریں۔

جریان کے علاوہ مقوی خون اور مقوی بھی ہے۔ مردمی طاقت کے لئے کامل بھروسے کا نسخہ ہے۔

جریان کے لیے:۔ تلوں کے پھول ۱۰ گرام بطور سردائی گھوٹ لو اور اس میں شکر ملا کر پئیں۔ چند روز کے استعمال سے دھات بند ہو جائے گی۔ (عضلاتی اعصابی)۔

احتلام

غذائی علاج :- غدی عضلاتی 'غدی اعصابی 'اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی اغذیہ دے سکتے ہیں خاص کر مریض کو غذا سے اس وقت تک دور رکھنا چاہئے جب تک اس کو شدید بھوک نہ لگے- ایسی صورت میں صرف پھل دیتے رہنا چاہئے - پھلوں کے جوس بھی دے سکتے ہیں- جہاں پر پھل ملنے محال ہوں وہاں پر تازہ دودھ پلایا جا سکتا ہے- جب بھوک میں شدت ہو تو صبح کی غذا میں مکھن اور دودھ یا چائے مغز بادام پیس کر اور مکھن میں ملا کر بھی دے سکتے ہیں- اگر بھوک زیادہ ہو تو ڈبل روٹی مکھن یا گھی میں تر بہ تر کھا کر دودھ یا چائے پی سکتے ہیں دلیہ گھی میں تر بہ تر نمکین یا میٹھا کھا کر دودھ یا چائے پی سکتے ہیں- دوپہر کو صرف سالن ترکاری اور پھل 'اگر بھوک شدید ہو تو روٹی چاول بھی کھا سکتے ہیں- رات کو دودھ یا چائے میں مکھن یا گھی ملا کر پلا دیا کریں اگر بھوک زیادہ ہو تو برفی یا دودھ کی کوئی مٹھائی کھلا کر دودھ پلا سکتے ہیں- دوپہر اور رات کو بھی پھل دیئے جا سکتے ہیں-

علاج بالمرکبات

۱- سفوف احتلام

نمک خوردنی ۱۰ گرام 'سنا مکی ۳۰ گرام باریک کر کے سفوف بنالیں-

مقدار خوراک : نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں دو تین یا چار بار استعمال کریں-

یہ نسخہ غدی اعصابی ملین ہے-

۲- حبوب احتلام

تخم مولی ۲۰ توگرام - ریوند خطائی ۴۰ گرام - انزروت ۲۰ گرام - باریک کر کے گولیاں بقدر نخود بنالیں-

مقدار خوراک : ایک ایک گولی دن میں تین چار بار ہمراہ آب تازہ لیں- غدی اعصابی شدید ہے-

۳- مصالحہ احتلام

فلفل سیاہ ۱۵ گرام 'الائچی خورد ۵ گرام 'زیرہ سیاہ ۶۰ گرام- سفوف بنالیں - بس تیار ہے-

مقدار خوراک : ایک گرام سے تین گرام تک سالن ترکاری پر صبح و شام دھول لیا کریں-

یہ غدی اعصابی مقوی ہے-

۴- تریاق احتلام

گندھک آملہ سار 'ریٹھا دونوں ہم وزن باریک پیس کر بقدر نخود حبوب تیار کریں-

مقدار خوراک : ایک ایک گولی دن میں دو تین یا چار بار بھی لے سکتے ہیں- ایک ایک خوراک میں دو دو گولیاں بھی لے سکتے ہیں- یہ غدی اعصابی تریاق ہے-

۵- اکسیر احتلام

شنگرف ۱۰ گرام - نوشادر ٹھیکری ۳۰ گرام - سہاگہ سفید ۲۰ گرام - کشنیز ۵۰ گرام - ملٹھی ۵ تولے - باریک پیس کر سفوف تیار کرلیں-

مقدار خوراک : ایک گرام سے ۶ گرام تک ہمراہ آب تازہ نیم گرم استعمال کریں-

یہ نسخہ غدی اعصابی اکسیر ہے-

۶- حلوہ احتلام

مغز بادام ۵۰ گرام رات کو بھگو رکھیں- صبح کو چھیل کر باریک کر کے چینی ملالیں- پھر کسی برتن میں مناسب گھی ڈال کر گرم کریں- جب گھی گرم ہو جائے تو اتار کر اس میں بادام ڈال کر ملالیں- روزانہ صبح ناشتہ کریں- یہ نسخہ بھی غدی اعصابی مقوی ہے-

علاج بالتدبیر : اگر امتلائے منی باعثِ مرض ہے تو شادی کرنے سے آرام آجاتا ہے- علاج کے لئے مریض کا ماحول فوری طور پر بدل دیں- لطف و لذت اور حظ کی صورتیں قطعاً بند کر دینی چاہئے- عشق و محبت کا سلسلہ روک دیں- ناول افسانے 'سینما و ٹیلی ویژن اور ریڈیو

وغیرہ کے سلسلے بند کردیں-جذباتی قسم کے دوستوں سے دور رہے-اخلاقی قدروں کو اپنائے مذہبی تعلیمات پر عمل کرے - صبح جلدی اٹھے -نہائے -اپنے آپ کو مصروف رکھے - صبح وشام ورزش کرے -آنکھ کھل جائے تو فوراً اٹھ جائے-خیالات کی پاکیزگی بھی اہم جزو ہے

حقیقتِ حال

یہ فرض کرلینا بالکل غلط ہے کہ تحقیق صرف یورپ 'امریکہ 'روس وچین کا کام ہے اور ہمارا کام صرف ان کی نقالی ہے بلکہ محنت کرنے سے ہر قوم وملک ہر علم وفن میں تحقیق کرسکتے ہیں-اچھا ذہن اور ترقی پسند دل صرف یورپ' امریکہ 'روس وچین کے حصہ میں نہیں آیا دیگر ممالک میں بھی یہ باتیں پیدا ہوسکتی ہیں-

سرعت انزال

تندرست انسان میں انزال کا مناسب وقفہ ۲ منٹ سے لے کر پانچ منٹ تک ہوتا ہے-اس سے کم ہو تو سرعت انزال اور اگر زیادہ ہو تب بھی مرض میں شمار ہوگا-سرعت انزال گردوں میں سوزش اور تیزی سے ظاہر ہوتا ہے -اس کے علاوہ جگر امعاء اور خصیتین کے غدد میں بھی سوزش ہوسکتی ہے-یہی صورت بجو کر سوزاک میں مبتلا کرسکتی ہے-خاص طور پر جنسی غدد ضرور متاثر ہوتے ہیں-

غذائی علاج

ہر قسم کا دودھ 'مکھن 'مرغابی کا گوشت 'مچھلی 'بادام 'چہار مغز 'انگور تازہ شیریں 'امرود 'میٹھا خربوزہ 'ناشپاتی 'گھیا 'کھیرا 'ککڑی 'شلغم اور چقندر وغیرہ-اس میں غدی اعصابی 'اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی ہر قسم کی اغذیہ شامل کی جاسکتی ہیں-

سرعت انزال کے لئے مجربات

تحقیقات طبّی فارماکوپیا میں جتنے بھی نسخہ جات غدی اعصابی 'اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی دیئے گئے ہیں ضرورت کے مطابق وہ سب مفید اور صحیح ہیں-مقوی واکسیر اور تریاق سب بے خطا ہیں-ان کے علاوہ ذیل میں چند اور مجربات بھی درج کیے جاتے ہیں-

حبوب برائے سرعت انزال

انزروت ۱۰ گرام 'لوبان ۱۰ گرام 'کف دریائی ۲۰ گرام 'ورق نقرہ ۲ گرام 'اول انزروت اور لوبان کو باریک کرلیں 'پھر ان میں ورق کھرل کرلیں -اس کے بعد اس میں کف دریائی ملا کر کھرل کریں اور گولیاں بقدر نخود تیار کرلیں-

مقدار خوراک :ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ-

سفوف برائے سرعت انزال

الائچی خورد ۱۰ گرام' صندل سفید ۱۰ گرام' اسگندھ ناگوری ۳۰ گرام' گوند کیکر ۳۰ گرام-
باریک کر کے سفوف بنالیں-

مقدار خوراک : ایک گرام صبح ایک گرام شام-
اس کو بوقت ضرورت دوگنا استعمال کر سکتے ہیں-

مٹھائی برائے سرعت انزال

مغزبادام ۱۰۰ گرام' مربہ گاجر ۲۰۰ گرام مٹھائی پیٹھا ۲۰۰ گرام- پہلے مربہ اور مٹھائی کو کوٹ لیں پھر اس میں مغزبادام شامل کر لیں-

مقدار خوراک : ۱۰ گرام صبح ۱۰ گرام شام ہمراہ آب تازہ-

اکسیر برائے سرعت انزال

کشتہ چاندی' کشتہ سیپ' کشتہ سونا مکھی- ہم وزن لے کر ملالیں-

مقدار خوراک : نصف رتی صبح نصف رتی شام-

تریاق برائے سرعت انزال

ریٹھا ۱۰ گرام' کشنیز خشک ۳۰ گرام' زیرہ سیاہ ۱۰ گرام' گوند کیکر ۳۰ گرام- کوٹ کر نخودی گولیاں بنا لیں-

مقدار خوراک : ایک گولی صبح ایک گولی شام-

ذکاوتِ حس کو دور کرنے کے لیے لاجواب نسخہ

اثمد (سرمہ) ۱۰ گرام' گل کیکر سفید ۱۰۰ گرام' چھلکا ریٹھا ۵۰ گرام-
تمام اجزا کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک سے چار گولیاں دن میں تین چار بار کھلائیں-

افعال واثرات :- (اعصابی غدی) ذکاوتِ حس کا خاتمہ کرنے کے لیے اس سے عمدہ دوا کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا- مریض کو غذا میں گھی کثرت سے کھانے کی ہدایت کریں-

اعادۂ شباب کے لیئے مجربات

لڈو قیام شباب :- مغز اخروٹ ۴۰۰ گرام- پستہ ۱۰۰ گرام- کشمش ۴۰۰ گرام-
بیسن ۸۰۰ گرام- گھی ۸۰۰ گرام-

ترکیب :- پہلے مغز اخروٹ اور پستہ کو ملا کر باریک کر لیں پھر کشمش ڈال کر خوب یک جان کر لیں- پھر بیسن کو گھی میں بھون لیں- اس کے بعد سب کو اچھی طرح ملا کر لڈو بنالیں-

خوراک :- عام لڈوؤں کے برابر ہونی چاہئے- صبح ناشتہ میں ایک سے تین لڈوؤں تک کھائیں- اگر رات کو بھی چاہیں تو کھا سکتے ہیں-

برفی شباب آور :- بلادر ۵۰ گرام- نارجیل ڈیڑھ کلو-

ترکیب :- اول نارجیل کو باریک کدوکش میں باریک کر لیں (نارجیل کے لئے خاص کدوکش ہوتے ہیں) پھر نارجیل اور بلادر ملا کر خوب کوٹیں کہ یک جان ہو جائیں- تین سیر چینی کا گاڑھا قوام تیار کر کے نیچے اتار کر ملالیں- اور کسی کھلے برتن میں پھیلادیں پھر برفیاں کاٹ لیں- ہر غذا کے درمیان ایک سے لیکر تین برفی کھا سکتے ہیں- یہ دواء زیادہ تر ان لوگوں کے لئے ہے جن کے بال سفید ہو گئے ہوں-

اطریفل شباب آور :- بلادر ۵۰ گرام' ہلیلہ' بلیلہ اور آملہ ہر ایک نصف کلو' چینی تین کلو-

ترکیب :- بہ طریق اطریفل تیار کر لیں-

خوراک :- ۵ گرام سے ۲۰ گرام تک دن میں دو تین بار استعمال کیا جا سکتا ہے- اس میں یہ خوبی ہے کہ مقوی کے ساتھ ملین بھی ہے- دائمی نزلہ کا بھی یقینی علاج ہے-

معجون شباب آور:- کچلہ ۱۰ گرام' بابچی ۸۰ گرام' حرمل ۱۶۰ گرام' ہلیلہ سیاہ سوختہ ۲۵۰ گرام شہد آدھ کلو' چینی آدھ کلو- معروف طریق پر معجون تیار کرلیں-

خوراک:- ایک گرام سے تین گرام تک-

حب شباب آور:- نیلا تھوتھا ۶ گرام' سم الفار ایک گرام' شنگرف ۸۰ گرام' کشتہ فولاد ۸۰ گرام (کسی طریق پر تیار کیا گیا ہو فیرم کارب بھی مفید ہے)- ایک درجن لیموں کے رس میں کھرل کرلیں جب گولی بنانے کے قابل ہو جائے تو بقدر نخود گولیاں تیار کرلیں- اگر گولیاں اچھی طرح نہ بنیں تو اور لیموں کا رس ڈال کر کھرل کریں- گولیاں تیار ہو جائیں گی-

خوراک:- ایک گولی سے تین گولی تک-

سفوف شباب آور:- پارہ ۱۰ گرام' گندھک ۱۰ گرام' ورق طلا ۳ گرام-

ترکیب:- اول پارہ گندھک کی کجلی تیار کرلیں- پھر ایک ایک ورق ڈال کر کھرل کریں- جب تمام پانی خشک ہو جائے تو بس تیار ہے-

خوراک:- ایک رتی سے چار رتی تک پان میں ڈال کر کھالیا کریں یا شہد میں ڈال کر چاٹ لیا کریں-

اکسیر شباب آور:- کشتہ سونا ۳ گرام' عنبر ۳ گرام' لونگ ۲۰ گرام' جاوتری ۲۰ گرام' خلنجان ۴۰ گرام' مربہ زنجبیل ۱۰۰ گرام-

ترکیب:- پہلے مربہ زنجبیل کو کوٹ پیس کر مثل حلوہ بنالیں- پھر اس میں تمام ادویات کو باریک پیس کر اس میں شامل کردیں آخر میں کشتہ سونا اور عنبر شامل کردیں-

خوراک:- ایک رتی سے چار رتی تک دیں-

تریاق شباب آور:- کشتہ چاندی ۱۰ گرام' کستوری اصلی ۳ گرام' زعفران اصلی ۱۰ گرام' شہد خالص ۵۰ گرام-

ترکیب:- اول زعفران کو باریک کر کے شہد میں ملالیں پھر اس میں کستوری اور کشتہ چاندی ملا لیں-

خوراک:- نصف گرام سے ایک گرام تک ہمراہ حریرہ بادام صبح و شام استعمال کریں- اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے رطوبت غریزی پیدا کرتا ہے-

اکسیر اعادۂ شباب:- کشتہ الماس ایک گرام' کشتہ مرجان ۱۰ گرام' کشتہ عقیق ۱۰ گرام-

ترکیب:- کشتہ جات کو آپس میں ملالیں-

خوراک:- ۲ چاول سے ایک رتی تک ہمراہ خمیرہ مروارید دن میں تین چار بار استعمال کریں-

خارجی استعمال کے لیے طلاء

غدی طلاء:- مغز جمالگوٹہ ۱۰ گرام- ست اجوائن ۵ گرام- ویزلین ۴۰ گرام-

ترکیب تیاری:- سب سے پہلے مغز جمالگوٹہ کو اتنا رگڑیں کہ روغن بن جائے پھر ست اجوائن ڈال کر خوب کھرل کریں آخر میں ویزلین ملادیں اور تھوڑا سا عضو پر لگا کر ہلکے ہلکے مالش کریں-

افعال و اثرات:- (غدی عضلاتی) اس کے استعمال سے کجی- جلق- اغلام- شہوت کا بالکل پیدا نہ ہونا یا ہو کر فوراً ختم ہو جانا اور عضو کی سکیڑ کے لیے بے حد مفید ہے- اس کے علاوہ عام دردوں- عضلاتی تحریک کے دردوں- داد- چنبل- پھوڑے پھنسی اور پرانے زخموں کے لیے بھی مفید ہے-

اعصابی طلاء:- کافور ۱۰ گرام- کجلی ۵۰ گرام- ویزلین ۶۰ گرام-

ترکیب تیاری:- پہلے کافور کو خوب باریک کریں پھر کجلی ملا کر خوب رگڑیں آخر میں ویزلین ملا دیں- دن میں ایک دو بار عضو پر لگا کر مالش کریں-

افعال و اثرات:- یہ طلاء ذکاوت حس- سرعت انزال- عضلاتی کجی اور دبلے پن کے لیے

مفید ہے-یہ طلاء اس مریض کے لیے مفید ہے جس کے قارورے کا رنگ زرد ہو اور اسے جل کر پیشاب آتا ہو-

عضلاتی طلاء :-لونگ ۱۰ گرام-بیر بہوٹی ۱۰ گرام-نیلا تھوتھا ۵ گرام-روغن سم الفار ۵ گرام-ویزلین ۲۰ گرام-

ترکیب تیاری :-پہلے لونگ-نیلا تھوتھا اور بیر بہوٹی کو سرمہ کی طرح باریک کرلیں پھر روغن سم الفار اور ویزلین ملا کر چار گھنٹے تک کھرل کریں اور عضو پر مالش کریں-

افعال و اثرات :-(عضلاتی غدی) شہوت کی کمی کو دور کرتا ہے لگاتے ہی انتشار پیدا ہو جاتا ہے-جریان-ضعف باہ-اور نامردی کا کامیاب علاج ہے-اعصابی تحریک کے فالج میں بھی اس کا استعمال مفید ہے-

روغن سم الفار بنانے کی ترکیب :-حسب ضرورت سنکھیا لیں اتنا ہی میٹھا سوڈا ڈال کر اس میں اتنا پانی ڈالیں کہ اجزاء ڈوب جائیں-اس کے بعد اسے آگ پر پکائیں-پانی کے خشک ہوتے ہی سنکھیا تیل میں تبدیل ہو جائے گا-

عضلاتی طلاء :-روغن بیضہ مرغ طوطیائی ۸۰ گرام-روغن دار چینی ۴۰ گرام-روغن لونگ ۴۰ گرام-بیر بہوٹی ۸۰ گرام-

ترکیب تیاری :-پہلے روغن بیضہ مرغ طوطیائی تیار کریں-حسب ضرورت انڈے لے کر ان کی زردیاں الگ کرلیں اور ایک گرام فی زردی کے حساب سے نیلا تھوتھا ملا کر خوب پھینٹ لیں اور توے یا کڑاہی میں ڈال کر پکائیں اور روغن نکالیں-پھر ایک ایک بیر بہوٹی ڈال کر خوب کھرل کریں-بس تیار ہے-

طریقہ استعمال :-عضو کے اگلے اور نچلے حصے کو چھوڑ کر طلاء کے چند قطرے لگا کر مالش کریں اور اوپر پٹی باندھ دیں-پتہ وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں-دن میں تین چار بار استعمال کر سکتے ہیں-

افعال و اثرات :-عضلات کو تحریک دے کر قوت پیدا کرتا ہے-اس طلاء کو ایسے مریض کو استعمال کرائیں جس کا عضو لمبا اور موٹا ہوتا ہے لیکن اسے شہوت کم یا بالکل نہیں آتی اور قائم بھی نہیں رہتی-مریض کے قارورے کا رنگ سفید ہوتا ہے-

غدی طلاء :-روغن جما لگوٹہ (خود ساختہ) ۱۰ گرام-روغن اجوائن ۳۰ گرام-روغن رائی ۴۰ گرام-سب کو باریک کر کے دس منٹ تک کھرل کریں-یہ طلاء بہت تیز ہے اس کے چند قطرے عضو پر مل دیں-مالش کی ضرورت نہیں-

افعال و اثرات :-اس طلاء کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب شہوت کی کمی ہو یا بالکل شہوت نہ آتی ہو-احتلام کی شکایت ہو-عضو سکڑا ہوا اور بول کا رنگ سرخ ہو-

اعصابی طلاء :-روغن الائچی ۳۰ گرام-کافور ۱۰ گرام-روغن صندل خالص ۴۰ گرام-کجلی ۸۰ گرام-تمام اجزاء کو خوب کھرل کر کے رکھ لیں ایک گھنٹہ کھرل کرنا کافی ہوگا-دو دو بوند یہ طلاء دن میں ایک دو بار لگانے سے کجی-لاغری-کمزوری اور دبلا پن کا خاتمہ ہو جاتا ہے-ذکاوت حس کا خاتمہ کرتا ہے-

طلاء مقوی باہ :-رائی کا تیل ۵۰ گرام-بیر بہوٹی ۱۰ گرام-لونگ ۱۰ گرام-

ترکیب تیاری :-پہلے لونگ کو باریک کریں پھر اس میں بیر بہوٹی ڈال کر خوب یک جان کریں-بعد میں رائی کا تیل تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کرتے جائیں یہاں تک کہ اجزاء یک جان ہو جائیں-پھر اسے ایک شیشی میں بند کر کے ایک دیگچی میں اس قدر پانی ڈالیں کہ شیشی کا منہ نہ ڈوبے-دیگچی کو آگ پر رکھیں اور تین گھنٹہ تک آگ پر پکنے دیں-جب پانی ٹھنڈا ہو جائے تو روغن کو نتھار لیں اور حسب معمول استعمال کریں-

نوٹ تجویز علاج :-جب اعادہ شباب یا ضعف باہ یا بالوں کی سفیدی کا علاج کرنا مقصود ہو اول اس امر کا فیصلہ کریں کہ کونسا عضو خراب ہے اور چھ صورتوں میں سے کونسی صورت پیدا ہے-پھر اس عضو کی مناسبت سے کوئی ملین یا ہلکا مسہل دیں-اس کے بعد ضرورت کے مطابق

مفرد اعضاء کے حصہ میں آیا ہے۔

(۱۷) وٹامنی امراض اور غذائی امراض کی مفرد اعضاء سے نسبت جوڑ دی ہے۔

(۱۸) کیمیائی اور دموی تغیرات کو بھی مفرد اعضاء کے تحت بیان کر دیا ہے۔

(۱۹) ایک عضو کے بیمار ہونے سے دوسرے اعضاء کی حالت کی وضاحت قانون مفرد اعضاء ہی کا کمال ہے۔

(۲۰) قوتِ مدافعت (Immunity) کا تعلق اعضاء سے اور قوتِ مدبرہ بدن (Vitalforce) کا خون سے تعلق قائم کر کے ان دونوں قوتوں کی آپس میں معاونت، مماثلت اور موازنت کے ذریعے وزنوا بالقسطاس المستقیم کا میزان قائم کر دیا ہے۔ الشعرا ۔ ۱۸۲

(۲۱) قوتِ مدبرہ عالم اور قوتِ مدبرہ بدن کو آپس میں تطبیق دے کر اسی طرح قوت مدافعت عالم اور قوتِ مدافعتِ بدن کے نظامات قدرت میں فطرت کی جلوہ نمائی دکھا کر

فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا کا صراطِ مستقیم دکھا دیا ہے۔

(۲۲) نفسیاتی اثرات مسرت، لذت، غصہ، غم، ندامت اور خوف کو اعضاء اور دوران خون کے ساتھ مربوط کرنا قانون مفرد اعضاء ہی کا امتیاز ہے۔

(۲۳) تمام طریقہ ہائے علاج کے حسن وقبح کی حقیقت قانون مفرد اعضاء نے کھول دی ہے۔
اس طرح یہ قانون دیگر تمام طریقہ ہائے علاج کی کسوٹی کا مقام حاصل کر گیا ہے۔

(۲۴) تمام جسم اور اعضاء کی سسٹومیٹک تقسیم کر دی ہے۔ اس فطری اور باقاعدہ تشخیص وعلاج کو سمجھنے کے بعد علم طب ظنی نہیں رہتا بلکہ یقینی طریقہ علاج بن جاتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء نے نبض شناسی کے طویل ودقیق باب کو صرف تینوں اعضائے رئیسہ کے آپسی تعلق اور اس کے مطابق صرف کیفیت خون اور دوران خون تک محدود کر دیا ہے اور اسی طرح تشخیص میں قارورہ کے باب کو تو تقریباً فراموش ہی کر دیا تھا۔ قانون مفرد اعضاء نے اخلاط کی کمی بیشی کی پہچان اور اس وجہ سے پیدا ہونے والے تمام امراض کی تشخیص کو یقینی صورت بخش دی ہے۔ بلکہ نبض وقارورہ کی افادیت واہمیت کو از سر نو زندہ کر دیا اور تشخیص وعلاج میں اس کی بدولت آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ نبض اور قارورہ کے ذریعے منافع الاعضاء کی طبعی اور غیر طبعی

صورتیں کھل کر سامنے آجاتی ہیں جبکہ دیگر طریقہ ہائے علاج میں ان کا ذکر تو ملتا ہے لیکن منافع الاعضاء اور دوران خون کے ساتھ ان کا کوئی تعلق قائم نہیں۔

تجدید کی اہمیت

تجدید اور احیائے علم وفن ایک اہم ترین ضرورت ہے۔ اگر اس کو جاری نہ رکھا جائے تو ہر علم وفن زوال کا شکار ہو کر ختم ہو سکتا ہے۔ تجدید اور احیاء ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہر علم وفن میں موجودہ زمانے کی ضروریات اور موجودہ دور کے علوم وفنون کے مطابق ترتیب وتدوین بے حد لازمی امر ہے تاکہ اس کے حسن اور نکھار میں وہی آب وتاب جلوہ گر رہے۔ اور یہ کہ علم وفن میں موجودہ دور کے مطابق سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ تجدید واحیاء کسی خاص فن کے ساتھ مخصوص اور محدود نہیں بلکہ ضرورت کے مطابق دین واخلاق، سیاست و حکومت تہذیب وتمدن اور ثقافت ومعاشرت میں بھی کرنا ضروری ہوتا ہے۔

قوموں کے باہمی ملاپ، فاتح ومفتوح کا آپس میں اثر ومتاثر، نئی نئی تحقیقات کا آپس میں تبادلہ، اسی طرح نئے نئے علوم کی ایجاد سے پیدا ہونے والے حالات تجدید اور احیائے فن کے حالات و اسباب پیدا کر دیتے ہیں۔

جس طرح ہندوپاک میں فرنگی تسلط قائم ہوا تو اس نے تخت، ظلم، اثر ورسوخ، نشر واشاعت کے ذریعے سے اہل ہند وپاک کے ذہن اور نفس کو متاثر کیا۔ نئے نئے غیر فطری علوم وتحقیقات سامنے لا کر روح وجسم میں بہت سی تبدیلیاں پیدا کر دیں۔ اس کام کو اس نے ایک صدی تک اس ملک وقوم میں رہ کر خوب کامیابی سے سرانجام دیا بلکہ نصف صدی گزرنے کے باوجود یہاں سے جانے کے بعد بھی جاری رکھا ہوا ہے۔ ہر شعبہ زندگی میں غیر اسلامی اور غیر فطری آمیزش نے ہمیں ذہنی ونفسانی اور جسمانی طور پر غلام بنا کر رکھ دیا۔ اس کے گہرے اثرات ہمارے دین واخلاق سیاست وحکمت، تہذیب وتمدن، ثقافت ومعاشرت، فلسفہ وحکمت کے علاوہ دیگر علوم وفنون پر بھی بری طرح پڑے ہیں۔ جن کو دور کرنے کی کوشش کے باوجود ابھی تک ہم تہذیب اسلامی کے عملی نفوذ میں ناکام ہیں۔

مفرد یا مرکب نسخہ جات میں سے لے کر استعمال کریں اور غذا بھی اسی عضو کے مطابق استعمال کرائیں۔

انشاء اللہ بہت جلد بڑھاپا اور قبل از بڑھاپا واپس جوانی میں لوٹنے لگے گا اور علاج کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک حسن و شباب کی رونق جسم سے پورے طور پر ظاہر نہ ہو۔ حسن و صحت اور شباب کا یقینی علاج ہے اور غور و فکر کرنے والوں کے لیے ان تحقیقات میں بے شمار اسرار و رموز پیش کر دیئے گئے ہیں۔

بانجھ پن

بانجھ پن کا علاج اور نسخہ :۔ خلنجاں ۳۰ گرام، دار فلفل ۳۰ گرام، زنجبیل ۲۰ گرام۔ سفوف بنا لیں۔

خوراک :۔ نصف گرام سے ایک گرام تک آب تازہ سے دن میں تین چار بار دیں۔ اس سے کاذب حمل کے اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ مقوی رحم ہے۔ رحم کو صاف کر کے اس میں نطفہ کو جذب کرنے کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔

شافہ معین حمل :۔ پھٹکڑی بریاں ۱۰ گرام۔ عصارہ کیکر ۲۰ گرام۔ دونوں اجزا کو باریک کر لیں۔

طریقہ استعمال :۔ ماہواری سے فراغت کے بعد ململ کی پوٹلی میں دوا باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں۔ تین دن تک استعمال کرنے کے بعد مجامعت کریں۔

افعال واثرات :۔ (عضلاتی اعصابی) سیلان الرحم۔ ضعف رحم۔ رحم کا ٹل جانا کے لیے بے حد مفید ہے۔ اعصابی تحریک میں کثرت رطوبات کے سبب اگر حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

فرزجہ معین حمل :۔ عصارہ کیکر (جو کیکر کے درخت سے سیاہ رنگ کا مواد بہتا ہے) ۱۰ گرام۔ افیون ۲ گرام۔ پھٹکڑی بریاں ۱۰ گرام۔

ترکیب استعمال :۔ تینوں ادویہ کو سرمہ کی طرح باریک پیس لیں۔ بس تیار ہے۔ تھوڑی سی دوا لے کر پوٹلی بنا کر رحم میں رکھوائیں یا تھوڑا سا پانی ملا کر کپڑا تر کر کے استعمال کرائیں

افعال واثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ بے حد مقوی رحم ہے۔ رحم کی فاسد رطوبات کو خشک کر کے رحم کو نطفہ قبول کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ سیلان الرحم کے لیے مفید ہے۔

نوٹ :۔ اس کی نخودی گولیاں بھی تیار کی جا سکتی ہیں جو امساک کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

سفوف معین حمل :۔ برادہ دندان فیل ۱۰ گرام۔ ریش برگد ۱۰ گرام۔ تخم شونگی ۱۰ گرام۔ تمام اجزا کو باریک کر کے سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک :۔ ایک گرام سے ڈیڑھ گرام تک دن میں چار بار دیں۔

افعال و اثرات :۔ (عضلاتی اعصابی)۔ ماہواری شروع ہوتے ہی کھلانا شروع کر دیں اور ماہواری کے ایک ہفتہ بعد بھی کھلاتے رہیں۔ اس کے ساتھ عضلاتی اعصابی شافہ بھی اندر رکھائیں۔ جب کثرت رطوبات کے سبب حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس کا استعمال مفید ہے۔

فرزجہ :۔ ایلوا ۲ گرام۔ حنظل ۵ گرام۔ مرمکی ۴ گرام۔ باریک پیس کر شافہ تیار کریں۔

طریقہ استعمال :۔ شافہ (بتی) بنا کر رحم میں رکھوائیں۔

افعال واثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ رحم کو تحریک دے کر برسوں کا رکا ہوا خون جاری کر دیتا ہے۔ بندش حیض۔ کمی حیض اور سیلان الرحم کے لئے ایک بہترین شافہ ہے۔

حقیقتِ اٹھرا :۔ اٹھرا کا مرض ان خاندانوں میں پایا جاتا ہے جن میں مرض سوزاک کا اثر ہوتا ہے یا سوزاک کا مادہ پایا جاتا ہے۔ یا سوزاک کی عوارضات پائے جاتے ہیں۔ یہ اثر باپ کی طرف سے اولاد میں منتقل ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اول بیوی پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس میں سوزاک یا ایسے

دیگر عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں جس کے ساتھ ہی اس پر اٹھرا کا مرض پیدا ہو جاتا ہے- ایسے میاں بیوی کی اولاد اول تو تندرست پیدا نہیں ہوتی اور اگر تندرست پیدا ہوتی ہے تو جلد مر جاتی ہے- اگر کوئی انتہائی جدوجہد سے بچ جاتی ہے تو آئندہ نسلوں میں اٹھراہ کا مرض لازم ہو جاتا ہے- گویا اٹھرا ایک ایسی صورت ہے جو سوزاکی مادہ سے پیدا ہوتی ہے-

خاص نکتہ :- عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اٹھرہ میں عورتوں کے اندر خرابی پائی جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتوں میں یہ خرابی مردوں کی طرف سے آتی ہے- اس لئے ایسے مریض کے علاج میں لازمی امر ہے کہ ان کے مردوں کا معائنہ بھی کر لینا چاہئے اور ساتھ ہی یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ اٹھراہ کی حالت مرد یا اس کے خاندان کی طرف سے تو نہیں آئی- اس صورت میں عورتوں کے ساتھ مردوں کا علاج بھی ضروری ہے-

علاج :- یہ غدی مرض ہے اس کا علاج اعصابی ہے- ذیل کا نسخہ ہر قسم کے اٹھرہ میں یقینی بے خطا ہے اس کو مسلسل استعمال کرنا چاہیے- یعنی حمل ہو جانے کے بعد بھی دوا جاری رکھنی چاہیے- بس ایک بچہ تندرستی میں ایک سال گزار دے تو پھر دوسرے بچوں کے لیے یہ دوا ضروری نہیں ہے-

نسخہ :- سرمہ سیاہ' ریٹھا' دونوں ہم وزن سفوف بنالیں- پانی کی مدد سے گولیاں بقدر مونگ تیار کر لیں-

خوراک :- ایک گولی صبح و شام بعد از غذا ہمراہ ایک گلاس دودھ کھلائیں- غذا میں دودھ گھی اور گوشت سبزی کا استعمال زیادہ رکھیں- روٹی چاول برائے نام- البتہ گھی سے تربتر حلوہ یا دلیہ زیادہ مفید ہے- لیکن اگر شدید بھوک نہ ہو تو صرف پھل' دودھ اور چائے کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے-

استقرار حمل

مرد کی صحت کا معیار اس کی قوت باہ کا صحیح ہونا ہے اور عورت کی صحت کا معیار اس کی ماہواری کا باقاعدہ ہونا ہے- گویا جنسی اعضاء مرکز صحت و زندگی اور نمو و فلاح ہیں- استقرار حمل صرف ضعف رحم کو مد نظر رکھتے ہوئے مقوی رحم ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں تاکہ رحم میں تقویت پیدا ہو جائے- دراصل یہ تقویت رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتی ہے- اس مقصد کے لئے مقوی غدی عضلاتی دوا مفید ہو سکتی ہے- ذیل کی دوا بے حد مفید ہے-

نسخہ :- شنگرف ۱۰ گرام' جائفل ۳۰ گرام' پتہ مگرمچھ ۴۰ گرام-

ترکیب تیاری :- شنگرف اور جائفل کو کھرل کریں- پھر پتہ مگرمچھ ملا کر ایک گھنٹہ کھرل کر کے گولیاں مقدار نخود بنالیں-

خوراک :- ایک گولی صبح شام ہمراہ آب تازہ- تین روز تک رات کو ایک گولی اندر رکھوا دیں پھر صرف کھانے کی دوا دیتے رہیں-

غذا :- صبح حلوہ' دوپہر کو صرف دودھ یا پھل اور رات کو ہر قسم کی غذا کھا سکتے ہیں-

اکسیر ورم رحم :- ہلدی ۱۰ گرام- ملٹھی ۱۰ گرام- بادیان ۱۰ گرام- ریوند خطائی ۳۰ گرام-

ترکیب تیاری :- تمام ادویات کا باریک سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک گرام سے ڈیڑھ گرام دن میں چار بار پانی سے کھلائیں-

افعال و اثرات :- (غدی اعصابی) ورم رحم (نیا پرانا)- پرانی پیچش- پیٹ میں ریاح- درد- بے چینی- کھٹی ڈکاریں- بار بار پاخانہ کی حاجت- رحم کا ٹل جانا یا ورم رحم کے سبب حمل نہ ہونے کی اکسیری دوا ہے-

شافہ برائے ورم رحم:- ہلدی ۱۰ گرام- ریوند خطائی ۱۰ گرام- روغن زیتون یا دیسی گھی ۵۰ گرام-

ترکیب تیاری:- ہلدی اور ریوند خطائی کو سرمہ کی طرح باریک کر کے گھی میں ملا لیں اور نیم گرم میں پھایہ تر کر کے اندام نہانی کے اندر رکھیں-

افعال واثرات:- (غدی اعصابی) ورم رحم- درد رحم- رحم کی خشکی- صلابت رحم- خارش رحم- اندام نہانی کی سوزش- بواسیر اور کثرت حیض کے لیے بھروسہ کی دوا ہے- استقرار حمل کے لیے لاجواب ہے-

مجربات لبن

اعصاب کی تیزی سے دودھ بڑھ جاتا ہے اور عضلات کی تحریک اور خشکی سے دودھ بند ہو جاتا ہے اور غدد کی تیزی سے دودھ میں کمی واقع ہو جاتی ہے- جن کے مجربات درج ذیل ہیں-

نسخہ برائے کثرت اللبن:- تخم ترب ۱۰۰ گرام بادیاں ۳۰۰ گرام سفوف تیار کر لیں-

خوراک:- ۳ گرام سے ۶ گرام تک ہمراہ دودھ صبح و شام دیں- غذا میں زیادہ تر دودھ چاول حریرہ بادام' حلوہ اور فرنی وغیرہ دیں-

نسخہ برائے قلت اللبن:- تخم میتھی ۵۰ ۷ گرام اور رائی ۵۰ گرام سفوف کر لیں-

خوراک:- ایک گرام سے ۴ گرام تک دیں- غذا میں اچار اور چٹنی وغیرہ کا اضافہ کر دیں-
اگر دودھ کی بہت زیادہ کثرت ہو تو دوا کا پتلا پتلا لیپ کر دیا کریں- دودھ گھی اور گوشت بند کر دیں-

مجربات برائے امراض اطفال

حب ڈبہ اطفال:- مغز جمالگوٹہ ۶ گرام- رائی ۶۰ گرام- نیلا تھوتھا ۳ گرام-

ترکیب تیاری:- سب دواؤں کو باریک کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک:- ایک سے دو گولی ماں کے دودھ میں حل کر کے پلائیں- پلاتے ہی قے آجائے گی- اگر قے نہ آئے تو پاخانہ آجائے گا-

افعال واثرات:- (غدی عضلاتی) بچوں کے ڈبہ (نمونیا) کے لیے مفید ہے پہلی خوراک سے بچہ تندرست ہو جاتا ہے اسے استعمال کراتے ہی قے ہو کر سارا بلغم خارج ہو جاتا ہے-
اور بچہ صحت یاب ہو جاتا ہے- اگر ایک خوراک سے قے یا جلاب نہ آئے تو ایک گھنٹہ بعد دوسری خوراک دیں-

حب دق الاطفال:- کشتہ صدف مرواریدی ۱۰ گرام- زہر مہرہ خطائی ۱۰ گرام- ناریل دریائی ۱۰ گرام- طباشیر اصلی ۱۰ گرام- دانہ الائچی خورد ۱۰ گرام- پوست ہلیلہ زرد ۱۰ گرام- سفوف کلیجی کے سوا باقی تمام اجزا کو باریک کر لیں-

سفوف کلیجی بنانے کا طریقہ:- سفوف کلیجی بکرا ۱۵ گرام لے کر چاقو سے باریک ٹکڑے کاٹ لیں پھر توے پر رکھ کر نیچے ہلکی آگ جلائیں- تھوڑی دیر بعد کلیجی کا پانی خشک ہو جائیگا- آگ سے اتار کر خوب باریک کر کے ادویہ کے سفوف میں ملا لیں-

مقدار خوراک:- ایک سے دو گولی چو عرقے سے چار بار کھلائیں-

افعال و اثرات:- (عضلاتی اعصابی) بچوں کے ہرے پیلے دست عطاش 'دق الاطفال (سوکڑا)' ام الصبیان بچوں کے دانت نکالنے کے زمانہ کی تمام تکالیف کے لیے مفید ہے- اس سے بچے خوب موٹے تازے ہو جاتے ہیں- اعصابی تحریک کی ہر علامت کے لیے عمدہ دوا ہے-

صابر جنم گھٹی :- گل سرخ ۵۰ گرام - گل بنفشہ ۵۰ گرام - املتاس ۵۰ گرام - سنا مکی ۲۰ گرام - چینی ایک کلو - شہد ۲۵۰ گرام -

ترکیب تیاری :- تمام ادویہ رات کے وقت ایک سیر پانی میں بھگو دیں - صبح کو جوش دیں چھان کر چینی اور شہد میں ملا کر شربت کے قوام پر لے آئیں -

مقدار خوراک :- ۶ گرام سے ۹ گرام تک دن میں چار بار دیں -

افعال واثرات :- (اعصابی غدی) بچوں کے اکثر امراض کے لیے اکسیر ہے - قبض' اپھارہ' نزلہ زکام' کھانسی' بد ہضمی' دق الاطفال' بھوک نہ لگنا وغیرہ کے لیے مفید ہے -

مقویات

طلا مقوی باہ :- روغن رائی ۵۰ گرام' بیر بہوٹی ۱۰ گرام' لونگ ۱۰ گرام -

اول لونگ باریک کریں - پھر اس میں بیر بہوٹی ڈال کر خوب یک جان کر لیں - پھر اس میں تھوڑا تھوڑا روغن رائی ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں - یہاں تک کہ وہ سب یک جان ہو جائیں - پھر سب کچھ ایک شیشی مین ڈال کر اس کا منہ بند کر دیں - یہ شیشی ایک دیگچی میں رکھ کر اس قدر پانی ڈالیں کہ شیشی کا منہ نہ ڈوبے - پھر دیگچی کو نرم آگ پر رکھ دیں - کم از کم تین گھنٹے ہلکی آگ پر پکنے دیں - پھر جب پانی ٹھنڈا ہو جائے تو وہ روغن کسی دوسری شیشی میں نتھار لیں بس تیار ہے - حسب معمول استعمال کریں -

سفوف مقوی باہ اور جسم :- دار چینی ۱۰۰ گرام' رائی ۵۰ گرام' لونگ ۵۰ گرام - سفوف کر لیں -

خوراک :- نصف گرام ہمراہ شیر نیم گرم دن میں تین بار - صبح سہ پہر اور بوقت خواب استعمال کریں اور خداوند کریم کی قدرت کا نظارہ دیکھیں -

نوٹ :- جن لوگوں کو قبض شدید ہو وہ اول کچھ روز اپنی قبض کا علاج کریں - جس کے لیے بہتر صورت یہ ہے کہ ۵ گرام روغن بادام پاؤ بھر دودھ میں ملا لیں اور ایسی دو تین خوراکیں چندروز تک استعمال کریں اس سے دائمی قبض رفع ہو جائے گی -

محرک دماغ وملین :- بادام مقشر ۲۰۰ گرام' بادیاں مقشر ۷۵ گرام' فلفل سیاہ ۲۵ گرام' رب سوس ۱۰۰ گرام -

ترکیب :- اول بادام اور رب سوس کو ملا لیں - پھر اس میں فلفل اور بادیاں مقشر ملا کر سفوف بنا لیں -

خوراک :- ۳ گرام سے ۱۰ گرام تک ہمراہ آب نیم گرم یا دودھ با شہد شیریں کردہ استعمال کرائیں

افعال واثرات :- (اعصابی غدی ملین) سوزشی نزلہ زکام اور کھانسی - تقطیر و سوزش بول' پیچش' پیٹ میں سدے' جسم کی خشکی' جسم کا دبلا پن' ثقل سماعت اور ضعف بصارت بوجہ خشکی اور گرمی' سرعت انزال اور جریان' خون کے دباؤ میں زیادتی اور پرانی بد ہضمی میں بے حد مفید ہے - اس دوا کے استعمال سے ریاح الامعاء تبخیر اور زخم امعاء بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں -

محرک دماغ واعصاب (قابض) :- کشنیز ۴۰ گرام' زیرہ سفید ۲۰ گرام' تخم خشخاش ۲۰ گرام' تخم کدو ۴۰ گرام -

خوراک :- ۳ گرام سے ۱۰ گرام تک ہمراہ آب تازہ یا چائے نیم گرم استعمال کریں -

افعال واثرات :- (اعصابی غدی) مندرجہ بالا تمام امراض وعلامات میں بے حد مفید ہے - بشرطیکہ مریض کو قبض بالکل نہ ہو - بلکہ اس کو دو تین اجابتیں روزانہ آتی ہوں - مندرجہ بالا امراض کے علاوہ سوزاک ہاد اور نیند نہ آنے میں بے حد مفید ہے - جن مریضوں کو بے وجہ بھوک لگتی ہو اور ہر وقت کھانے کا خیال لگا رہتا ہو - بعض ایسے مریضوں اور بچوں کو اسہال بھی لگے رہتے ہیں ان کے لیے یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے - بھوک بند ہو جاتی ہے اور اسہال رک جاتے

ہیں۔صحت قابل تعریف ہو جاتی ہے اسی طرح عطاش کے لیے بھی مفید ہے۔

حب عظم الطحال :۔سم الفار ۱۰ گرام' ہیر اکسیس تازہ ۸۰ گرام' ست مصبر ۶۰ گرام۔

ترکیب تیاری :۔سب سے پہلے سم الفار اور ہیر اکسیس کو ایک گھنٹہ تک کھرل کریں پھر مصبر ملا کر یک جان کریں اس کے بعد پانی میں گوندھ کر نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :۔ایک ایک گولی ہر چار گھنٹے کے بعد دیں۔اگر تین روز مسلسل دینے کے بعد قبض باقی رہے تو خوراک دو' دو گولیاں کر دیں اور جب قبض دور ہو جائے تو پھر ایک ایک گولی شروع کر دیں۔

افعال واثرات :۔پرانے سے پرانے عظم الطحال کے لیے ایک مفید ترین دوا ہے اس کے علاوہ جسم میں صاف اور مقوی خون پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔بھوک بڑھ جاتی ہے۔رنگ صاف ہو جاتا ہے۔قبض کشا ہے جب عورتوں کی ماہواری اس لیے خراب ہو کہ ان کے جسم میں خون کی کمی ہے ان کے لیے بے حد مفید ہے۔اس سے رفتہ رفتہ نہ صرف ماہواری شروع ہو جاتی ہے بلکہ باقاعدہ ہو جاتی ہے۔جو عورتیں ماہواری کی خرابی سے اولاد سے محروم ہوں ان کو ان گولیوں کے استعمال سے تین چار ماہ کے اندر حمل قرار پا جاتا ہے۔

پرہیز :۔اس دوا کے دوران مٹھائی' چاول' گھی اور دودھ کا استعمال بند رکھیں۔

غذا :۔دلیا۔ڈبل روٹی۔ہر قسم کے گوشت کا شوربا۔چائے اور ترش پھل دیں۔

حب مقوی بدن مولد خون :۔سم الفار ۲ گرام' کشتہ فولاد ۱۶ گرام' رائی ساڑھے آٹھ گرام۔

ترکیب :۔اول سم الفار کو پیس لیں پھر اس میں تھوڑا تھوڑا کشتہ فولاد شامل کرتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں۔اسی طرح ایک گھنٹہ کھرل کریں۔پھر اس میں رائی شامل کر کے گولیاں بقدر نخود تیار کریں۔(عضلاتی غدی مقوی)۔

خوراک :۔ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ ۔

اثرات وافعال :۔کمی خون اور نقاہت جسم کے لیے بے حد مفید ہے۔تھوڑے دنوں میں کافی خون پیدا ہو جاتا ہے اور جسم میں طاقت آ جاتی ہے۔رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔بھوک خوب لگتی ہے۔قوت باہ اور جریان کے لیے بھی مفید ہے۔بد ہضمی عظم الطحال مزمن اور ضعف کبد کے لیے بھی بہت کامیاب ہے۔

فرنی دافع سوزش :۔ساگو دانہ ۱۰ گرام' اسبغول ۵ گرام' تخم ریحان ۵ گرام' انڈا ایک عدد' دودھ نیم کلو۔

ترکیب :۔پہلی تینوں اشیاء کو پاؤ بھر پانی میں گھول کر آگ پر رکھ دیں جب ساگو دانہ گل جائے تو اس میں سفید انڈا ڈال کر خوب پھینٹ لیں۔پھر دودھ گرم کر کے اس میں ملا دیں۔حسب ضرورت چینی شامل کر لیں بس تیار ہے۔(اعصابی عضلاتی)۔

افعال واثرات :۔معدہ وامعاء اور مثانہ کی سوزش کے لیے غذائی دوا ہے۔جب پیٹ میں سوزش اور جلن پائی جائے اور ترش ڈکار آئیں یا امعاء کی سوزش سے اسہال ہوں۔جن میں جلن پائی جائے یا سوزاک یا بغیر سوزاک کے پیشاب جل کر آئے۔جب منی اخراج پائے تو جلن معلوم ہو یا جریان کی شدت ہو تو اس غذائی دوا کا استعمال بے حد مفید ہے۔اسی طرح سرعت انزال۔مذی اور ودی کی کثرت کو روک دیتی ہے۔جب غدد میں حدت ہو' خون کا دباؤ بڑھ گیا ہو' ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیاں جلتی ہوں تو اس کا استعمال تسکین کا باعث ہو گا۔

خوراک :۔دن میں دو تین بار دیں۔معمولی تکلیف میں صرف صبح ناشتہ میں اس کا استعمال کافی ہو گا۔بہتر ہو گا کہ ضرورت کے مطابق تازہ بنالیں۔

برفی دافع سوزش :۔کھویا ۲۵۰ گرام۔بادام شیریں مقشر ۲۵۰ گرام۔تخم کدو ۱۲۵ گرام۔خشخاش ۱۲۵ گرام۔الائچی خورد ۵ گرام۔ورق نقرہ حسب ضرورت۔چینی ۱ کلو۔

ترکیب :۔کھانڈ میں پانی ڈال کر آگ پر رکھ دیں جب پانی ابلنے لگے تو اس میں کھویا ڈال دیں پھر یہاں تک آگ پر رکھیں کہ برفی کا قوام پک جائے آگ سے اتار کر اس میں بادام' تخم کدو اور خشخاش

صاف کر کے باریک شدہ ڈال دیں پھر کسی کھلے برتن میں ڈال کر اوراق لگا کر برفی کو کاٹ لیں۔

خوراک :-۵ گرام سے ۲۰ گرام تک دن میں تین چار بار استعمال کرائیں۔

افعال واثرات :-مندرجہ بالا برفی کے خواص کے ساتھ مقوی اثر بھی رکھتا ہے نزلہ مزمن اور پرانی سوزشی کھانسی کے لیے بے حد مفید ہے -ہلکا ملین بھی ہے جسم کی خشکی کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ مقوی دماغ بھی ہے -دماغی محنت کرنے والوں کے لیے ایک عمدہ مٹھائی ہے-(اعصابی عضلاتی مقوی)-

کوکونٹ مقوی دماغ واعصاب :-نارجیل ۲۵۰ گرام-پستہ ۲۵۰ گرام-
چینی ۲۵۰ گرام-ورق نقرہ حسب ضرورت-پانی حسب ضرورت-

ترکیب :-اول نارجیل کو باریک مولی کنڈا کر لیں -پھر پستہ کو چاقو سے باریک کر لیں - دونوں کو ملا کر رکھ دیں -پھر کھانڈ میں پانی ڈال کر آگ پر رکھیں -جب قوام تیار ہو جائے تو اتار کر نارجیل اور پستہ ڈال دیں -پھر کسی کھلے برتن میں پھیلا کر ورق نقرہ لگا کر برفیاں کاٹ لیں-

افعال واثرات :-(عضلاتی محرک اعصابی مقوی) دماغ واعصاب کی تقویت کے علاوہ جریان اور ضعف باہ کے لیے بھی مفید ہے -عورتوں کے سیلان رحم کے لیے مفید ہے بے حد لذیذ اور مقوی مٹھائی ہے چند دن کے اندر جسم میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہے -دماغی کام کرنے والوں کے لیے بے حد مفید ہے-

خوراک :-۱۰ گرام سے ۵۰ گرام تک دن میں تین بار دیں-

مقوی معدہ کبدی :-جلوتری ۱۰ گرام -دار چینی ۲۰ گرام -تیز پات ۵۰ گرام-سفوف تیار کر لیں-

خوراک :-ایک گرام سے تین گرام تک دن میں تین چار بار ہمراہ آب تازہ دیں-

افعال واثرات :-مقوی معدہ وامعاء اور قلب محرک جگر اور قابض نفخ شکم اور گڑگڑاہٹ مولد خون اور مقوی بدن -(عضلاتی غدی)-

اس دوا کے استعمال سے رفتہ رفتہ معدہ اور امعاء میں زبردست قوت پیدا ہو جاتی ہے جگر گرم ہو جاتا ہے اور بھوک بڑھ جاتی ہے -پرانے اسہال یا دہ پاخانے جو کھانا کھانے کے بعد آتے ہوں رفتہ رفتہ رک جاتے ہیں -پرانے نزلے میں بے حد مفید ہے تیزابیت دور ہونا شروع ہو جاتی ہے -نیا خون پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے -آہستہ آہستہ جسم میں طاقت و توانائی آجاتی ہے اور ساتھ ہی کمزوری دور ہو کر جسم کا دبلا پن ختم ہو جاتا ہے اور رنگت میں سرخی نمودار ہو جاتی ہے-

چٹنی مقوی قلب اور مولد خون :-ٹماٹر چار کلو-کشمش نصف کلو -اورک ۱۲۵ گرام-
سرکہ ایک کلو-گڑ دو کلو-نمک مرچ حسب ضرورت-

ترکیب :-اول ٹماٹر کو کاٹ کر کسی مٹی کی ہانڈی میں آگ پر پکائیں -جب تمام ٹماٹر گل کر یک جان ہو جائیں تو اس کو چھان کر رکھ لیں -پھر دوسری مٹی کی ہانڈی میں سرکہ اور گڑ ملا کر آگ پر رکھ دیں -جب گڑ سرکہ میں بالکل حل ہو جائے تو اس کو چھان کر ٹماٹر کے پانی میں ملا لیں -پھر اس میں اورک کو چھیل کر باریک کتریں بنا کے ڈال دیں کشمش کو دھو لیں اور نمک مرچ حسب ضرورت تینوں کو شامل کر کے ہانڈی کو پھر آگ پر چڑھا دیں -جب معمولی گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں -بس تیار ہے-

خوراک :-۱۰ گرام سے ۵۰ گرام تک کھانے کے ہمراہ -روٹی سے کھائیں یا ناشتہ کریں -توس پر لگا کر کھائیں-

احتیاط :-جب ٹماٹروں کو پکائیں یا بعد میں گاڑھا کریں تو آگ نرم ہونی چاہیے اور ہانڈی کو ہلاتے رہیں تاکہ ٹماٹر ہانڈی کی تہ میں بیٹھ کر جل نہ جائیں-

افعال واثرات :-(عضلاتی غدی) قلب وجگر کو قوت دیتی ہے اور بے حد خون پیدا کرتی ہے-

سینہ اور دماغ کی رطوبتوں کو چھانٹتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے اور قوت ہاضمہ تیز کرتی ہے۔ ہلکی ملین ہے۔ گندے ریاح کو تحلیل کرتی اور اسہال کہنہ اور کثرت بول میں بھی ازبس مفید، لذیذ حد ہے۔ خاص طور پر ایسے موقع پر جب کہ غذا کھاتے ہی فوراً پاخانے کا احساس ہو۔ تھوڑے ہی دنوں میں رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ تیز گرمی کے موسم میں جب قدرت ترش پھل پیدا کرتی ہے یا جب بارش کا موسم ہو یا ہیضے کی وبا یا موسم ہو تو بے حد مفید ہے۔ جی متلانے اور بار بار قے آنے میں بھی بے حد مفید ہے۔ جب دل ڈوبے تو اس کی ایک دو یا تین چمچہ بھر مقدار فوراً دل کو تیز اور گرم کر دیتی ہے یہ ایک لذیذ اور خوش ذائقہ غذائی دوا ہے۔

چٹنی مقوی جگر اور مولد خون :۔ آمبی (خام آم) دو کلو، کشمش ۱۲۵ گرام، سرکہ ایک کلو، ادرک ۱۲۵ گرام، گڑ ڈھائی کلو، نمک مرچ ضرورت کے مطابق۔

ترکیب :۔ حسب سابق تیار کر لیں۔ خوراک اور استعمال بھی حسب سابق رکھیں۔

افعال و خواص :۔ (غدی عضلاتی) قلب کی نسبت جگر کو زیادہ قوت دیتی ہے۔ حرارت زیادہ پیدا کرتی ہے۔ اور اس سے بھی جسم میں بے حد خون پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی بے حد مبہی اور مشہی ہے۔ ملین اور متعفن ریاح کا اخراج کرتی ہے اور جسم سے ہر قسم کی بلغم کا اخراج کرتی ہے اور اس کی پیدائش کو روکتی ہے باقی افعال و اثرات میں سابقہ چٹنی کے مطابق ہے۔ یہ بھی ایک لذیذ اور خوش ذائقہ غذائی دوا ہے اور دونوں چٹنیوں کا استعمال مٹاپے کو چھانٹتا ہے۔

چٹنی مقوی اعصاب اور مولد خون :۔ مربہ آم ۲۵۰ گرام، مربہ زنجبیل ۲۵۰ گرام، کشمش ۲۵۰ گرام، گرم مصالحہ حسب ضرورت۔

ترکیب :۔ دونوں مربہ جات اور کشمش کو دھو کر کونڈی ڈنڈے میں خوب باریک کریں۔ اس میں حسب ضرورت گرم مصالحہ ملا لیں۔ بس تیار ہے۔ اس چٹنی کی یہ خوبی ہے کہ فوراً تیار ہو جاتی ہے۔ اس میں سرکہ اور نمک شریک نہیں ہیں۔ خوراک اور استعمال حسب سابق ہے

افعال و خواص :۔ (عضلاتی غدی) مندرجہ بالا دونوں چٹنیوں کے خواص اس میں موجود ہیں

لیکن یہ دل و جگر کے ساتھ ساتھ اعصاب کے لیے بھی تقویت کا باعث ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں جسم میں نشوونما اور توانائی کا دور شروع ہو جاتا ہے ساتھ یہ بھی ایک خوش ذائقہ ہے۔

مقوی طحال اور مولد خون :۔ کشتہ فولاد ۱۰ گرام، افسنتین ۳۰ گرام، رائی ۱۲۰ گرام۔

ترکیب :۔ اول کشتہ اور افسنتین کو باہم ملا لیں۔ پھر رائی کا سفوف ملا لیں۔ بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک گرام سے دو گرام تک ہمراہ لسی یا سکنجبین دن میں تین چار بار دیں۔

(عضلاتی اعصابی)۔

عظم طحال اور ضعف کی صورت میں جسم میں تیزابیت بہت کم ہو جاتی ہے اور خون میں سرخی کی جائے رطوبات بہت بڑھ جاتی ہیں۔ کمی خون اور خرابی خون کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جسم پھول جاتا ہے اور خون کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے۔ اس صورت میں سب سے بڑا نقصان جو ہوتا ہے وہ عضلات کا پھول جانا ہے جس کے ساتھ قلب بھی پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس علاج میں سب سے بڑی خرابی یہ کی جاتی ہے کہ اس میں ایسے مسہلات دیے جاتے ہیں جو قوت اور ارھی رکھتے ہیں۔ جیسے ریوند، گل سرخ اور انگریزی ادویات میں میگنیشیا وغیرہ اس قسم کے علاج سے مرض بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ہے۔ اول تو مسہلات ہونے نہیں چاہئیں۔ اگر ضرورت کا احساس ہو تو ایسے مسہلات حابس اور قابض ہونے چاہئیں۔ ہلیلہ جات اور مصبر وغیرہ۔

غذا :۔ غذا میں اول روٹی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر روٹی کی خواہش زیادہ ہو تو روٹی خمیری ہونی چاہیے۔ پھل ترش ہونے چاہئیں اور اس مرض میں بینگن آلو اور ٹماٹر بھی مفید ہیں۔ لسی، دہی اور ڈبل روٹی کا استعمال بھی اچھا رہتا ہے۔

مقوی قلب و خون :۔ ہیرا کسیس ۱۰ گرام۔ دار چینی ۳۰ گرام اور بالچھڑ ۴۰ گرام۔

نوٹ :۔ ہیرا کسیس ایک نمک ہے جو فولاد اور تیزاب گندھک سے مل کر بنتا ہے۔

ترکیب :۔ ہیرا کسیس تازہ لیں۔ پرانی نہ ہو۔ تازہ سے مقصد سبز رنگ پتھر کی طرح سخت۔

شیشے کی طرح چمکدار ہو۔ پرانی کا رنگ سفید اور وہ آٹے کی طرح نرم ہو جاتی ہے۔
اول ہیرا کسیس کو باریک کریں۔ پھر دار چینی اور بالچھڑ کو الگ الگ باریک کر کے ملالیں۔

خوراک:۔ ایک رتی سے ایک گرام تک۔

افعال و اثرات:۔ مقوی قلب و مقوی معدہ و امعاء۔ مقوی مولد خون' قابض و حابس' دافع بلغم' بندش نزلہ اور بول' مقوی دماغ و اعصاب' ضعف قلب و معدہ و امعاء' کمی اشتہا' اسہال مزمن' کمی اور رقت خون' زیادتی رطوبات' عظم قلب' زیادتی بلغم' نزلہ مزمن اور درد سر' بدہضمی' جریان بسبب خرابی ہضم و کمی خون' ریاح بلغمی' دائمی درد سر' تنگی تنفس بلغمی وغیرہ۔

مقوی جگر و مولد خون:۔ ہیرا کسیس ۱۰ گرام۔ زنجبیل ۵۰ گرام۔ نوشادر ۲۰ گرام۔

ترکیب:۔ تمام ادویات علیحدہ علیحدہ باریک کر کے اول ہیرا کسیس اور نوشادر ملائیں پھر زنجبیل شامل کر لیں۔ بس تیار ہے۔

نوٹ:۔ نوشادر ٹھیکریدار ہو۔ ٹکیاں اور ڈنڈا غیر خالص ہوتے ہیں۔

خوراک:۔ ایک رتی سے ایک گرام ہمراہ آب تازہ۔

افعال و اثرات:۔ مقوی جگر و مولد خون ہاضم و ملین۔ دافع ریاح و بلغم اور رطوبات۔ مقوی خون اور مولد حرارت (غدی عضلاتی)۔

استعمال:۔ ضعف جگر و عظم کبد' عظم طحال' کمی خون اور کمزوری خون' خرابی ہضم و زیادتی ریاح' بوجہ ضعف جگر و طحال' بلغم اور رطوبات بوجہ سکون جگر' بھس' امراض کے بعد کی کمزوری' کمی بھوک' تنگی تنفس بوجہ کمی حرارت اور زیادتی ریاح و دائمی قبض۔

مقوی دماغ و خون:۔ ہیرا کسیس ۱۰ گرام۔ مرچ سیاہ ۳۰ گرام۔ ریوند خطائی ۴۰ گرام۔

ترکیب:۔ تمام ادویات کو باریک کر کے پہلے ہیرا کسیس اور ریوند خطائی ملائیں پھر مرچ سیاہ ملائیں۔

خوراک:۔ ایک رتی سے ایک گرام تک ہمراہ آب تازہ۔

افعال و اثرات:۔ محرک و مقوی اعصاب و دماغ اور خون۔ مخرج رطوبات غیر صالحہ۔ ہاضم و ملین۔ دافع ریاح مولد صالحہ رطوبات (غدی اعصابی)۔

استعمال:۔ سکون اعصاب و دماغ بسبب زیادتی بلغم رطوبات۔ کمی خون' یرقان' استسقاء' مانی الصدر' مانی الراس' عظم راس' توند کا بڑھ جانا' قبض' زیادتی بلغم و رطوبات سے بدن کا سو جانا اور سن ہو جانا' ضعف حرکات جسم و اعضاء وغیرہ۔

نوٹ:۔ مقوی ادویات کے ہمراہ غذا ہمیشہ قلیل مگر مقوی ہونی چاہیے مثلاً چپاتی کے ساتھ گوشت' گھی اور دودھ وغیرہ۔

اطریفل مقوی دماغ اور دافع جریان:۔ مربہ بلیلہ ایک کلو' مربہ آملہ ایک کلو' بلیلہ ۲۵۰ گرام' بہمن سرخ ۳۷۵ گرام' بہمن سفید ۳۷۵ گرام' چینی دو کلو' پانی ایک کلو۔

ترکیب:۔ اول مربہ جات کو صاف کریں۔ پھر کوٹ کر باریک کر لیں۔ پھر خشک ادویات کا سفوف کر لیں۔ پھر چینی اور پانی کا قوام تیار کر کے اس کو آگ پر سے اتار لیں اس میں اول مربہ جات ڈال کر ملالیں پھر اس میں خشک ادویات کا سفوف ملالیں۔

خوراک:۔ ۱۰ گرام سے ۳۰ گرام تک دن میں دوبار ہمراہ شیر استعمال کریں۔

غذا:۔ ہر علاج میں غذا کا تعین بھی دوا کی طرح ہونا چاہیے۔ مقوی دماغ و اعصاب اور جریان کے مریضوں کو نمک مرچ اور محرکات کا استعمال بہت ہی کم کرنا چاہیے۔ غذا میں سبزی ترکاری' دالیں اور دودھ زیادہ دیں۔ (اعصابی عضلاتی)۔

افعال و اثرات:۔ دائمی نزلہ و زکام' تر کھانسی' بلغم کی زیادتی' ضعف دماغ اور اعصاب کے لیے بے حد مفید ہے۔ خفقان قلب میں بھی ایک یقینی دوا ہے۔ مادہ منویہ میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جریان رفتہ رفتہ رک جاتا ہے۔ پرانے اسہال جو ضعف معدہ اور امعاء کی وجہ سے ہوں ان

میں ایک مفید دوا ہے-اس دوا کے مستقل استعمال سے قدرتی طور پر امساک ہونا شروع ہو جاتا ہے

مقوی جسم اور دافع جریان مٹھائی :-ستاور ۲۵۰ گرام-موصلی سفید ۲۵۰ گرام-آرد سنگھاڑا ۵۰۰ گرام-شیر ایک کلو-چینی آدھ کلو-گھی ایک کلو-

ترکیب :-اول ادویات کا سفوف تیار کر لیں-پھر دودھ کا کھویا بنائیں-جب کھویا گاڑھا ہونے لگے تو اس میں سفوف شامل کر لیں-جب تمام ادویات ایک جان ہو جائیں اس کے چھوٹے چھوٹے لڈو بنالیں-پھر آگ پر گھی چڑھادیں-جب گھی خوب گرم ہو جائے تو اس میں وہ لڈو تل لیں جب سرخ ہو جائیں تو نکال کر چینی کے قوام میں ڈالتے جائیں-قوام جس قدر گاڑھا ہوگا مٹھائی اسی قدر زیادہ دیر رہ سکے گی-

خوراک :-ایک سے تین لڈو تک صبح وشام دودھ سے دیں(اعصابی غدی)-

افعال واثرات :-ایسی ادویات زیادہ زود اثر اور مفید ہوتی ہیں جو لذیذ اور غذائی صورت میں دی جائیں-ان کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مریض پر ادویات کی بے چینی اور ذائقہ کی خرابی کا اثر تقریباً نہیں ہوتا-ایسی ادویات عام طور پر میکانکی اثرات کی بجائے زیادہ تر مشینی اثرات کرتی ہیں-یہ غذائی دوا بھی انہی میں سے ہے اس دوا کے استعمال سے جسم میں رطوبات اور خون کی زیادتی اور تقویت پیدا ہوتی ہے اور ان میں رفتہ رفتہ کھرا پن ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے جسم مضبوط ہوتا ہے پھولتا ہے-منی میں غلظت اور جریان میں مفید اثرات پیدا ہوتے ہیں-طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں اور دبلے پتلے لوگوں کے لیے ایک اچھا ناشتہ ہے-دق اور سل (ٹی بی) کے مریضوں کے لیے بھی ایک اچھی غذا ہے-

حلوہ مقوی اعصاب و مولد رطوبات :-سفوف ثعلب مصری ۱۰ گرام-بادام مقشر ۲۵ گرام-الائچی ایک گرام-روغن زرد (خالص) ۲۵ گرام-چینی ۲۵ گرام-

ترکیب :-پہلے سفوف ثعلب کو گھی میں بھون لیں-پھر حسب ضرورت پانی اور چینی ڈال کر حلوہ تیار کر لیں-جب حلوہ تیار ہونے پر آئے تو بادام اور الائچی ڈال کر اتار لیں-بس تیار ہے-

خوراک :-یہ ایک خوراک دن میں ایک بار صبح یا دو بار صبح وشام استعمال کریں-تازہ تیار کر لیں(اعصابی غدی)-

افعال واثرات :-بے حد مقوی اعصاب و مولد رطوبات صالحہ ہے-دبلا پن دور کرتا ہے-دماغ کو تقویت دیتا ہے-ہاکا ملین ہے-قوت باہ اور سرعت انزال کے لیے بے حد مفید ہے-طالب علموں کے لیے بہت مفید ہے اس سے جذبات میں اشتعال نہیں ہوتا-نزلہ وزکام اور خشک کھانسی میں بہت اچھی غذائی دوا ہے-

معجون مقوی و ممسک :-مغز تخم کدو ۱۵۰ گرام-مغز بادام مقشر ۱۵۰ گرام-مغز فندق ۱۰۰ گرام-خشخاش ۱۰۰ گرام شہد ہم وزن چینی دو چند-ورق نقرہ ۵ گرام-دانہ الائچی ۵ گرام-طباشیر ۴۰ گرام-

ترکیب :-اول طباشیر اور الائچی کو باریک کریں-پھر اس میں ایک ایک ورق کھرل کریں-اس کے بعد تمام مغزیات کو باریک کر لیں-پھر شہد اور چینی کا حسب معروف قوام تیار کر کے اتار لیں-اول اس میں مغزیات کا سفوف ڈال کر ملائیں-پھر الائچی وشیر اور ورق نقرہ سفوف ڈال کر خوب ملالیں-بس تیار ہے-

خوراک :-۱۰ گرام سے ۳۰ گرام تک صبح وشام ہمراہ دودھ نیم گرم-(اعصابی غدی)-

افعال واثرات :-مقوی اعصاب و دماغ اور مولد رطوبات کے ساتھ ساتھ مقوی خون اور ممسک بھی ہے-پرانی سوزشی کھانسی اور نزلہ-سوزش معدہ اور گردہ و مثانہ کے لیے بے حد مفید اور سرعت انزال کے لیے شاندار غیر مثنی دوا ہے-ترشی اور خون کے دباؤ کے لیے ایک یقینی دوا ہے-تقیح کلیہ و جگر-پیشاب میں سوزش سوزاک کی جلن کے لیے ایک اچھی دوا ہے-ترشی اور سوزش معدہ سے شکم میں جو ریاح پیدا ہوتے ہیں ان کے لیے مفید ہے-ایسا ذیابیطس جو جگر اور کلیہ کی سوزش سے ہو یہ دوا مفید ہے-اسی طرح سوزشی سلسل بول کے لیے بھی بے حد مفید ہے-دائمی دردسر اور سوزش دماغ میں ایک یقینی دوا ہے-حافظہ اور حواس کو تیز

اور بدن کو موٹا کرتی ہے۔

سوکھا:۔ پوست آملہ ۱۰۰ گرام۔ دہی ۴۰۰ گرام۔

ترکیب:۔ اول دہی کو کسی کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیں۔ جب سب پانی الگ ہو جائے تو پوست آملہ رگڑ کر سفوف تیار کر کے اس میں دہی کا پانی ملا کر کھرل کریں۔ پھر دہی میں ملا کر گولی بقدر دانہ نخود تیار کر لیں۔ بچے کو ایک گولی والدہ کے دودھ یا پانی میں حل کر کے دیں۔ جوان کو ایک گولی سے لے کر آٹھ گولیوں تک دے سکتے ہیں۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ بچوں کے دق الاطفال۔ سوکڑا۔ دست۔ قے کے لیے بے حد مفید ہے۔

مقوی بدن:۔ گاجر صاف کر کے وزن اس کا چار کلو ہو تو چار کلو دودھ کڑاہی میں ڈال کر نرم آنچ پر رکھ دو۔ جس وقت گاجر گل جاوے اور بطور ماوا (کھویا) ہو جائے تو پھر اس میں روغن زرد خالص کلو۔ کھانڈ دیسی ایک کلو۔ تخم گاجر ۵۰ ۳ گرام۔ زعفران دودھ میں ۵ گرام حل کر کے کھانڈ کی چاشنی میں ملا لیں۔ جب سب یک جان ہو جائیں تو کسی روغنی برتن میں رکھ لیں حسب طاقت ۲۰ گرام سے ۶۰ گرام تک استعمال کر سکتے ہیں۔

سدا جوانی کا نسخہ:۔ ناریل مقشر، چھوہارہ، کشمش، دیسی کھانڈ، مغز اخروٹ برابر لے کر سفوف کر کے رکھ چھوڑیں۔

خوراک:۔ ۱۰ گرام ہمراہ شیر گائے صبح استعمال کرنے سے تندرستی قائم رہتی ہے۔

حب مقوی باہ:۔ سم الفار ۱۰ گرام۔ سرخ مرچ ۱۲۰ گرام۔ رائی ۱۲۰ گرام۔ سب دواؤں کو ملا کر کم از کم چھ گھنٹے تک کھرل کریں پھر دانہ مونگ کے برابر گولیاں تیار کریں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار استعمال کریں۔

افعال و اثرات:۔ بے حد مقوی باہ۔ ہاضم۔ مقوی بدن۔ دمہ بلغمی۔ وجع المفاصل اور لقوی کے

لیے بے حد مفید ہے۔ (عضلاتی غدی)۔

نوٹ:۔ رائی کی مقدار میں اضافہ کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

اکسیر مصفی:۔ سرخ مرچ۔ شنگرف اور رائی ہم وزن سب ادویہ کو کوٹ کر نخودی گولیاں بنائیں۔

ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو کم از کم دو گھنٹے تک کھرل کریں۔

افعال واثرات:۔ بے حد مصفی خون ہے۔ آتشک اور جذام کے زخموں کو مندمل کرتی ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ سلس البول وغیرہ کے لیے ایک کامیاب دوا ہے۔

روغن فلفل احمر:۔ کسی طرح بھی روغن نکال کر کام میں لائیں۔ مندرجہ بالا امراض میں مفید ہے۔

مقوی بدن و مولد خون:۔ سرخ مرچ ۱۰ گرام۔ منقی ۷۰ گرام۔ جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار چبا کر کھا لیں۔ چند دنوں میں بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔

یہاں پر ہم صرف علم وفن طب پر بات کریں گے جو مکمل اور فطری طریق علاج ہے جس کو فرنگی نے اپنی سختی، ظلم وستم کے ذریعے ختم کر دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

علم وفن طب میں تجدید واحیائے فن کی ضرورت

علم وفن طب کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ یہی فنِ طب صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں تک میں پڑھایا جاتا رہا۔ بلکہ ان کے علوم وفنون پر حکمرانی کرتا رہا۔ یہ ہر دور میں کامیاب رہا اور دکھی انسانیت کے لئے مسیحا کی حیثیت رکھتا تھا۔ مگر یورپ نے جب اس خطہ پر تسلط قائم کیا تو اس نے اپنے پروپیگنڈے 'نشرواشاعت' چالاکی اور مکاری کی بنیاد پر ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ عوام الناس متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اسی کی زبان 'تہذیب' معاشرت 'علوم وفنون کو صحیح سمجھا جانے لگا بلکہ تعلیم یافتہ طبقہ ان امور کو فخر سے اپنانے لگا۔ سوچ میں اس قدر تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ شاید ہی کوئی ان علوم کی صحت سے انکار کر سکے۔

چنانچہ انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں نے نہ صرف طب اسلامی کو بھلا دیا بلکہ اس کو قدیم 'جنگلی' وحشی دور کی یاد خیال کرنے لگے۔ اس سے بھی بڑھ کر ستم یہ کہ اطباء و حکماء کی اکثریت نے بھی فرنگی طب کو اپنا لیا۔ اکثر اطباء ایلوپیتھی طب کے معالج بن کر رہ گئے۔ طبیب و حکیم کہلانے کی بجائے ڈاکٹر کہلانے میں اپنی عزت وتوقیر سمجھنے لگے۔

اطباء کا ایک طبقہ مسلسل برسرپیکار ہو گیا کہ علم وفن طب میں تجدید واحیاء اور اصلاح وترقی صرف فرنگی طب اور ماڈرن سائنس کے اضافے اور امیزش سے ہی ممکن ہے۔ مگر انہوں نے اس حقیقت کو یکسر بھلا دیا کہ علم وفن طب اور فرنگی طب کی بنیادیں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں اسی شوق میں طب قدیم اور طب اسلامی کے مبادیات 'کلیات و قانون کی پرواہ کئے بغیر اس میں فرنگی طب کے مطابق تجدید واحیاء کی بنیاد رکھنے کی کوششیں کی گئیں۔ جس سے علم وفن طب میں بدترین زوال شروع ہو گیا۔ اسی لئے مجدد طب حکیم انقلاب صابر ملتانی" نے طب قدیم و یونانی کے تعلیمی اداروں اور کالجز کو اینگلو یونانی کالجوں کا نام دیا۔

دنیائے طب میں یہ بات عیاں ہے کہ طب قدیم کی بنیاد کیفیات 'مزاج اور اخلاط پر رکھی گئی ہے۔

طب میں امور طبیعہ کو نظر انداز کر دیا جائے تو فن طب میں کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ جبکہ فرنگی طب امور طبیعہ سے سراسر انکار کرتی ہے پھر فرنگی طب کے مطابق فن طب میں تجدید کرنے کے دعویداروں نے ماڈرن میڈیکل سائنس کے کون سے ایسے اصولوں کو تلاش کیا ہے جن کے تحت ان کی تطبیق طب یونانی کے قانون سے دی جا سکتی ہو۔ ایسی تجدید طب اور احیائے فن کا دعویٰ کرنے والوں نے کوئی ایسی کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے فرنگی طب کی تحقیق شدہ ادویہ و اغذیہ اور فرنگی طب کے تحقیق شدہ جراثیم کے مزاج یا کیفیات کو امور طبیعہ کی روشنی میں ترتیب دیا ہو۔ یقیناً اب تک کوئی ایسا تحقیقاتی کام نہیں کیا گیا۔ پھر کس قانون واصول اور نظریہ کے تحت طب قدیم و یونانی میں تجدید واحیائے فن فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس کے مطابق کرنے کے درپے ہیں ایسا کرنے سے نہ صرف علم وفنِ طب ختم ہو جائے گا بلکہ یہ تو بنیادی قوانینِ فطرت سے بھی اعراض ہو گا۔

ایسے اطباء وحکماء جو کہ فرنگی طب سے مرعوب ہو گئے وہ صرف فرنگی طب کو مکمل قرار دے کر طب یونانی میں اس کے مطابق آمیزش کرنے میں مصروف ہو گئے جس کا نام انہوں نے تجدید طب اور احیائے فن رکھ دیا۔

طبیہ کالجوں کے نصاب میں بھی فرنگی طب کی تعلیم شروع کر دی گئی افسوسناک بات یہ ہے کہ ابھی تک بھی ان طبیہ کالجوں میں فرنگی طب کی تعلیم پر علم وفن طب سے زیادہ توجہ دی جارہی ہے شاید ہی ملک بھر میں کوئی ایسی طبی درسگاہ ہو جہاں پر صرف علم وفن طب کی خاص تعلیم دی جارہی ہو۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دوافروش اور عطائی لوگوں نے اپنی تجارت کو چمکانے کے لئے اصول علاج کو چھوڑ کر علامات کو ایلوپیتھی ادویہ سے رفع کر کے روٹی کمانا اور مال بنانا شروع کر دیا۔ یہ لوگ اپنے آپ کو اطباء کہلانے کے باوجود انجکشن وغیرہ لگانے کو کمال فن سمجھتے ہیں۔ اس سے طب قدیم اس قدر بدنام ہو گئی کہ لوگوں کے دلوں میں یہ تصور پختہ ہوتا گیا کہ اگر حکیم کے مطب پر جا کر بھی یورپی ادویہ ہی لینی ہیں تو بہتر یہی ہے کہ وہ ایلوپیتھی کے تعلیم یافتہ ڈاکٹروں ہی کے پاس جائیں کیونکہ وہ اپنے طریقہ علاج کی ادویہ ان سے بہتر طور پر استعمال کرا سکتے ہیں۔

متفرق مجربات

حضرت مجدد طب صابر ملتانی" کے ان جواہر ریزوں کو ان کی مختلف تصانیف سے چن کر یکجا کر دیا گیا ہے-امید ہے اطباء انھیں حرز جاں بنائیں گے-

باری کا بخار

ھوالشافی

مغز کرنجوہ ۱۰ گرام-پھٹکڑی سفید بریاں ۱۰ گرام-ہلیلہ سیاہ بریاں ۱۰ گرام-نوشادر ۱۰ گرام-

ترکیب تیاری:-سب ادویہ کو باریک کر کے لیموں کے رس میں کھرل کر کے نخودی گولیاں تیار کریں-

مقدار خوراک:-ایک تا دو گولیاں دن میں چار بار ہمراہ قہوہ یا آب نیم گرم-

افعال واثرات:- عضلاتی اعصابی ہے-اعصابی تحریک کے بخاروں کے لیے بہت مفید ہے-

دیگر:-پھٹکڑی سفید بریاں کر کے رکھ لیں-بخار چڑھنے سے پہلے یا تھم جانے پر ۲ گرام کھلائیں-

بدرقہ:-اگر قبض ہو تو عرق پودینہ کے ساتھ ورنہ شربت بنفشہ کے ساتھ کھلائیں-

تریاق معدہ وامعاء:- ھوالشافی

گندھک آملہ سار ۲۰ گرام-اجوائن دیسی ۴۰ گرام-پودینہ ۲۰ گرام سب ادویہ کو باریک پیس کر سفوف بنالیں-

افعال واثرات:-

غدی عضلاتی ہے-درد معدہ وامعاء-قے واسہال-معدہ وامعاء میں بے چینی و سوزش اور ورم-یورک ایسڈ کی زیادتی-ریاح شکم اور باؤ گولہ کے لیے مفید ہے-اعلیٰ درجہ کی مصفی خون ہے-دافع نزلہ وزکام ہے-درد دانت اور ماسخورہ کے لیے مفید ہے-خارش کے لیے اچھی دوا ہے-

غذا:-

مریض کو روٹی نان چپاتی وغیرہ نہ دیں-بلکہ زیادہ گھی والا سالن کھانے کی ہدایت کریں-بغیر بھوک کے ہرگز نہ کھائیں-مٹھائی اور پھل بھی کھا سکتے ہیں-شدید بھوک کی صورت میں دلیا-چاول ڈبل روٹی دے سکتے ہیں-

غدی مسہل

اس قسم کا مسہل تب استعمال کیا جاتا ہے جب جگر یا غدد میں سکون ہو جس سے ان کے افعال میں کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے جسم میں حموضت بڑھ جاتی ہے-ریاح کی کثرت تبخیر معدہ اور امعاء میں سوزش ضعف ہضم-سوء ہضم-دل کی گھبراہٹ-احتلام وغیرہ ہوتا ہے-پیشاب میں سرخی ہوتی ہے-

نسخہ:- ھوالشافی

جمالگوٹہ ایک ۱۰ گرام-رائی ۱۲۰ گرام-گندھک آملہ سار ۱۲۰ گرام-

تمام ادویہ کو خوب باریک کر کے سفوف تیار کریں-

مقدار خوراک:-

دو چاول سے ۴ رتی تک دن میں تین چار بار دیں-

غذا:-

دلیا-گلا ہوا گوشت شوربا-پالک-میتھی-ٹینڈے وغیرہ کھلائیں-غذا ہمیشہ دست آچکنے کے بعد استعمال کریں ورنہ مسہل کا عمل باطل ہو جائے گا-

جوشاندہ مسہل صفراء

نسخہ:- ھوالشافی

املتاس ۵۰ گرام-گلسرخ ۲۵ گرام-سنا مکی ۱۵ گرام-

ترکیب تیاری:-سب دواؤں کو ملا کر ۳۷۵ گرام پانی میں جوش دیں-جب نصف پانی رہ جائے

توا تار کر پن چھان کر نیم گرم پلائیں۔

افعال واثرات :-

اعصابی غدی ہے ایک بے ضرر مسہل ہے تمام صفراوی علامات کے لیئے آب حیات ثابت ہوا ہے تپ دق وسل کے وہ مریض جنہیں زبردست قبض رہتا ہے ۔ان کے لئے بے حد مفید ہے۔چند خوراکوں ہی سے صفراء کو خارج کر دیتا ہے جس سے مریض کی بے چینی وگھبراہٹ وغیرہ دور ہو جاتی ہے۔

اعصابی غدی مقوی حلوہ

نسخہ :- ھوالشافی

میدہ گندم ۵۰ گرام - مغز کدو ۱۰ گرام - مغز تربوز ۱۰ گرام - گوند کیکر ۱۰ گرام - دیسی گھی ۲۵۰ گرام - چینی حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری :-

اول میدہ گندم کو گھی میں آہستہ آہستہ ہلکی آنچ پر بھونیں جب وہ سرخ ہو جائے تو اس کو رکھ دیں۔پھر کوٹے ہوئے مغزیات بھونے ہوئے میدے میں ملا کر چینی کا قوام کر کے اس میں ملا دیں۔

مقدارِ خوراک :-

۵ گرام سے ۱۰ گرام دن میں چار بار ہمراہ پانی یا دودھ۔

افعال واثرات :-

اعصابی غدی مقوی ہے۔سوزشی نزلہ زکام۔کھانسی۔سوزش معدہ وامعاء۔بلڈ پریشر خشکی۔نیند نہ آنا کے لیے بے حد مفید ہے۔

کھانسی بندروک

ھوالشافی

نسخہ :-

ملٹھی ۱۰۰ گرام - عناب ۱۰۰ گرام - کاکڑا سینگی ۱۰۰ گرام - خولنجان ۱۰۰ گرام - کلونجی ۱۰۰ گرام - خوب کلاں ۱۰۰ گرام - پوست خشخاش ۵۰ گرام - چینی ۶ کلو۔

ترکیب تیاری :-

چینی کے علاوہ تمام دواؤں کو اتنے پانی میں بھگو دیں کہ دوائیں ڈوب جائیں۔ بارہ گھنٹے کے بعد جوش دے کر پن لیں پھر اس پانی میں چینی ملا کر شربت کے قوام پر لے آویں۔

مقدارِ خوراک :-

ایک چمچہ چائے والا دن میں تین بار دیں۔

افعال واثرات :-

عضلاتی اعصابی ہے۔زکام۔سوزشی کھانسی۔خسرہ۔چیچک۔تورکی کی کھانسی کو مفید ہے۔دستوں کو بند کرتا ہے۔بلغم کو گاڑھا کر کے خارج کرتا ہے۔خواب آور ہے۔

رکاوٹ احتباس طمث :- ایلوا ۱۰ گرام حنظل ۱۰ گرام رائی ۲۰ گرام سنبل الطیب ۴۰ گرام۔

ترکیب :- کوٹ پیس اور چھان کر سفوف بنالیں۔

خوراک :- نصف گرام سے تین گرام تک دن میں تین چار بار دیں۔

افعال واثرات :- احتباس طمث، عسر طمث، سیلان مزمن، دائمی قبض، ریاح شکم، پیٹ میں گولے اور خاص طور پر اختناق الرحم کے لیے مفید ہے۔اگر اس دوا کو مسلسل چند ماہ استعمال کیا جائے تو رحم کی پوری طرح صفائی ہو جاتی ہے اور عورتوں کا عقر پن ختم ہو جاتا ہے۔اگر خشکی محسوس ہو تو گھی کا استعمال غذا میں زیادہ کر دیں۔دوا بے حد مفید ہے۔لیکن اس کو غلط

استعمال نہ کریں۔

روغن لوجاع :۔روغن کنجد ۵۰۰ گرام' رتن جوت ۲۵۰ گرام کافور ۲۵ گرام۔

ترکیب :۔اول روغن کنجد میں رتن جوت جو کوب کر کے جلالیں۔پھر روغن کو نتھار کر اس میں کافور ڈال کر حل کرلیں۔بس تیار ہے۔

افعال واثرات :۔(غدی حار) ہر قسم کے جوڑوں کے دردوں میں بے حد مفید ہے۔اگر کسی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اس کو جوڑ کر مضبوطی سے باندھ لیں۔پھر اس روغن سے پٹی کو تر کر دیں اور تین چار روز تک تر رکھیں۔پھر کھول کر دیکھیں اگر جڑ گئی ہو تو پھر روزانہ اس تیل کے ساتھ ہلکی ہلکی مالش کریں۔انشاء اللہ چند ہفتوں میں ہڈی مضبوط ہو جائے گی اور اگر ہڈی جڑی نہ ہو تو پھر پٹی باندھ کر اس کو تیل سے تر کر دیں۔اور پھر تین چار روز کے بعد کھولیں اور مالش کرتے رہیں۔ہر مالش کے بعد پٹی باندھ دیں۔اس تیل کے معجزانہ اثر سے بڑے بڑے ڈاکٹر حیران ہو جاتے ہیں۔

تریاق گردہ :۔نوشادر ۱۰ گرام۔سہاگہ سفید ۱۰ گرام۔تجی ۱۰ گرام۔شورہ قلمی ۳۰ گرام۔الائچی کلاں ۳۰ گرام۔تخم بکائن ۲۰ گرام۔تخم نیم ۲۰ گرام۔سنگ یہود ۳۰ گرام۔

ترکیب :۔پہلے اولین چار ادویہ کو کوٹ پیس کر سفوف کرلیں پھر اس میں سنگ یہود کم از کم ایک گھنٹہ کھرل کریں۔پھر باقی ادویہ کو کوٹ پیس کر اور باریک کر کے اس میں ملا دیں۔

خوراک :۔ایک گرام سے تین گرام تک ہمراہ شربت شہد نیم گرم استعمال کرائیں۔اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل کے کسی مرکب سے اس کو رفع کریں۔اور پھر ادویات کا استعمال جاری رکھیں۔مگر قبض نہ ہونے دیں۔

غذا: غذا میں مشروبات جن میں گھی ضرورت سے زیادہ ہو استعمال کرائیں جیسا کہ چائے' دودھ' شوربا وغیرہ۔جہاں تک ہو سکے روٹی' ڈبل روٹی اور چاول وغیرہ بند رکھیں۔اگر مریض بھوک کی شدت محسوس کرے تو مٹھائی یا تربتر حلوہ کھلائیں۔

افعال واثرات :۔درد گردہ ومثانہ' پتھری' سوزاک' بندش بول' سوزش اور تقطیر بول کے لیے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔

خضاب :۔آملہ حسب ضرورت لے کر خوب باریک کر کے کپڑ چھان کرلیں۔بوقت ضرورت عرق لیموں میں حل کر کے بطور مہندی وسمہ لیپ کرلیں۔اول ہفتہ میں تین بار لگانے سے بال اصلی سیاہی پر آجائیں گے۔اس کے بعد خواہ ہفتہ میں ایک بار استعمال کریں۔

چیچک کے داغ دور ہوں :۔پرانی ہڈی لے کر پانی میں رگڑ کر داغوں پر لگائیں۔دن میں تین بار لگانے سے دو ایک ہفتہ میں آرام بلکہ درست ہو جائیں گے۔

کالے بال کا نسخہ :۔روغن ناریل اور ارنڈ کا تیل۔دونوں ملا کر سر پر لگائیں۔رات دن مسلسل بالوں پر لگا رہنے دیں بال سیاہ ہو جائیں گے۔

دوائے کالی کھانسی :۔ مرچ سرخ کسی مٹی کی پیالی میں رکھ کر جلالیں۔پھر ۵ گرام' ۱۰ گرام شہد میں ڈال کر دن میں تین دفعہ بقدر تین تین گرام چٹائیں۔

تریاق تبخیر :۔شنگرف ۱۰ گرام' جائفل ۱۰ گرام' قرنفل ۲۰ گرام' دار چینی ۱۰ گرام' عاقر قرحا ۱۰ گرام' فلفل دراز ۲۰ گرام' زنجبیل ۲۰ گرام۔

ترکیب :۔اول شنگرف اور دار چینی کو باریک کر کے ملالیں۔بعد میں باقی ادویات کو باریک کر کے کم از کم ایک گھنٹہ کھرل کریں بس تیار ہے۔

خوراک :۔دو رتی سے ایک گرام تک ہمراہ شہد یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں دن میں تین چار بار کافی ہے۔

افعال واثرات :۔(عضلاتی غدی) تبخیر مزمن ہو یا شدید تریاق کا حکم رکھتی ہے۔اس کے ساتھ ہی تبخیر کی شدت سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً فالج' لقوہ' نقرس' ضعف باہ' پرانا احتلام' سرعت انزال مزمن' کمزوری بدن بد ہضمی' نفخ شکم' امعاء اور سلسل بول وغیرہ۔

عورتوں میں ماہواری کی کمی' بے قاعدگی' سیلان الرحم مزمن' موٹاپا اور پیٹ کا بڑھ جانا وغیرہ۔

نوٹ:- اگر قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل سے رفع کریں- غذا میں نشاستہ والی اغذیہ سے پرہیز کریں-

دردسر:- ان بجھ چونا ایک گرام- شہد ایک گرام-

ترکیب تیاری:- چونے کو باریک پیس کر شہد میں ملا دیں-

طریقہ استعمال:- درد والی کن پٹی پر میڈی پیسہ جتنی جگہ پر دوا لگا دیں- لگاتے ہی درد غائب ہو جاتا ہے- دردسر- درد ال- موتیابند- عصابہ- شقیقہ وغیرہ کے لیے بے حد موثر ہے- اسے وقت کے وقت تیار کر کے استعمال کیا جاتا ہے-

دردِ اُل:- نیلا تھوتھا ۱۰ گرام- نوشادر ٹھیکری ۱۰ گرام- مغز جمالگوٹہ ۱۰ گرام- گندھک آملہ سار ۱۰ گرام- سب اجزا کو باریک کر کے سفوف بنالیں-

طریقہ استعمال:- (غدی عضلاتی محرک) درد ال انتہائی شدید درد ہے جس کے سبب اکثر آنکھ ضائع ہو جاتی ہے- اس دوا کے استعمال سے درد فوراً غائب ہو جاتا ہے اور آنکھ ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے- درد والی کن پٹی پر بلیڈ سے پچھنا کے بعد لگائیں اور دوائی لگائیں تاکہ جلد جذب ہو جائے-

سفید موتیا کے لیے سرمہ:- انزروت ۲۰ گرام- سرمہ سیاہ ۲۰ گرام- نیلا تھوتھا ۱۰ گرام اجزا کو خوب باریک کر کے سرمہ بنالیں اور سلائی سے آنکھوں میں لگائیں-

افعال و اثرات:- (عضلاتی غدی) آنکھوں سے پانی بہنا- سفید موتیا کے سبب ضعف بصر کو مفید ہے-

سرمہ مقوی بصر:- پارہ ۱۰ گرام- کشتہ تانبہ ۱۰ گرام- جست ۱۰ گرام- آب لیموں ۳۷۵ گرام- تمام چیزوں کو باہم ملا کر چینی کے پیالے میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں- جب آب لیموں

خشک ہو جائے تمام اجزا کو باریک پیس لیں- اس مرکب میں سے ۱۰ گرام لے کر اس میں سرمہ سفید ۱۰ گرام ملا کر کھرل کریں-

افعال و اثرات:- (عضلاتی غدی) موتیابند کو صاف کرتا ہے- ضعف بصارت کا خاتمہ کرتا ہے- متواتر استعمال سے اندھے بھی بینا ہو جاتے ہیں- داخلی طور پر اسے جریان اور سیلان الرحم میں استعمال کرا سکتے ہیں- بے حد مقوی باہ اور ممسک ہے-

لاجواب خضاب:- آملہ حسب ضرورت لے کر خوب باریک کر کے کپڑ چھان کر لیں- بوقت ضرورت عرق لیموں میں حل کر کے مہندی کی طرح لگا لیں- پہلے ہفتہ میں صرف تین بار لگانے سے بال اصلی سیاہی پر آجائیں گے اس کے بعد ہفتہ میں ایک بار کا استعمال کافی ہوگا-

اکسیر درد دندان:- لونگ ۵۰ گرام- اجوائن دیسی ۵۰ گرام- نوشادر ۱۰۰ گرام- نمک خوردنی ۱۰۰ گرام-

ترکیب تیاری:- باریک سفوف کر لیں اور بوقتِ ضرورت دانتوں پر ملیں-

نوٹ:- (۱) اگر درد دائمی ہو یا اکثر ہو جاتا ہو تو ایک ایک گرام صبح و شام ہمراہ پانی نیم گرم کھلائیں کچھ عرصہ کھلانے سے ہمیشہ کے لیے آرام ہو جائے گا- مگر دانتوں پر بھی باقاعدہ ملتے رہیں-

(۲) عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی مریض کو کھانے کی دوا نہیں دی جاتی تو اس کو کھانے پینے میں پرہیز نہیں بتایا جاتا- یہ ایک غلط اصول ہے-

یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مریض کی غذا ہمیشہ لطیف اور زود ہضم ہونی چاہیے- خاص طور پر جب مریض اعضائے غذائیہ کی خرابی میں مبتلا ہو تو جہاں تک ہو سکے غذا بالکل بند کر دیں- جب مریض شدید بھوک کی شکایت کرے تو لطیف نیم گرم غذا دیں لیکن اگر مریض کی غذا پر نگرانی نہیں کریں گے تو حسب منشا آرام نہیں ہوگا-

عضلاتی غدی دردِ ریح:- اسگندھ ۱۰ گرام- سورنجاں شیریں ۱۰ گرام- عصارہ ریوند ۱۰ گرام- نوشادر ۱۰ گرام- سقمونیا ۱۰ گرام- اجزا کو کوٹ کر سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :- نصف گرام سے ایک گرام تک دن میں چار بار پانی سے کھلائیں۔

افعال واثرات :- یہ دوا اعصابی غدی اثرات کی حامل ہے۔ سنگر ہنی عرق النساء کے لیے بے حد مفید ہے۔ نزلہ۔ خشک کھانسی۔ دمہ۔ استسقاء کے لیے لاجواب ہے۔

دوائے پاگل پن :- چھوٹی چندن ۲۰ گرام۔ صندل سفید ۱۰ گرام۔ کشنیز خشک ۱۰ گرام۔ مرچ سیاہ ۱۰ گرام۔ سب اجزا کو باریک کر کے سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک :- نصف گرام سے ایک گرام دن میں چار بار پانی سے کھلائیں۔

افعال واثرات :- (اعصابی عضلاتی) خون کے دباؤ کے سبب رونما ہونے والے پاگل پن میں مفید ہے۔ بلڈ پریشر۔ چھپاکی۔ بے خوابی کے لیے مفید ہے۔ اگر قبض ہو تو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی مسہل دیں۔

تریاق کزاز و تشنج

جائفل ۱۰ گرام۔ جلوتری ۱۰ گرام۔ فلفل دراز ۲۰ گرام۔ عقر قرحا ۱۰ گرام۔ سنبل الطیب ۲۰ گرام۔ حلتیت ۳۰ گرام۔ عرق لسن ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری :- ہینگ اور فلفل دراز کو خوب باریک کر کے نصف گھنٹہ تک کھرل کریں۔ پھر باقی دوائیں شامل کر کے عرق لسن کی مدد سے خوب کھرل کریں۔

مقدار خوراک :- ڈیڑھ گرام سے دو گرام تک ہمراہ نیم گرم پانی یا چائے سے استعمال کریں۔

افعال واثرات :- (غدی عضلاتی) اس کے استعمال سے دورہ فوراً رک جاتا ہے۔ یہ دوا اختناق الرحم۔ مرگی۔ ڈبہ اطفال کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔

تریاق ہیضہ :- نمک خوردنی ۱۰ گرام۔ گل عشر ۱۰ گرام۔ کالی مرچ ۱۰ گرام۔ افیون ۳ گرام۔ سب ادویہ کو کوٹ کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک :- ایک ایک گولی پندرہ پندرہ منٹ بعد آب ادرک سے کھلائیں۔

خمیرہ مفرح و مقوی قلب :- کشتہ سیپ ۱۰ گرام۔ روغن صندل ۱۰ بوند۔ خمیرہ گاؤزبان سادہ ۱۰۰ گرام۔ خمیرہ میں تمام اجزا خوب آمیز کرلیں۔

مقدار خوراک :- ۳ گرام سے ۶ گرام تک۔

افعال واثرات :- (اعصابی عضلاتی) مفرح و مقوی قلب ہے۔ مزمن سوزش معدہ وامعاء کو دور کرتا ہے۔ سینہ اور دل کی جلن۔ حرقت بول۔ سوزش مقعد۔ نئے پرانے دست۔ سوزشی نزلہ کی خون۔ دبلا پن وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

کلسی رصاصی :- کشتہ عقیق ۶ گرام۔ کشتہ رصاص ۴ گرام۔ دونوں کو ملالیں۔

مقدار خوراک :- ایک رتی سے ایک گرام تک۔

اپریشن مرہم :- جمالگوٹہ ۵۰ گرام۔ سلائیٹ صابن ایک ٹکیہ۔ سیندور ۵۰ گرام۔ کاربالک ایسڈ ۳۰ گرام۔ میٹھا تیل ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری :- پہلے جمالگوٹہ کو خوب باریک پیس لیں۔ پھر صابن کو خوب کوٹیں اور دوسری دواؤں کو ملا کر مرہم تیار کریں۔ اسے کپڑے پر لگا کر مقام ماؤف پر لگادیں۔

افعال واثرات :- (غدی عضلاتی محرک) داد۔ چنبل۔ خارش۔ پھوڑے (گومڑی قسم کے) ناسور۔ بھگندر۔ گمبھیر۔ ناسور چشم پر لگائیں۔ سرطان تک کو مفید ہے۔ اس کے استعمال سے پھوڑا بہت جلد پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ کبی اور ضعف باہ میں بطور طلا استعمال کرا سکتے ہیں۔

حب ہلدی :- ہلدی ۱۰ گرام۔ صابن دیسی عمدہ ۱۰ گرام۔ دونوں کو کوٹ کر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :- ایک گولی سے تین گولی تک دن میں چار بار پانی سے کھلائیں۔

افعال واثرات :- (غدی اعصابی ملین) پرانا نزلہ زکام۔ پرانی کھانسی۔ پرانی بدہضمی۔ محرقہ حار۔ ترشی معدہ۔ ترش ڈکاریں۔ پرانی پیچش۔ پیٹ آنتوں اور مثانہ کے زخموں کے لیے بے حد مفید ہے۔

دوائے ہلدی ملین :- ہلدی اور خمیرہ بنفشہ ہم وزن لے کر ملالیں- اسے شہد میں بھی تیار کیا جا سکتا ہے-

مقدار خوراک :- دو گرام سے چھ گرام تک-

افعال واثرات :- غدی ملین حار ہے-

اکسیر ہلدی :- ہلدی ۳۰ گرام- ریٹھا ۱۰ گرام- کوٹ کر نخودی گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک گولی سے تین گولی تک پانی سے کھلائیں-

افعال واثرات :- اعصابی محرک حار ہے-

تریاق اصفر :- ہلدی ۹ گرام- شیر مدار تازہ ایک گرام- دونوں کو خوب کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک گولی سے تین گولی تک دن میں چار بار کھلائیں-

افعال واثرات :- اعصابی محرک حار شدید ہے- تپ دق کی حکمی دوا ہے- جسم کے کسی حصہ سے خون آنے کو روکتی ہے- پھیپھڑوں کے زخموں کو مندمل کرتی ہے-

سرمہ ہلدی :- ہلدی اور سرمہ سیاہ ہموزن لے کر سرمہ بنالیں-

خواص واثرات :- سوزاکی آنکھ دکھنا کے لیے مفید ہے- داخلی طور پر ۲ چاول سے ایک رتی تک کھلا بھی سکتے ہیں- اعصابی محرک حار ہے-

اکسیر کبریت :- گندھک ۷۰ گرام- پارہ ۱۰ گرام- دونوں کو خوب کھرل کریں کہ سیاہ کجلی بن جائے-

مقدار خوراک :- ایک رتی سے ۳ گرام تک پانی یا کسی مناسب بدرقہ سے کھلائیں-

افعال واثرات :- غدی عضلاتی اکسیر ہے- اسے عام اطبا کجلی کے نام سے یاد کرتے ہیں-

تریاق غدد :- گندھک ۳۰ گرام- گل عشر ۳۰ گرام- سہاگہ ۳۰ گرام- سفوف بنالیں-

مقدار خوراک :- ایک رتی سے چار رتی تک نیم گرم پانی سے کھلائیں-

افعال واثرات :- (غدی اعصابی) ہلکا ملین ہے- پرانی پیچش- پرانی کھانسی- نزلہ- دمہ کلوی- پرانا بخار مثلاً ملیریا- دق الامعاء- پیشاب کی جلن کے لیے مفید ہے-

فرمان نبوی ﷺ

لِكُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِإِذْنِ اللّٰهِ-

ترجمہ :- ہر بیماری کے لیے دوا ہے جب دوا بیماری تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ تندرست ہو جاتا ہے-

خاص الخاص

احادیث نبوی ﷺ

(۱) اِنّ کثرت الاکل شوم

ترجمہ :-یقیناً بسیار خوری نحوست ہے۔

(۲) صوموا تصحوا

ترجمہ :-روزہ رکھا کرو تندرست ہو جاؤ گے۔

تحقیقات وفرمودات صاحبِ زماں

حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز۔

(۱) علت کی شفاء دوا اور پرہیز پر موقوف ہے جسمانی ہو یا روحانی۔

(۲) نفس جو چاہتا ہے کھاتا ہے۔افراط و تفریط ہی کے باعث بیمار ہوتا ہے۔جائز و ناجائز کے علاوہ انسانی صحت کے منافی کھاتا ہے۔اعتدال کو مدِ نظر نہیں رکھتا۔اعتدال بہترین علاج ہے۔

(۳) کھانے ہی میں شفا اور کھانے ہی میں وبا ہوتی ہے۔

(۴) صحت کا راز پہلے کھانے کو ہضم ہونے دو پھر کھاؤ۔

(۵) خون رگ ریشہ پٹھے گوشت رزق ہی سے پرورش پاتے ہیں اگر رزق حلال ہو گا تو طبیعت میں استقلال آنکھ میں حیا ہاتھ میں سخا اور پاؤں میں ثبات ہو گا۔

(۶) مشکوک روزی میں عفت نہیں ہوتی۔نہ چستی ہوتی ہے نہ جوش نہ توفیق نہ استقلال۔

(۷) حلال روزی سے رحمت اور صحت ملتی ہے۔

شیخ الرئیس بو علی سینا

(۱) کھانا اتنا کھاؤ جتنا ہضم کر سکو۔

(۲) تلوار سے اتنے آدمی نہیں مارے جاتے جتنے بسیار خوری سے مارے جاتے ہیں۔

تحقیقات مجددِ طب حکیمِ انقلاب دوست محمد صابر ملتانیؒ

(۱) جو شخص دوا کھاتا ہے اور اپنی غذا کا خیال نہیں رکھتا وہ اپنے معالج کی قابلیت کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

(۲) علاج میں کامیابی کا راز پچاس فیصد غذا پچیس فیصد دوا اور پچیس فیصدی مریض کے ماحول اور مزاج کو مطمئن رکھنا ہے۔

(۳) ہر مرض کا علاج غذا کے توازن سے یقینی طور پر کیا جا سکتا ہے۔

(۴) کھانا اتنا کھاؤ کہ بدن کی غذا ہو نہ کہ بدن اس کی غذا ہو جائے۔

حکیم بقراط

لوگوں نے تندرستی کی حالت میں درندوں کی مانند غذا کھا کر اپنے آپ کو بیمار بنا لیا۔بیماری کی حالت میں جب ہم نے اُن کو چڑیوں کی غذا دی تو وہ تندرست ہو گئے۔

فرانسیسی ڈاکٹر

پیٹو اپنے دانتوں سے اپنی قبر کھودتا ہے۔

علاج بالغذا کی اہمیت

انسان اور ہر قسم کے حیوانات بلکہ وحشی درندوں کا خون بھی صرف غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ کسی دوا اور زہر سے نہیں بن سکتا۔ حکماء و اطباء متقدمین اور متاخرین سب اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کی کوئی سائنس اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتی۔ دوسرے یہ حقیقت ہے کہ زندگی و صحت کا دارومدار صرف صحیح اور مکمل خون پر قائم ہے۔ تیسرے یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ ہر جسم کی نشوونما اور بقاء اور تقویت صرف خون پر قائم ہے اور خون غذا سے پیدا ہوتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ انسانی صحت کا دارومدار غذا کی بجائے دوا پر رکھا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ طب یونانی کے دوائی علاج میں بھی پرہیز اور خاص قسم کی غذا پر مجبور کیا جاتا ہے۔ کسی قسم کے علاج میں بھی پرہیز اور خاص قسم کی اغذیہ کو نظر انداز کردیا جائے تو یقیناً علاج ناکام رہتا ہے۔

طب یونانی میں جسم انسانی اور خون کا تجزیہ اخلاط سے کیا گیا ہے اخلاط غذا سے تیار ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی اغذیہ مختلف اقسام کے اخلاط پیدا کرتی ہیں۔ اخلاط کی کمی بیشی سے امراض پیدا ہوتے ہیں اگر اخلاط کی کمی بیشی کو درست کردیا جائے تو امراض رفع ہو جاتے ہیں۔ جس خلط کی جسم میں کمی پیدا ہو جائے اسی خلط کو پیدا کرنے والی اغذیہ سے مکمل اور مستقل علاج کیا جاسکتا ہے۔ ایلوپیتھی اور ماڈرن میڈیکل سائنس نے بھی خون کا تجزیہ کیا ہے۔ اس نے ثابت کیا ہے کہ خون پندرہ عناصر (ایلیمنٹ) کا مرکب ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان عناصر میں سے کسی ایک میں کمی یا خرابی واقع ہو جائے تو خون خراب ہو جاتا ہے جس سے مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ تجربات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اگر اعضاء میں قوت مدافعت مکمل ہو اور خون میں قوت مدبرہ بدن طاقتور ہو تو جراثیم نہ جسم اور خون پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور نہ ہی امراض پیدا کرسکتے ہیں۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ مکمل اور مقوی خون اور صحیح و تندرست اعضاء کی صورت میں جراثیم ہمیشہ بے اثر ہو جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحت و تندرستی کے لئے خون کے اجزاء کا مکمل اور مقوی ہونا ضروری ہے۔ یہی زندگی و تقویت اور صحت کا راز ہے۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ مفرد اعضاء (ٹشوز) کی نشوونما بقاء اور غذا و پرورش خون سے ہوتی ہے اور خون غذا سے بنتا ہے اور جب غذا میں کمی بیشی اور خرابی واقع ہوتی ہے تو خون میں نقص پیدا ہو جاتا ہے جس سے ضرورت مند مفرد اعضاء (ٹشوز) کو صحیح اور مکمل غذا حاصل نہیں ہوتی ان کے افعال میں خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ بس اسی کا نام مرض ہے۔ اور جب مکمل اور صحیح غذا استعمال کرادی جاتی ہے تو مرض رفع ہو جاتا ہے۔

مجدد طب کی تحقیقات کے مطابق علاج کے ساتھ پچاس فیصد غذا کا تعلق ہے، پچیس فیصد نفسیاتی ماحول کا اور پچیس فیصد ادویات کا تعلق ہے اس لیئے ادویہ کے بغیر بھی ہر قسم کا علاج آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ علاج بالغذا قانون مفرد اعضاء کی زبردست اور عالمگیر خصوصیت ہے جو دنیا بھر کے کسی طریقہ علاج میں نہیں پائی جاتی اور نہ ہی کسی زمانے میں طبی دنیا نے اسے اتنی جامعیت اور یقینی تحقیقات کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ مکمل، صحیح اور مستقل علاج صرف غذا ہی سے ہوسکتا ہے۔ جو اطباء بھی قانون مفرد اعضاء کا نظریہ غذا پورے طور پر سمجھ لیں گے۔ انہیں نہ صرف حفظان صحت میں آسانیاں ہوں گی بلکہ مکمل، صحیح اور کامیاب علاج بھی آسانی سے کرسکیں گے۔ ہمیں ادویات سے انکار نہیں یہ بھی علاج میں مفید ہیں مگر علاج بالغذا کو جو ان پر امتیازی خصوصیت حاصل ہے اس کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

غذا بطور دوا:۔ غذا کی حقیقت و اہمیت اور ضرورت کو سمجھنے کے بعد یہاں پر یہ مقام آتا ہے کہ غذا کو بجائے خوراک کے دوا کے طور پر استعمال کیا جائے اور جو غذا نقصان دہ ہے اس کو استعمال نہ کیا جائے اس طرح مفید اغذیہ کے استعمال اور غیر مفید اغذیہ کو نکال دینے سے مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس طرح خون میں ایک ایسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے جس سے ہر قسم کے پیچیدہ اور مشکل امراض بھی چند دنوں میں رفع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مکمل، مقوی اور مصفی خون ہی جسم و نفس اور روح کے لئے زندگی و قوت و صحت ہے۔ یہی علاج بالغذا کا راز ہے۔

پرہیز بتانے کا مروجہ طریقہ:۔ علاج بالغذا پر قانون مفرد اعضاء کے اطباء مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ دیگر تمام اطباء عام طور پر تو ہر غذا کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر کوئی طبیب پرہیز

بتاتا بھی ہے تو اس کے انداز پر حیرت آتی ہے۔ مثلاً غذا ثقیل نہیں ہونی چاہئے۔ شوربا پھلکا اچھی غذا ہے ہاں کھچڑی بھی کھا سکتے ہیں۔ اگر دل چاہے تو دودھ بھی پی لیں۔ چائے بھی نقصان نہیں دے گی۔ خیر پھل کا تو کوئی نقصان نہیں۔ البتہ مٹھائی بہت کم کھائیں۔ ہاں بادی چیز اور کھٹا و تیل کے نزدیک نہ جائیں۔ اگر برف کا شوق کرتے ہیں تو ذرا استعمال کر لیں وغیرہ وغیرہ۔

ایسی غذا بتانے کا کیا فائدہ۔ اس حال میں اگر اتفاقاً ایک اچھی دوا بھی تجویز کر دی تو غذا کی خرابی سے بجائے آرام ہونے کے مریض کو نقصان ہو جانے کا اندیشہ غالب ہے۔

غذا تجویز کرنے کے خاص اصول

(۱) خمیر غذا (۲) ضرورت غذا (۳) مناسب غذا

خمیر غذا:۔ خمیر غذا کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مریض کی شکم میں جو غذا موجود ہے اس میں خمیر پیدا ہو چکا ہے۔ اکثر یہی خمیر فساد خون تک پہنچ چکا ہوتا ہے بلکہ بعض وقت زہر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً ہم روزانہ زندگی میں دیکھتے ہیں کہ آج کا تازہ دودھ کل باسی ہو جاتا ہے۔ دوسرے روز اس میں کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے۔ تیسرے روز اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ چوتھے روز اس میں کیڑے ظاہر ہو جاتے ہیں اور پانچویں روز وہ اس قدر خراب ہو جاتا ہے گویا زہر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ بس تقریباً یہی حالت پیٹ کے اندر غذا میں خمیر ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جب تک پیٹ کا خمیر ختم نہ ہو علاج میں صحت کی کیا امید ہو سکتی ہے اور ادویہ و اغذیہ کیسے مفید ہو سکتی ہیں۔ اگر غذا دی گئی تو اس کا نتیجہ ایسا ہو گا جیسے متعفن دودھ میں عمدہ دودھ ملا کر اس کو ضائع کر دیا جائے اور پھر اس سے اچھے اثرات کی امید رکھی جائے۔ اسی طرح خمیرہ آٹا کے ساتھ جب بھی دوسرا آٹا ملا کر گوندھا جائے گا یقیناً وہ بھی خمیر ہو جائے گا۔ جب تک خمیر کو ختم نہیں کیا جائے گا بالکل یہی صورت پیٹ میں غذا کھانے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس خمیر میں نہ صرف ہر قسم کی غذا خراب ہو جاتی ہے بلکہ ادویات بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ مریض گھبراتا ہے اور سمجھتا ہے کہ علاج اور ادویات سے اس کو نقصان اور خطرہ پیدا ہوا ہے اور معالج حیران ہوتا ہے کہ ایسی اکسیر تریاق اور بے خطا و یقینی مجرب نسخہ استعمال کرنے سے ایسے خطرناک حالات کیوں

پیدا ہو گئے ہیں۔ یقیناً نسخہ مفید نہیں ہے بلکہ اس میں یہ خرابیاں ہیں لیکن اصل بات سے وہ واقف نہیں ہوتا کہ مریض کے پیٹ میں جو خمیر تھا اس میں تیزی پیدا ہو گئی ہے جس سے یہ خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔

اسی خمیر سے پیٹ میں تیزابیت پیدا ہوتی ہے جس کو ایسڈیٹی کہتے ہیں۔ یہی جب خون میں شامل ہوتی ہے تو مختلف مقامات خصوصاً گردوں اور غشائے مخاطی پر اثر انداز ہو کر بہت سے خوفناک امراض پیدا کرتی ہے۔ بہر حال خمیر میں جوں جوں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ خون میں زہر پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لئے علاج "غذا اور دوا استعمال کرنے سے قبل خمیر غذا کو ختم کر لینا نہایت ضروری ہے۔ جس کے اسرار و رموز کو فاقہ کے عنوان کے تحت دیکھ لیں۔

ضرورتِ غذا:۔ ضرورتِ غذا صحیح خواہش غذا ہے جس کو بھوک کہتے ہیں۔ گویا بھوک کے بغیر غذا کھانے کی صحیح خواہش نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کا وقت ہے اور کھانے کی خواہش پیدا ہو گئی ہے یا کھانے کی شکل دیکھی ہے۔ اس کی رنگ برنگی صورت و خوشبو اور انواع و اقسام دیکھ کر دل میں شوق لذت پیدا ہو گیا یا ڈیوٹی پر جاتے ہوئے خیال آیا کہ کھانا کھا لیا جائے۔ پھر گرم گرم کھانا نہیں ملے گا یا کسی دوست اور عزیز نے مجبور کر دیا اور بغیر ضرورت کے کھانا کھا لیا وغیرہ وغیرہ ان تمام حالات میں ضرورت غذا نہیں تھی۔ ضرورت غذا صحیح خواہش غذا ہے جس کو بھوک کہتے ہیں۔ بھوک بالکل وہی صورت ہے جو روزہ کھولنے سے تھوڑی دیر پہلے محسوس ہوئی جس کی علامات یہ ہیں۔ بدن گرم ہو جاتا ہے خاص طور پر چہرہ کان کی لو تک گرم ہو جاتا ہے۔ دل میں مسرت و فرحت اور لذت کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جب بھوک میں جسم ٹھنڈا ہو جائے یا دل ڈوبنا شروع ہو جائے تو یہ بھوک نہیں ہے بلکہ مرض ہے۔ اس کا علاج ہونا چاہئے اس کا فوری علاج شہد کھلانا یا شہد کا شربت پینا، ہلکی چائے پینا یا کوئی حسب خواہش پھل کھا لینا ہے۔ غذا خصوصاً نشاستہ دار غذا کے قریب تک نہیں جانا چاہئے ایسا کرنا گویا خطرناک امراض کو دعوت دینا ہے۔

مناسب غذا :- غذا ہمیشہ اس وقت کھائی جائے جب بہت زیادہ کھانے کا تصور ہو مگر خوب کھانے کے بعد کچھ حصہ بھوک باقی ہو غذا کو چھوڑ دیں تاکہ غذا پیٹ میں پھول کر تمام معدہ کو قابو میں نہ کر لے اور معدہ اپنی حرکات کو چھوڑ بیٹھے اور غذا معدہ میں کچی رہ جائے یا قے اور اسہال کی صورت پیدا ہو کر ہیضہ نہ ہو جائے-گویا غذا زیادہ سے زیادہ کھانے کی صورت ان کے درمیان ہونی چاہئے-البتہ یہ معالج کا کام ہے کہ وہ بتلائے کہ کس مرض میں کیا غذا ہونی چاہئے چونکہ جگر کے لئے غذا الگ ہونی چاہئے اور دماغ کی ضروریات جدا ہیں-اسی طرح دل کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ الگ ہیں-غرض ہر معالج کا فرض ہے کہ اعضاء رئیسہ کی مناسبت سے مریض کے لئے غذا تجویز کرے تاکہ غذا بھی دوا کے لئے معاون بن جائے-

غذائی علاج میں فاقہ کی اہمیت

غذائی علاج کی بنیاد فاقہ پر رکھی جاتی ہے-کیونکہ جب تک بھوک بیدار نہ ہو اس وقت تک غذائی علاج اثر انداز نہیں ہوتا-بھوک بیدار کرنے کے لئے ہی غذا کو اس وقت تک روک دیا جاتا ہے یا اس قدر لطیف اغذیہ کا استعمال کرایا جاتا ہے جو انتہائی زود ہضم ہوں یا ایسی غذا کا استعمال کرایا جاتا ہے جس میں اغذیہ کے ساتھ ادویہ بھی شریک ہوں جن کو دوائے غذائی یا غذائے دوائی کہتے ہیں-ان میں فرق یہ ہے کہ دوائے غذائی میں دوا زیادہ غذا کم ہوتی ہے اور غذائے دوائی میں غذا زیادہ ہوتی ہے-ان صورتوں اور تدابیر سے مقصد شدید قسم کی بھوک کا پیدا کرنا ہے-شدید بھوک پیدا کرنے میں اعادہ شباب کا بھی راز ہے-

روزہ ایک مذہبی عبادت اور برت ہے جو تقریباً ہر مذہب میں کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے-اس کی خوبیوں کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس کی حقیقت سے واقف ہیں-اس کو فاقہ کہنا صحیح نہیں ہے بلکہ ایک مقصد کا حصول ہے-یہ روزہ ہی کا کمال ہے کہ اس سے انسان کی خوابیدہ جسمانی اور روحانی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں-اسلامی روزہ بارہ 'چودہ اور سولہ گھنٹے کا ہوتا ہے-اس میں خوبی یہ بھی ہے کہ جب تک کھائی ہوئی غذا پوری طرح ہضم ہو کر خون نہ بن جائے اس وقت تک روزہ نہیں کھولا جاتا اور اسی طرح ایک ماہ مسلسل عمل کیا جاتا ہے جس سے نہ صرف جسم کا تمام میل

ڈھل جاتا ہے بلکہ طاقتور خون پیدا ہو جاتا ہے-اس سے بے شمار امراض دور ہو کر جوانی و قوت اور حسن کو چار چاند لگ جاتے ہیں-

حدیث شریف میں ہے-صوموا تصحوا

اور عربی کا ایک مشہور قول بھی ہے-الصوم قائم شباب-

فاقہ کے فوائد

(۱) فاسد رطوبات و گندے مادے اور خمیر و تعفن ختم ہو جاتے ہیں-

(۲) اعضائے رئیسہ و جسم اور روح و ذہن کی قوتیں بیدار ہوتی ہیں-

(۳) صفرا کی پیدائش ہو کر حرارت غریزی کو تقویت حاصل ہوتی ہے-

اگر انسان روزانہ بارہ 'چودہ اور سولہ گھنٹے تک غذا کو نہ روک سکے تو کم از کم شدید بھوک تک انتظار ضروری ہے-

یاد رکھیں کہ تندرست انسان میں صحیح بھوک چھ گھنٹوں سے پہلے نہیں لگ سکتی-اگر لگ جائے تو کم از کم چھ گھنٹوں تک نہیں کھانا چاہئے-یہی صحت و قوت اور جوانی کا راز ہے اور فاقہ کی برکتیں اور غذائی علاج میں اس کی حقیقت ہے-

علاج بالغذا کے اصول

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ علاج صرف خون کی تکمیل سے ہوتا ہے اور خون غذا سے بنتا ہے-خون پیدا کرنے اور اس کا قوام اور دوران درست کرنے کا بہترین اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ خون میں جو خلط یا عنصر کم ہو اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں-اغذیہ میں سے صرف وہی غذائیں دی جائیں جن میں وہ خلط اور عنصر پایا جائے-یہی طریقہ علاج یقینی اور بے خطا ہے بلکہ جوانی اور طاقت کے لئے بھی یہی طریق کامیاب ہے-

گویا ان دوست نما دشمنوں نے خود ہی علم وفن طب کو تباہی سے دوچار کر دیا اور فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس نے دنیائے طب پر غلبہ حاصل کر لیا اب ہر طرف اس کا قبضہ نظر آتا ہے۔ اطباء کی اکثریت اخلاط شناسی سے بے بہرہ ہو گئی۔ مزاج کا صرف نام باقی رہ گیا۔ فن طب میں بھی علاماتی علاج رواج پاتا گیا۔ مجربات کی تلاش کا نام تجدید فن بنا لیا گیا۔ نبض جو فاضل اطباء کے لئے تشخیص میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی تھی کا تصور ختم ہو گیا۔ قارورہ کے ذریعے جسم کے کیمیاوی حالات واخلاط کے میزان کا علم سراسر متروک ہوتا چلا گیا۔ فرنگی طب کی طرح مجرباتی وعلاماتی علاج معالجہ کا رواج عام ہوتا گیا۔ فن طب میں فرنگی طب کے علوم کی آمیزش سے اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ فن طب کا جنازہ اٹھنے ہی والا تھا۔ ان حالات میں فن طب میں تجدید واحیاء وقت کی سب سے اہم ضرورت بن چکی تھی۔ اب وقت آگیا تھا کوئی مرد جلیل فن عزیز کا مسیحا بن کر اٹھے۔ اور علم وفن طب کے بنیادی قوانین 'علم الادویہ اور علم الامراض والعلاج کو موجودہ دور کے مطابق تجدید کر کے درست فطری اور صحیح ثابت کر دے۔ اس مردہ فن میں پھر سے نشوو ارتقاء اور زندگی پیدا کر دے۔ زمانے کے مطابق ترقی وکامیابی اور حسن ونکھار پیدا کر کے اسے پھر سے اپنے فطری اصولوں پر استوار کر دے۔

علم وفن کی تباہی وبربادی کا یہ منظر قدرت وفطرت سے دیکھا نہ جا سکا۔ قادر مطلق نے فن طب پر تجدید اور اس کے احیاء کے لئے ایک مرد مجاہد پیدا کیا۔ جس نے اپنی زندگی فن عزیز کو تباہی وبربادی سے بچانے کے لئے وقف کر دی۔ اس مردِ عظیم نے حکیم حاذق وزبدۃ الحکماء اور ممتاز الاطباء کے امتحانات پاس کئے ہوئے تھے۔

اس مسیحائے فن کا نام نامی اسم گرامی حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانیؒ ہے۔ اللہ اسے غریق رحمت کرے۔ جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اور اس کے درجات کو بلند کرے۔ امین۔

قانون تجدید واحیائے فن

علم وفن طب صدیوں سے اپنے ارتقاء اور کمال کے لئے کسی مسیحاء وقت کا منتظر تھا۔ طب قدیم اپنی تباہی وبربادی پر نوحہ کناں تھی۔ ابن الوقت اور ضمیر فروش تاجروں نے اس کے مبادیات اور قانون وکلیات کو اپنے حرص وہوس کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اس کرب ودردناک منظر پر غور کیا جائے تو دل کانپ اٹھتا ہے۔ اسلاف کی صدیوں کی محنت شاقہ سے کی جانے والی فطری تحقیقات اور مسلمہ حقائق کو گھٹے مٹی میں رولا جا رہا تھا۔ لیکن یاد رکھیں مسلمہ حقائق مٹا نہیں کرتے اور نہ ہی انھیں کوئی مٹا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو حقائق کے احیاء وتجدید کے لئے مخصوص فرمایا کرتے ہیں تو اسے قوانین فطرت کا فہم وفراست دے کر قانون تجدید عطا فرما دیا کرتے ہیں۔ طب میں تجدید کا علمبردار یہ مرد جلیل مدینۃ الاولیاء ملتان کی سرزمین سے اٹھا۔ لاہور میں رونق افروز ہو کر زندگی کو علم وفن طب کے لئے وقف کر دیا۔ مصمم ارادہ کر لیا کہ ان خرافات' غلط روش اور غیر فطری قوانین کی یلغار کو روک کر دم لوں گا۔ علم فطرت سے آراستہ ہو کر قوت پروردگار بن کر باطل قوتوں کے خلاف ڈٹ گیا۔ فکر سلیم کی برق پاشیوں سے علم وفنِ طب کے ایسے چراغ جلائے جس سے کہ یورپی دنیائے طب کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے فطرت کا ایک قانون عطا فرمایا اس کو نظریہ کی صورت میں قائم کر کے علم وفن طب میں تحقیق وتدقیق اور تلاش حق شروع کر دی۔ سمندِ شوق کو دوڑاتے ہوئے اپنے ہم عصروں سے آگے بڑھتے گئے۔ کامیابیاں قدم قدم پر ان کا استقبال کرتی رہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہدایت تھی جس سے علم وفن طب میں تجدید واحیائے طب کی یقینی صورتیں پیدا ہو گئیں۔ اس اصول کے تحت مجدد طب حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی نے علم وفن طب کے بنیادی قوانین 'علم الادویہ اور علم الامراض کو پرکھا تو یقین ہو گیا کہ علم وفن طب اپنی جگہ نہ صرف صحیح اور مکمل ہے بلکہ قانون فطرت کے عین مطابق ہے۔ آپ نے اس اصول کو ایک کسوٹی کی صورت میں طبی دنیا میں پیش کر دیا کہ ہمارا نظریہ قانون فطرت کے عین مطابق ہے دنیا کا کوئی بھی طریق علاج اگر اس کے مطابق نہیں تو وہ غلط ہے۔ اس قانون کو آپ نے نظریہ کا نام دے کر

قانون مفرد اعضاء میں اغذیہ کی تقسیم

یہاں پر ہر مفرد عضو (نسیج) کی اغذیہ کو مزاج واخلاط کے تحت تقسیم کیا جارہا ہے تاکہ معالج پہلی ہی نگاہ سے مریض کو اغذیہ اور پرہیز بتانے کے قابل ہو جائے اور علاج میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔

مفرد و مرکب اغذیہ سب اس میں شامل کی جارہی ہیں کیونکہ ہر مفرد عضو دو کیفیات رکھتا ہے۔ اس لئے اغذیہ کا مزاج بھی دو کیفیات کے تحت بیان کیا جارہا ہے۔ دوران خون دل سے شروع ہوتا ہے اس لئے پہلے عضلات کی اغذیہ لکھتے ہیں پھر غدد اور اعصاب کی بیان کی جائیں گی۔ تین مفرد اعضاء کی چھ صورتوں کو آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ غذاؤں کو بھی ان چھ صورتوں کے تحت تقسیم کیا جارہا ہے۔ خورد و نوش کی اشیاء کو اعضائے رئیسہ کے تحت بیان کرنا

قانون مفرد اعضاء ہی کا خاصہ ہے۔ بلاشک وشبہ مجدد طب کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے جس عضو کی غذا خون میں کم ہو جائے وہی اغذیہ تجویز کر دیں۔

غذائے دل

دل کی بناوٹ میں زیادہ عضلاتی انسجہ پائے جاتے ہیں۔ ان سے عضلاتِ قلب میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ ان اغذیہ کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) عضلاتی اعصابی (۲) عضلاتی غدی۔

عضلاتی اعصابی اغذیہ

ان اغذیہ سے سودا کی پیدائش ہوتی ہے۔ سودا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ خون میں اس کی کمی بھی دور ہوتی جاتی ہے اور بلغم (رطوبات) کا زور بھی ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ کثرت بلغم کی وجہ سے عضلات و قلب پھول کر بڑھ جائیں تو یہ اغذیہ بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ضعفِ جگر بھی ان سے دور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بلغم کی زیادتی سے اعصاب و دماغ میں پیدا شدہ سوزش بھی رفع ہو جاتی ہے۔ یہ مریض کی جملہ اعصابی عضلاتی تکلیف دہ علامات کو ختم کر دیتی ہیں۔ مقوی طحال بھی ہیں اور خون کو گاڑھا کرتی ہیں۔

ناشتہ:۔ مربہ آملہ۔ مربہ ہلیلہ۔ رائتہ۔ دہی۔ ترش لسی۔

دوپہر کا سالن:۔ بھینس کا گوشت۔ مچھلی۔ آلو۔ گوبھی۔ مٹر۔ چھولیا۔ بینگن۔ لوبیا۔ انار دانہ۔ کچنار۔ مکئی۔ جوار اور باجرہ کی روٹی۔

پھل:۔ جامن۔ کنو۔ آڑو۔ سیب۔ سنگترہ سیر۔ لیچی۔ انار ترش۔ لوکاٹ۔ اناناس۔ جاپانی پھل۔ آلوچا۔ مونگ پھلی۔ ناریل۔ کھاجا۔

مشروبات:۔ چائے۔ سکنجبین۔ شربت فالسہ۔ کنو مالٹا کا جوس۔

عضلاتی غدی اغذیہ

ان اغذیہ کا مزاج خشک گرم ہے۔ ان سے جسم میں سردی کا اثر ختم ہو کر حرارت کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ سودا کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ انتہائی مقوی محرک قلب اور متولد خون اغذیہ میں جگر میں بھی تقویت کی صورت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ تمام بلغمی امراض کو رفع کر دیتی ہیں۔ اعصابی نظام میں کہیں سوزش یا ورم ہو اس کو بھی تحلیل کرتی ہے۔ جسم الوجود کا ضعف توانائی میں بدل دیتی ہے۔

ناشتہ:۔ کشمش بھنے چنے۔ انڈے آملیٹ۔ شامی کباب۔ لونگ دو عدد۔ دار چینی نصف گرام کا قہوہ۔

دوپہر کا سالن:۔ گوشت چھوٹا۔ کبوتر کا گوشت۔ ہرن کا گوشت۔ اوجھڑی۔ چنے۔ مسور کی دال۔ کریلے۔ پالک۔ چنے کی دال۔ انڈے آملیٹ۔ پکوڑے۔ بیسنی کڑھی۔ سرخ مرچ۔ لونگ دار چینی۔ پیاز۔ ٹماٹر ڈال کر دیسی گھی میں پکائیں۔

پھل اور میوہ جات:۔ انجیر خشک۔ پستہ۔ اخروٹ۔ خرما۔ کشمش۔ منقی۔ مشروبات میں یخنی بہت مفید رہتی ہے۔

غذائے جگر:۔ جگر میں غدی انسجہ کا غلبہ ہوتا ہے۔ مزاج گرم خشک ہے اس کی غذا کی بھی دو صورتیں ہیں۔

غدی عضلاتی اغذیہ

یہ اغذیہ گرم خشک مزاج رکھتی ہیں- جسم میں صفرا کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں- جس سے سوداوی امراض ختم ہو جاتے ہیں- ان کے کھانے سے اعصاب میں تسکین پیدا ہو کر ان کا ضعف بھی ختم ہو جاتا ہے- عضلات میں سوزش ہو یا ورم دونوں صورتوں میں مفید ثابت ہوتی ہیں- جسم کے اکثر اورام کا علاج ان کا خاصہ ہے-

ناشتہ :- کھجور بادام یا انڈے فرائی کھا کر اجوائن نصف گرام اور پودینہ نصف گرام کا قہوہ پی لیں-

دوپہر کا سالن :- بکری کا گوشت- مرغ دیسی کا گوشت- انڈے- میتھی کا ساگ- کلیجی- سرخ مرچ- سبز مرچ ڈال کر دیسی گھی میں پکائیں-

پھل و میوہ جات :- آم- کھجور شیریں- خوبانی- چلغوزے اور شہتوت-

غدی اعصابی اغذیہ

ان کا مزاج گرم تر ہے- جسم میں جب صفرا کی زیادتی سے ضعف پیدا ہو جاتا ہے- یرقانی کیفیت کا ظہور ہو جاتا ہے تو اس حالت میں یہ اغذیہ مفید ثابت ہوتی ہیں- ان کے کھانے سے صفرا کی پیدائش بھی جاری رہتی ہے اور اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے-

پتہ میں صفرا جب منجمد ہو کر پتھریوں کی صورت اختیار کر جائے ایسی حالت میں بھی یہ اغذیہ تریاق ثابت ہوتی ہیں- غرضیکہ غدی عضلاتی تحریک کے تحت دی گئی جملہ علامات کا یقینی علاج ہیں- عضلات کی سوزش و ورم میں غدی عضلاتی اور غدی اعصابی اغذیہ اکسیر کا کام دیتی ہیں -

ناشتہ :- حلوہ بادام- حلوہ ادرک- بادام- دلیا- حلوہ سوجی کھا کر سنڈھ 'سونف اور الائچی خورد کا قہوہ پی لیں-

دوپہر کا سالن :- تیتر- بٹیر اور مرغابی کا گوشت- بطخ کا گوشت اور انڈے- ٹینڈے- بھنڈی- دال مونگ- مکو کا ساگ- گھیا توری- کالی مرچ- ہلدی- ادرک- لہسن- نمک اور دیسی گھی میں پکائیں-

میوہ جات و پھل :- خربوزہ- میٹھا- انگور انار شیریں-

مشروبات :- سونف اور سنڈھ کا قہوہ- گائے کا دودھ- آم کا ملک شیک-

روغن زیتون رات کو ایک چمچ لے لیا کریں-

اعصابی غدی اغذیہ

ان اغذیہ کا مزاج تر گرم ہے- یعنی رطوبات کی زیادتی اور حرارت ہے مگر ذرا کم ہوتی ہے- یہ جسم میں رطوبات کی پیدائش بھی کرتی ہیں اور انہیں خون میں جمع بھی کرتی ہیں- صفراوی امراض و علامات کو رفع کرنے میں بہت اہمیت رکھتی ہیں- دماغ و اعصاب کی غذا بنتی ہیں- جگر و غدد کے سوزش و اورام میں بے مثل ہیں- عضلات و قلب میں تسکین پیدا کر کے ان کا ضعف ختم کر دیتی ہیں- موٹاپا پیدا کرتی ہیں-

ناشتہ :- حلوہ گاجر- حلوہ پیٹھا- حریرہ یا خمیرہ بادام- ساگودانہ کی کھیر- کھا کر سونف ۱ گرام 'الائچی خورد ۵ عدد کا قہوہ پی لیں-

دوپہر کا سالن :- مولی- گاجر- کدو- توری- اروی- حلوہ کدو- کالی مرچ- دھنیا- زیرہ سفید- ڈال کر دیسی گھی میں پکائیں- گوشت بند رکھیں البتہ مچھلی دے سکتے ہیں-

پھل و میوہ جات :- کوئی میوہ نہیں البتہ مغزیات دے سکتے ہیں- ناشپاتی- کیلا- امرود زرد رنگ کے- گنڈیریاں- پھٹ- گرما- خربوزہ پھیکا- مالٹا شیریں- مسمی-

اعصابی عضلاتی اغذیہ

ان اغذیہ کا مزاج تر سرد ہے- ان اغذیہ سے بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے- دماغ و اعصاب میں تیزی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے- بلغم کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے- یہ اغذیہ دافع صفرا ہیں جسم الوجود میں حرارت کی زیادتی کی وجہ سے ضعف سے پیدا ہونے والی حالت میں بہت مفید ہیں- جگر و غدد کی سوزش و اورام میں بہت اہمیت کی حامل ہیں- مدربول ہیں جسم میں تسکین کا موجب ہوتی ہیں- غدی اعصابی اور

اعصابی غدی تحاریک کی جملہ علامات کو رفع کر دیتی ہیں۔

ناشتہ :۔ساگو دانہ ۔کھیر ۔کسٹرڈ چاول ۔ابلے چاول دودھ والے ۔گجریلا وغیرہ کھا کر الائچی خورد اور گل سرخ کا قہوہ پی لیں۔

دوپہر :۔گوشت بند رکھیں ۔مچھلی ۔سری پائے اور دماغ بغیر نمک لے سکتے ہیں ۔کھیرا ۔شلغم ۔چقندر ۔چاول ۔مولی۔

پھل اور میوہ جات :۔انار شیریں ۔تربوز ۔امرود سرخ ۔پھٹ۔

مشروبات :۔دودھ بھینس ۔انار کا جوس وغیرہ۔

نوٹ :۔عام استعمال میں آنے والی اغذیہ کا انتخاب مزاج واخلاط اور مفرد اعضاء کے تحت کر دیا گیا ہے اگر کوئی رہ گئی ہو تو اس کا استعمال قانون مفرد اعضاء کے تحت کرا سکتے ہیں۔

لطیف اور کثیف اغذیہ

غذا میں لطافت اور کثافت کا انتخاب بھوک کی شدت کے تحت کرنا چاہئے۔اگر بھوک میں شدت ہو تو تحریک کے مطابق جیسی اغذیہ مریض یا کسی تندرست شخص کو پسند ہوں لے سکتے ہیں۔ لیکن اگر بھوک بند ہو یا مریض میں سوزش وورم اور دردحار وغیرہ ہو تو غذا اتنی لطیف ہو کہ مریض یا تندرست کی بھوک بھڑک اٹھے ۔جیسے قہوہ ۔شہد کا نیم گرم شربت ۔لطیف ورقیق شوربہ پھل یا پھلوں کے رس ۔چائے دودھ والی یا چائے مکھن والی یا چائے گھی والی ۔چنے کا شوربہ ۔سبزیوں کا شوربہ ۔گوشت کا شوربہ ۔انڈوں کا شوربہ ۔نیم گرم پانی ۔ہلکے نمک کا نیم گرم پانی ۔مچھلی کا شوربہ ۔سری پائے کا شوربہ ۔دال کا شوربہ ۔میوہ جات کے شیر اجات ۔حریرہ جات وغیرہ۔

آخر میں پھر تاکید کی جاتی ہے کہ غذا کا تعلق صحت کو قائم رکھنے کے لئے بھی ہے اور حالت مرض کو دور کرنے کے لئے بھی ۔اس لئے فطرتاً وقدرتاً ہر علاج غذا چھوڑنے اور غذا کھانے سے شروع کرنا پڑتا ہے ۔جسم اور خون میں جن اجزاء کی کمی ہے وہ غذا کے ذریعے پوری کریں اور جن اجزاء کی زیادتی ہے وہ اس قسم کی غذا کو روک کر کم کر دیں ۔یہ کام دوا سے ممکن نہیں ہے ۔اس لئے علاج کی

ابتدا غذا سے کریں ۔جب مرض صحت کی طرف لوٹے تو اگر محسوس کریں تو ثانوی غذائی اصولوں پر ادویات شروع کر دیں ۔مریض بہت جلد صحت اور طاقت کی طرف آجائے گا ۔دوا کی اپنی خوبیاں اپنی جگہ پر ہیں مثلاً غذا سے اگر ہم جسم کو زیادہ سے زیادہ دس حصہ تک تیز کر سکتے ہیں تو ادویات سے جسم کو پچیس 'پچاس اور سو بلکہ ہزار حصہ تک تیز کر سکتے ہیں اور جب طبیعت غذائی علاج سے صحت کی طرف آرہی ہو تو وہ دوا سے اور بھی تیز ہو جاتی ہے ۔بہتر تو یہی ہے پہلے غذا سے علاج کریں ۔قانون مفرد اعضاء میں علاج بالغذا کو بے حد اہمیت حاصل ہے ۔اس سے نہ صرف سو فیصد شفاء حاصل ہوتی ہے بلکہ مکمل صحت ہو جاتی ہے۔

علاج بالغذا اور پرہیز کا خلاصہ

اعصابی عضلاتی تحریک کی صورت میں عضلاتی اعصابی 'عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی اغذیہ تجویز کریں ۔غدی اعصابی 'اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔
عضلاتی اعصابی تحریک تشخیص کریں تو غدی عضلاتی 'غدی اعصابی اغذیہ بتائیں ۔عضلاتی غدی اور اعصابی غدی اغذیہ بھی کھلا سکتے ہیں مگر کم ۔عضلاتی اعصابی اور اعصابی عضلاتی اغذیہ بند کر دیں ۔عضلاتی غدی تحریک ہو تو غدی عضلاتی 'غدی اعصابی اور اعصابی غدی اغذیہ استعمال کرائیں ۔عضلاتی غدی 'عضلاتی اعصابی اور اعصابی عضلاتی اغذیہ روک دیں۔
غدی عضلاتی تحریک کا مریض ہو تو اس کو غدی اعصابی 'اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی اغذیہ کھانے کا حکم لگائیں ۔عضلاتی اعصابی اغذیہ بھی کھا سکتا ہے مگر کم ۔غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی اغذیہ بند کر دیں ۔غدی اعصابی تحریک کی صورت میں اعصابی غدی ۔اعصابی عضلاتی اغذیہ تجویز کریں ۔عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی اغذیہ بھی دے سکتے ہیں مگر کم ۔غدی عضلاتی اور غدی اعصابی اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔
اعصابی غدی تحریک کی علامات میں شدت ہو تو عضلاتی اعصابی 'عضلاتی غدی اغذیہ دیں۔ غدی عضلاتی بھی دے سکتے ہیں مگر کم ۔اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی اغذیہ بند رکھیں۔

خار' اسہال' زحیر' سنگر ھنی' خونی پیچش' سوزشِ معدہ' سوزشِ امعاء' وجع المعدہ' وجع الامعاء اور وجع الکلیہ وغیرہ کی صورت میں تحریک کے مطابق شوربا والی لطیف زود ہضم اغذیہ تجویز کریں۔ روٹی بند کر دیں۔ مرض رفع ہونے کے چند روز بعد تک بھی روٹی اور نان وغیرہ نہ دیں۔ بعض اوقات مریض آکر شکایت کرتے ہیں کہ انھیں فائدہ نہیں ہوا۔ اس کی وجہ صرف غذائی علاج کے مطابق عدم پرہیز ہوتا ہے۔ مریض سے تفصیلاً دریافت کریں کہ اس نے ان دنوں صبح دوپہر اور شام کیا کھایا ہے۔ اگر واقعتاً مریض نے پرہیز نہیں کیا تو اس کو پرہیز کی تاکید کریں اور اگر اس نے پرہیز پر مکمل عمل کیا ہے تو پھر اپنی تشخیص کو دھرائیں۔ یقیناً تشخیص میں غلطی ہو گی دوبارہ غور کریں اور صحیح تشخیص کر کے دوا اور غذا بھی اس کے مطابق بدل دیں۔

حفظانِ صحت کا ایک منفرد انداز

تمام موسم اپنے مزاج کے مناسب امراض بھی پیدا کرتے ہیں اور باعثِ صحت بھی بن جاتے ہیں۔ صفراوی مزاج رکھنے والے افراد موسم گرما میں بے چینی' خفقانِ قلب' حمی صفراوی' جگر و غدد اور امعاء کے سوزشی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ البتہ سرد مزاج رکھنے والے لوگ اس موسم میں نمونیہ وغیرہ جیسی بلغمی امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔

اسی طرح جب موسم مرطوب ہوتا ہے تو بلغمی مزاج رکھنے والے لوگ زکام اور اسی قسم کی تکلیف دہ علامات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ گرم مزاج رکھنے والے لوگ ان دنوں تکلیف دہ علامات سے عموماً بچے رہتے ہیں۔ خشک موسم کی صورت میں اختلاج قلب' بواسیر اور نکسیر جیسی علامات خشک مزاج والوں پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ البتہ مرطوب مزاج والے افراد اس موسم میں بلغمی علامات سے محفوظ رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہر موسم جب اپنی فطری مدت سے طویل ہو جاتا ہے یا شدت اختیار کر لیتا ہے تو اپنے ہم مزاج افراد میں بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔ ذہین معالج اپنے مطب پر آنے والے مریضوں کی تشخیص و علاج میں موسم کو ضرور مدِ نظر رکھتا ہے۔

جن لوگوں کے جسم میں خشک سالی کی وجہ سے امراض جنم لیں ان کو اس موسم میں کثرت سے

گرم اغذیہ کا استعمال رکھنا چاہیے۔ جس وجہ سے وہ خشک موسم کے مضر اثرات سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو گرمی کی شدت سے کوئی تکلیف بڑھتی ہو وہ مرطوب اغذیہ استعمال کرتے رہیں تو وہ اس موسم کی صفراوی امراض سے محفوظ رہیں گے۔ جو مرطوب موسم کی شدت سے بلغمی امراض کا شکار ہو جاتے ہوں ان کے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ اس موسم میں خشک اغذیہ کا زیادہ استعمال رکھیں۔ موسموں کے تغیرات سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ موسموں میں دونوں کیفیات میں بیک وقت تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک کیفیت بدلتی ہے۔ جیسے مئی اور جون میں موسم گرم خشک ہوتا ہے جولائی اور اگست میں بارشوں کی وجہ سے موسم گرم تر ہو جایا کرتا ہے اسی طرح باقی موسمی تبدیلیوں پر غور کر لیں تو یہی صورت نظر آئے گی۔ یہاں پر بندہ ۱۹۴۴ء تا ۱۹۹۰ء تک کا اوسط موسمی ڈیٹا لکھ رہا ہے تاکہ اس کی رہنمائی میں حفظانِ صحت کا خلاصہ پیش کیا جا سکے۔

اوسط درجہ حرارت اور نمی

1944ء تا 1990ء

ماہ	کم از کم درجہ حرارت	زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	بارش	نمی
جنوری	19.35	20.06	13.2	81.1
فروری	7.58	22.06	17.19	76.9
مارچ	12.5	26.82	25.42	72.3
اپریل	18.28	33.71	17.89	58.3
مئی	23.41	38.82	12.93	48.56
جون	26.94	40.51	24.78	51.6
جولائی	26.89	37.45	105.34	69.1
اگست	26.27	36.23	101.13	75.37
ستمبر	24.26	35.12	32.08	68.5

اکتوبر-	17.78	-	32.47	-	6.51	-	67.1
نومبر-	10.38	-	26.11	-	2.57	-	73.3
دسمبر-	6.12	-	21.01	-	7.12	-	80.8

اس ٹیبل کو سامنے رکھ کر موسم کی چھ تحاریک کے مطابق تقسیم کی جائے تو اس طرح ہو گی-

ماہ	-	کیفیات	تحریک
دسمبر-جنوری	-	تر سرد	اعصابی عضلاتی
فروری-مارچ	-	خشک سرد	عضلاتی اعصابی
اپریل-مئی	-	خشک گرم	عضلاتی غدی
جون-جولائی	-	گرم خشک	غدی عضلاتی
اگست-ستمبر	-	گرم تر	غدی اعصابی
اکتوبر-نومبر	-	تر گرم	اعصابی غدی

اب یہاں سے قانون فطرت کی عکاسی ہوتی ہے کہ دونوں کیفیات اکٹھی نہیں بدلتیں بلکہ باری باری ایک ایک کیفیت دور ہوتی ہے- یہی حفظان صحت اور علم العلاج کے فطری اصول ہیں- قانون قدرت کے عین مطابق تر سرد موسم میں خشک سرد' خشک گرم اور گرم خشک اغذیہ کا استعمال کیا جائے تو صحت بحال رہتی ہے- اسی طرح فروری مارچ کے دوران جب موسم خشک سرد ہوتا ہے تو خشک گرم' گرم خشک اور گرم تر اغذیہ صحت کی ضمانت ہوتی ہیں- اپریل مئی میں جب موسم خشک گرم ہو جاتا ہے- گرم خشک' گرم تر اغذیہ باعثِ صحت ثابت ہوتی ہیں-

جون' جولائی کے مہینے میں موسم گرم خشک ہوتا ہے- اس دوران تر گرم اور تر سرد اغذیہ کا استعمال مفید صحت ہوتا ہے- اگست و ستمبر کے دوران موسم گرم تر ہوتا ہے- اس موسم میں تر گرم' تر سرد اور خشک سرد اغذیہ مفید رہتی ہیں- اکتوبر' نومبر میں موسم تر گرم ہوتا ہے- ان دنوں تر سرد- خشک سرد اور خشک گرم اغذیہ حفظانِ صحت کا کردار ادا کرتی ہیں-

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ موسم تر سرد ہو تو خشک سرد' خشک سرد ہو تو خشک گرم' خشک گرم ہو تو

گرم خشک' گرم خشک ہو تو گرم تر- گرم تر ہو تو تر گرم اور تر گرم ہو تو تر سرد اغذیہ حفظان صحت کے فطری قانون کی مظہر ہیں-

یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ ہر خطہ کا موسم اسی طرح کا ہو- البتہ ان میں سے کوئی نہ کوئی صورت ضرور ہو گی- وہاں بھی اسی اصول کے تحت حفظان صحت کا غذائی قانون ترتیب دیا جا سکتا ہے-

گرم موسم میں مرطوب' مرطوب موسم میں خشک اور خشک موسم میں گرم اغذیہ صحت کا میزان قائم رکھ سکتی ہیں- یہ فطرت کے وہ تقاضے ہیں جن کے مطابق نظام کائنات اپنی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے-

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ بہت جلد امراض معدہ' امراض امعاء' امراض گردہ' امراض تنفس' امراض نزلہ اور جنسی امراض وغیرہ کے علیحدہ علیحدہ غذائی چارٹ ترتیب دیں گے تاکہ علاج بالغذا میں مزید آسانیاں پیدا ہو جائیں گی-

معالج کے لئے اہم ہدایات

(۱) جو غذا ہضم نہیں ہوتی وہ جسم پر بوجھ ہے- مزید غذا کھا کر اس بوجھ میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے اس وقت تک ہر قسم کی غذا خصوصاً نباتاتی اغذیہ روک دینی چاہئیں جب تک جسم میں ہلکا پن نہ ہو- یاد رکھیں جو غذا کھائی جاتی ہے اگر وہ ہضم ہو جائے تو خون بن جاتی ہے- اگر ہضم نہ ہو تو خمیر بن جاتی ہے- اس کا تعفن و تیزابیت اور زہر بوجھ کا باعث مرض بن جاتے ہیں-

(۲) علاج کے دوران میں علامات کو رفع کرنے کی کوشش نہ کریں- کیونکہ اکثر انہی علامات کے تحت قوت مدبرہ بدن خود صحت کی طرف جا رہی ہوتی ہے اس کی مدد کرنی چاہئے- جلد شفا حاصل ہوتی ہے- لیکن اگر علامات شدید ہوں تو ان کا دفع کرنا افضل ہے مگر مسکن عضو کو تحریک دینا ضروری ہے-

(۳) علاج کے دوران میں سوزش و درد اور ورم و بخار کی صورت میں ان کو رفع کرنے کی صورت میں مریض کمزور ہو جاتا ہے- اس طرح مریض کا مقابلہ ختم ہو جاتا ہے- کیونکہ درد اس امر کی علامت ہے کہ جائے درد میں خون کی کمی ہے اور طبیعت اس کو اس طرف کھینچنے کی کوشش کر رہی

ہے۔سوزش وورم میں خون اس طرف زیادہ جارہا ہے۔بخار حرارت غریزیہ کا نام ہے جو جسم کی حفاظت کے لئے تعفن اور دورانِ خون کی بے قاعدگی سے پیدا ہوگئی ہے یہ سب خود بخود امراض کی فطری طور پر رفع کرنا۔قوت کا بحال رکھنا اور مقابلہ کرنے کی صورتیں ہیں۔جب مرض رفع ہو جائے گا تو یہ سب علامات خود بخود رفع ہو جائیں گی ان کو فوراً ختم کر کے موت کو دعوت نہ دیں۔

(۴) علاج کے دوران بغیر شدید بھوک اور بغیر صحیح وقت کے غذا نہ دینی چاہئے۔لیکن اگر ضعف پیدا ہو گیا ہے۔بغیر بھوک اور بغیر وقت غذا دینا ضروری ہے۔جب ضعف دور ہو جائے۔پھر غذا کو قابو کر لینا چاہئے لیکن ضعف کی حالت میں بھی مرض سے مناسب اور صحیح غذا دینی چاہئے۔

(۵) تشخیص مرض کے لئے علامات کو اکٹھا کر کے سب کا ایک ہی سبب تلاش کریں پھر مرض کی ماہیت اور حقیقت ذہن نشین کر لیں۔

(۶) علاج بالغذا کی صورت میں ضروریہ کے ساتھ مریض کے مزاج و عادات اور ماحول کو بھی ضرور مدنظر رکھنا چاہئے۔اگر ایسا نہ کیا جائے تو مریض کی طبیعت مفید سے مفید غذا کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی بلکہ نفرت کرتی ہے۔

(۷) اگر معدہ اور طبیعت غذا کو بوجہ قبول نہ کریں۔محلول غذا تھوڑی مقدار میں دیں۔جیسے شہد کا شربت۔پھلوں کا رس۔انڈوں کی سفیدی۔گوشت یا سبزیوں کا ہلکا شوربا یا صرف نمک کا پانی استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

(۸) غذائی علاج سے فوراً شفا حاصل ہوتی ہے۔اگر تسلی بخش آرام حاصل نہ ہو تو پھر اپنی تشخیص مرض اور تجویز غذا پر غور کریں۔ممکن ہے کہیں غلطی ہو گئی ہو۔یاد رکھیں کہ بغیر تسلی بخش تشخیص مرض اور تجویز غذا کے ہرگز علاج شروع نہ کریں۔

(۹) علاج کے لئے اغذیہ پاک و صاف اور خالص و تازہ ہونی چاہئیں۔غذا کا باسی پن اس کو خراب کر دیتا ہے۔

(۱۰) جب تک کوئی مریض علاج کے لئے شدت سے خواہش مند نہ ہو اس وقت تک اس کے لئے تشخیص مرض اور تجویز دوا نہ کریں۔بعض معالج خواہ مخواہ امراء اور رؤسا پر اثر ڈالنے یا تعلقات پیدا کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔اس سے علم و فن طب کو نقصان پہنچتا ہے۔بلکہ غرباء عوام کا علاج

بھی ان کے شدید اصرار کے بغیر نہ کریں کیونکہ غیر ضرورت کوئی علاج کا پابند نہیں ہوتا۔جو غیر مفید ہے۔

(۱۱) حکمت و دانائی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔کوئی تجارت اور دوکانداری نہیں ہے۔حکیم کو کبھی لالچ کے تحت علاج نہیں کرنا چاہئے۔جہاں تک ممکن ہو کسی مریض خصوصاً امیر و رئیس اور دولت مند و حاکم کے گھر جا کر اس کو نہیں دیکھنا چاہئے۔صرف مطب علاج کے لئے بہتر جگہ ہے۔

(۱۲) معالج کے اخلاق اور عادات میں عظمت ہونی چاہئے۔تقویٰ و توکل صبر و قناعت اور خدمت و عزت کرنا اس کا زیور ہے۔اگر معالج ان زیورات سے آراستہ نہ ہو تو وہ کندہ ناتراش ہے۔بعض مریض مرنا قبول کر لیتے ہیں مگر ایسے معالج کے پاس تک جانا پسند نہیں کرتے۔

(۱۳) معالج کے اخلاق اور عادات کی عظمت کے ساتھ اس کی صحت بھی اچھی ہونی چاہئے۔اس کی خرابی صحت کا مریض پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔

(۱۴) جب غذا سے مریض صحت کی طرف لوٹ آئے تو ضرورت کے مطابق مفید و مقوی ادویات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔جن سے اعضاء کے افعال میں زیادہ سے زیادہ تقویت پیدا کر کے ان کے خون میں طاقت پیدا کی جا سکتی ہے۔

(۱۵) یاد رکھیں ادویات خون کے اجزاء نہیں ہیں۔ان سے صرف اعضاء کے افعال میں تیزی و تسکین اور تقویت پیدا کی جاتی ہے۔مکمل علاج صرف غذا سے ہی ہو سکتا ہے۔

(۱۶) مقام تحریک اور علامت کی بنیاد پر فوراً علاج شروع نہ کریں بلکہ نبض و قارورہ سے اچھی طرح تشخیص کرنے کے بعد علاج تجویز کریں۔

تحریک تجدیدِ طب میدانِ عمل میں

طبِ مفرد اعضاء کے مشہور و معروف مطب

دواخانہ حکیم انقلاب صاحبزادہ حکیم مسلم ناصر شکیل، صاحبزادہ حکیم معظم فرید،

انچارج مطب: حکیم محمد حیات اختر، 10 عیسیٰ سٹریٹ فیض باغ، لاہور

صادق دواخانہ حکیم غلام رسول بھٹہ، صدر تحریک تجدیدِ طب پاکستان، رسول روڈ

منڈی بہاؤالدین،

یٰسین دواخانہ وطبّی کتب خانہ حکیم محمد الیاس، دنیاپور ضلع لودھراں

انقلابی دواخانہ حکیم ڈاکٹر شبیر احمد راں، جنرل سیکرٹری تحریک تجدیدِ طب پاکستان

،موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ

الحکیم کلینک حکیم ڈاکٹر محمد یعقوب، گلی نمبر 9 ظہور حیات کالونی، بھلوال، ضلع سرگودھا

ابراہیمی دواخانہ حکیم یٰسین چاولہ ہسپتال روڈ، پاکپتن شریف

نوری شفاخانہ وکتب خانہ نوری بلڈنگ، ریلوے اسٹیشن، لاہور

بخاری کلینک حکیم عطاء اللہ بخاری، مین بازار، راجہ جنگ، قصور

اویسیہ کلینک حکیم محمد الیاس ساغر اویسی مین بازار الطاف گنج جھنگ روڈ فیصل آباد

انقلابی دواخانہ حکیم محمد عمران لطیف، نزد سلطانی مسجد، مصطفیٰ ٹاؤن (ایس آئی ای) سیالکوٹ

اسلامی دار الشفاء حکیم لیاقت علی دار الاحسانوی، شہزاد سٹریٹ بالمقابل ایورنیو

سٹوڈیو، ملتان روڈ، لاہور

مطیر الشفاء جمیل دواخانہ حکیم میر خلیل الرحمن، نزد مسجد اہل حدیث گوجرہ تحصیل

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

حکیم معظم طارق، مکان نمبر 35/439 سرائے بھابھڑیاں، جندر بازار، سیالکوٹ

بسم اللہ دواخانہ اینڈ پنسار سٹور حکیم محمد نواز سنیاسی، یتیم والا روڈ،

ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

فیضانِ برکت دواخانہ حکیم محمد نذیر، 6X4 مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد

علی دواخانہ و پنسار سٹور حکیم شاہد علی جاوید، اڈہ خانو وانہ، ستیانہ روڈ، فیصل آباد

مطب علاج بالغذا حکیم محمد احسان واہلہ، ملکہ کوہالہ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد

حکیم یوسف علی جوہر، محلہ اسلام آباد نزد مسجد خضرا، درمان روڈ شکر گڑھ

حکیم رانا محمد مدثر خان، چک نمبر 485 گ۔ب، تحصیل سمندری، ضلع فیصل آباد

دار العلاج حکیم محمود رسول بھٹہ، قینچی اڈہ کٹھیالہ شیخاں تحصیل و ضلع منڈی

بہاؤالدین

عمر عثمان دواخانہ حکیم محمد ارشد، کسو کے روڈ، حافظ آباد

رحمٰن مطب افتخار احمد بھٹہ، جامع اسلامیہ روڈ، محلہ بخشو پورہ گجرات فون

حکیم و ہومیو ڈاکٹر اصغر علی ساقی، فضلِ حق کالونی، مجاہد روڈ، بینک سٹاپ، فیروز پور روڈ، لاہور

مدنی علاج بالغذا حکیم انور شاہ، میانہ پورہ بوڑھ والی گلی، سیالکوٹ

سُچا دیسی دواخانہ حکیم برکت علی شاہ، عثمانیہ روڈ، شورکوٹ شہر

السعید الحجامہ کلینک مفتی محمد افسر، شیخ طارق روڈ تکیہ شریف اوگی ضلع مانسہرہ

نوید صحت دواخانہ جناب جمیل احمد پیر سباقی، پیر سباقی روڈ حکیم آباد، تحصیل و ضلع نوشہرہ صوبہ سرحد پاکستان

ضیا پاش کلینک ڈاکٹر حبیب احمد شاکر، D-K749/F9 ڈھوک کشمیریاں، راولپنڈی

مطب فیضِ عام حکیم ملک محمد حسین، محلہ اقبال آباد 9 چناب آفیسر کلب روڈ چنیوٹ

صابری دواخانہ حکیم ریاض ارشاد، پتن روڈ پنڈی بھٹیاں، حافظ آباد

دواخانہ پیغام شفا حکیم محمد رمضان، کبیر والا ضلع خانیوال،

عطاری انقلابی دواخانہ حکیم محمد زاہد اقبال قادری، کڑیال کلاں، ڈاکخانہ خاص قلعہ شیخوپورہ

رضوان یعقوب، گلستان کالونی نمبر 3 بورے والا ضلع وہاڑی

آمنہ مطب بابا صوفی محمد سعید، محلہ نیل گراں، بالمقابل مکان بابو فیروز دین انصاری، بیرون دہلی گیٹ، ملتان

مزمل دواخانہ حکیم محمد سرفراز، تحصیل بھلوال، بمقام وڈاکخانہ میانی ضلع سرگودھا

اعظم یونانی دواخانہ ڈاکٹر و حکیم محمد شاکر مغل، جہانزیب مارکیٹ بالمقابل دلبوڑی اڈہ اوگی ضلع مانسہرہ

حیدری قلندری دار العلاج حکیم شبیر حسین حیدری، چک نمبر 224 منشی فتح دین والی، محلہ فیروز شاہ گلی نمبر 5 مکان نمبر 97 فیصل آباد

زاہد انقلابی دواخانہ حکیم محمد شریف زاہد، راجووال، تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ،

ثنائی دواخانہ حکیم ظفر اللہ قمر لکھوی، جامعہ محمدیہ، اوکاڑہ

ہولی کمپیوٹرائزڈ میڈیکل سنٹر ڈاکٹر ظفر اقبال، مین بازار، بلاول شاہ نورانی گھوٹ، مین بازار، ڈاکخانہ لیبارٹری، اسپارکو روڈ، سکیم نمبر 33 ضلع ملیر، کراچی

الحسنین کلینک حکیم ظلِ حسین، گلی اخلاق الحسن چوہان مارکیٹ ریل بازار جھنگ صدر

میاں دواخانہ اینڈ پنسار سٹور حکیم محمد عندلیب، جامعہ سلفیہ روڈ بالمقابل چرچ جمیل آباد، فیصل آباد

میزان دواخانہ و پنسار سٹور حکیم عبدالعزیز، زمان پلازہ ویسٹرج بازار راولپنڈی

پاکستانی دواخانہ حکیم مرزا محمد ارشاد امین، نزد چاندنی چوک، مین بازار، کھاریاں

المنور دواخانہ حکیم منور احمد، دکان نمبر ۴ میلاد چوک ڈھوک پراچہ، راولپنڈی

اسلامی دواخانہ حکیم رضوان اللہ، سرائے عالمگیر، ضلع جہلم

نعیم دواخانہ حکیم کلیم اختر مرزا، ڈھوک حسور، راولپنڈی

الہمدم جدید طبی دواخانہ

عبدالحکیم دواخانہ حکیم عبدالحکیم سردار، عثمان جوگنزی سٹریٹ، بلوچستان،

غوثیہ بلالیہ دواخانہ حکیم صوفی محمد بشیر، حکیم صوفی عبدالحکیم نقشبندی مجددی، لوتھیہ قدیم جندر گلی، پشاور صدر

الخضر دواخانہ حکیم خضری سید دلدار حسین کاظمی، گلی نمبر 13 اسلام پورہ، سرگودھا

المدینہ دواخانہ حکیم سردار محمد، لودھراں روڈ، شجاع آباد، ضلع ملتان

مدنی شفاخانہ حکیم محمد رفیق شاہین، رحمٰن پورہ، لاہور

مدنی کلینک حکیم جاوید اقبال، نشتر روڈ، میاں چنوں

مطب علاج بالغذا حکیم جمیل احمد، چوک دیپال پور، اوکاڑہ

شمس الاحسان دارالصحت حکیم عبداللطیف انجم، چک نمبر 344 ڈبلیو بی دنیا پور لودھراں

دنیائے طب کے سامنے پیش کیا تاکہ یہ حقیقت مسلم ہو کر قانون کی شکل میں سامنے آجائے اور قدرت کے اس قانون فطرت کو سمجھ لیا جائے۔ یہی تجدید اور احیائے فن کا کمال ہے۔ یہ نظریہ قانون فطرت کا ایک اصول ہے جو مادہ اور جوہر سے اخذ کیا گیا ہے یعنی جوہر سے مادہ پیدا ہوتا ہے اور جوہر و مادہ اپنے افعال و اثرات کی حیثیت سے ایک ہی خواص و فوائد رکھتے ہیں۔ جیسے جوہر سے مادہ پھر مادہ سے ارکان اور ارکان سے اخلاط پھر اخلاط سے مفرد اعضاء بنتے ہیں۔ گویا جب جوہر جسم اختیار کرتا ہے تو مادہ بن جاتا ہے۔ جب مادہ میں تخصیص ہوتی ہے تو وہ ارکان بن جاتا ہے اور جب ارکان محلول ہوتے ہیں تو اخلاط پیدا ہو جاتے ہیں اور جب اخلاط مجسم ہوتے ہیں تو مفرد اعضاء بن جاتے ہیں۔ انہی مفرد اعضاء پر علم و فن طب کی بنیاد رکھی ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ مفرد اعضاء دراصل محلول اخلاط ہیں جو کل چار ہیں۔ اخلاط کے مزاج بھی مقرر ہیں اور مفرد اعضاء کے مزاج بھی مقرر ہیں۔ اس لئے اس قانون میں علاج کے لئے مزاج اور کیفیات کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح اعضاء کے بگڑنے کے وقت بھی ان اعضاء کے مزاج اور کیفیات کو مدِ نظر رکھ کر ان کا علاج اور ان کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔ جب تک اخلاط اور مفرد اعضاء اعتدال پر قائم رہیں اور درست کام کرتے رہیں تو بس یہی صحت ہے اور جب یہ اعتدال پر قائم نہ رہ سکیں تو اس حالت کا نام مرض ہے۔ اسی اصول پر علاج کی بنیاد رکھی گئی ہے اور یہی قانون علم و فن طب میں مجدد طب نے پیش کیا ہے۔ یہی قانون تجدید طب اور احیائے فن کی روح رواں ہے اور یہی طبی دنیا کے لئے چیلنج ہے۔

علم و فن کی یقینی صورتیں

صرف علم و فن طب ہی نہیں بلکہ ہر علم و فن کا کمال یہ ہے کہ اس میں یقینی صورتیں قائم ہوں جس سے ان کو سمجھنے اور ذہن نشین کرنے میں سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ یہ اس وقت عمل میں آسکتا ہے جب اصول و قواعد مقرر کئے جائیں اور یہ اصول و قواعد کسی قانون فطرت کے مطابق ہوں۔ کیونکہ قانون فطرت قدرت خداوندی کی طرف سے ہدایت و رشد اور نعمت ہے جس میں مکمل سلامتی ہے اور اس کے اعمال کے نتائج میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اسی حقیقت کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں واضح کیا ہے۔

۱- وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا۔ (بنی اسرائیل-۷۷)

ترجمہ:- اور تم ہمارے طریقے میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔

۲- وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (الاحزاب-۶۲)

ترجمہ:- اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔

۳- فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۵ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (فاطر-۴۳)

ترجمہ:- سو تم اللہ کی عادت میں ہرگز تبدل نہ پاؤ گے اور خدا کے طریقے میں کبھی تغیر نہ دیکھو گے۔

۴- فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط (الروم-۳۰)

ترجمہ:- خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو ایک خاص فطرت و جبلت پر پیدا فرمایا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اپنی اپنی تخلیقی و فطری وصف و خصلت پر ہی محوِ عمل رہتی ہے۔

ان آیات کریمات سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے کسی اصول میں کبھی بھی اور کسی بھی قسم کی تبدیلی ہرگز ممکن نہیں اور نہ ہی قانون تخلیق و نشوونما میں کوئی تبدیلی واقع ہو سکتی ہے

قانون مفرد اعضاء کے تحت علاج کرنے والا اس کے کراماتی نتائج دیکھ کر ایلوپیتھی کی ادویہ کو بھول جاتا ہے اس میں غذا کے ذریعے بھی علاج کا مکمل قانون موجود ہے جس کی برکت سے دواؤں اور انجکشنوں کے عذاب سے بھی نجات مل جاتی ہے۔

میرا اطباء کرام کو یہ بھی مشورہ ہے کہ وہ فنِ طب کی کتب کا مطالعہ کریں ان میں لکھے ہوئے مجربات پر تجربات کریں۔ان میں ایسے محیر العقول اور کراماتی مجربات مدفون ہیں۔طب جدید (ایلوپیتھی) جن کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔پرانے اطباء صرف عوام ہی کا علاج نہیں کرتے تھے بلکہ وقت کے بادشاہ 'نواب' راجے اور مہاراجے بھی ان سے علاج کروایا کرتے تھے۔وہ ایسے محیر العقول علاج کیا کرتے تھے کہ جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی تھی۔

اس کتاب کی تصنیف کے دوران تین طبقے میرے پیشِ نظر تھے۔

پہلا طبقہ :۔ یہ کتاب خاص طور پر اطباء کرام کے لئے لکھی گئی ہے۔چونکہ اس دور میں ایلوپیتھی طریقہ علاج کا غلبہ ہے جس وجہ سے ہمارے اطباء احساس کمتری کا شکار ہو کر یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ طب یونانی میں اس دور کی امراض کا سریع الاثر علاج موجود نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ جن اطباء نے اس دور میں طبِ قدیم میں تجدید کی انہوں نے بھی طبِ قدیم کے بنیادی اصول و ضوابط کو مدِ نظر نہیں رکھا بلکہ مغربی علوم کو طب یونانی میں شامل کر کے اسے تجدید کا نام دیا۔حالانکہ اس طرز کی تجدید سے نہ تو بندہ صحیح حکیم بن سکتا ہے اور نہ ہی ڈاکٹر۔مجدد طبؒ نے اس ضرورت کے پیشِ نظر طب یونانی کو اس طرح مربوط' منضبط اور سہل بنا دیا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اطباء نہ صرف اس فطری طریقہ علاج کو طب جدید (ایلوپیتھی) سے بہتر محسوس کریں گے بلکہ فخر محسوس کریں گے کہ طب جدید (ایلوپیتھی) طب قدیم کی محتاج ہے نہ کہ طب یونانی۔امید ہے کہ میری یہ کاوش اطباء کرام میں ایک نیا اعتماد اور جذبہ بھر دے گی۔

دوسرا طبقہ :۔ اس کتاب کے ذریعے میں نے ڈاکٹرز کو دعوتِ فکر دی ہے کہ جو طریقہ علاج صدیوں سے رائج رہا اور جس سے لوگ اب تک مستفید ہو رہے ہیں اس طریقہ ء علاج کو بغیر پڑھے اور سمجھے صرف اس وجہ سے غلط قرار دے دیا جاتا کہ میڈیکل کالج کے کسی مغرب زدہ

پروفیسر نے ایسے ہی کہہ دیا ہے کہ یہ غلط ہے۔درست نہیں۔غور و فکر اور آزمائش شرط ہے میں نے کوشش کی ہے کہ ڈاکٹر حضرات ایلوپیتھی کا علم جو کم از کم پانچ سال کی دن رات کی محنت سے حاصل کرتے ہیں ان کو طب یونانی اس قدر سہل' سادہ اور دلکش انداز میں پیش کی جائے کہ وہ بہت ہی قلیل مدت میں اس کی حقیقت کو سمجھ سکیں اور اپنی صلاحیتوں کو کورانہ تقلید میں ضائع نہ کریں بلکہ اپنے اسلاف کی دی ہوئی روشنی میں علم طب کو ایک نئے انداز میں دنیائے طب کے سامنے پیش کر سکیں۔

اگرچہ کتاب کے مطالعہ کے دوران بعض اصطلاحات مشکل لگیں گی لیکن اگر تھوڑی دلچسپی لی جائے تو ڈاکٹرز حضرات نہ صرف اسے آسانی سے سمجھ لیں گے بلکہ اس میں مزید تحقیق کر کے اس کو مزید مؤثر اور یقینی بنا سکتے ہیں۔اب تو اس علاج کی اہمیت اور زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ پوری دنیا میں اب دیسی جڑی بوٹیوں کے ذریعے علاج پر بے انتہا ریسرچ ہو رہی ہے۔اگر ہم نے اس طریقہ علاج کو بھی مغرب کی ریسرچ کے بعد اپنانا ہے تو پھر اس سے بڑھ کر شرم کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

میری ڈاکٹرز حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اس طریقہ علاج کو اپنا کر دیکھیں تو اسے کسی بھی طریقہ علاج سے کم تر نہیں پائیں گے۔

خاص طور پر ایلوپیتھی طریقہ علاج میں علاج بالغذا کا کوئی باقاعدہ اصول موجود نہیں حالانکہ انگریزی کا ہی ایک قول ہے کہ We are,what we eat ہم وہی ہیں جو ہم کھاتے ہیں۔

تیسرا طبقہ :۔ میرے نزدیک سب سے اہم طبقہ عوام الناس کا ہے کیونکہ طریقہ علاج خواہ کوئی بھی ہو اس سے استفادہ تو عوام نے ہی کرنا ہے۔ہم نے اس کتاب کے ذریعے کوشش کی ہے کہ عوام الناس میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ مرض کی حالت میں وہ ایسے طریقہ علاج کی طرف رجوع کریں جو نہ صرف سادہ' فطری اور سستا ہو بلکہ مضر اثرات سے بھی پاک ہو۔

امید ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد قاری انتہائی وثوق سے دیسی طریقہ علاج کی طرف ہی رجوع کرے گا بلکہ اگر لوگ دلچسپی لیں تو اس میں بعض ابواب اس طرح کے بھی تحریر کئے گئے ہیں کہ ہم بعض عام امراض مثلاً اسہال' کھانسی' پیچش' نزلہ وغیرہ کا گھر میں موجود عام مصالحہ جات

یہ حقیقت روزروشن کی طرح عیاں ہے کہ قانون فطرت قدرت کے تحت عمل کرتا ہے اور اس کے اعمال میں کبھی بھی کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے اس لئے جو اعمال اس کے مطابق ہوں گے وہ نہ صرف یقینی اور بے خطا ہوں گے بلکہ ان میں سلامتی اور امن بھی بلاشک وشبہ ہوگا- یہی علم وفن کا کمال ہے اور ان اصولوں اور قوانین فطرت پر قائم علم وفنِ طب ہی طبِ اسلامی کہلا سکتا ہے- انہی قوانینِ فطرت کے اسرار ورموز سے آگاہی کے لئے اہلِ علم اور صاحبِ فن نے ہمیشہ تلاش، جستجو اور تحقیق وتدقیق جاری رکھی ہوئی ہے تاکہ علم وفن میں یقینی اور بے خطا نتائج پیدا کئے جائیں اور اس کا کمال حاصل ہو جائے- ہر زمانہ اور دور میں خاص قسم کے علوم وفنون اور تحقیقات سامنے آتی رہیں- علم وفن طب تو اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان خود مگر یونانیوں نے اس علم وفن طب کی بنیاد رکھی جن کو اسلامی دور نے نئی نئی تحقیقات کر کے کمالات سے نوازا- ان تحقیقات و تدقیقات اور انکشافات میں صرف مادی جدوجہد کو دخل نہیں بلکہ روحانی طور پر الہام وکشف کی عنایات بھی شامل ہیں- مجددِ طب نے قرآن وحدیث سے استفادہ کرتے ہوئے قانون فطرت کے مطابق علم وفنِ طب میں عظیم الشان تحقیقات کیں جس کے نتیجہ میں علم وفنِ طب اپنے کمال کی بلندیوں تک پہنچ گیا-

حکیم انقلاب صابر ملتانی نے داعی الی الحق بن کر اعلان عام کر دیا کہ جو علم وسائنس قرآن وحدیث کے مطابق نہیں وہ غلط اور نامکمل ہے اور ظنی ہے-

قانون مفرد اعضاء کی اساس

طب قدیم میں صحت کا قیام اعتدال اخلاط ومزاج اور کیفیات پر ہے جب ان میں اعتدال قائم نہیں رہتا تو مرض پیدا ہو جاتا ہے- علاج یہ ہے کہ ان میں اعتدال قائم کر دیا جائے تو صحت بحال ہو جاتی ہے- مرض کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب اخلاط ومزاج وکیفیات کا اعتدال بگڑتا ہے تو اس سے اعضاء کے افعال بھی بگڑ جاتے ہیں- شیخ الرئیس کا فرمان ہے کہ جس طرح اخلاط ارکان کی ابتدائی ترکیب سے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح اعضاء اخلاط کی ابتدائی ترکیب سے پیدا ہوتے ہیں- اس پر غور کریں تو ارکان، اخلاط اور اعضاء میں ایک خاص تعلق ثابت ہو جاتا ہے- درحقیقت یہ تینوں نہ

صرف ایک دوسرے کے بعد ہیں بلکہ ایک ہی چیز کی مختلف صورتیں ہیں- البتہ ان میں ارتقائی صورت قائم ہے یعنی اول ارکان پھر اخلاط اور آخر میں اعضاء ہیں- انہی اعضاء کے افعال کے بگڑ جانے کا نام مرض ہے- چاہے ان کا یہ بگاڑ سادہ (کیفیاتی) ہو یا مادی (اخلاطی) ہو بس یہی وہ حقیقت ہے جو احیائے فن اور تجدید طب کی اساس کا مقام رکھتی ہے-

قانون مفرد اعضاء کی تشریح

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جسم کی مشین چند اعضاء یعنی پرزوں سے مرکب ہے جو مفرد اعضاء سے مرکب ہیں- یہ مفرد اعضاء اخلاط سے بنتے ہیں اور اخلاط اس غذا سے پیدا ہوتے ہیں جو ہم روزانہ کھاتے ہیں- یہ روزانہ کھائی جانے والی اغذیہ اپنے اندر چند مخصوص کیمیاوی کیفیات ومزاج رکھتی ہے- ماڈرن میڈیکل سائنس بھی یہ تسلیم کرتی ہے کہ جسم کی مشین جن اعضاء کے پرزوں سے مرکب ہے وہ تمام انسجہ (Tissues) سے مرکب ہیں اور ہر نسیج ہزاروں خلیات (حیوانی ذروں) سے مرکب ہے جن کو سیلز (Cells) کہتے ہیں- ہر سیل (حیوانی ذرہ) اپنے اندر ایک جدا زندگی رکھتا ہے- یعنی سانس وغذا لیتا ہے- اپنے فضلات خارج کرتا ہے پھر اپنے جیسے خلیات (Cells) پیدا کرتا ہے- انہی سے انسجہ (Tissues) مرکب ہیں- یعنی انسجہ (Tissues) چار قسم کے ہیں جن میں سے تین اعضائے رئیسہ دل، دماغ اور جگر سے تعلق رکھتے ہیں- جن کو ۱- عضلی نسیج ۲- عصبی نسیج ۳- غدی نسیج کہتے ہیں- چوتھا الحاقی نسیج ہے- یہ تمام انسجہ خون سے بنتے ہیں جو ایک کیمیاوی مرکب ہے اور یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ خون غذا سے بنتا ہے-

طب قدیم چار اخلاط کو تسلیم کرتی ہے- ماڈرن میڈیکل سائنس بھی یہ تسلیم کرتی ہے کہ جسم چار اقسام کے انسجہ (tissues) سے مرکب ہے- اور ہر نسیج (tissue) اپنا ایک مختلف مزاج اور کیفیت رکھتا ہے یعنی ہر ایک کا مزاج ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے جیسے طب یونانی کے اخلاط بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں- لیکن اگر ان اخلاط کو انسجہ (tissues) سے تطبیق دی جائے تو وہ ایک ہی معلوم ہوتے ہیں- خون مرکب ہے بلغم وصفراء وسودا اور الحاقی مادہ سے-

(۱)خلط بلغم سے نسیج اعصابی بنتا ہے اور یہی اس کی غذا اور جزو بدن ہے۔

(۲)خلط سودا کا تعلق عضلات سے ہے۔

(۳)خلط صفرا کا تعلق جگر و غدد سے ہے۔

(۴)الحاقی مادہ کا تعلق نسیج الحاقی سے ہے۔الحاقی نسیج سے بنیادی اعضاء وجود میں آتے ہیں۔ باقی تین اعضائے رئیسہ رہ جاتے ہیں جن میں تین اخلاط کار فرما ہیں۔گویا اخلاط اور انسجہ لازم و ملزوم ہیں۔

یہ وہ حقائق ہیں جن سے کوئی سائنس انکار نہیں کر سکتی ۔یہی وہ حقائق ہیں جن کی بنیاد پر مجددِ طب نے احیائے فن اور تجدید طب کی بنیاد رکھی۔

قانون مفرد اعضاء کا نکتہ عروج :۔

یہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ اخلاط سے اعضاء بنتے ہیں۔دوسرے اعضاء یقیناً اخلاط کی ارتقائی صورت ہیں تیسرے اعضاء کے افعال میں بگاڑ کو مرض قرار دیا جاتا ہے یعنی جب تک اعضاء کے افعال میں افراط و تفریط اور خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک اس کو مریض نہیں کہہ سکتے ۔پھر اگر اخلاط کی بجائے اعضاء کو قیام صحت اور مرض کا سبب قرار دیا جائے تو ہم اخلاط کے چکر سے نکل کر اعضاء پر پہنچ جاتے ہیں جس سے تشخیص میں آسانیاں اور علاج میں سہولتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس سے ایک طرف تو ہم ماڈرن میڈیکل سائنس کے بالمقابل خم ٹھونک کر کھڑے ہو سکتے ہیں اور دوسری طرف ان بنیادوں پر تحقیقات کو نمایاں کر کے دنیائے طب میں طب اسلامی کا نام بلند کر سکتے ہیں۔

اس پر پھر غور کریں اخلاط پہلے ہوں یا اعضاء کو اول تسلیم کر لیا جائے کوئی فرق نہیں پڑتا۔یعنی ۱۰۰ پیسوں کا ایک روپیہ تسلیم کر لیا جائے یا ایک روپے کے ۱۰۰ پیسے تسلیم کر لئے جائیں بات تو ایک ہی ہے لیکن حساب میں سہولت روپے کو تسلیم کرنے میں ہے کیونکہ روپے میں ۱۰۰ پیسے ایک ہی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کا قابو رکھنا آسان ہے۔ایک بات اور قابل غور ہے کہ جن اخلاط سے اعضاء بنتے ہیں اگر انہی اعضاء کے افعال میں تیزی پیدا کر دی جائے تو جسم میں وہی اخلاط کثرت

سے بننے لگتے ہیں۔مثلاً اگر جگر کے فعل میں تیزی پیدا کر دی جائے تو جسم میں صفراء کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔یہی صورت دیگر اعضاء میں تیزی پیدا کرنے سے ہوتی ہے گویا تشخیص و علاج میں اعضاء کو سامنے رکھنا ایک ایسا نکتہ کمال ہے جس سے ایک طرف تو ہم اپنی مرضی سے اخلاط و مزاج و کیفیات پیدا کر سکتے ہیں اور دوسری طرف اعضاء کے افعال کے اعتدال سے صحت کو قائم رکھ سکتے ہیں اور امراض کو دور کر سکتے ہیں۔اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مفرد اعضاء (Tissues) کو بنیادِ صحت و مرض تسلیم کر کے سائنسی دنیا میں اپنی برتری کا سکہ جما سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اخلاط کا تو سرے ہی سے انکار کرتے ہیں مگر مفرد اعضاء کی ہستی سے ہرگز ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔جب مفرد اعضاء کے ساتھ اخلاط و کیفیات اور مزاج میں تطبیق پیدا ہو جاتی ہے تو اس صورت میں ماڈرن میڈیکل سائنس اعضاء کی حقیقت سے بھی انکار نہیں کر سکتی۔بس یہی قانون مفرد اعضاء کی حقیقت ہے جو کہ احیائے فن اور تجدید طب کا سنگ بنیاد ہے۔یہ بات بھی اپنے اندر بہت اہمیت رکھتی ہے۔کہ جو اشیاء ہم کھاتے ہیں وہ تین اقسام کی ہوتی ہیں۔

۱۔غذا ۲۔دوا ۳۔زہر جب ان میں سے کوئی شے کھائی جاتی ہے تو ان کا پہلا اثر بالفعل ہوتا ہے یعنی مشینی طور پر کسی عضو کے فعل میں افراط و تفریط یا تحلیل ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوسرے اثرات بالقویٰ ہوتے ہیں۔یعنی کیمیاوی طور پر خون اور جسم میں ظاہر ہوتے ہیں اس لئے اخلاط کی بجائے اعضاء کو مقدم رکھنا بے حد ضروری ہے۔

تخلیقِ کائنات

ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْکَرْھًا ط قَالَتَا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ٥ حٰمٓ السجدہ-۱۱

ترجمہ :- پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے توجہ فرمائی آسمان کی طرف-وہ (آسمان) اس وقت مخصوص دھواں تھا-پس فرمایا اسے اور زمین کو آجاؤ (تعمیل حکم اور ادائے فرض کیلئے) خوشی سے یا مجبوراً دونوں نے عرض کی (تعمیل حکم کے لئے) ہم خوشی (دست بستہ) حاضر ہیں-

کائنات کی تخلیق کے بارے میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں-

انّ عرشہ تعالیٰ کان قبل خلق السموات والارض علی المآء-فاحدث اللہ تعالیٰ فی المآءِ سخونۃ فارتفع زبد ودخان فاماالزبر فبقی علیٰ وجہ المآء وخلق اللہ تعالیٰ فیہ الیبوستہ واَحدث سبحانہ منہ الارض واماالدخان فارتفع و علی فخلق اللہ تعالیٰ منہ السمٰوٰت- (روح المعانی)

یعنی زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا-اللہ تعالیٰ نے پانی میں حرارت پیدا فرمائی تو اس سے جھاگ اور دھواں بلند ہوا- جھاگ پانی کی سطح پر باقی رہی-اللہ تعالیٰ نے اس میں خشکی پیدا کی اور اس سے زمین بنائی اور دھواں اوپر اٹھا (یا بلند ہوا) -اس سے اللہ تعالیٰ نے آسمان کو پیدا فرمایا-(ضیاء القرآن صفحہ ۳۳۵-جلد ۴)-

مندرجہ بالا مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ ارض وسماء کی تخلیق میں کیفیات ہی نے جوہر کا کام سرانجام دیا-یہ کیفیات صرف چار ہیں-تری' خشکی' گرمی اور سردی-جب یہ کیفیات باھمی عمل اور ردّ عمل' اثر ومتاثر اور فعل وانفعال کی منازل سے گزر کر مادی صورت میں جلوہ گر ہوئیں تو انہوں نے چار ارکان کا روپ دھار لیا جن میں سے ایک پانی ہے-اس میں دو کیفیات تری اور سردی کا ملاپ ہوا-دوسرا بنیادی رکن مٹی ہے جو دو کیفیات سردی اور خشکی کے باہم ملنے سے بنی- تیسرا رکن ہوا ہے- خشکی اور سردی نے مل کر ہوا کا روپ دھار لیا-اسی طرح گرمی اور خشکی

باھم ملیں تو آگ کی صورت اختیار کر لی- یہی مجدد طب کا فرمان ہے کہ کیفیات مادہ کی تخلیق کے لئے جوہر کا درجہ رکھتی ہیں-جب بھی دو کیفیات باھم ملتی ہیں تو مادے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں-یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی مادہ بغیر کیفیات کے نہیں پایا جاتا بلکہ مادہ کا بغیر کیفیات کے پایا جانا قطعاً ناممکن ہے-

معلوم ہوا کہ مادے کی پیدائش کیفیات سے عمل میں آئی-یہ کیفیات اسی مادے کے جوہر ہیں-

پس ثابت ہوا کہ ارکان اربعہ کا وجود چاروں کیفیات یعنی گرمی' سردی' تری اور خشکی کے حسین وجمیل امتزاج سے عمل میں آیا ہے-

اگر ہم جدید سائنس پر غور کریں تو وہ مادے سے جوہر کی طرف جاتی ہے-وہ مادے کا تجزیہ کر کے اسے سالمات (Molecules) میں تقسیم کرتی ہے-پھر یہی سالمات ایٹم میں منقسم ہو جاتے ہیں اور ایٹم کے متعلق تحقیق ہوا کہ یہ برقیات (Electrons) کی مثبت اور منفی قوتوں کے سوا کچھ نہیں-ان ہی برقیات کا نام حکماء واطبائے قدیم نے کیفیات رکھا-

پروفیسر ملیکن نے 1964ء میں واضح کر دیا تھا کہ یہی منفی اور مثبت برقیات تمام کائنات کی تعمیر کا مسالہ ہیں-

اب مجدد طب نے ایک اور انداز میں ارکان اربعہ کے وجود کے ظہور کی دلیل پیش کی ہے-فرماتے ہیں قرآن حکیم کا انداز بیان جوہر سے مادے کی طرف جاتا ہے- مثلاً اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات میں سے ایک صفت (الرّحیم) ہے--جس کے جوہر میں سکون' سردی' نرمی اور تری کا اظہار ہے-لیکن جب یہ صفت مادی صورت اخیار کر لیتی ہے تو بارش اور پانی کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے--جس سے اس کی مہربانی اور رحمت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے-

(رجسٹریشن فرنٹ جولائی 1971ء صفحہ ۳)

اسی طرح ایک صفت (المالک) ہے جس کے جوہر میں قبضہ اور حصول' ثقالت یعنی بوجھل پن اور سختی ہے-جب یہ صفت مادی صورت اختیار کر لیتی ہے تو ارضی اور ٹھوس صورت اختیار کر لیتی ہے-یا ایسی شکل وصورت میں ظاہر ہوتی ہے جس میں مقام اور مکانیت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے-یعنی زمان سے مکان کی صورت پیدا ہوتی ہے- (رجسٹریشن فرنٹ نومبر 1971ء)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء الحسنٰی میں سے ایک (الرحمن) بھی ہے جس کے جوہر میں حرکت 'تیزی اور دباؤ پایا جاتا ہے- جب یہ صفت مادی صورت اختیار کر لیتی ہے تو ہوا' ترشی' اور سرخی میں ظاہر ہوتی ہے- یہ صورتیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی و قوت اور حسن میں ظاہر ہوتی ہیں

(رجسٹریشن فرنٹ دسمبر 1971ء)

اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی میں سے ایک (الرّب) ہے- جس کے جوہر میں حرارت 'ربوبیت اور پرورش کی خاصیت پائی جاتی ہے- جب یہ صفت مادی صورت اختیار کر لیتی ہے تو آگ اور حرارت کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جس کے ذمے غذائی امور کار فرما ہوتے ہیں- اب معلوم ہوا کہ کائنات کی تعمیر کے اجزائے اولیہ جنہیں کہ ارکان اربعہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے- اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء الحسنٰی (الرحیم 'الرحمن 'المالک' الرّب) کے خاصیاتی وجود کے ظہور میں آنے سے نمودار ہوئے- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اللہ نور السمٰوٰت والارض

اب مشہور ریاضیات سر جیمز کی تحقیقات پر غور کریں- لکھتے ہیں تمام مادی کائنات سوائے لہروں کے کچھ نہیں- یہ لہریں دو قسم کی ہیں-

(۱) محصور (Bottled) جسے مادہ کہتے ہیں- (۲) آزاد جنہیں روشنی (Light) کہا جاتا ہے- خیال کیا جاتا ہے کہ فنائے مادہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا کہ ان محصور لہروں کو آزاد کر دیا جائے گا اور وہ فضاء کی پہنائیوں میں منتشر ہو جائیں گی- ان کے تصورات کے تحت یہ تمام کائنات سمٹ کر دنیائے نور رہ جاتی ہے-

اب ذرا غور کریں کہ قرآن حکیم تمام علوم کا سرچشمہ ہے اور قرآنی علوم کا خلاصہ سورہ فاتحہ ہے- اور سورہ فاتحہ میں شامل چار اسماء الحسنٰی اپنے اندر درج ذیل کیفیات رکھتے ہیں:-

الرّب	گرمی	آگ
الرحمن	خشکی	ہوا
الرحیم	تری	پانی
المالک	سردی	مٹی

جن کی تفصیل پہلے صفحات پر بڑی وضاحت سے کر دی گئی ہے- اس لئے اس سورہ کو قوتِ شفاء ہی عطا کی گئی ہے- حبیبِ ربِ کائنات ﷺ کی متعدد احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ سورہ فاتحہ میں شفاء ہے- اسے سورہ الفاتحہ کا نام غالباً اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ کائنات کی تخلیق کے اس سرِ نہاں اور رمزِ پوشیدہ کو کھولنے والی ہے-

اب اس حدیث پاک پر بھی غور کریں کہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا فرمائی- آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابرؓ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا------- پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے------- یہ ایک طویل حدیث ہے- یہاں صرف یہ بتانا اور واضح کرنا مقصود ہے کہ ہر شے نورِ الٰہی سے بنی اور تمام مخلوقات کو بنانے کے لئے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کیا- اسی لئے صوفیائے عظام کے ہاں یہ مقولہ ہر دور میں رائج رہا کہ کائنات کی کوئی بھی شے نورِ الٰہی سے خالی نہیں- ہر شے اللہ نہیں لیکن ہر شے میں اللہ ہے- صانع صنعت میں ایسے پوشیدہ ہے جیسے گنے میں گڑ-

کُلُّ شیءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کی روشنی میں اس کائنات کے انجام پر اگر غور کیا جائے تو قرآن پاک صاف الفاظ میں کہتا ہے کہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن- اسی حقیقت کو ایک شاعر نے کس حسن و خوبی سے بیان کیا ہے کہ نہ

تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا-

انسانی تخلیق

قرآن حکیم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے جملہ شعبہ جات میں راہنمائی کرتا ہے -اس میں کائنات زندگی انسان اور موالید ثلاثہ کے تمام قوانین فطرت کو مکمل طور پر بیان کر دیا گیا ہے- یہی قوانین اصل میں فطرۃ اللہ کہلاتے ہیں- حضور نبی الکریم ﷺ نے ان قوانین فطرت پر عمل کر کے ثابت کر دیا ہے کہ انسان ان قوانین فطرت پر عمل کر کے ہی کمال حاصل کر سکتا ہے- ختم الکلام یہ ہے کہ قرآن حکیم اور رسول کریم ﷺ کو سمجھنا ہی کائنات اور زندگی کا سمجھنا اور کمال حاصل ہے-

قرآن پاک ہی نے جسم نفس اور روح کی قانون فطرت کے مطابق تشریح کی ہے- جسم انسان کے بارے میں غور کریں تو نطفے سے لے کر انسان کے پیدا ہونے تک بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے لے کر بڑھاپے بلکہ موت تک تمام حقائق بیان کر دئے ہیں- انسانی اعضاء کی تخلیق ان کی تشریح ان کے افعال اور خون تک پر وضاحت سے روشنی ڈال دی ہے-

دوسری چیز انسانی نفسیات ہے- انسان کی عادات جذبے طلب اور خواہشات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے -نیکی اور بدی کے نفس انسانی پر اثرات اور اس کے بگاڑ اور اصلاح کی تمام صورتیں بیان کر دی ہیں- انسانی روح کی معراج کے لئے نبی الکریم ﷺ کی اطاعت سے باطنی فیوض و برکات کا ایک لامتناہی سلسلہ قائم ہو جاتا ہے جس سے فطرت کی تکمیل و کمال کے ساتھ تعلق باللہ بھی حاصل ہو جاتا ہے-

تخلیق انسانی کے متعلق قرآنی آیات کی روشنی میں مختصر ترین وضاحت کرنا ضروری ہے تاکہ تشریح انسانی اور منافع الاعضاء کی صحیح صورتیں کھل کر سامنے آجائیں اور ساتھ ہی ساتھ انسانی تخلیق میں ابتداء سے انتہا تک کے مراحل کی وضاحت بھی ہو جائے-

تخلیق حضرت آدم علیہ السلام میں قرآن کریم نے جن بنیادی چیزوں کا ذکر فرمایا ہے ان پر غور کریں تو کہیں ارشاد ہے (۱) من تراب (مٹی سے) فاطر -۱۱ کہیں فرمایا (۲) من طین لازب

(چپکے گارے سے) الصّفّت -۱۱ کسی جگہ فرمایا (۳) من حمامسنون (سنے گارے سے) الحجر -۳۳ اور کہیں مذکور ہوا (۴) من صلصال کالفخار (کھنکناتی ہوئی مٹی سے جیسے ٹھیکری) الرحمٰن -۱۴- ان آیات میں انسانی جسم الوجود کے بنیادی ارکان چار ہی ثابت ہوتے ہیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے مٹی کو لیا پھر اس میں پانی ملایا تو طین لازب یعنی اس میں چپک پیدا ہوئی- اس کے بعد حماءٍ مسنون کہلائی کہ سیاہ ہو گئی اور سڑ گئی- یعنی اس میں خمیر پیدا ہونے سے ہوا شامل ہو گئی- پھر خشک ہو گئی تو صلصال کالفخار سے موسوم ہوئی کہ ٹھیکری کی طرح کھن کھن بولنے لگی- یہاں پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب مٹی خشک ہو گئی تو پھر اس میں حرارت نے اثر کیا تو فخار ہو گئی- یہ سب مٹی کی ارتقائی منازل ہیں مٹی کی ان منازل اور ارتقائی صورتوں کے تمام مدارج کو الگ الگ ناموں سے پکارا گیا ہے تاکہ مشاہدات' تجربات اور تحقیقات کے لئے آسانیاں اور یقینی صورتیں پیدا ہو جائیں اور مٹی کی ان ارتقائی منازل میں جن جن ارکان نے حصہ لیا ہے ان کی اہمیت و ضرورت بھی واضح ہو جائے- اب غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ مٹی میں پانی سے گارا بنا' پھر ہوا نے اس پر عمل کیا تو خشک ہو گئی پھر حرارت کے عمل سے پختہ ہو کر اس نے اپنی تمام منازل طے کر لیں- یہ منازل اس نے پانی' ہوا اور آگ کے ارکان کی شراکت سے طے کیں- کیونکہ انسانی تخلیق میں کام آنے والی یہی اہم ترین اشیاء ہیں جن کو اسلامی اطبائے کرام نے ارکان اربعہ کا نام دیا ہے- یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ انسانی زندگی کا تعلق ابتداء سے انتہا تک ان ارکان اربعہ کے ساتھ قائم رہتا ہے- دراصل یہ ارکان کائنات کی بنیادی اکائیاں ہیں جن کی تصدیق قرآنی آیات سے بھی ہو جاتی ہے- اس کے علاوہ جمادات' نباتات اور حیوانات میں جتنے بھی عناصر ہیں وہ سب کے سب ان ارکان اربعہ ہی کے عمل ورد عمل سے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں-

انسان اپنی پیدائش ہی پر غور کرے کہ پیدائش کے بعد جب وہ اس فضا میں سانس لیتا ہے تو اسی ہوا میں سانس لیتا ہے- پھر حرارت اور پانی کا استعمال اس کی روزمرہ کی زندگی میں لازمی ہوتا ہے- بلکہ اگر انسانی خون کا تجزیہ بھی کریں تو اس میں رطوبات (پانی) گیسز (ہوا) اور حرارت 98.6 کا ایک میزان ہے جو ہر وقت قائم رہتا ہے اور تندرستی کا ضامن ہے- اب دوسرے انداز پر غور

کریں کہ انسان زندگی بھر جو غذائیں کھاتا ہے وہ سب کی سب مٹی 'ہوا اور گرمی سے مرکب ہوتی ہیں جو جسم انسانی میں تحلیل و ہضم اور جذب ہو کر پروان چڑھتی ہیں اور ان ہی سے خون کی صورت اختیار کرلیتی ہیں- غذا ہضم ہو کر جن بنیادی رطوبات میں تبدیل ہوتی ہے ان کو اطباء و حکمائے کرام نے اخلاط کا نام دیا ہے جن کے نام بلغم 'سودا اور صفرا ہیں- یہ اخلاط جب خاص توازن کے ساتھ ملتی ہیں تو خون کا روپ دھار لیتی ہیں اور یہی خون انسانی جسم میں نشوؤ ارتقاء اور تعمیر و بدل ماتحلل کا سبب بنتا ہے اور زندگی بھر قائم رہتا ہے- اسی مرکب خون (اخلاط) سے ہی اعضائے جسم کو غذا اور خوراک ملتی ہے اور اس مرکب خون ہی سے اعضاء کے اندر ضروری رطوبات و خمیر اور فرازات تیار ہو کر صحت و قوت اور زندگی قائم رکھتے ہیں جیسے منی اور دودھ وغیرہ- اسی طرح جسم اور تمام اعضاء کے فضلات بھی اسی مرکب خون (اخلاط) ہی کے ذریعے باہر خارج ہوتے ہیں گویا جو غذا انسان کھاتا ہے وہ ارکان اور عناصر سے مرکب ہے اور اس سے اس کا خون اور جسم بنتا ہے اور اسی سے اس کی منی تیار ہوتی ہے جس سے کہ اس کی دوسری نسل کی پیدائش ہوتی ہے- اس کو قرآن کریم نے اس انداز میں بیان فرمایا ہے :-

واللہ انزل من السماء ماء فاحیابہ الارض بعد موتہا ط ان فی ذالك لاٰیۃ لقوم یسمعون (٦٥) و ان لکم فی الانعام لعبرۃ ط نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث و دمٍ لبناً خالصاً سائغا للشربین (٦٦) و من ثمرٰت النخیل والا عناب تتخذون منہ سکرا و رزقاً ط حسناً ط ان فی ذالك لایۃ لقومٍ یعقلون (٦٧) و اوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً و من الشجر و مما یعرشون (٦٨) ثم کلی من کل الثمرٰت فاسلکی سبل ربك ذللا ط یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ط ان فی ذالك لایۃ لقومٍ یتفکرون (٦٩)- (النحل ٦٥ تا ٦٩)

ترجمہ :- اور اللہ ہی نے آسمان سے مینہ برسایا اور پھر مردہ زمین میں جان ڈالی - (یاد رکھو) کہ اس میں بلاشبہ ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو (دل سے) سنتے ہیں اور (علاوہ ازیں) چارپایوں میں بھی تمھارے لئے ایک غور کا مقام ہے کہ ہم ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان میں سے

نکال کر ایسا خالص دودھ تمھیں پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے اور کھجوروں اور انگوروں کے میووں سے تم شیرہ (مشروبات) بناتے ہو اور عمدہ ذائقہ حاصل کرتے ہو- اس میں بھی بے شک ان لوگوں کے کے لئے نشانی ہے جو عقل رکھتے ہیں اور تمھارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ تم پہاڑوں 'درختوں اور اونچی اونچی چھتریوں پر جو لوگ بناتے ہیں چھتے بناؤ پھر ہر قسم کے میوے کھاؤ پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر چلو- اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگوں کی ہوتی ہے- اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے- اس بات میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانی ہے-

ف :- ذرا غور کریں پہلے مٹی مردہ ہے- پانی نے اسے تازہ کیا- دونوں کے ملنے سے نباتاتی نشوؤنما کا ظہور ہوا جو چوپایوں کی مرغوب غذا ہے ان میں سے عمدہ میووں کو نوع انسانی کے لئے مفید بنادیا- پھر حیوانات کا ذکر فرمایا کہ ان کے دودھ کو انسان کی بہترین غذا بنادیا- حلال جانوروں کا گوشت اور دودھ اور دودھ سے حاصل ہونے والا گھی اور مکھن وغیرہ جیسے مرکب غذائی عناصر کے اعلیٰ ترین نمونے ہیں-

ان آیات کریمات سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ جمادات نباتات کی اعلیٰ ترین غذا ہے اور نباتات حیوانات کی بہترین غذا ہے اور حیوانات انسان کی محبوب و مرغوب ترین غذا ہے اور یہ تینوں چیزیں بالآخر پھر جمادات کی غذا بن جاتی ہیں- یہی قانون فطرت ہے جس کے مطابق یہ ساری کائنات کی ہستی بسی ہوئی ہے- اسی نظام قدرت کے تحت ہر ذی روح درند ہو یا خذند چرند ہو یا پرند 'شجر ہو یا حشرات الارض 'حیوان ہو یا انسان زندگی کی منزلوں پر رواں دواں ہے-

امورِ طبیعہ

کسی طب کا اصولی پن (پرنسپل) وباقاعدگی (سسٹمیٹک) اور فطری (Natural) طریقِ علاج یہ ہے کہ اس میں مشینی (عضوی) اور کیمیاوی (دموی) دونوں صورتیں ساتھ ساتھ پائی جائیں لیکن طب اسلامی المعروف قانون مفرد اعضاء کا کمال یہ ہے کہ اس میں کیمیاوی (دموی) و مشینی (عضوی) صورتوں کے علاوہ کائنات کے ارکان وامزجہ اور قویٰ وارواح کی تمام صورتیں بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی گئی ہیں- گویا زندگی اور کائنات کے ذروں کو ایک دوسرے میں سمودیا ہے -یعنی اگر کائنات کا ذرہ بھی حرکت کرے تو زندگی پر اثر انداز ہو اگر زندگی کے ذرے میں حرکت پیدا ہو تو کائنات تک اثر کرے- اس لئے اطباء کرام نے طب کی ابتداء ایسے امور سے کی ہے جن کا ایک طرف تعلق کائنات سے ہے اور دوسری طرف زندگی کے حقائق کے ساتھ ہے- ان کا نام امورِ طبیعہ رکھا گیا ہے-

امورِ طبیعہ ایسے امور ہیں جن پر بدن انسان کی بنیاد قائم ہے یعنی بدن انسان ان ہی سے مل کر بنتا ہے- ان میں سے کسی ایک کی بھی نفی کر دی جائے تو بدن انسان قائم نہیں رہ سکتا- یہ حسب ذیل ہیں-

(۱) ارکان (۲) مزاج (۳) اخلاط (۴) اعضاء (۵) ارواح (۶) قویٰ (۷) افعال

کیفیات :-

قانون مفرد اعضاء جو طب کا قانون ہے کہ امراض و علامات اور صحت و حیات کا دارومدار صرف چار کیفیات پر ہے جن کی حیثیت قانون صحت میں کلیدی ہے جو کہ گرم 'تر' سرد اور خشک ہیں- صحت و مرض 'ارکان' مزاج اور اخلاط بھی ان ہی کے تحت ہیں اور جسم انسان کے بنیادی و حیاتی اعضاء بھی اخلاط ہی سے بنتے ہیں اور جب تک یہ اعتدال اپنے اور فطری اصولوں پر عمل پیرا ہوں تو صحت قائم رہتی ہے-

ان چاروں کیفیات ہی کا ملاپ ہوا تو ان کے عمل و ردعمل 'فعل وانفعال اور اثر ومتاثر سے ارکان اربعہ وجود میں آگئے- یاد رکھیں مادہ کی پیدائش دو عدد کیفیات کے امتزاج سے عمل میں

آتی ہے- اسی لئے کائنات میں پائی جانے والی تمام مادی اشیاء کے مزاج میں دو دو کیفیات پائی جاتی ہیں جیسے کوئی گرم خشک اور کوئی گرم تر کوئی خشک سرد وغیرہ- یہی کیفیات موسم کی صورت میں دنیا بھر کی اغذیہ ادویہ اور اشیاء نمود کی باعث بنتی ہیں-

عوام الناس خصوصی طور پر اور دیگر طریقہ ہائے علاج (خصوصاً ایلوپیتھی) میں کیفیات (گرمی 'خشکی 'تری 'سردی) کے صحت و مرض کے ساتھ تعلق کو ایک دیو پری کی کہانی سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ طب یونانی کے اطبائے کرام جوع المجربات کے چکر میں پھنس کر کیفیات و مزاج شناسی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جو کہ فن طب کے لئے کسی طور پر بھی ایک المیہ سے کم نہیں ہیں- اگر اس پر غور کیا جائے کہ یہ کیفیات ہیں کیا تو ایک جملے یا چند الفاظ میں یوں کہا اور سمجھایا جاسکتا ہے کہ آب و ہوا کیفیات ہی کا تو مجموعہ ہے-

آب و ہوا کی اہمیت سے کون واقف نہیں ؟- یہ اظہر من الشمس ہے کہ جمادات 'نباتات 'حیوانات پر آب و ہوا کے بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں- آب و ہوا اگر اپنے فطری تقاضوں کے مطابق اپنا تسلسل قائم رکھے تو جمادات بھی اپنے سینوں سے نوع بہ نوع معدنیات اگلتے رہتے ہیں- آب و ہوا کے خوشگوار ماحول ہی میں نباتات اگتی 'پروان چڑھتی نشوونما پاتی 'موسم بہار میں رنگارنگ پھولوں سے آراستہ ہوتی اور پھر اپنی منازل طے کرنے کے بعد انواع واقسام کے پھلوں 'میووں اور اناجوں سے لد جاتی ہیں اور یہی نباتات 'حیوان اور انسان کی بہترین خوراک ہیں- بعض نباتات اگرچہ انسانوں کی خوراک نہیں یا تو وہ ادویہ کا روپ دھار لیتی ہیں یا پھر حیوانات کی غذا بنتی ہیں- پھر یہ حیوانات انسان کی غذا بن جاتے ہیں- غرضیکہ اسی آب و ہوا کے عمل سے یہ انواع واقسام کی اغذیہ حاصل ہوتی ہیں- یہی اغذیہ انسانی خوراک بن کر نظامِ انہضام سے گزرتی ہیں تو خون کا روپ دھار لیتی ہیں- معلوم ہوا کہ آب و ہوا کیفیات کا مجموعہ ہے اور اس کا انسانی صحت و مرض کے ساتھ گہرا تعلق ہے- آب و ہوا سال ہا سال کے موسموں کی اوسط کیفیت کا نام ہے جبکہ موسم مختصر وقت پر محیط ہوتا ہے جس کا عرصہ چند دنوں سے چند مہینوں تک محدود ہوتا ہے- سال میں کیفیات کے لحاظ سے موسم کو چھ قسم کی آب و ہوا میں تقسیم کیا جاسکتا ہے-

سال کے مختلف مہینوں میں کیفیات (سردی 'گرمی 'تری 'خشکی) کی مقدار بدلتی رہتی ہے-

سالانہ آب وہوا میں کیفیات کی یہ تبدیلی انسانوں ٗحیوانوں اور نباتات پر جو اثرات مرتب کرتی ہے اسے دیئے گئے نقشہ کی مدد سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

نمبر شمار	ماہ	کیفیات	تحریک
۱۔	دسمبر ٗجنوری	ترسرد	اعصابی عضلاتی
۲۔	فروری ٗمارچ	خشک سرد	عضلاتی اعصابی
۳۔	اپریل ٗمئی	خشک گرم	عضلاتی غدی
۴۔	جون ٗجولائی	گرم خشک	غدی عضلاتی
۵۔	اگست ٗستمبر	گرم تر	غدی اعصابی
۶۔	اکتوبر ٗنومبر	ترگرم	اعصابی غدی

اب انسانی جسم الوجود میں پائے جانے والے تین اعضائے رئیسہ پر غور کریں اگر جسم الوجود میں اعصاب میں تحریک و تیزی ہو اور اس کا تعلق عضلات کے ساتھ ہو تو جسم کا موسم تر سرد ہوگا۔جب قلب و عضلات میں تحریک و تیزی ہو گی اور اس کا تعلق اعصاب سے ہو گا تو جسم الوجود کا موسم خشک سرد ہوگا اور جب عضلات کی تیزی کا تعلق جگر و غدد سے قائم ہو گا تو جسم الوجود کا موسم خشک گرم ہوگا۔گرمی کی شدت سے جگر و غدد میں تیزی یا تحریک ہو اور اس کا تعلق عضلات سے ہو تو جسم کا موسم گرم خشک ہوگا۔جب جگر و غدد کی تیزی کا تعلق اعصاب سے قائم ہو گا تو جسم الوجود کا موسم گرم تر ہوگا۔اسی طرح تری جب بڑھ کر اعصاب میں تیزی یا تحریک پیدا کر دے اور اس کا تعلق جگر و غدد کے ساتھ قائم ہو تو انسانی جسم الوجود کا موسم تر گرم یعنی اعصابی غدی ہوگا۔

اب ذرا غور سے دیکھیں کہ سال بھر کے موسموں کی جسم الوجود کے موسموں سے تطبیق پیدا ہو جاتی ہے جسے عام درجے کی طبی علمی وفنی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ تجربات و مشاہدات سال ہا سال سے اس تطبیق کی تصدیق کرتے چلے آتے ہیں کہ فروری ٗمارچ کے مہینے اپنے اندر مزاج یا موسم خشک سرد رکھتے ہیں اس موسم میں لوگ عموماً خشک سرد کیفیات سے پیدا ہونے والے امراض کا شکار ہوتے ہیں مثلاً انسانی جلد کا خشکی سردی سے پھٹنا خصوصاً چہرہ

ٗہاتھ اور تشقق الشفتین اور پاؤں کی بیائیاں پھٹنا یا ضیق النفس سوداوی وغیرہ۔

یہاں پر یہ واضح کر دینا بھی ضروری ہے عام طور پر وہی لوگ ان امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جن کا مزاج عضلاتی اعصابی ہو یعنی جن کے جسم الوجود کا موسم بھی باہر کے موسم سے ہی مطابقت رکھتا ہو۔اسی طرح دیگر مہینوں کی کیفیات سے مطابقت رکھنے والے لوگ اسی قسم یا انہی تحریکات کے امراض کا شکار ہوتے ہیں۔یہاں پر باقی تمام مہینوں کی مثالوں سے صرف نظر کیا جا رہا ہے کیونکہ فاضلین قانون مفرد اعضاء کو اس اتنے ذکر سے ہی مکمل طور پر سمجھ لینا چنداں مشکل نہیں۔

کیفیات کی مفرد اعضاء سے تطبیق

گرمی کا تعلق جگر سے ہے گرمی بڑھنے سے جگر میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے۔ خشکی کا تعلق قلب و عضلات سے ہے خشکی بڑھنے سے عضلات و قلب میں تیزی و تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ تری کا تعلق اعصاب و دماغ سے ہے رطوبات کی زیادتی سے اعصاب و دماغ میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

مزاج

تعریف:- ارکان کے امتزاج میں فعل وانفعال اثر و متاثر اور کسر وانکسار کے بعد جو اوسط کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام مزاج ہے۔

طب قدیم میں پہلے مفرد مزاج بیان کئے گئے ہیں اور پھر مرکب مزاج قائم کئے گئے ہیں اسی طرح مرکب اعضاء کے مزاج بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ دنیا کی کسی بھی مفرد شے میں ایک کیفیت نہیں پائی جاتی یہاں تک کہ ارکان اربعہ جن کو کہ بسیط تسلیم کیا گیا ہے وہ بھی اپنے اندر دو دو کیفیات رکھتے ہیں۔ گرم خشک یا سرد خشک' سرد تر یا گرم تر وغیرہ۔

ماڈرن میڈیکل سائنس نے حسد کی بنا پر ارکان کی طرح مزاج کو بھی تسلیم نہیں کیا بلکہ ان باتوں کو بنیاد بنا کر فن طب کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ کوئی ذی شعور مزاج سے انکار نہیں کر سکتا۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ آگ کا مزاج گرم خشک ہے اور اس کی گرمی اجسام کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ کیا کوئی سائنس اس سے انکار کر سکتی ہے کہ آگ چیزوں کو جلاتی اور حرارت چیزوں کو پکاتی ہے۔ ہرگز نہیں تو پھر اسی کا نام طب اسلامی نے مزاج رکھ دیا ہے کہ آگ گرم خشک ہے اسی طرح جسم الوجود کا درجہ حرارت ۹۸.۶ ہے یہ بھی ایک قسم کا مزاج ہے اس میں کمی بیشی کا نام مرض ہے۔

پانی میں ٹھنڈک ہے اور اس میں چیزوں کو بھگو دینے اور تر کر دینے کی خصلت پائی جاتی ہے۔ پانی باعث راحت و تسکین ہے اس لئے اس کو تر سرد کہا گیا ہے۔ پانی کے مزاج سے انکار پانی کے

گیلا پن سے انکار کرنا ہے جو غلط اور اندھا پن ہوگا۔ اسی طرح ہوا میں چیزوں کو خشک کرنے کی خاصیت ہے پھر اس کو خشک تسلیم کرنے سے کون انکار کر سکتا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ میں بار بار آنے والے امور مسلمہ حقائق ہوتے ہیں یقین انہی منازل سے گزر کر علم الیقین' عین الیقین حتیٰ کہ حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔ حکماء و اطباء آج تک صدیوں سے نبض اور قارورہ کے ذریعے مریض کا مزاج تشخیص کرتے آ رہے ہیں پھر اس غیر طبعی مزاج کو درست کرنے والی اغذیہ و ادویہ دیتے رہے ہیں جس سے مریض ہر دور میں شفایاب ہو جاتے رہے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ اشیاء کے مزاج سے کسی بھی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کریم نے بھی بعض اشیاء کی ماہیت اور خوبی بیان کرتے وقت مزاج کا ذکر کیا ہے۔ ویسے بھی آب و ہوا انہی کیفیات سے مرکب ہے۔

يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ ط وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ط وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ط۔ (المطففین ۲۵ تا ۲۸)

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا۔ (الدھر ۵)

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا۔ (الدھر ۱۷)

اس سے ثابت ہوا کہ اشیاء میں مزاج یقینی طور پر پایا جاتا ہے۔ اس طرح مزاج کے انسان پر بھی اثرات ضرور مرتب ہوتے ہیں۔ گویا کائنات میں پائی جانے والی ہر شے اپنا کوئی نہ کوئی منفرد یا علیحدہ مزاج ضرور رکھتی ہے۔ دنیا میں پائی جانے والی ہر مادی شے کا نقطہ انجماد اور نقطہ پگھلاؤ یا نقطہ کھولاؤ ایک دوسری سے مختلف ہے یہ بھی اس کے منفرد مزاج کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح انسانی جسم کے مفرد اعضاء اپنا اپنا علیحدہ مزاج رکھتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء میں صحت و مرض' تشخیص و علاج کی بنیاد مفرد اعضاء پر رکھی گئی ہے اور جسم میں صرف اور صرف چار قسم کے مفرد اعضاء پائے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اعصابی نسیج اس کا مزاج تر سرد ہے۔ ان کا مرکز عضو رئیس دماغ ہے۔

(۲) غدی نسیج جس کا مزاج گرم خشک ہے جن کا مرکز عضو رئیس جگر ہے۔

(۳) عضلاتی نسیج اس کا مزاج خشک سرد ہے جس کا مرکز عضو رئیس قلب ہے۔

(۴) الحاقی نسیج اس کا مزاج سرد خشک ہے۔ یہ نسیج جسم میں بھرتی کا کام سر انجام دیتی ہے۔

جسم کو سہارا دینا اور اعضاء میں صلابت پیدا کرنا اسی کے ذمے ہے۔ علاوہ ازیں اس سے جسم کے بنیادی اعضاء ہڈی وتر اور رباط بنتے ہیں۔ اسی سے جسم کا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام اعضاء مرکب ہیں۔ ہر مرکب عضو کا وہی مزاج ہوگا جو نسیج اس میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

عمروں کے لحاظ سے مزاج

بچوں کا مزاج — اعصابی غدی (تر گرم)

جوانوں کا مزاج — عضلاتی غدی (خشک گرم)

بوڑھوں کا مزاج — عضلاتی اعصابی ہوتا ہے۔

مگر بوڑھوں میں غیر حقیقی رطوبت بھی پائی جاتی ہے۔

عورتوں کا مزاج عموماً غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک ہوتا ہے۔

یہ طبعی مزاج عمروں کے لحاظ سے بتائے گئے ہیں لیکن مزاج جب غیر طبعی صورت اختیار کر جاتے ہیں تو کوئی بھی صورت اختیار کر سکتے ہیں مثلاً عورتیں جب حمل سے ہوں تو ان کا مزاج بھی عضلاتی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رسولی کی صورت میں بھی عورتوں کا مزاج عضلاتی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ اس غیر طبعی مزاج کو نبض و قارورہ سے اچھی طرح سمجھا اور معلوم کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پر ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ مفرد اعضاء کے مزاج تو مقرر کر دیئے گئے ہیں لیکن پورے جسم کا مزاج معلوم کرنے کے لئے کون سا اصول مد نظر رکھا جائے۔ یاد رکھیں کہ اس مقصد کے لئے آپ عضلات کو مد نظر رکھیں۔ اگر عضلات میں تیزی و تحریک ہے تو جسم کا مزاج خشک ہوگا اگر عضلات میں تحلیل و ضعف ہے تو جسم کا مزاج گرم ہوگا اسی طرح اگر عضلات میں تسکین و سستی ہو تو پورے جسم کا اجتماعی مزاج تر سرد ہوگا۔

ارکان

شیخ الرئیس بو علی سینا لکھتے ہیں:

اما الارکان فھی اجسام بسیطہ اولیت بعد الانسان وغیرۃ التی ان تنقسم الی اجسام مختلفۃ الصور و الطباء

ترجمہ: یہ ارکان چند ایسے بسیط اجسام ہیں جو بدن انسان وغیرہ کے لئے اجزائے اولیہ ہیں۔ اور یہ ناممکن ہے کہ وہ مختلف صورتوں اور طبیعتوں کے اجسام میں تقسیم ہو سکیں۔ یعنی جن کے باہم ملنے سے تمام مرکبات عالم اور مخلوقات وجود میں آئے وہ چار ہیں۔

(۱) آگ (۲) ہوا (۳) پانی (۴) مٹی۔

ان ارکان اربعہ کو بسیط تسلیم کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی مانا گیا ہے کہ یہی ارکان اربعہ کائنات میں پائی جانے والی تمام اشیاء کے اجزائے اولیہ ہیں۔ لیکن جدید سائنس نے ان کو بسیط تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان کے ہاں پانی دو عناصر (آکسیجن، ہائیڈروجن) سے مرکب ہے۔ ہوا تقریباً آٹھ گیسوں کا مجموعہ ہے اور مٹی میں بھی بہت سے عناصر پائے جاتے ہیں۔ دراصل بسیط ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کو مزید توڑا نہیں جا سکتا۔ بلکہ بسیط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی مزید تقسیم کی جائے تو یہ اپنے خواص و افعال اور شکل و صورت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ پانی کو ہائیڈروجن اور آکسیجن میں تقسیم کرنے والوں کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ پانی کی اس طرح تقسیم سے پانی اپنا وجود کھو دیتا ہے۔ یہ دونوں یعنی ہائیڈروجن اور آکسیجن علیحدہ علیحدہ پانی کے افعال سر انجام نہیں دے سکتے۔ نہ ہائیڈروجن کسی کی پیاس بجھا سکتی ہے اور نہ ہی آکسیجن اس قابل ہے کہ کسی کی پیاس بجھا سکے۔ نہ ہی پانی میں پائی جانے والی یہ دونوں گیسیں علیحدہ علیحدہ نباتات کی نشوونما کے لئے پانی کا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ پانی اپنے اندر منفرد خواص و افعال رکھتا ہے۔ یہ ارکان اربعہ اپنے مخصوص خواص و افعال کے اعتبار سے بسیط ہیں۔ یہ ارکان کائنات میں پائے جانے والے تمام عناصر کے بنیادی اجزائے اولیہ ہیں۔

آئے دن اور روزبروز ان ہی کے عمل ورد عمل اور توڑ پھوڑ سے نئے نئے عناصر جنم لے رہے ہیں

سے بے فکری سے علاج کر سکیں۔بلکہ ہمارے بعض احباب تو اسی وجہ سے اسے kitchen clianic بھی کہتے ہیں۔خواتین کو خاص طور پر اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہئے کیونکہ بچوں کی صحت براہ راست ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔اگر بچے شروع سے ہی Anti biotic کھا کر اپنی صحت برباد کر لیں تو بعد میں ساری زندگی امراض کی نذر ہو جائے گی۔

آخر میں بندہ ناچیز اللہ رب العالمین کی بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں سجدہ شکر بجا لاتا ہے۔اللہ ہی نے اس خطاکار کو یہ توفیق وصلاحیت عطا فرمائی کہ فن طب کو آسان 'دلکش اور یقینی انداز میں پیش کیا۔اگر کوئی صاحب فن اس میں کوئی خامی یا کمی محسوس کرے۔ضرور مطلع کرے تاکہ آئندہ اسے دور کر دیا جائے۔نیک دعاؤں کا طالب۔

احقر محمد ظفر اللہ عفی عنہ۔

فنِ طب میں تحقیقات پر یکتائے زماں مجددِ دوران شیخِ طریقت حضرت

ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز کے فرمودات

طب اسلامی کو صدیوں یورپ کی یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا رہا۔بلکہ یہ علم ان کے علوم وفنون پر حکمرانی کرتا رہا۔اس نے ہر دور میں دکھی انسانیت کے لئے مسیحائی کا کردار ادا کیا ہے۔مگر جب سے اس میں تحقیق وتجدید کے باب بند ہوئے اسے زوال آتا گیا۔اب بھی اگر ان فطری قوانین صحت پر تحقیقات کی جائیں تو یہ پھر دنیائے طب کا امام بن کر مسیحائی کا کردار ادا کر سکتا ہے۔علم وفن طب میں کس قدر تجدید وتحقیق کی اشد ضرورت ہے۔اس کے لئے بندہ مجدد دوران تاجدار دار الاحسان حضرت ابوانیس محمد برکت علی لدھیانوی قدس سرہ العزیز کے چند فرمودات پیش کرتا ہے۔

۱:۔دین اور طب صدیوں سے محنت کے متمنی ہیں۔اگر طب نبوی ﷺ پر محنت کی جاتی یا اب بھی کی جائے موجودہ بیرونی طب کو مات کر جائے۔اگر ان کو فروغ دیا جائے اور ان پر محنت کی جائے تو دین میں معراج اور طب نبوی ﷺ میں ہر بسمل کی مسیحائی ہے۔

۲:۔سو سال کے کسی بھولے ہوئے فن کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے پانچ سو سال ہی کی جدوجہد درکار ہوتی ہے اور یہ فن طب نبوی ﷺ سو سال سے زیادہ عرصہ سے ایک ہی کروٹ لئے سو رہا ہے۔(1285)

۳:۔طب میں اگرچہ اطبائے قدیم نے تمام اصول مرتب کر دیئے ہیں لیکن پھر بھی ان میں تجدید ضروری ہے اور طب میں یہ جدت مسلسل محنت کی متمنی ہے۔(1286)

۴:۔نباتات میں حیوانات کے لئے آب حیات ہے۔آب حیات کے سرچشمے کی نشاندہی کر دی۔ضرورت ہو تو کوشش کر کے حاصل کرو اور کوشش کا میدان بہت وسیع ہے۔اگر کوئی جنگل میں پائی جانے والی بے شمار جڑی بوٹیوں تک نہ بھی پہنچ سکے تو میدانوں کی چیزوں تک ضرور پہنچے 'پیپل' کیکر 'نیم 'آک اور دھتورے تک ضرور پہنچے۔(2039)

جن کی تعداد مقرر کرنا ممکن ہے۔ان کے اجزائے اولیہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کائنات کی تمام اشیاء کے مزاج دیکھ لیں توان ارکان کے مزاج کے علاوہ اور کوئی نیا مزاج نہیں ہو سکتا خواہ کوئی عنصر لے لیں۔مثلاً سلفر کا مزاج گرم خشک ہے' فولاد کا مزاج سرد خشک ہے۔اسی طرح پوٹاشیم کا مزاج تر سرد ہے غرضیکہ دنیا جہان کے تمام عناصر کا مزاج ان چار ارکان اولیہ میں سے کسی ایک کے مزاج سے ضرور مطابقت رکھتا ہو گا۔اس پر مزید بحث کے لئے اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں۔بس اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ارکان اربعہ اور ان کے مزاج

نام رکن ---	مزاج	نام رکن ---	مزاج
(۱) آگ ---	گرم خشک	(۲) ہوا ---	خشک سرد
(۳) پانی ---	تر سرد	(۴) مٹی ---	سرد خشک

اب جدید سائنس کی یہ دلیل کہ پانی کو آکسیجن اور ہائیڈروجن کی صورت میں توڑا جا سکتا ہے اس لئے یہ بسیط نہیں غلط ہے۔آکسیجن کو پھر توڑا جائے تو سالمات کی صورت نظر آتی ہے۔ پھر مزید توڑا جائے تو ایٹم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔مزید توڑا جائے تو توانائی کی لہروں میں بدل جاتی ہے۔توانائی کی ایسی لہروں کو طب قدیم نے کیفیات کا نام دیا ہے جو کہ غیر مرئی ہیں۔ یعنی کیفیات کو دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ محسوس ہی کیا جا سکتا ہے جیسے رنگ دیکھا جا سکتا ہے' بو صرف سونگھی جا سکتی ہے دیکھی نہیں جا سکتی۔ان کیفیات کے بستہ ہونے سے ہی ارکان اربعہ کا وجود عمل میں آیا ہے۔آسان الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ جب یہ کیفیات (گرمی' سردی' تری' خشکی) بستہ ہو جاتی ہیں تو ارکان وجود میں آتے ہیں۔جن سے کائنات کے تمام موجودہ عناصر نے جنم لیا۔اس لئے ارکان اربعہ کو بسیط قرار دینا عین درست ہے۔

ہر سائنس سے متعلق سائنسدانوں کا کوئی نہ کوئی اصول ہوتا ہے جس پر وہ تحقیقات کیا کرتے ہیں۔اطباء نے بنیادی ارکان ہوا' پانی' آگ اور مٹی کو بسیط قرار دیا ہے جبکہ جدید سائنس نے عناصر کو بسیط قرار دیا اور پھر خود ہی اس کو مزید توڑ کر دکھا دیا۔دراصل کسی شے کی انفرادیت ہی

اسکی بساطت پر دلالت کرتی ہے۔اس لحاظ سے کائنات میں پائی جانے والی اشیاء کو تین اقسام کی بنیادوں پر بسیط قرار دیا جا سکتا ہے۔

۱۔ عنصر (Element) :-

جو اپنے منفرد خواص و افعال رکھتے ہیں' کو مزید تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔
اگر مزید تقسیم کیا جائے تو توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

۲۔ مفردات (Simple units) :-

جیسے کوئی پودا نیم' مولی' اسی طرح نباتات' نمک اور چینی وغیرہ۔یہ مفردات بے شک عناصر کے فطری امتزاج سے مل کر بنتے ہیں لیکن اپنے خواص و تاثیرات میں انفرادیت رکھتے ہیں۔اگرچہ ان کی فطری بناوٹ کو مزید عناصر میں تقسیم تو کیا جا سکتا ہے مگر ایسا کرنے سے ان کے خواص و اثرات قائم نہیں رہ سکتے یکسر بدل جاتے ہیں۔

۳۔ ارکانِ اربعہ (Basic units) :-

یہ آگ' ہوا' پانی اور مٹی ہیں۔ان موالید ثلاثہ کو ہر سائنس نے تسلیم کیا ہے۔ان میں جتنی گہرائی تک فکر کی فطری مائیکروسکوپ کے ذریعے غور کرتے جاؤ گے یہی ارکان اربعہ ہی کارفرما نظر آئیں گے۔جملہ کائنات کی تعمیر میں یہی ارکان کسی نہ کسی صورت میں جلوہ نما نظر آتے ہیں۔

کائنات کی ہر شے میں ان کا حسین و جمیل امتزاج نظر آئے گا۔قرآن کریم نے بھی ان ہی کو کائنات کی بنیادی اکائیاں قرار دیا ہے۔کائنات میں جتنے بھی عناصر ہیں ارض و سما کے مابین ان ہی ارکان کے عمل و رد عمل کا حاصل ہیں۔

ہر مفرد نباتات اور خاص خواص رکھنے والے جمادات اور نوع بہ نوع قسم کے حیوانات کے اندر یہی کیفیات گرمی' تری' خشکی اور سردی کارفرما ہیں۔یہی کیفیات جب بستہ ہو جاتی ہیں تو ارکان کا روپ دھار لیتی ہیں۔اگر کائنات کی ہر شے میں ان ہی کی جلوہ نمایاں نظر آتی ہیں تو پھر ہمیں ان

کو کائنات کی بنیادی کائیاں قرار دیے میں کسی شک شبہ کی گنجائش باقی نہیں رکھنی چاہئے۔

خلاصہ بحث

مادے کا آغاز کیفیات سے ہوتا ہے جو کیفیات مادے کی پیدائش کے لئے جوہر کا مقام رکھتی ہیں یہ گرم، سرد، تر اور خشک ہیں۔ مادہ کی پیدائش انہی کیفیات کے بستہ ہو جانے سے عمل میں آتی ہے۔ یاد رکھیں جب تک کوئی مادہ اپنی کسی شکل و صورت میں نہ ہو ہم اس کے مزاج کا نام نہیں رکھ سکتے۔ مفرد کیفیات چونکہ جوہر ہیں اس لئے ان کا مشاہدہ ناممکن ہے البتہ تجربات نے ان کا وجود ثابت کر دیا ہے اور جب دو کیفیات اپنے خاص امتزاج کے ساتھ مل کر بستہ ہوتی ہیں تو ان سے مادہ جنم لیتا ہے۔ یہی کیفیات بستہ ہو کر ارکان اربعہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں جو یہ ہیں۔

کیفیات کے امتزاج سے ارکان کی پیدائش

پانی	مٹی	ہوا	آگ
ترسرد	سردخشک	خشک سرد	گرم خشک

ف :- ہوا کا مزاج طب قدیم و یونانی میں گرم تر لکھا جاتا رہا ہے جو کہ اصولی طور پر غلط ہے کیونکہ ہوا رطوبات کو خشک کرنے والی ہے۔ ہوا کا تعلق خلط سودا کے ساتھ قائم ہوتا ہے جس کا مزاج بھی خشک سرد ہی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خلط سودا کی تطبیق ہوا سے کی جائے اور دونوں کا مزاج متضاد ہو کیونکہ خشک سرد اور گرم تر ایک دوسرے کے متضاد ہی تو ہیں اور پھر اس سے آگے بڑھیں تو خلط سودا کی تطبیق عضلات کے ساتھ ہے جن کا مزاج بھی خشک سرد تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہی درست بھی ہے کیونکہ عضلات کا عضو رئیس قلب ہے اگر عضلات و قلب کا مزاج گرم تر ہوتا تو گرم ادویہ سے دل و عضلات میں تیزی و قوت پیدا ہوتی جبکہ یہ روزانہ کے مشاہدات میں ہے کہ گرم ادویہ اور اغذیہ سے دل میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خشک سرد اور خشک گرم ادویہ اور اغذیہ سے قلب و عضلات میں

قوت و تیزی پیدا ہوتی ہے جسم میں خلط سودا بڑھ جاتی ہے اور ریاح کا غلبہ پیدا ہو جاتا ہے۔
پس ثابت ہوا کہ ہوا کا مزاج خشک سرد ہے نہ کہ گرم تر۔

البتہ یہاں زیر غور بات یہ ہے کہ اطبائے قدیم جو کہ صاحب بصیرت لوگ تھے انہوں نے ہوا کے مزاج کو گرم تر کیوں قرار دیا ہے؟ اگر ان کی اس سوچ کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ ہوا سے ان کی مراد صرف ہوا نہیں بلکہ آب و ہوا تھی۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آب و ہوا رطوبت اور حرارت سے مرکب ہے۔ آب و ہوا اور اصل فضاء ہی کا دوسرا نام ہے اور کائنات کی اجتماعی آب و ہوا کی اوسط نکالی جائے تو اس کا مزاج گرم تر ہی بنتا ہے جسے سائنس دانوں اور اطباء و حکمائے قدیم و جدید نے قوت مدبرہ عالم کا نام دیا ہے۔ فرنگی میڈیکل سائنس نے طب قدیم کو غلط ثابت کرنے کے لئے بہت زیادہ پراپیگنڈہ کیا کہ ان کا یعنی ہوا، پانی، حرارت اور مٹی کا صحت اور امراض کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ خون جس کا کہ صحت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے اس میں ۹۰ فیصد پانی کی مقدار ہے۔ جس مادے کی جتنی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس قدر اس کی مقدار خون میں موجود رہتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ پانی صحت کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ڈی ہائیڈریشن واقع ہو جانے کی صورت میں انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ ثابت ہوا کہ پانی صحت کے لئے نہایت اہم ہے۔ اسی طرح خون میں ہوا کی مقدار بھی اس کی نصف سے زیادہ ہوتی ہے آکسیجن کے بغیر کوئی ذی روح چند لمحات سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ گیسیں اس قدر زہریلی ہوتی ہیں جو آن واحد میں جانداروں کا کام تمام کر دیتی ہیں ثابت ہوا کہ ہوا بھی صحت کا جزو لاینفک ہے۔ جسم انسانی کی حرارت کا میزان 98.6 c ہے اس میں کمی بیشی مرض کی علامت ہے۔ پھر یہ کہنا کہ حرارت کا صحت سے کوئی تعلق نہیں سراسر غلط ہے۔ سچ تو یہ ہے حرارت زندگی اور عدم حرارت موت ہے۔ اسی مٹی میں پیدا ہونے والے تمام پھل، سبزیاں اور اناج انسانی خوراک کے اہم اجزاء ہیں۔ اس لئے اس کی افادیت سے انکار بھی ناممکن ہے۔

ارکان کی مفرد اعضاء سے تطبیق

پانی :-

پانی کا تعلق اعصاب ودماغ سے ہے۔ جسم میں جب رطوبات بڑھ جاتی ہیں تو اعصاب ودماغ میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر جسم میں اعصاب ودماغ میں تیزی پیدا ہو تو رطوبات بڑھ جاتی ہیں۔

آگ :-

جو جسم الوجود میں حرارت کی صورت میں موجود ہے۔ حرارت کا تعلق جگر و غدد کے ساتھ ہے۔ جسم پر جب حرارت اثر کرتی ہے تو جگر و غدد کے فعل میں تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر جگر و غدد میں تیزی پیدا ہو جائے تو جسم میں حرارت بڑھ جاتی ہے۔

ہوا :-

ہوا کا تعلق عضلات و قلب سے ہے۔ جسم میں جب ہوا (ریاح) کا غلبہ ہو گا تو عضلات و قلب کے فعل میں تیزی و تحریک پیدا ہو جائے گی۔ کیمیاوی طور پر جب خون میں ہوا (ریاح) بڑھ جائے گی تو وہ عضلات و قلب کے فعل میں تیزی پیدا کر دے گی۔

مٹی :-

مٹی کا تعلق بنیادی اعضاء کے ساتھ ہے جو کہ ہڈی کری نوتر اور رباط ہیں اس کے علاوہ اس کا کام تمام جسم کو سہارا دینا اور ان میں صلابت قائم رکھنا ہے۔ یہ مفرد اعضاء کو باہم جوڑنے اور ملانے میں مٹی اور گارا کا سا کام بھی انجام دیتی ہے۔ اس کے افعال باقی تین حیاتی ارکان ہوا، حرارت اور رطوبت کے ماتحت ہیں بالکل اسی طرح جس طرح کہ تمام نباتات کے لئے مٹی بنیاد کا کام دیتی ہے۔ پانی، حرارت اور ہوا نشوونما اور زندگی کے محرک ہیں۔
مٹی میں سے تمام پودے ہوا، حرارت اور پانی کی مدد سے اپنے اپنے مزاج کے اجزاء حاصل کر کے پروان چڑھتے ہیں۔ اسی زمین میں اگنے والی نباتات مولی، گاجر، تر اور کھیرا وغیرہ ہوا،

حرارت اور رطوبت کی مدد سے اعصابی اجزاء حاصل کر کے اعصابی مزاج کی حامل ہو جاتی ہیں اسی طرح اسی آب و ہوا میں کریلے، چنے نشوونما پاتے ہیں جو زمین ہی سے اپنے اجزاء حاصل کر کے عضلاتی مزاج کے حامل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح آم اور خوبانی وغیرہ غدی مزاج کے اجزاء اسی زمین سے حاصل کر کے غدی مزاج میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی لئے زمین و مٹی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اعصاب و دماغ کے ساتھ پانی کا گہرا تعلق ہے۔ دل و عضلات کا ہوا کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ غدد و جگر کا گہرا تعلق آگ کے ساتھ ہے۔ جس طرح آگ، ہوا اور پانی کے اعتدال کے ساتھ فضاء میں لطافت رہتی ہے اسی طرح جسم انسان میں آگ، ہوا اور پانی کے اعتدال پر رہنے سے صحت قائم رہتی ہے اور اعضاء اپنے افعال صحیح طور پر انجام دیتے ہیں۔

اخلاط

تعریف :- خلط ایک تر اور بہنے والا مادہ ہے جس کی طرف غذا تحلیل ہو کر اولاً آتی ہے یعنی جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ ہضم ہو کر کیلوس اور کیموس کی صورت کے بعد اخلاط کی شکل اختیار کرتی ہے۔ طب یونانی میں اخلاط کی تعداد چار ہے۔

(۱) خون جو گرم تر ہے۔

(۲) صفرا جو گرم خشک ہے۔

(۳) بلغم جو تر سرد ہے۔

(۴) سودا جو خشک سرد ہے۔

قانون مفرد اعضاء میں خون کو بلغم، صفرا، سودا اور الحاقی مادہ سے مرکب تسلیم کیا گیا ہے۔ الحاقی مادہ سے جسم کی بھرتی ہوتی ہے جس کا مقصد تمام انسجہ کو آپس میں ملا کر مضبوط کرنا ہے۔ الحاقی مادہ خون میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ یہی الحاقی مادہ ارتقائی صورتوں میں عضلاتی، اعصابی اور غدی مادوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ خون ایک مرکب خلط ہے جو باقی تمام اخلاط کے

ایک خاص تناسب کے ساتھ باہم ملنے سے وجود میں آتا ہے۔باقی اخلاط جب مجسم ہوتے ہیں تو پہلے ان سے خلیات (Cells) جنم لیتے ہیں' خلیات (Cells) باہم ملتے ہیں تو انسجہ (Tissues) بن جاتے ہیں' انسجہ (Tissues) باہم مل کر مفرد اعضاء (Simple organs) بنتے ہیں۔پس ثابت ہوا کہ مفرد اعضاء مجسم اخلاط ہیں۔

مجدد طب حکیم انقلاب نے اسی اصول کے تحت اخلاط اور مفرد اعضاء کو باہم تطبیق دے کر تجدید طب اور احیائے فن کی بنیاد رکھی۔

خلط صفرا مجسم ہو کر جگر و غدد اور غشائے مخاطی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

خلط بلغم مجسم ہو کر اعصاب و دماغ اور نخاع کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے۔

خلط سودا مجسم ہو کر عضلات و قلب کو جنم دیتی ہے۔

الحاقی مادہ مجسم ہو کر ہڈی' کری' وتر اور رباط کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اخلاط اور مفرد اعضاء کی باہمی تطبیق

(۱) بلغم کا تعلق دماغ و اعصاب سے ہے۔

(۲) صفرا کا تعلق جگر و غدد اور غشائے مخاطی سے ہے۔

(۳) سودا کا تعلق قلب و عضلات و طحال سے ہے۔

(۴) الحاقی مادہ کا تعلق ہڈی' کری' وتر اور رباط وغیرہ سے ہے۔

صفرا کے فوائد:۔

(۱) خون کو لطیف بنا کر رگوں میں پہنچاتا ہے۔

(۲) جگر و غدد و دیگر گرم خشک اعضاء کی غذا بنتا ہے۔

(۳) آنتوں پر گر کر اس کے ثقل اور لیسدار بلغم کو دھو ڈالتا ہے۔

(۴) صفرا ایک انتہائی مفید حرارت اور رطوبت ہے۔اس سے جسم میں ایک طرف مقوی اور مرغن اغذیہ ہضم ہوتی ہیں اور دوسری طرف یہ جسم کو سوزش سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۵) روغنی اغذیہ کو تحلیل ہونے میں مدد دیتا ہے۔

(۶) آنتوں کے فضلات کو رفع کرتا ہے۔

(۷) جسم کو خارش' پھوڑے' پھنسیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۸) جسم میں خشکی اور یورک ایسڈ اور سوداویت کو رکنے نہیں دیتا۔

(۹) صفرا کا تعلق جگر کے ساتھ ہے۔جگر ہی اس کو تیار کرتا ہے اور خون سے جدا کر کے خارج کرتا رہتا ہے۔

(۱۰) دافع تعفن ہے اور قبض کو رفع کرتا ہے۔

(۱۱) جگر و غدد اور غشائے مخاطی میں تیزی و تحریک پیدا کرتا ہے۔

(۱۲) عضلاتی اورام کو تحلیل کرتا ہے۔

(۱۳) اعصاب و دماغ کی تحلیل و ضعف کو ختم کر کے تقویت کا باعث بنتا ہے۔سوداوی مادوں اور تیزابی مادوں کی تعدیل کرتا ہے۔

بلغم

یہ سفید یا ہلکے نیلے رنگ کا ہوتا ہے' ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔یہ ضرورت کے وقت خون میں بدل جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔یہ خون میں ملا رہتا ہے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔

فوائد:۔ بلغم کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

(۱) بلغم اپنے ہم مزاج اعضاء اعصاب و دماغ و نخاع کی غذا بنتی ہے۔

(۲) جسم میں تری کو قائم رکھتی ہے۔

(۳) خشکی کو رفع کرتی ہے۔

(۴) حرارت اور صفرا کی کثرت اور تیزی کو قابو میں رکھتی ہے۔

(۵) جوڑوں کے لئے گریس کا کام دیتی ہے۔

(۶) جوڑوں کو رگڑ سے بچاتی ہے۔

(۷) اعصاب و دماغ کے افعال میں تیزی و تحریک پیدا کرتی ہے۔

(۸) اس کا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ بوقت ضرورت خون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(۹)اعصاب و دماغ میں تیزی و تحریک پیدا کر کے اس کے افعال کو جاری و ساری رکھتی ہے۔
(۱۰)جگر و غدد کے اورام کو تحلیل و رفع کرتی ہے۔ان میں تسکین و تقویت کا باعث بنتی ہے۔

سودا

اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔جسم کے عضلاتی نظام کی غذا بنتا ہے اور عضلاتی نظام ہی اس کی پیدائش جاری رکھتا ہے۔انسانی غذا میں شامل ترش اجزاء جسم الوجود میں ہضم ہونے کے بعد سودا کی صورت اختیار کر کے خون میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔اس کا ذائقہ بھی ترش ہوتا ہے۔اس کا مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔

سودا کے فوائد

(۱)اپنے ہم مزاج اعضاء عضلات و قلب کی غذا بنتا ہے۔
(۲)زائد از ضرورت طحال میں جمع رہتا ہے وقت ضرورت وہاں سے معدہ میں گر کر بھوک پیدا کرتا ہے۔
(۳)قلب و عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرتا ہے۔
(۴)خون میں سرخ دانوں کی پیدائش کرتا ہے۔گویا خون کی پیدائش اس کا اہم فریضہ ہے۔
(۵)خون کے قوام کو گاڑھا رکھنا اسی کا کمال ہے۔
(۶)تعدیلِ بلغم کے لئے اس کو بڑھایا جاتا ہے۔

سودا کے متعلق ایک غلط فہمی

عموماً طب قدیم میں یہ بات معروف چلی آ رہی ہے کہ بلغم، خون اور صفرا جل کر سودا بن جاتے ہیں۔یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ سودا کا مزاج ہی خشک سرد ہے۔سودا کی زیادتی کو صفراء کے ذریعے تعدیل کیا جاتا ہے۔قانون مفرد اعضاء کے اطباء نصف صدی سے زیادہ مدت سے بار بار اس بات کا مشاہدہ کرتے آئے ہیں کہ جسم میں سودا و ریاح اور خشکی غالب آجائے تو خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔اس گاڑھے خون کو پتلا کرنے اور اس کا قوام درست کر کے اعتدال پر لانے کے لئے

گرم (صفراوی) ادویہ و اغذیہ دی جاتی ہیں۔جن سے ایک طرف صفرا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے اور دوسری طرف جگر و غدد ناقلہ کے فعل میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔جس سے جسم میں حرارت بڑھ کر سودا کو کم کر دیتی ہے۔اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ صفرا اور خون جل کر سودا بنتے ہیں البتہ بلغم سردی کی زیادتی سے خشک ہو کر سودا میں تبدیل ہو جاتی ہے اگر حرارت کی زیادتی سے اخلاط جل کر سودا میں تبدیل ہوتی ہوں تو پھر سودا کی پیدائش کو گھٹانے اور کم کرنے کے لئے حرارت کو کم کرنا پڑے گا تا کہ جلنے کے عمل کو روک دیا جائے۔مگر ایسا نہیں ہوتا۔ویسے بھی کیمیاوی طور پر سودا خون کو گاڑھا کر دیتا ہے اور صفرا خون کو پتلا کر دیتا ہے۔گاڑھے خون کو پتلا کرنے کے لئے جسم میں حرارت و صفرا کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ثابت ہوا کہ یہ تصور سراسر غلط ہے کہ اخلاط جل کر سودا بن جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کا کمال یہ ہے کہ اس میں ایک قانون بیان کر دیا گیا ہے کہ جو خلط جس مفرد عضو کی غذا ہوتی ہے وہی عضو اس خلط کو پیدا بھی کرتا ہے۔اب خلط سودا کا تعلق عضلات و قلب سے ہے۔خلط سودا کی پیدائش میں اس وقت اضافہ ہو گا جس وقت عضلات و قلب میں تیزی ہو گی اور سوداوی اغذیہ (ترش اغذیہ) کا استعمال زیادہ ہو رہا ہو گا۔یہ تمام اخلاط نظام انہضام کے دوران وجود میں آتی ہیں۔جگر میں طبخ پا کر دوران خون میں شامل ہو جاتی ہیں۔تمام اعضاء اپنی اپنی اخلاط سے تغذیہ حاصل کرتے ہیں۔صفرا ضرورت سے زیادہ ہو تو وہ پتہ میں سٹور ہو جاتا ہے،سودا ضرورت سے زائد ہو تو وہ طحال میں سٹور ہو جاتا ہے۔طحال کی ترشی غدد جاذبہ سے آنے والی رطوبات میں بھی ترشی سے خمیر پیدا کر کے ان کو سودا میں بدلتی رہتی ہے اور بوقتِ ضرورت معدہ،عضلات،قلب اور لبلبہ کو بذریعہ خون یا دیگر مجریٰ کے ذریعے ضروری مقامات پر اس کی سپلائی جاری رکھتی ہے۔

الحاقی مادہ

خون میں چوتھا مادہ بھی پایا جاتا ہے جس کا اطبائے کرام شروع ہی سے ذکر کرتے آئے ہیں۔جس کی جسم کے مفرد اعضاء کو باہمی طور پر ملانے کے لئے مٹی گارے سے تشبیہ دی جاتی رہی

ہے- یہ الحاقی مادہ اعضاء کو سہارا بھی دیتا ہے اور ان میں حسبِ ضرورت صلابت بھی پیدا کرتا ہے-اس سے جسم کا بنیادی ڈھانچہ ہڈیاں کری رباط اور وتر بنتے ہیں-یہ اپنی ارتقائی صورتوں میں دیگر تینوں حیاتی اعضاء کی غذا میں تبدیل ہو کر ان کے کام بھی آتا ہے اور اپنی تنزلی صورتوں میں بنیادی اعضاء بناتا ہے اور ان کی غذا بھی بنتا رہتا ہے-

خون

تمام اخلاط کا مرکب ہے اور ان سب سے افضل ہے-اس میں جسم کی پرورش کے تمام اجزاء موجود ہیں-اس کا مجموعی مزاج گرم تر ہوتا ہے رنگ سرخ اور ذائقہ شیریں ہوتا ہے-جسم الوجود میں حرارتِ غریزی اور رطوبتِ غریزی کا حامل خون ہی ہے-تمام جسم کے فضلات اکٹھے کر کے ان کو اپنے اپنے مجریٰ سے خارج کرتا رہتا ہے-خون صفرا سودا بلغم اور الحاقی مادہ کا مرکب ہے-اس کے علاوہ اس میں ارواح اور ضرورت کے مطابق تمام گیسز بھی پائی جاتی ہیں غرضیکہ اس میں وہ سب کچھ موجود ہوتا ہے جس کی بدن انسان کو ضرورت ہوتی ہے-خون ہی قوتِ مدبرہ بدن کا حامل ہے-گاڑھا ہو تو رگوں میں پہنچنا محال پتلا ہو تو مساموں کے ذریعے ٹپکنے لگتا ہے-

اعضاء

انسانی جسم کے اعضاء کا علم فنِ علاج میں اولین اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے-کیونکہ علاج کا تعلق انہی کے ساتھ ہے اگر اعضاء کا صحیح تصور ان کی ماہیت ان کے حقیقی مقام اور افعال کا علم نہ ہو تو صحیح اور یقینی علاج کرنا ناممکن ہے-اس کی مثال بالکل ایک مشین کی سی ہے جس کے تمام پرزوں اور ان کے افعال و مقام کا علم اس کے چلانے والے کو ہونا لازمی ہے ورنہ اول تو وہ اس کو چلا نہیں سکتا اور اگر چلا بھی لے تو بگڑنے کی صورت میں درست نہیں کر سکتا-

اعضاء وہ کثیف اجسام ہیں جو اخلاط کی ابتدائی ترکیب (رطوبتِ ثانیہ) سے پیدا ہوتے ہیں-جیسا کہ اخلاط ارکان کی ابتدائی ترکیب سے ظہور میں آتے ہیں-

بدن انسان تین قسم کے اعضاء میں تقسیم ہو جاتا ہے-

(۱) بنیادی اعضاء (۲) حیاتی یا بقائی اعضاء (۳) مرکب اعضاء-

(۱) بنیادی اعضاء :-

ان اعضاء میں انسانی جسم کی ہڈیوں کا ڈھانچہ بہت اہمیت رکھتا ہے-

بنیادی اعضاء کی تین اقسام ہیں-

(۱) ہڈی اور کری (۲) رباط (۳) وتر-

یہ اعضاء انسان کی بنیادیں قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو مضبوط بناتے ہیں-بقائی و حیاتی اعضاء کو باہم جوڑ کر مرکب اعضاء بناتے ہیں-اس کی بافت دوسری بافتوں کو سہارا دیتی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ باندھ رکھتی ہے-

(۲) حیاتی یا بقائی اعضاء :-

حیاتی اعضاء کی بھی تین اقسام ہیں-

(۱) عضلات-جن کا مرکز دل ہے-

(۲) اعصاب-جن کا مرکز دماغ ہے-

(۳) غدد-جن کا مرکز جگر ہے-

مفرد اعضاء :-

قانون مفرد اعضاء کے مطابق مفرد اعضاء صرف چار ہیں-

(۱) اعصابی انسجہ (۲) عضلاتی انسجہ (۳) غدی انسجہ (۴) الحاقی انسجہ-

انہی بافتوں (انسجہ) سے مل کر مرکب اعضاء بنتے ہیں-

(۳) مرکب اعضاء :-

مرکب اعضاء انہی بنیادی اور حیاتی اعضاء سے مل کر بنتے ہیں جیسے معدہ عضلات غدد اور اعصاب سے مرکب ہے جس میں الحاقی مادہ سے جوڑنے باہم ملانے کے

لئے مٹی گارا کا کام لیا گیا- اسی طرح باقی تمام مرکب اعضاء اسی طرز پر اپنی مخصوص ترکیب سے مل کر رفتہ رفتہ جسم انسانی بناتے ہیں- جیسے معدہ 'امعاء' کان آنکھ وغیرہ-

مقام کے اعتبار سے اعضاء کی تقسیم :-

مقام کے اعتبار سے اعضاء کی دو اقسام ہیں-

(۱) اعضائے رئیسہ- (۲) اعضائے غیر رئیسہ-

اعضائے رئیسہ :-

ایسے اعضاء ہیں جن پر انسان کی بقا و حیات کا انحصار اور دارومدار ہے اعضائے رئیسہ کہلاتے ہیں- یہ اعضاء قوتوں کے مبادی اور سر چشمہ ہوتے ہیں- یہ تین ہیں-

(۱) دل (۲) دماغ (۳) جگر-

دل :- یہ قوت حیات (قوت حیوانیہ) کا مبدا اور سر چشمہ ہے-

دماغ :- یہ قوت حس (قوت نفسانیہ) کا مبدا اور سر چشمہ ہے-

جگر :- یہ قوت تغذیہ وتنمیہ (قوتِ طبعی) کا مبدا اور سر چشمہ ہے-

بعض حکماء نے اعضائے نسل کو بھی رئیسہ میں شمار کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اعضائے نسلی بھی اعضائے رئیسہ ہی سے مرکب ہیں-

اعضائے غیر رئیسہ :- ان کی بھی دو اقسام ہیں-

(۱) خادم الرئیس (۲) غیر خادم الرئیس-

خادم الرئیس بھی تین ہیں-

(۱) **اعصاب :-** جو دماغ کے لئے اور اس کے ماتحت کام کرتے ہیں-

(۲) **عضلات :-** جو قلب کے لئے ہیں اور اس کے ماتحت کام کرتے ہیں-

(۳) **غدد :-** جو جگر کے لئے ہیں اور اس کے ماتحت کام کرتے ہیں-

غیر خادم الرئیس :- ان کی بھی دو اقسام ہیں-

(۱) مروسہ (۲) غیر مروسہ-

(۱) **مروسہ :-**

اعضائے مروسہ میں وہ مرکب اعضاء شامل ہیں جو اعضائے رئیسہ کی خدمت بلاواسطہ کرتے ہیں- ان کی طرف اعضائے رئیسہ سے قوتیں پہنچتی ہیں یعنی یہ کسی نہ کسی عضو رئیس کی ریاست کے ماتحت ہیں جیسے معدہ 'مثانہ' پھیپھڑے 'گردے 'طحال (تلی) وغیرہ- اعضائے مروسہ اگرچہ اعضائے رئیسہ نہیں ہیں اور نہ ہی خادم الرئیس ہیں لیکن یہ اپنے اندر بہت اہمیت رکھتے ہیں -ان کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی طرف تمام اعضائے رئیسہ سے قوتیں آتی ہیں- گویا ان کا تعلق تینوں اعضائے رئیسہ کے ساتھ ہے اگر کسی عضو مروسہ میں خرابی ہو تو لازمی ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ کس عضو رئیس میں خرابی ہے جس کی خرابی کا اثر اس پر پڑتا ہے- انسجہ (مفرد اعضاء) کے نقطہ نظر سے دیکھنا پڑے گا کہ عضو مروسہ کا کون سا نسیج خراب ہے-

(۲) **غیر مروسہ :-**

وہ اعضاء ہیں جن میں زیادہ تر بنیادی اعضاء شامل ہیں جیسے ہڈیاں اور کریاں وغیرہ- یہ اعضاء الحاقی نسیج سے بنتے ہیں- نسیج الحاقی دیگر تمام انسجہ سے ادنیٰ ہے- جدید میڈیکل سائنس نے ان کو ادنیٰ مانا ہے اور طب قدیم نے بھی ان کو غیر مروسہ قرار دیا ہے- انسانی جسم کی بنیاد اور ڈھانچے کے سوا ان کا انسانی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا 'نہ اعضائے رئیسہ سے ان کی طرف کوئی قوت آتی ہے اور نہ ہی ان کی طرف کوئی قوت جاتی ہے-

اہم نوٹ :- اعضاء کے باھمی تعلق 'اعضائے رئیسہ اور خادم الرئیس کے افعال کی باھمی

تطبیق ،مفرد اور مرکب اعضاء کا تعلق ،خاص طور پر یہ کہ مرکب اعضاء اپنے افعال کس طرح انجام دیتے ہیں سب سے بڑھ کر دوران خون کا مختلف اعضاء پر کیا اثر ہوتا ہے،
مثلاً اگر دوران خون کی تیزی اعضائے رئیسہ میں سے کسی ایک کی طرف زیادہ تیز ہو تو باقی دو کی کیا حالت اور کیفیت ہوتی ہے -اس قسم کے اور بھی بہت سے اسرار و رموز ہیں جن کا تعلق انسان کے جسم ،صحت ،بقائے حیات اور بقائے نسل کے ساتھ ہے ،ان پر مجدد طب ہی نے منفرد اور تفصیلی بحث کی ہے جو کسی اور سائنس میں نہیں ملتی-

قانون مفرد اعضاء میں مفرد اعضاء کی تقسیم :-

مختلف زمانوں میں مفرد و مرکب اعضاء کی تقسیم اس دور کے علمی وفنی اصولوں کے تحت ہوتی رہی ہے -ان کی تفصیل مبادیات طب کی ہر کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے -یہاں پر صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ مجدد طب حکیم انقلابؒ نے مفرد و مرکب اعضاء کی تقسیم کن کن اصولوں کے تحت کی ہے-

نظریہ ء تجدید :-

اخلاط جب گاڑھے ہو کر مجسم ہوتے ہیں تو وہ مفرد اعضاء بن جاتے ہیں-

ف :-اب دیکھنا یہ ہے کہ طب یونانی میں کون کون سی اخلاط ہیں اور وہ مجسم ہو کر کس کس مفرد عضو کو بناتی ہیں- جیسا کہ آپ جانتے ہیں طب یونانی میں اخلاط چار ہیں-

(۱) بلغم (۲) صفرا (۳) سودا (۴) خون-

یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ خون مرکب ہے طب قدیم میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ خون میں بلغم ،صفر اور سودا کے علاوہ چوتھی چیز الحاقی مادہ پایا جاتا ہے-

اخلاط اور مفرد اعضاء کی تطبیق :-

اخلاط کے بارے میں جاننے کے بعد ماڈرن میڈیکل سائنس کے مطابق مفرد اعضاء (انسجہ) کی بھی چار ہی اقسام ہیں-

(۱) نسیج الحاقی (connective tissues) :-

اس سے ہڈی ،کری ،ناخن ،رباط ،وتر اور بال بنتے ہیں-

(۲) نسیج عصبی (Nervous tissues) :-

یہ اعصاب جسم اور ان کی جھلیاں بناتے ہیں-

(۳) نسیج عضلاتی (muscular tissues) :-

ان سے عضلات ،جسم اور ان کی جھلیاں بنتی ہیں-

(۴) نسیج قشری یا نسیج غدی (Epithelial tissues) :-

ان سے غدد ،غشائے مخاطی (جھلیاں) بنتی ہیں-

یہ ٹشوز اخلاط کے ابتدائی طور پر مجسم ہونے کی صورت ہے -ان میں اور اخلاط میں کوئی فرق نہیں- مفرد اعضاء کی پیدائش اخلاط کے معاً ترکیب پانے سے ہوتی ہے -مفرد اعضاء میں اور اخلاط میں صرف اس قدر فرق ہے کہ مفرد اعضاء مجسم ہیں اور خلاط محلول ہیں- گویا مفرد اعضاء دراصل مجسم اخلاط ہیں -ہر خلط میں دو کیفیات ہیں اور ہر مفرد عضو بھی دو کیفیات کے ماتحت ہے -گویا اخلاط و مفرد اعضاء ایک جیسی کیفیات اور ایک ہی جیسے مزاج کے تحت غذا سے پیدا ہوتے اور عمل کرتے ہیں -فرنگی طب نے ان چار اقسام کے نسیج کا ذکر کیا ہے اگرچہ جسم میں نسیج کی بہت سی اقسام ہیں لیکن سب کی سب ان چار انسجہ ہی سے بنتی ہیں -مجدد طب حکیم انقلاب نے یہ تحقیقات کی ہیں کہ ہر قسم کی نسیج میں طب قدیم کی ایک خلط پائی جاتی ہے اور اسی سے وہ غذا اور زندگی حاصل کرتی ہے -تشریح اس طرح ہے-

(۱) اعصابی نسیج :-

اعصابی نسیج خلط بلغم کے مجسم ہونے سے بنتی ہے-

(۲) عضلاتی انسجہ :-

سودا کے مجسم ہونے سے بنتی ہے۔

(۳) قشری (کبدی) انسجہ :-

صفرا کی مجسم صورت ہیں۔

(۴) الحاقی انسجہ :-

الحاقی مادہ کی مجسم صورت ہیں۔ گویا معلوم ہوا اخلاط اور مفرد اعضاء ایک ہی مادے کی دو صورتیں ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مفرد اعضاء اور اخلاط ایک ہی چیز ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مفرد اعضاء مجسم اخلاط ہیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ یورپ اخلاط کو تو تسلیم ہی نہیں کرتا لیکن مفرد اعضاء سے انکار نہیں کر سکتا۔ اخلاط اور مفرد اعضاء کی اس باھمی تطبیق سے واضح ہو گیا ہے کہ علاج کی بنیاد اخلاط ہی پر رکھیں یا مفرد اعضاء پر ایک ہی بات ہے مگر یورپی سائنس دانوں کے سامنے اپنی حقانیت کا لوہا منوانے کے لئے ضروری ہے کہ علاج و صحت و امراض کی بنیاد مفرد اعضاء پر رکھی جائے جس سے طب یونانی بھی اپنی مبادیات اور قانون و کلیات پر قائم رہتی ہے اور موجودہ دور کی دنیائے طب کے سامنے بھی خم ٹھونک کر اپنی برتری کا سکہ منوا سکتے ہیں۔ روپے کو ۱۰۰ پیسے کہہ دیا جائے یا ۱۰۰ پیسے کو روپیہ کہہ دیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ روپیہ کہنا آسان ہو گا۔ بالکل اسی طرح قانون مفرد اعضاء میں بلغمی امراض کو اعصابی کا نام دے دیا گیا ہے۔ صفراوی خلط کے بڑھتے جانے سے ظاہر ہونے والی امراض کو غدی قرار دیا گیا ہے۔ سودا بڑھ جانے سے پیدا ہونے والی علامات کا نام عضلاتی امراض رکھ دیا گیا ہے۔ یونانی طریقہ ء علاج کا حکیم اس حقیقت کو سمجھ جائے تو نظریہ مفرد اعضاء کو سمجھ جانا صرف نصف گھنٹہ کی بات ہے۔

ارواح

مذہبی طور پر روح کی حقیقت مردان حق آگاہ ہی بہتر جانتے ہیں یہاں پر ہم طبی طور پر روح کے بارے میں لکھ رہے ہیں۔

طب اسلامی میں ارواح ان لطیف بخارات کو کہتے ہیں جو اخلاط کے لطیف حصہ سے پیدا ہوں۔ جس طرح اعضاء اخلاط کے کثیف حصہ سے بنتے ہیں۔ ارواح سے قوتوں کا اظہار ہوتا ہے اور یہ اظہار نفس انسانی کرتا ہے جس کے ذرائع قوائے انسانی ہیں۔ اس لئے قویٰ کی طرح ارواح بھی تین ہیں۔

(۱) روح حیوانی :-

اس کا مقام قلب ہے اور یہ عضلات کے ذریعے تمام بدن میں پہنچتی ہے اسی کے ذریعے قوتِ حیوانیہ قائم ہوتی ہے۔

(۲) روح طبعی :-

اس کا مقام جگر ہے اور یہ بذریعہ غدد و غشائے مخاطی تمام بدن تک پہنچتی ہے اس کے ذریعے قوتِ طبعی کا اظہار ہوتا ہے۔

(۳) روح نفسانی :-

اس کا مقام دماغ ہے اور یہ اعصاب کے ذریعے تمام بدن میں پہنچتی ہے۔ یہی قوت نفسانیہ کی محرک ہے۔

آج تک قوتِ مدافعت بدن (Immunities) کو ہر میڈیکل سائنس میں تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی کمزوری کو امراض کی پیدائش میں بہت اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کی بھی دیو پری کی کہانی کی طرح مثال تو دی جاتی رہی ہے مگر کسی میڈیکل سائنس نے اس کی اصلیت کو جسم الوجود کے مشینی و کیمیاوی عوامل کے تحت بیان نہیں کیا۔ یورپی میڈیکل سائنس بھی ابھی تک اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ یہ تو بھی کہتے ہیں کہ بیک وقت تمام انسانوں کو کوئی ایک مرض اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ ان کے اندر (Immunity)

امنیت ہوتی ہے۔جس کو طب میں مناعت اور قوت مدافعت عضو کہتے ہیں۔قوت مدافعت بدن مرض کا مقابلہ کرتی رہتی ہے لیکن کسی کو بھی پتہ نہیں کہ دراصل یہ امنیت کیا ہے اور کہاں پیدا ہوتی ہے۔اصل میں یہ مناعت یا قوتِ مدافعت کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو خون میں پائی جاتی ہے بلکہ یہ طاقت اعضاء میں پائی جاتی ہے۔اور ہر قسم کے اعضاء میں جداجدا قسم کی ہوتی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جیسے مختلف قسم کے جراثیم یا مختلف اسباب مختلف اعضاء پر اثرانداز ہوتے ہیں اس طرح مختلف اعضاء کی امنیت ان کا مقابلہ کرتی ہے اور جسم کو امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔کوئی سائنس یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ امنیت اعضاء کے علاوہ خون میں بھی کہیں پیدا ہو سکتی ہے۔پس علاج کے لئے بھی یہ لازمی ہے کہ قاتل جراثیم ادویات دینے کی بجائے اعضاء کی خرابی کو درست کرنا چاہئے تاکہ قوت مدافعت مضبوط ہو جائے۔

دراصل امنیت کی حامل یہی تین ارواح ہیں (۱) روح طبعی (۲) روح نفسانی (۳) روح حیوانی اعصاب ودماغ میں روح نفسانی کار فرما ہے، جگر وغدد میں روح طبعی کا نظام ہے اور روح حیوانی قلب وعضلات سے وابستہ ہے۔بس یہی ارواح ان اعضاء میں ان کے قویٰ کو قائم رکھتی ہیں اور یہی ان کی امنیت ہے۔جب ان ارواح کے مزاج میں خرابی واقع ہوتی ہے اس سے اعضاء کے قویٰ اور ان کی امنیت خراب ہو جاتی ہے۔روح طبعی کی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور خون اخلاط کا مرکب ہے اور اخلاط ارکان کا محلول ہیں۔اس سے ثابت ہوا کہ ارواح اور قویٰ کی ترکیب میں آگ، ہوا اور پانی شامل ہیں۔ان ہی کے اعتدال سے جہاں خون اور ارواح کا قوام قائم رہتا ہے اور وہاں قویٰ اور اعضاء میں طاقت رہتی ہے۔بس یہی امنیت ہے۔

قویٰ

قویٰ جمع ہے قوت کی اور قوت وہ شے ہے جو فعل کا بالذات مبداور مرکز ہے جس سے طبعی روح کے افعال صادر ہوتے ہیں۔یعنی قوت خود کار شے ہے جو روح کے واسطہ سے اپنا عمل کرتی ہے۔

قویٰ کی اقسام :-

(۱) قوتِ طبعی :-جو جسم میں غذا اور نشوونما کے کام انجام دیتی ہے۔اس کا مقام جگر ہے۔

(۲) قوتِ نفسانی :-یہ قوت جسم میں احساسات اور تحریکات کے لئے احکامات کا باعث ہوتی ہے۔اس کا مقام دماغ ہے۔

(۳) قوتِ حیوانی :-یہ قوت جسم میں حرکات وافعال قائم رکھتی ہے اس کا مقام قلب ہے۔

ان تینوں قوتوں کا تعلق اعضائے رئیسہ جگر وقلب ودماغ کے ساتھ ہے۔قدرت نے ہر عضو رئیس میں ایک قوت رکھی ہے یعنی ہر عضو کے افعال میں ایک جبلت پیدا کر دی ہے جس کے تحت وہ قائم اور جاری ہے۔یہ قویٰ اور بھی بہت سی طاقتوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔یہاں پر مفصل بحث کی ضرورت نہیں۔ان کی مفصل بحث مبادیات طب مولفہ حکیم انقلاب صابر ملتانی میں پڑھیں۔تاہم ان قویٰ کی جتنی مزید اقسام ہیں ان سب کا انحصار ان تین قوتوں پر ہی ہے۔اگر ان کا میزان درست رہے تو جسم الوجود میں تمام طاقتیں اپنے اپنے فرائض پر رواں دواں رہتی ہیں اور انسان بیماریوں سے محفوظ ومامون رہتا ہے۔جب یہ تینوں قوتیں ایک خاص میزان کے ساتھ باہم ملتی ہیں تو ان سے جو قوت وجود میں آتی ہے اس کا نام قوت مدبرہ بدن ہے اور یہی قوت نظامات بدن کی ناظمہ ہے۔یہی قوت انسان کے اندر اصلاح، تدبیر اور نظامِ کار میں مصروف رہتی ہے۔

۵ :- مخلوق کو نفع پہنچانے والی ہر جدو جہد عنایت ربانی کی مستحق ہوتی ہے- عنایت ربانی ہر موجد پہ ہوتی ہے- اگرچہ غیر مسلم ہو- (2946)

۶ :- جب بھی بندہ طبی معلومات کی فکر میں محو و منہمک ہوا- مطلوبہ حقیقت منکشف ہوئی- جو کوئی جب بھی اور جہاں کہیں افادہ عام میں مصروف ہوا- معروف ہوا- کامیاب بھی ہوا- کامران بھی- حکمت مومن کی میراث تھی 'تیری میراث تھی آج کیوں تیرے پاس نہیں' تو نے کیوں اسے اپنے ہاتھ سے جانے دیا- بتلا تو نے اپنی اس کھوئی ہوئی میراث کو حاصل کرنے کے لئے کیا جدو جہد کی اگر نہیں تو کیوں اگر تو اپنی جگہ قائم رہتا' تیری جگہ کسی دوسرے کو کیسے دی جاتی؟ حکمت کا جو باب ان پہ کھلا' تجھ پہ کھلتا- ارے او سننے والے- وہ عنایت ربانی کسی فرد کا نہیں- ذوق و شوق کا استقبال کیا کرتی ہے- اور مخلوق کی خدمت کا شوق مسعود بھی ہے' محمود بھی' مقبول بھی ہے' محبوب بھی' احسن بھی' مستحسن بھی اور اے جان من انسانیت کو نفع پہنچانے والی جملہ ایجادات و مکشوفات عطائے الٰہی اور عنایت ربانی کی مرہون منت ہے- (2949)

(۷) :- عنایت ربانی لامحدود اور لامشروط ہے- ازل سے جاری ہے ابد تک رہے گی- مفردات کے خواص کا موجودہ علم مفصل ہے- ماشاء اللہ ہنوز اضافات کا طلب گار ہے کامل ہے مکمل نہیں تحقیق کا میدان وسیع ہے- وسیع تر اس میں گھوڑا دوڑا- انشاء اللہ خیر ہو گی-

طب کے دفتر میں کوئی نیا' بالکل ہی نیا نسخہ پیش کر' ایسا نسخہ جسے سن کر بیرونی طب اپنی کمتری کو تسلیم کرلے یا حی یا قیوم- (2999)

(۸) :- عام طور پر نام نہاد حکماء پورے ساٹھ سال سے طبابت کرتے چلے آرہے ہیں ماشاء اللہ کیا خوب استقامت ہے- بیاض مسیحائی سے آگے قدم نہیں رکھا اور بیاض مسیحائی کا کوئی نسخہ کارگر نہیں ہوا- ہانڈی' کونڈی' ڈنڈا' نشتر مطب کے چند اوزار ہیں- اے جان من اگر تم بھی تحقیق کے میدان میں محنت کرتے یقیناً اللہ رب العالمین بھی ہم پہ اپنی عنایت فرماتے- اور ہمارا یہ حال بالکل نہ ہوتا- (3044)

حضور اکرم ﷺ نے حکمت کو مسلمانوں کی گم شدہ متاع قرار دے کر اسے حاصل کرنے کی تاکید فرمائی- جس سے میدان عمل و تحقیق میں ایک ولولہ پیدا ہوا اور رازی' بو علی سینا جیسے مفکرین نے

اسے ایک دینی فریضہ سمجھ کر اس فن کی خدمت کی جسے عالم انسانیت قیامت تک فراموش نہیں کر سکتا- ہمارا ایمان ہے کہ آج کی طب اسلامی حضور اقدس ﷺ ہی کی نظر کرم کا نتیجہ ہے اور آپ ﷺ ہی کی امین احسان ہے- چنانچہ دارالاحسان کے پیش نظر اسی طب کی ترویج و اشاعت اور اسی کی تنظیم و اصلاح ہے- جب تک علماء طب کے سامنے یہ حقیقت رہی وہ کمال عجز و انکساری سے شب و روز اس کی خدمت میں مصروف رہے- تحقیق کے دریاؤں میں اتر کر نت نئے گوہر تلاش کئے جس سے دامن حکمت مالا مال ہو گیا- اللہ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہماری اس میراث یعنی طب اسلامی کی خدمت کے لئے دارالحکمت المعروف بہ دارالشفاء کو منتخب فرمایا- ہم اپنے اس عظم کو دہراتے ہیں کہ اس فن شریفہ کو پھر سے زمانے میں روشناس کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے- اس کی عظمت رفتہ کو واپس لوٹانے کے لئے شب و روز ایک کر دیں گے- اس کی خدمت اس انداز میں کی جائے گی جس کا کہ آج کا دور تقاضا کرتا ہے- یہ فن ہم سے روٹھ چکا ہے- ہم اسے منائیں گے- سو چکا ہے ہم اسے جگائیں گے- زمانے سے بچھڑ چکا ہے اسے آگے بڑھائیں گے- انشاء اللہ العزیز (جلد 26)-

حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز کا معروف ترین فرمان ہے کہ

طب نبوی ﷺ کو دلہن کی طرح سجا کر میدان عمل میں لانا ہماری طبی جدو جہد کا واحد مقصد ہے-

افعال

تعریف:-

افعال فعل کی جمع ہے- فعل اس قوت کو کہتے ہیں جو کسی عضو سے سرزد ہو- یعنی وہ عضو سکون سے حرکت میں آئے اور اپنے مقررہ افعال سرانجام دے-

افعال مفرد:-

ایسے افعال ہیں جو ایک ہی قوت سے صادر ہوں- قانون مفرد اعضاء میں ان کو مفرد اعضاء کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے جن کا تعلق اعضائے رئیسہ سے ہے- یہ افعال تین قوتیں سرانجام دے رہی ہیں- جن کے نام اور افعال مندرجہ ذیل ہیں-

(۱) قوتِ طبعی (Natural Force):-

یہ قوت جسم میں غذا اور نشوونما کے کام سرانجام دیتی ہے- اس کو مجدد طب نے تحلیل کا نام دیا ہے- اس کا مقام جگر ہے-

(۲) قوتِ نفسانی (Mental Force):-

یہ قوت جسم میں احساسات' پیغامات اور احکامات کے کام انجام دیتی ہے گویا یہ جسم الوجود میں خبروں کی ایجنسی ہے- اس قوت کا تعلق رطوبات سے ہے اس لئے مجدد طب حکیم انقلاب نے اس کو جسم الوجود میں باعث تسکین قرار دیا ہے- اس کا مقام دماغ ہے-

(۳) قوتِ حیوانی (Animal Force):-

یہ قوت جسم میں حرکات وافعال قائم رکھتی ہے اس طاقت کو مجدد طب نے جسم الوجود میں تحریک کا منبع قرار دیا ہے- اس کا مقام قلب ہے- کیوں کہ قدرت نے ہر ایک حیاتی و فعلی مفرد عضو میں افعال کی ایک مخصوص جبلت پیدا کر دی ہے- جس پر یہ رواں دواں ہے- یہ تینوں قوتیں مل کر قوت مدبرہ بدن بناتی ہیں جس کو طب میں

طبعی روح سے موسوم کیا گیا ہے- در اصل یہ تینوں طاقتیں ایک ہی قوت کے تین مظہر ہیں- لیکن افعال کی مناسبت سے ان کی تقسیم کر دی گئی ہے- یہ امر حقیقت پر مبنی ہے کہ دنیا کی ہر طاقت کا منبع حرکت ہے اس حرکت سے دوسری طاقت حرارت پیدا ہوتی ہے اور حرارت سے تیسری طاقت غذائیت کا ظہور عمل میں آتا ہے- ان طاقتوں کو سائنس نے علی الترتیب ۱- فورس (force) ۲- حیٹ (Heat) ۳- انرجی (Energy) کے نام دیئے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں صرف تین ہی قسم کی طاقتیں پائی جاتی ہیں-

افعال مرکب:-

جو ایک سے زیادہ طاقتوں سے سرزد ہوں جیسے کہ مکھی کا اڑانا- مکھی جسم پر سے اڑانے میں حس اور حرکت دونوں کام کرتی ہیں- یا غذا کا ہضم ہونا کیونکہ غذا کے ہضم ہونے میں معدے کے عضلات' اعصاب اور غدد وجھلیاں تمام کام کرتی ہیں-

تشریح الابدان

جس علم سے جسمانی اعضاء کی ساخت و شکل اور مقام و تعلق کی معرفت حاصل ہو اس کو علم تشریح الابدان کہتے ہیں- تشریح کے معنی ہیں کھولنا واضح کرنا اور چیرنا پھاڑنا- چونکہ یہ علم جسم کو چیرنے پھاڑنے سے حاصل ہوتا ہے- اس لئے اسے علم تشریح کہا جاتا ہے انگریزی میں اس کو اناٹومی (Anotomy) کہتے ہیں جیسے دل کی ساخت کیا ہے؟ اس کی شکل کیسی ہے؟ اور وہ کس مقام پر ہے؟ اور اس کا تعلق کن کن اعضاء کے ساتھ ہے-؟

جسم انسان کے تخلیقی مراحل

کیونکہ ان تمام مراحل کا عورت کے رحم میں حمل قرار پانے کے بعد مختلف حالتیں بدلتا ہوا تہوں (Layers) میں تقسیم ہونا شروع ہو جاتا ہے- سولھویں دن (Embryo) تین قسم کی تہوں (Layers) میں تقسیم ہو جاتا ہے جنہیں (Germ layers) کہا جاتا ہے- اوپر والی ایکٹو ڈرم' درمیانی میزوڈرم اور نچلی اینڈوڈرم کہلاتی ہے- جسم کے تمام ٹشوز یا اعضاء ان تین تہوں

(Layers) سے بنتے ہیں اور یہی خلق فی ظلمٰت ثلٰث کی جدید ترین سائنسی تشریح ہے۔

(الزمر پارہ ٦ ' آیت ٣٩)

طبقات تہوں سے ٹشوز اور اعضاء کا بننا (Germ layers) :-

ان تین طبقوں سے انسانی جسم کے تمام اعضاء وجود میں آتے ہیں۔

ایکٹوڈرم :-

اس سے زیادہ تر دماغ' حرام مغز' جلد' اعصابی جھلی' آلات حواس خمسہ اور تمام جسم کے اعصاب بنتے ہیں۔

اینڈوڈرم (Endo derm) :-

اس سے گردے' جگر' لبلبہ دیگر غدد وغیرہ اور تمام جسم کے غشائے مخاطی اور جلد کا کچھ حصہ بنتا ہے۔

میزوڈرم (Meso derm) :-

اس سے جسم کے عضلات ودل' عروق اور ساتھ ہی ساتھ الحاقی مادہ اور اس سے ہڈیاں' کری ہڈی اور بال و ناخن اور طحال وغیرہ بنتے ہیں۔اس طرح جنین مختلف مراحل اور اشکال سے گزر کر نو ماہ کے بعد ماں کے پیٹ سے جنم لیتا ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جسم میں اہم ترین نظام (System) صرف تین ہی ہیں۔

دماغ و اعصابی نظام جو ایکٹوڈرم سے بنتا ہے۔دل و عضلاتی نظام جو میزوڈرم سے بنتا ہے اور جگر و غدد یعنی غدی نظام جو اینڈوڈرم سے بنتا ہے۔

تشریح مفرد انسجہ :-

انسان اور اس کے مرکب اعضاء مفرد اعضاء سے بنتے ہیں' اور مفرد اعضاء انسجہ (ٹشوز) سے بنتے ہیں اور انسجہ خلیات سے مرکب ہیں۔ہر خلیہ (سیل) جو ایک

حیوانی ذرہ ہے جس میں ذاتی اور انفرادی زندگی و پیدائش اور نشوونما کی طاقت کے ساتھ تسنیم و تغذیہ اور تصفیہ کی قابلیت بھی ہے۔جسم انسان میں کل چار اقسام کے انسجہ پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں ان کی شکل مختلف اور ان کی اغذیہ بھی مختلف ہیں۔مگر ان کا بھی باہمی تعلق ضرور ہے۔

۱۔انسجہ اعصابی (Nervous tissues)۔

۲۔انسجہ عضلاتی (Muscular tissues)۔

۳۔انسجہ غشائی و غدی (Epithelial tissues)۔

انسجہ الحاقی (Connective tissues) :-

قانون مفرد اعضاء نے ان ہی انسجہ کے اعتبار سے ان کو مفرد اعضاء قرار دیا ہے۔ان مفرد انسجہ کی بافت و ساخت کچھ اس طریق پر مبنی ہوئی ہے کہ تمام انسجہ ایک دوسرے میں داخل ہو کر مرکب اعضاء بناتے ہیں لیکن ان کی ساخت و بافت اور افعال و اعمال میں کوئی خاص بنیادی تبدیلی نہیں آتی مثلاً معدہ و امعاء شش و مثانہ وغیرہ مرکب اعضاء ہیں جو انہی چاروں انسجہ کی ترکیب و ترتیب سے بنتے ہیں۔

مفرد اعضاء کا پھیلاؤ

چاروں مفرد اعضاء (ٹشوز) چاروں سر سے پاؤں تک اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کی بافتیں و ساختیں اور ریشے ایک دوسرے سے مل کر مرکب اعضاء بن گئے ہیں' جیسے مختلف اقسام اور رنگوں کے دھاگے مل کر ایک خاص قسم کا کپڑا بنا دیتے ہیں۔انہی مرکب اعضاء سے جسم انسانی بنا ہوا ہے جس کے ہر مقام پر کوئی نہ کوئی مفرد عضو ضرور ہے۔البتہ کسی حصہ میں ایک مفرد عضو (ٹشوز) کا غلبہ پایا جاتا ہے اور کسی دوسرے حصہ میں کسی دوسرے مفرد عضو کا غلبہ ہوتا ہے۔

یہی صورت چاروں مفرد اعضاء کی ہے۔جہاں جہاں پر ان چاروں مفرد اعضاء کے مرکز ہیں وہاں پر خالص انہی ٹشوز سے اعضاء بن گئے ہیں جیسے دل و دماغ اور جگر و طحال وغیرہ۔

البتہ ان کے اندر اور گرداگرد مفرد اعضاء (ٹشوز) کے ریشوں کی بافتیں اور ساختیں ضرور پائی جاتی ہیں- تاکہ ان کا آپس میں تعلق قائم رہے جن سے ایک دوسرے کے اندر تحریکات و دوران خون اور رطوبات کا سلسلہ جاری رہتا ہے جیسے کسی مشین کے پرزے ایک دوسرے میں فٹ ہو کر ایک دوسرے پرزے کو چلاتے رہتے ہیں اور ان میں تیل پٹرول اور بجلی کا اثر قائم رہتا ہے-

ان حقائق سے ثابت ہوا کہ تمام جسم کے مرکب اعضاء سر سے لے کر پاؤں تک ان ہی چاروں مفرد اعضاء سے بنے ہوئے ہیں- البتہ کسی مقام پر ایک مفرد عضو کا غلبہ ہے تو دوسرے مقام پر جس مفرد عضو کا غلبہ زیادہ ہے وہاں پر اس کا اثر زیادہ نمایاں ہے-

مثلاً سر اور اس کے گردونواح میں اعصاب و دماغ کا غلبہ ہے اس لئے وہاں انسجہ اعصابی (نروز ٹشوز) کا غلبہ ہے- اسی طرح سینہ میں عضلات و دل کا غلبہ ہے اس لئے وہاں پر انسجہ عضلاتی (مسکولر ٹشوز) کا غلبہ ہے- بالکل اسی طرح جوف شکم میں غدد و جگر کا غلبہ ہے- اس لئے وہاں پر انسجہ غشائے مخاطی (اپی تھیلی ٹشوز) کا غلبہ ہے-

علم منافع الاعضاء

جس علم سے یہ معلوم ہو کہ جسمانی اعضاء کس طرح افعال سرانجام دیتے ہیں اور ان کے افعال کا دیگر اعضاء کے ساتھ کیا تعلق ہے اور وہ اپنی غذا اور نشوؤ نما کیسے حاصل کرتے ہیں ایسے علم کو منافع الاعضاء کہتے ہیں-

منافع الاعضاء پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں منافع الاعضاء پر بہت روشنی ڈالی گئی ہے یہاں پر صرف قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں منافع الاعضاء کو بیان کرنا مقصود ہے-

حقیقت یہ ہے کہ انسان ایک خود کار وناطق اور احساس و ادراک رکھنے والی ایک ایسی مشین ہے جس کا مطالعہ کرنے کے لیئے اس کے ایک ایک پرزے (عضو) کو دیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے اس کے بیمار ہونے پر اس کے جس عضو میں خرابی پیدا ہو اس کی اس خرابی کو درست کر دینا چاہیئے- اس کی صحت کی حفاظت کے لیے اس کے اعضاء کی نگرانی ضروری ہے- اعضاء کی نگرانی وہی شخص کر سکتا ہے جو کہ ان اعضاء کے افعال کو اچھی طرح جانتا ہو- افعال اعضاء کی صحیح صورتیں اس

طرح سمجھ میں آسکتی ہیں کہ اس امر پر بھی روشنی ڈالی جائے کہ اعضاء کے افعال اپنے انسجہ (ٹشوز) کے ماتحت ہیں یا ان سے جدا ہیں یا انسجہ کے افعال اپنے عضو کے ماتحت کام کرتے ہیں-

دیگر طبوں میں منافع الاعضاء کی غلط صورتیں :-

اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ

تشریح الابدان اور افعال الاعضاء میں ایک خلیہ (Cell) سے لے کر ایک عضو بلکہ تمام جسم اور ان کے افعال کو بیان کر دیا گیا ہے- مگر جہاں تک مفرد اعضاء کا تعلق ہے اس کی تشریح اور افعال کو بیان نہیں کیا گیا- یعنی ایک خلیہ اپنی جگہ ایک خود مختار یونٹ ہے- لیکن اپنی قسم کے دیگر خلیات (ٹشوز) اور مختلف قسم کے خلیات (نسیج) سے اس کا کیا تعلق ہے- اسی طرح جسم میں جو مفرد نظام پائے جاتے ہیں جیسے اعصابی' عضلاتی اور غدی نظام- پھر ان مفرد نظاموں سے مرکب نظام تیار ہوتے ہیں جیسے نظام غذائیہ' نظام ہوائیہ اور نظام بولیہ و نظام دمویہ وغیرہ- لیکن ان مفرد و مرکب نظاموں کی باہمی ترتیب اور ربط کا کہیں کسی نے ذکر نہیں کیا-- جس سے طالب علم کے ذہن پر غیر معمولی بوجھ پڑتا ہے' اور ہر مفرد و مرکب عضو اور ہر مفرد و مرکب نظام کو جدا جدا یاد کرتا ہے اور سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ان میں کوئی باہمی ربط نہیں پایا جاتا- وہ صرف انسان کی مشین کو جاننے کے لئے پڑھتا ہے- جسم انسان کی صحت و حفاظت اگر بگڑ جائے تو اس کی درستی کرنے کے لئے نہیں پڑھا جاتا- ہم نے تشریح الابدان اور منافع الاعضاء کو مفرد اعضاء کے تحت ترتیب دیا ہے- اس میں خلیہ سے لے کر مفرد و مرکب عضو تک اس کے عمل کو ظاہر کیا ہے اسی طرح ایک مفرد نظام کے تعلق و ربط کو مرکب نظام سے قائم کیا ہے-- جس سے یہ علم صرف جاننے کی حد تک نہیں رہا بلکہ مکمل معرفت بن گیا ہے-

(رجسٹریشن فرنٹ صفحہ ۷ مئی ۱۹۷۱ء)

منافع الاعضاء کی فطری صورتیں :-

منافع الاعضاء کی تشریح سے پہلے ضروری ہے کہ محرکات زندگی کو مختصر طور پر بیان کر دیا جائے کیونکہ اس سے منافع الاعضاء کو سمجھنے میں بہت آسانیاں پیدا ہو جائیں گی-

محرکات زندگی :-

انسانی زندگی کا اولین محرک کرمِ منی ہے-جب انسان کی پیدائش ہوتی ہے تو اس کے جسم کی مشین باقاعدہ کام کرتی ہے جس کے ساتھ غذا ہضم ہوتی ہے خون بنتا ہے' خرچ ہوتا ہے' صاف ہوتا ہے' سانس اندر جاتا ہے اور باہر آتا ہے - ان افعال و اعمال سے پتہ چلتا ہے کہ اِس مشین کو چلانے کے لئے ضرور کچھ محرکات کام کرتے ہیں جن سے نہ صرف انسان کی مشین چلتی ہے بلکہ صحت اور قوت قائم رہتی ہے-جب یہ محرکات کمزور یا ختم ہو جاتے ہیں تو انسان نہ صرف بیمار' کمزور اور بوڑھا ہو جاتا ہے بلکہ اِس کی زندگی بھی ختم ہو جاتی ہے-یہ محرکات دراصل کیمیاوی عوامل ہیں جو انسانی مشین کی خود کار صورت سے پیدا ہوتے ہیں-اور پھر یہی کیمیاوی محرکات انسانی مشین کو چلاتے ہیں-جہاں تک انسانی مشین کا تعلق ہے اِس میں حیاتی اعضاء صرف تین نظر آتے ہیں-جن کو ہم اعضائے رئیسہ کہتے ہیں-جو دل ودماغ اور جگر کے نام سے مشہور ہیں-ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں اعضائے رئیسہ خون کے اثرات وافعال سے زندہ اور حرکت میں رہتے ہیں لیکن صرف ایسا نہیں بلکہ خون میں چند ایسے اجزاء بھی پائے جاتے ہیں جو دل ودماغ اور جگر کو حرکت میں رکھتے ہیں-اگر خون میں سے کسی ایک عضو رئیس کا محرک کم ہو جائے تو اس کی حرکت میں کمی آجاتی ہے-ان اعضائے رئیسہ کے محرکات کیمیاوی طور پر جسم میں تیار ہو کر ان کو عمل میں رکھتے ہیں-

محرکات جسم انسان :-

دراصل خون ہی ایک ایسی شے ہے جو کہ تمام اعضائے انسانی کو حرکت میں رکھتا ہے-دوران خون اپنے حقیقی انداز میں جاری رہے گا تو اعضاء بھی اپنے فطری افعال سرانجام دیتے رہیں گے - دوران خون میں کمی بیشی سے افعال الاعضاء میں بھی کمی بیشی واقع ہو جائے گی-دوران خون کے رک جانے ہی کا اصطلاحی نام موت ہے-اگر خون کے اجزاء پر غور کیا جائے تو یہ صفرا' سودا' بلغم اور الحاقی مادہ سے مرکب ہے-
صفراء' سودا اور بلغم بالترتیب آگ' ہوا اور پانی سے تعلق رکھتے ہیں-انسانی جسم میں پانی' ہوا اور

آگ کے توازن کو ان کے اعضائے حیات' اعصاب' غدد اور عضلات جن کے مراکز دماغ' جگر اور دل ہیں کنٹرول کرتے ہیں-ایک طرف تو پانی' ہوا اور آگ کی کمی بیشی ان کے افعال میں کمی بیشی پیدا کر دیتی ہے - دوسری طرف ان اعضاء کے افعال کی کمی بیشی بھی پانی' ہوا اور آگ کی پیدائش میں افراط و تفریط کا باعث بن سکتی ہے-گویا جسم میں زندگی کا کنٹرول اعضائے رئیسہ دل' دماغ اور جگر پر ہے مثلاً جب ان میں سے کسی ایک جزو کی زیادتی ہوتی ہے تو اس کا متعلقہ عضو تیز ہو جاتا ہے -جیسے اگر جسم میں رطوبت کی زیادتی ہو تو اعصاب کا فعل تیز ہو جاتا ہے-اگر جسم میں حرارت کی زیادتی ہو تو جگر کا فعل تیز ہو جاتا ہے-اسی طرح اگر جسم میں ہوا کی زیادتی ہو تو قلب کا فعل تیز ہو جاتا ہے-اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اعصاب کے فعل میں تیزی کر دیں تو رطوبت بڑھ جاتی ہے-اگر غدد کے فعل میں تیزی کر دیں تو حرارت بڑھ جاتی ہے - اسی طرح اگر عضلات کے فعل میں تیزی کر دیں تو ہوا زیادہ ہو جاتی ہے - گویا اعضائے رئیسہ رطوبت' حرارت اور ہوا لازم وملزوم ہیں - اور یہی تینوں فطری اجزاء ہیں جو کائنات میں بارش' آندھی اور گرمی میں نظر آتے ہیں-گویا ثابت ہوا کہ محرکات زندگی صرف تین ہیں-ہوا' آگ اور پانی -ریاح' حرارت اور رطوبت- ریاح (ہوا) محرکِ عضلات' حرارت محرکِ غدد اور رطوبت محرکِ اعصاب ہے-

مفرد افعال

ہر حیاتی عضو کے تین افعال ہیں-

(۱) تحریک :-

عضو کے فعل میں تیزی کو تحریک کہتے ہیں-جو ریاح کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے-

(۲) تسکین :-

عضو کے فعل میں سستی کو تسکین کہتے ہیں-جو کہ عضو کے فعل میں رطوبت کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے-

(۳) تحلیل :-

عضو کے فعل میں ضعف کو تحلیل کہتے ہیں - جو حرارت کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے
خون میں رطوبت ' حرارت اور ہوا کا فطری میزان ہی انسانی صحت اور توانائی کا ضامن ہے -
اس لئے ضروری ہے کہ ان تینوں کے فوائد پر روشنی ڈال دی جائے -

رطوبت یعنی پانی کے افعال

(۱) زندگی اور نشوونما پر رطوبت کے اثرات :-

حقیقت یہ ہے کہ زندگی اور نشوو ارتقاء کا
دارومدار پانی پر ہے اور قرآن حکیم میں بھی یہی فرمایا گیا ہے - اس اصول کے تحت جو جانور پانی یا
کیچڑ میں رہتے ہیں ان میں نشوو ارتقاء جلد واقع ہوتا ہے - ان کے مقابلہ میں جو حیوانات خشکی پر
واقع ہیں - ان کی نشوو ارتقاء دیر سے واقع ہوتی ہے - یہی چیز نباتات میں بھی پائی جاتی ہے اور
یہی صورت پہاڑوں پر بھی قائم ہے - جاننا چاہیئے کہ حیوانات کی دو بڑی اقسام ہیں (اوّل) پانی
کے حیوانات جیسے امیبا ' مچھلی اور کچھوا وغیرہ - دوسرے خشکی کے جانور گائے ' بکری ' گھوڑا اور
بندر وغیرہ ہیں - اوّل الذکر حیوانات میں جو نشوو ارتقاء جلد ہوتا ہے اس کی وجہ ریڑھ کی ہڈی
کے تحت نظامات کا ہونا اور نہ ہونا نہیں ہے بلکہ پانی اور رطوبت کی زیادتی ہے - کیونکہ یہ حیوانات
پانی میں زندگی بسر کرتے ہیں یا پانی کے قریب رہتے ہیں اس لئے ان کے اعصاب انتہائی تیزی
سے کام کرتے ہیں - جاننا چاہیئے کہ نشوو ارتقاء اور زندگی اعصاب کی تیزی پر قائم ہے اور
اعصاب کی تیزی پانی کی غذائیت پر منحصر ہے -

طبعی رطوبات کے فوائد :-

حالتِ صحت میں طبعی طور پر انسانی جسم کے اندرونی اور بیرونی
اعضاء پر رطوبات کا ترشح ہوتا رہتا ہے جس سے جسم اور اعضاء نرم رہتے ہیں - یہ رطوبات
قدرتی طور پر جو بدن پر ترشح پاتی ہیں ان کو طبی اصطلاح میں رطوبات طلیہ (شبنم) اور انگریزی

میں سکریشن کہتے ہیں - ان رطوبات کا صحت کی حالت میں اعتدال کے ساتھ اس قدر ترشح
ہوتا رہتا ہے جس سے ایک طرف جسم کی غذا بنتی رہتی ہے اور دوسرے ان سے جسم اور اعضاء
میں خشکی رفع ہوتی رہتی ہے تاکہ بدن و اعضاء میں سوزش پیدا نہ ہو مثلاً ناک ' کان اور آنکھ و منہ
میں اس کی وجہ سے خشکی نہیں ہوتی - اسی طرح حلق و حنجرہ اور غذا کی نالی بھی اسی سے تر رہتی ہے -
ان کے علاوہ بیرونی جلد اور اندرونی مجاری اور جوڑوں میں خشکی وغیرہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ پیشاب
کی نالی و مقعد اور رحم میں بھی یہی رطوبت بوقتِ ضرورت اعتدال کے ساتھ تراوت رکھتی ہے
لیکن جب کسی حصہ جسم یا مجرا میں سوزش پیدا ہوتی ہے تو ان کو رفع کرنے کے لئے ردعمل کے
طور پر یہ رطوبت اعتدال سے زیادہ گرنا شروع کر دیتی ہے - رطوبات دافع حرارت ہیں - عضو کے
ضعف کو ختم کر کے تقویت کا باعث بنتی ہیں - جسم میں جہاں کہیں تسکین پیدا کرنا ہو وہاں پر
رطوبات کو بڑھا دیتے ہیں -

حرارت کے فوائد :-

حرارت بھی انسان کی نشوو ارتقاء اور زندگی قائم رکھنے میں اہم کردار
ادا کرتی ہے - اور یہی حرارت جسم انسان کی آفات وبلیات اور امراض سے حفاظت کرتی ہے -
اور ضرورت کے وقت رفعِ امراض بھی کرتی رہتی ہے - مجددِ طب کی تحقیق یہ ہے کہ ضرورت
کے وقت حرارت ہی ہوا کو پانی میں اور پانی کو ہوا میں تبدیل کرتی رہتی ہے -
عام زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب دو اجسام کو آپس میں رگڑا جاتا ہے تو وہ گرم ہو جاتے ہیں اور ان
میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے - ابتداء میں انسان نے آگ اسی طرح پیدا کی تھی -
اسی طرح جب کسی شے کو آگ پر گرم کرتے ہیں تو جل اٹھتی ہے یا اس میں حرارت پیدا ہو جاتی
ہے - گویا حرارت اجسام میں منتقل ہو جاتی ہے - اسی طرح پیدائشِ حرارت سے قوتِ جذب و
دفع اور مقناطیس و بجلی کی پیدائش ہوتی ہے - اسی طور پر زندگی کا لوازمہ کیمیاوی تبدیلیاں قرار پاتا
ہے - جہاں پر کیمیاوی تبدیلیاں ہوتی ہیں وہاں پر حرارت بنتی ہے اور زندگی اور حرارت کا اس
ڈھنگ سے واسطہ ہے - جب تک کیمیاوی تبدیلیاں اعتدال پر رہتی ہیں اعضاء اپنے افعال مناسب

اور باقاعدہ طور پر انجام دیتے رہتے ہیں اور کیمیاوی تبدیلیوں سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ بھی ایک درجہ اعتدال پر قائم رہتی ہے۔ اعصاب وعضلات اور غدی مادہ میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے اور ان میں حرارت ہمیشہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ جس وقت اعضاء اپنے اپنے افعال سر انجام دیتے ہیں اس وقت ان میں کیمیاوی تبدیلیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں اور ان اوقات میں ان میں سے حرارت بھی زیادہ نکلتی ہے۔ تنفس کی دھونکنی ہر وقت چلتی رہتی ہے۔ دل کی گھڑی ہر وقت ٹک ٹک کرتی رہتی ہے اور معدہ وامعاء کی چکی ہر وقت چلتی رہتی ہے لہٰذا ان مقامات میں حرارت غریزی بھی ہمیشہ بنتی رہتی ہے۔ غدد کے کارخانوں میں جس وقت رطوبتیں تیار ہوتی ہیں تو وہاں پر بھی چمنیاں گرم ہوتی ہیں۔ خون ہر وقت دورہ کرتا ہے اور اس کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ رگڑ کھاتے ہیں اور گرم ہوتے رہتے ہیں۔

انسان کا مزاج اطباء وحکماء نے مزاج حقیقی کے قریب بنایا ہے اور انتہائی صحت مند انسان کا مزاج گرم تر ہے۔ گویا گرمی صحت کے لئے ایک جزولاینفک ہے۔ جہاں تک رطوبت کا تعلق ہے تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ حرارت ہمیشہ خشکی کو توڑتی رہتی ہے جس کی وجہ سے حسب ضرورت رطوبت خود بخود پیدا ہوتی رہتی ہے۔ ویسے بھی کائنات کی بقاء میں حرارت کی بہت زیادہ ضرورت اور اہمیت ہے۔ اسی لئے خداوند کریم نے اپنی ربوبیت سے آگ کا ایک بہت بڑا گولا جسے آفتاب کہتے ہیں اس دنیا پر قائم کر دیا ہے۔ جس کی حرارت ہماری دنیاوی زندگی میں نشوؤارتقاء کا باعث ہے۔ حرارت ہی خون کا اہم جزو ہے اور جسم کو سوزش واورام سے محفوظ رکھتی ہے۔ حرارت دافع تعفن بھی ہے اور مخرج فضلات بھی حرارت کے بل بوتے پر جگر اور غدد کی فیکٹریاں وکارخانے جسم کے تمام اعضاء کے لئے ان کی اغذیہ تیار کرتے ہیں۔ یہی حرارت غذا کو تحلیل کرتی ہے۔ اخلاط کو پکا کر خون اور قوت میں تبدیل کرتی ہے۔ غذاؤں کے جوہر گلوکوز پر حرارت ہی کے اثرات سے توانائی کی پیدائش کا عمل جاری رہتا ہے۔ حرارت ہی مجرا جسم میں غیر طبعی فضلات کو خارج کرنے کی جاروب کش ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ حرارت اگر زندگی ہے 'تو اعتدال حرارت صحت ہے۔ یہی طبعی حرارت جگر وغدد کی محرک ہے جس سے عضلات میں تحلیل کی وجہ سے سوزش واورام سے محفوظ رہتے ہیں۔ یہ

بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ جملہ نباتات حرارت ہی کی بدولت جنم لیتے اور نشوؤنما پاتے ہیں حرارت ہی نظام انہضام کی روح رواں ہے حرارت ہی متولد صفراء اور صفراء ہی بواسیری زہر کا تریاق ہے۔ اندرونی طور پر جب بھی کوئی غذا کھائی جاتی ہے تو معدہ کی حرارت سے تحلیل ہو کر آش جو کی طرح سفید محلول میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اِس طرح آنتوں میں یہی محلول تحلیل ہو کر ایک اور صورت اختیار کر لیتا ہے پھر یہی محلول جگر میں اِس کی حرارت سے تحلیل ہو کر خون بن جاتا ہے پھر یہی خون جہاں جسم میں غذا اور طاقت کا بدل بنتا ہے وہاں یہی جسم کے مواد اور سوزش کو تحلیل بھی کرتا ہے اِس طرح ضرورت کے وقت عروقِ شعریہ کے سروں پر جو غدود ہیں اُن میں تحلیل کر کے رطوبات کا ترشہ کرتا ہے۔ یہ تحلیل بھی خود خون کی حرارت سے ہوتی ہے یہ سب ہی کیمیاوی تحلیل کی صورتیں ہیں۔ اِن مسلمہ حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ تحلیل کے لیے حرارت اور خون کی گرمی ضروری ہے۔

ہوا کے فوائد:۔

ہوا باعثِ تحریک ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا کی ہر طاقت کا منبع حرکت ہے اِسی حرکت سے دوسری طاقت حرارت پیدا ہوتی ہے۔ انسان کے لئے عالم زندگی میں ضروری اشیاء میں سے ہوا سب سے اہم اور ضروری ہے۔ یہ بات ناممکن ہے کہ انسان وحیوان ہوا کے بغیر ایک گھنٹہ تک بھی زندہ رہ سکتا ہے بلکہ اکثر جمادات ونباتات اور حیوانات کی طبعی حالت قائم رکھنے کے لئے ہوا کا ہونا ضروری ہے۔ گویا ذی روح اجسام کے لیے ہوا کا ضروری ہونا ایک بدیہی امر ہے۔ ہوا جسم الوجود میں اپنے اعضاء کو حرکت میں رکھتی ہے۔ ہوا رطوبات کے قوام کو گاڑھا رکھتی ہے۔ خون میں سرخ ذرات کی پیدائش کا باعث بنتی ہے۔ سانس کی آمدورفت زندگی ہے اور اِس کا باطل ہو جانا موت ہے۔ ہوا ہی اپنی تحریک سے دل کو حرکت میں رکھتی ہے کیونکہ دل جسم انسانی میں ایک اہم عضو ہے اور اِس کے حرکت میں رہنے ہی سے انسانی زندگی قائم ہے۔ ہوا سے خلط سودا معرض وجود میں آتی ہے اور سودا ہی خون میں شامل ہو کر دوران خون کی روانگی کا باعث بنتا ہے۔ غرضیکہ رطوبات باعثِ تسکین ہوا باعثِ تحریک اور حرارت باعثِ تحلیل اور

تحلیل ہی نظام انہضام کی روح رواں ہے اور ان تینوں کے طبعی اور فطری میزان کا نام صحت اور ان تینوں ہی میں کمی بیشی واقع ہو جانے کا نام مرض ہے۔

قانون فطرت

حرارت ور طوبت اور گیس تینوں قوتیں ہیں جو ہر گھڑی زندگی اور کائنات میں پیدا ہو رہی ہیں اور ان کی پیدائش جہاں ایک دوسرے کی ضرورت ہے وہاں ایک دوسرے کی کمی بیشی بھی انہی کی وجہ سے اعتدال پر آتی ہے۔ مثلاً سخت گرمی پڑتی ہے تو بارش آجاتی ہے جب بارش سے ہر جگہ جل تھل ہو جاتا ہے تو تیز ہوا چل پڑتی ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ پانی ہمیشہ ہوا سے خشک ہوتا ہے گرمی سے خشک نہیں ہوتا کیونکہ گرمی سے تبخیر بن جاتی ہے اور ٹھہرا ہوا پانی متعفن ہو جاتا ہے۔ جب تیز ہوا چلتی ہے تو گرمی شروع ہو کر ان کو بند کر دیتی ہے یعنی ہوا کی تیزی گرمی ہی سے تحلیل ہو سکتی ہے۔ اسی طرح موسم بدلتے ہیں۔ مثلاً جب گرمی کے بعد بارش کا موسم (برکھارت) آتا ہے۔ برکھارت کے بعد خزاں کی ہوائیں چلتی ہیں اور جب بہار کی ہوائیں چلتی ہیں تو گرمی کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ یہی صورتیں جسم انسان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جب جسم میں گرمی کی بے چینی ہوتی ہے تو پانی کی طلب ہوتی ہے اور جب جسم میں رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے تو خود خود خشک اشیاء کھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور جب جسم میں خشکی ہوتی ہے تو روغنی اشیاء اور گھی وغیرہ کھانے سے رفع ہوتی ہے جو گرم ہوتے ہیں۔ غرضیکہ گرمی تری اور خشکی کے بعد پھر گرمی کا سلسلہ جاری رہتا ہے جسم میں گرمی جگر میں تیزی ہونے سے ہوتی ہے۔ جسم میں خشکی قلب میں تیزی سے زیادہ ہوتی ہے اور جسم میں رطوبت اعصاب میں تیزی سے جمع ہوتی ہے اور یہ روزانہ زندگی کے حقائق میں کس قدر اہم اور مفید قانون ہیں جو زندگی کے لئے نہ صرف انتہائی مفید ہیں بلکہ ان حقائق کے بغیر زندگی اپنی صحیح اور فطری راہوں پر رواں دواں نہیں ہو سکتی۔

مفرد اعضاء کے افعال

انسجہ الحاقی چونکہ بنیادی اعضاء بناتے ہیں اس لئے ان اعضاء کے افعال حیاتی اعضاء کے تحت ہیں جو تین ہیں۔

اعصاب کے افعال :-

اعصاب کا مرکز دماغ ہے اور اعصابی انسجہ سے بنتے ہیں جسم میں ہر قسم کے احساسات جو حواس خمسہ ظاہری اور حواس خمسہ باطنی کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں وہ انہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہی احساسات قلب و عضلات، جگر و غدد کے ذریعے تمام جسم میں افعال و اعمال کے احکام صادر کرتے ہیں۔ یاد رکھیں اعصاب بذات خود حرکت نہیں کرتے وہ صرف اپنے احساسات کے ذریعے حرکت کا حکم دیتے ہیں۔ جن اعصاب کو حرکتی اعصاب کہا گیا ہے اس کا مطلب فقط یہ ہے کہ حرکت کے لئے اپنی تحریکات دوسرے اعضاء تک پہنچاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ اعصاب احساس اور تحریکات کے احکامات صادر کرنے سے زیادہ کوئی کام نہیں کرتے

عضلات کے افعال :-

عضلات جن کا مرکز قلب ہے اور عضلاتی انسجہ سے بنا ہوا ہے جسم میں ہر قسم کی حرکات اعصاب کی طرف سے حکم صادر ہونے پر عضلات میں واقع ہوتی ہیں۔ اعصابی احکام پر عضلاتی نظام عمل کرتا ہے۔ مثلاً دیکھنا، سننا، چکھنا، سونگھنا اور محسوس کرنا وغیرہ کو سمجھ کر ان پر عمل کرنا اسی طرح حواس خمسہ باطنی کے احساسات کو سمجھنا۔ یہاں تک کہ الہام و کشف کے احکامات کو بھی قلب ہی سمجھتا ہے، دماغ کو صرف احساس ہوتا ہے شرح صدر صرف قلب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کسی علم و حکم اور تذکرہ و بات کے یاد کرنے کا کام بھی قلب کے ذریعے ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ جسم میں جس قدر حرکات عمل میں آتی ہیں چاہے وہ چلنا پھرنا اور جسم و ہاتھوں کو حرکت دینا ہو یا کھانا و پینا اور بولنا وغیرہ ہوں ان سب کا تعلق جسم کے عضلات کے ساتھ ہے۔

غدد کے افعال:-

غدد جن کا مرکز جگر ہے غدی مخاطی انسجہ سے بنتے ہیں جسم میں ہر قسم کی غذا غدد اور غشائے مخاطی کے ذریعے سے ملتی ہے جسم کے ہر عضو کو جس قسم کی غذا درکار ہوتی ہے اس جگہ کے غدد اپنی بناوٹ کے اعتبار سے اسی قسم کی غذا کو تیار اور پختہ کر کے اس عضو کو دیتے ہیں- مثلاً جگر میں صفرا تیار ہوتا ہے گردے پیشاب بناتے ہیں- عورت کے سینے میں دودھ بنتا ہے اور مرد کے خصیوں میں منی تیار ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ- ہر غدد اپنی خاص قسم کی رطوبت (سکریشن) تیار کرتا ہے- جن مقاموں میں غدد نہیں ہیں وہاں غشائے مخاطی ہوتی ہیں اور وہ وہاں ضرورت کے مطابق رطوبات کا ترشح کرتی ہیں- گویا جسم میں جس مقام پر جس قدر رطوبات ہوتی ہیں وہ غدد اور غشائے مخاطی کے تحت پیدا ہوتی ہیں- گویا منہ کے لعاب اور ناک کے نزلہ و زکام سے لے کر پیشاب و پاخانہ اور پسینہ تک جہاں پر بھی رطوبت نظر آتی ہے وہ سب غدد اور غشائے مخاطی کی پیدا کردہ ہیں- جسم میں خون کی تکمیل ان افرازات سے ہوتی ہے جو غدد سے ترشح پاتے ہیں- تمام جسم کے نالی دار غدد ایسی فیکٹریاں ہیں جن کے اندر کیمیاوی طور پر رطوبات و افرازات تیار ہوتے ہیں- جب ان میں سے کوئی غدد پورے طور پر کام نہیں کرتا اور ان میں رطوبات و افرازات تکمیل پا کر ترشح نہیں پاتے تو خون میں ایک خاص قسم کی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے جو مرض کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اور جسم کے بڑے بڑے غدد جیسے جگر گردے اور لبلبہ و خصیے وغیرہ کے افعال سے ظاہر ہوتا ہے-

دوسری یہ بات یاد رکھیں کہ جب کسی غدد میں کیمیاوی طور پر کوئی رطوبت یا افراز تیار ہوتا ہے تو اس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ غدد جب خون سے رطوبت حاصل کرتا ہے تو وہ پہلے کچھ وقت تک اکٹھا کرتا ہے پھر اس میں خمیر پیدا ہوتا ہے اس کے بعد وہ ایک خاص قسم کے افراز میں تبدیل ہو جاتا ہے جو خون میں گر کر اس کی تکمیل اور تقویت کا باعث ہوتا ہے- اسی طرح جب یہی غدد خون سے رطوبت حاصل کرتے ہیں تو اپنی رطوبات کو جذب کرتے ہیں جن کو انہوں نے خون سے خارج کرنا ہوتا ہے گویا ایک طرف یہ غدد اپنی رطوبات و افرازات سے خون کی تکمیل اور تقویت کا

باعث ہوتے ہیں اور دوسری طرف خون کی صفائی اور اعتدال کو قائم کرتے ہیں- خون کی تکمیل و ترتیب کا جو کارخانہ ہے وہ تقریباً انسانی غدد کے تحت کام کرتا ہے- انسانی صحت و تقویت اور جذبات و روحانیت کو سمجھنے کے لئے انہی غدد کا مطالعہ نہایت ضروری اور اہم ہے-

تیسری بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ انسانی جسم پر جو رطوبات (شبنم) ترشح پاتی ہیں وہ بھی غدد سے ترشح پاتی ہیں جو شریانوں اور وریدوں کے ملاپ پر لگے ہوتے ہیں اور جو رطوبات تغذیہ اعضائے جسم سے بچ جاتی ہیں وہ غدد جاذبہ کے ذریعے واپس خون میں شریک ہو جاتی ہیں- گویا غدد کا کام ہے کہ وہ جسم میں تغذیہ و تصفیہ اور نشوونما و ارتقاء سے تکمیل و تقویت اور صفائی و اعتدال قائم رکھیں-

اعضائے رئیسہ کا عملی اشتراک

اعضائے رئیسہ کے عملی اشتراک کی صورت یہ ہے کہ دماغ و اعصاب میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے یہی تیزی بڑھ کر سوزش تک پہنچ سکتی ہے تو وہاں پر بلغم اور رطوبات کی پیدائش بڑھی ہوئی ہوتی ہے- جس کا کیمیاوی مزاج کھار (الکلی) ہوتا ہے اور ذائقہ شیریں ہوتا ہے- جب اس کی ضروری رطوبات جسم میں جذب ہو جاتی ہیں تو اس کا ذائقہ پھیکا ہو جاتا ہے پھر یہ رطوبت غدد جاذبہ سے جذب ہو کر وہاں اس میں خمیر پیدا ہو کر ترشی پیدا ہو جاتی ہے- پھر عروق جاذبہ کے ذریعے دل کے ذریعے خون میں شامل ہو جاتا ہے وہاں دل و عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کر دیتا ہے یہی صورت اگر اعتدال سے بڑھ جائے تو عضلاتی سوزش تک پیدا کر دیتا ہے جس سے خون میں غلظت اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے جس کا کیمیاوی مزاج ترشی ہوتا ہے ذائقہ میں تلخی- پھر خون شریانوں میں دوڑتا ہوا عروق شعریہ تک پہنچ کر ان کے سروں پر جو غدد ہیں وہاں پر رک کر پختگی حاصل کرتا ہے- اس وقت جگر و غدد میں تحریک و تیزی پیدا کر دیتا ہے- یہی بڑھ جائے تو غدد میں سوزش پیدا کر دیتا ہے- اس وقت صفراء کا غلبہ ہوتا ہے جس کا کیمیاوی مزاج نمکین اور ذائقہ چرپرا ہو جاتا ہے جس سے تمام جسم میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے- پھر غدد سے رطوبت ترشح پا کر اپنا دوران قائم رکھتی ہے- اسی طرح اعضائے رئیسہ کے افعال کا عملی اشتراک قائم رہتا ہے اور غذا کا خون بننے سے لیکر عضو بننے تک عملی اشتراک رہتا ہے- مفرد اعضاء کے اس عملی

اشتراک کے دوران جس مفرد عضو کی تیزی حد سے تجاوز کر جاتی ہے وہیں پر تحریک میں شدت پیدا ہو کر مرض پیدا ہو جاتا ہے جسکی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

تطبیق کا کمال

تطبیق کا کمال یہ ہے کہ امور طبیعہ میں سے کسی ایک کا نام لیا جائے کیفیات' ارکان' مزاج' اخلاط' اعضاء' ارواح' قویٰ اور افعال کی تمام کڑیاں ایک زنجیر کی طرح باہم مربوط نظر آتی ہیں۔ اگر کوئی گرمی کا ذکر کر دے تو طبیب پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ مریض کا مزاج گرم خشک ہے خون میں صفرا کا غلبہ ہے روح طبعی نے قوت طبعی کے ذریعہ سے جگر و غدد کے فعل میں تیزی پیدا کر دی ہے۔ جگر میں جب تحریک ہوتی ہے تو قلب وعضلات میں تحلیل و ضعف واقع ہو جاتا ہے اور اعصاب بوجہ تسکین ست ہو جاتے ہیں۔ گویا ایک کیفیت کا غلبہ معلوم ہو جانے پر جسم کی عضوی' دموی' مشینی و کیمیاوی حالتوں سے لے کر مفرد و مرکب اعضاء کی خرابیاں کھل کر سامنے آجاتی ہیں۔ ہر فاضل قانون مفرد اعضاء خوب جانتا ہے کہ تحریک ہی کے مقام پر سوزش پیدا ہوتی ہے اور یہی تحریک شدت اختیار کر کے ورم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ ہے قانون مفرد اعضاء کی تطبیق کا کمال جس میں شک و شبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس اعصابی سوزش معلوم ہو جائے تو اس سے بھی صاف پتہ چل جائے گا کہ اعصابی نظام میں تیزی و تحریک ہے۔ جسم میں قوت نفسانی اور روح نفسانی کا غلبہ ہے۔ خون میں بلغم اور رطوبات کی زیادتی ہے اور مرض کا مزاج سرد تر ہے جس سے مجموعی طور پر جگر میں ضعف ہے اور قلب وعضلات میں تسکین و سستی پیدا ہو گئی ہے غرضیکہ امور طبیعہ میں سے کسی ایک کو جان کر طبیب کے سامنے مریض کی عضوی اور دموی حالتیں' خرابیاں اور بگاڑ کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ طب اسلامی المعروف بہ قانون مفرد اعضاء میں تشخیص اور علاج میں کس قدر سہولتیں اور پھر ان کی یقینی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں۔

کسی کا یہ کہنا کہ طب یونانی کو چھوڑ کر اگر قانون مفرد اعضاء ہی پر اکتفا کر لیا جائے تو پھر امور طبیعہ کا کیا بنے گا جن پر کہ طب کی بنیاد ہے۔ ایسا کہنے والے دراصل قانون مفرد اعضا کو اچھی طرح سمجھ

ہی نہیں سکے۔ مجدد طب حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ نے تو امور طبیعہ کو تشریح الابدان' منافع الاعضاء' علامات و امراض' تشخیص و علاج کے ساتھ کمال حسن ترکیب و ترتیب سے منطبق کر دیا ہے کہ وہ باہمی طور پر تسبیح کے دانوں کی طرح مربوط و منظوم ہو گئے ہیں۔ اسی لئے تو مجدد طب نے فرمایا ہے کہ ہم کوئی نئی طب پیش نہیں کر رہے بلکہ طب قدیم ہی پر تجدید کر رہے ہیں۔ اس کو دنیائے طب کی صف اول میں کھڑا ہونے کے لئے ہم نے طب یونانی کے اخلاط کو مفرد اعضاء سے تطبیق دی اور پھر امراض و علاج کی بنیاد مفرد اعضاء پر استوار کر دی تاکہ کوئی بھی سائنس اس سے انکار نہ کر سکے۔ ان گنت امراض کے پہاڑوں کو سمیٹ کر تین اعضائے رئیسہ کے ساتھ مخصوص کر دیا۔ اس سے بڑھ کر کمال یہ کہ موجودہ دور تک کی دریافت شدہ تمام غیر طبعی علامات کو انہی تین اعضائے رئیسہ پر تقسیم کر دیا۔ کمال کمال یہ کہ کسی بھی پرانی و نئی ظاہر ہونے والی علامت کے لئے کہ اس کا کس مفرد عضو سے تعلق ہے کو معلوم کرنے کے لئے نبض و قارورہ کے اسرار و رموز کو کھول کر حیرت انگیز آسانیاں اور یقینی صورتیں پیدا کر دیں۔ اس طرح فن طب ایک طرف تو قانون فطرت کے مطابق ہو گیا ہے دوسری طرف یقینی اور معرفت کا مقام پا گیا ہے۔

غیر طبعی افعال

حیاتی اعضاء کے غیر طبعی افعال صرف تین ہیں۔

(۱) اگر ان میں سے کسی عضو میں تیزی آجائے تو یہ صورت ریاح کی زیادتی سے پیدا ہو گی۔

(۲) ان میں سے کسی عضو میں سستی پیدا ہو جائے یہ رطوبات یا بلغم کی زیادتی سے پیدا ہو گی۔

(۳) ان میں کس عضو میں ضعف پیدا ہو جائے یہ حرارت کی زیادتی سے پیدا ہو گا۔

چوتھا کوئی غیر طبعی فعل واقع ہی نہیں ہوتا۔ اعضائے مفرد کا باہمی تعلق جاننا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ علاج میں ہم ان کی معاونت سے تشخیص و تجویز اور علامات کو رفع کرنے میں مدد لیتے ہیں ان کی ترتیب اس طرح ہے کہ اعصاب جسم کے بیرونی یا اوپر کی طرف ہیں

اور انکے بعد غدد کو رکھا گیا ہے جہاں پر غدد نہیں پائے جاتے وہاں ان کے قائم مقام غشائے مخاطی بنا

دی گئی ہیں اور ان کے بعد عضلات رکھے گئے ہیں۔ جسم میں ہمیشہ یہی ترتیب قائم رہتی ہے۔

دوسرا انداز مرض ہمیشہ اس حالت کا نام ہے جس سے کسی مفرد حیاتی عضو کے فعل میں خرابی پیدا ہو جائے اس کی تین حالتیں ہوں گی۔ افعال کے لحاظ سے بھی ہر عضو میں صرف تین ہی افعال پائے جاتے ہیں۔

(۱) عضو کے فعل میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس کو افراط فعل کہتے ہیں۔ مجدد طب نے اس کا نام تحریک رکھا ہے۔

(۲) عضو کے فعل میں سستی پیدا ہو جائے جس کو تفریط کہتے ہیں اس کو مجدد طب نے تسکین کا نام دیا ہے۔

(۳) عضو کے جسم و فعل میں حرارت کی زیادتی سے کمزوری پیدا ہو جائے تو اسے ضعف کہتے ہیں جس کو مجدد طبؒ نے تحلیل کہا ہے۔ چوتھی کوئی صورت نہ ہوگی۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ہر عضو میں ظاہرا دو ہی صورتیں ہوتی ہیں اول تیزی اور دوسرے سستی۔ لیکن سستی دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول سستی سردی یا بلغم کی زیادتی اور دوسری سستی حرارت کی زیادتی سے۔ اس لئے اول الذکر کا نام تسکین رکھا جا سکتا ہے اور ثانی الذکر کی سستی کو تحلیل ہی کہنا بہتر ہے۔ کیونکہ حرارت اور گرمی کی زیادتی سے ضعف پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی ایک قسم کی سستی ہے لیکن چونکہ ضعف حرارت اور گرمی کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں جسم یا عضو گھلتا ہے اور یہ صورت مرض کی حالت میں آخر تک قائم رہتی ہے۔ بلکہ صحت کی حالت میں بھی ایک ہلکے قسم کی تحلیل جاری رہتی ہے اس لئے انسان بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے اور بڑھاپے سے موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے اس حالت کا نام تحلیل ہے۔ ساتھ ہی اس امر کو بھی ذہن نشین کر لیں کہ یہ تین صورتیں یا علامات تینوں اعضاء اعصاب، غدد اور عضلات میں سے کسی ایک میں کوئی ایک حالت ضرور پائی جاتی ہے البتہ یہ حالتیں ایک سے دوسرے میں بدلتی رہتی ہیں اور اسی کے غیر طبعی حالت میں بدلنے سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں اور انہی کی طبعی تبدیلی سے صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اعضاء کے اندر تبدیلیوں کو ذیل کے نقشے سے آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے۔

نام اعضاء	اعصاب	غدد	عضلات	نتیجہ
تحریک اعصاب	تحریک	تحلیل	تسکین	جسم میں رطوبت کی زیادتی۔
تحریک غدد	تسکین	تحریک	تحلیل	جسم میں حرارت کی زیادتی۔
تحریک عضلات	تحلیل	تسکین	تحریک	جسم میں ریاح کی زیادتی۔

گویا ہر عضو میں یہ تینوں حالتیں یا علامات ضرور پائی جائیں گی۔

(۱) اگر اعصاب میں تحریک ہے تو غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین ہوگی نتیجہ جسم میں رطوبات۔ بلغم میں یا کف کی زیادتی ہوگی۔

(۲) اگر غدد میں تحریک ہے تو عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین ہوگی نتیجہ جسم میں صفرا و پت کی زیادتی ہوگی۔

(۳) اگر عضلات میں تحریک ہو تو اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین ہوگی نتیجہ جسم میں ریاح و سوداویت کی زیادتی ہوگی۔ یہ تمام جسم اور اس کے افعال کی اصولی تقسیم ہے اس سے تشخیص اور علاج واقعی آسان ہو جاتا ہے گویا اس طریقہ کو سمجھنے کے بعد علم طب ظنی نہیں رہتا بلکہ یقینی طریقہ علاج بن جاتا ہے۔